THE SILENT PATIENT

خاموشی (ناول)

الیکس مائیکلیڈیز

ترجمہ: قربان چنا

The Silent Patient

مصنف: الیکس مائیکلیڈز

مترجم: قربان چنا
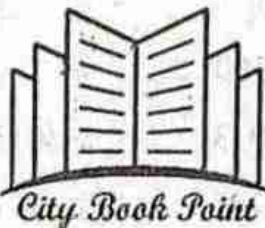
Naveed Square, Urdu Bazar, Karachi
Ph # 021-32762483
E-mail: citybookurdubazaar@gmail.com

باذوق لوگوں کے لیے خوب صورت معیاری کتاب

بیاد

HASSAN DEEN

ادارہ City Book Point کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت کرنا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔ اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں گی اس کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ اشاعتی دنیا میں ایک نئی جدت پیدا کرنا ہے۔ جب کوئی مصنف کتاب لکھتا ہے تو اس میں اس کی اپنی تحقیق اور اپنے خیالات شامل ہوتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ آپ اور ہمارا ادارہ مصنف کے خیالات اور تحقیق سے متفق ہوں۔ ہمارے ادارے کے پیش نظر صرف تحقیقی کتب کی اشاعت ہے۔

کتاب	:	خاموشی
مصنف	:	ایلکس مائیکلیڈز
مترجم	:	قربان چنا
تعداد	:	500
سن اشاعت	:	2023ء
قیمت	:	1200 روپے

انتساب

اپنے بیٹوں آذان علی، حسنین علی،
بیٹی دعا،
اور شریک حیات ثمینہ کے نام

مصنف کے بارے میں

ایلکس مائیکلیڈز قبرص میں 1977 میں پیدا ہوا اور پرورش پائی۔ اس کا باپ یونانی اور ماں انگریز تھی۔ اس نے کیمبرج یونیورسٹی کے ٹرینیٹی کالج سے انگریزی ادب میں ایم اے اور لاس اینجلس میں آمریکن فلم انسٹی ٹیوٹ سے اسکرین رائٹنگ میں بھی ایم اے کیا۔ اس نے تین سال تک سائیکوتھراپی کا مطالعہ کیا، اور دو سال تک نوجوان بالغوں کے لیے ایک سیکیور یونٹ میں کام کیا۔ ایلکس ابھی لندن میں رہتا ہے۔ دی سائلنٹ پیشنٹ (The Silent Patient) اس کا پہلا ناول تھا جو 2019 کا بیسٹ سیلر رہا، اور جس کی تیس لاکھ سے زیادہ کاپیاں فروخت ہوئیں۔ یہ ناول نیویارک ٹائمز کی بیسٹ سیلر لسٹ میں ایک سال سے زیادہ وقت تک رہا، اور اتنالیس ممالک میں فروخت ہوا۔ یہ ناول نیویارک ٹائمز کا نمبرون بیسٹ سیلر رہا اور 2019 کے لیے آمریکہ میں پہلی بار منظر عام پر آنے والا ہارڈ بیک تھا۔ یہ سات ہفتوں تک سنڈے ٹائمز کا ٹاپ ٹین بیسٹ سیلر بھی رہا۔ ایمازون پر 2019 کے فکشن میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتابوں کی فہرست میں یہ بک دوسرے نمبر تھا، اور اسے 2019 کا نمبرون تھرلر قرار دیا گیا۔ براڈ پٹ کی پروڈکشن کمپنی، پلان بی، دی سائلنٹ پیشنٹ کو بطور فلم تیار کر رہی ہے۔

مائیکلیڈز کا دوسرا ناول، دی میڈنز (The Maidens)، 10 جون 2021 کو اورین پبلشنگ (یو کے) نے اور 15 جون 2021 کو سیلڈن بوکس (یو ایس) نے شائع کیا۔ یہ کیمبرج کالج میں قتل کے سلسلے میں ایک نفسیاتی جاسوسی کہانی ہے۔

پہلا حصہ

وہ جن کے پاس دیکھنے کے لیے آنکھیں اور سننے کے لیے کان ہوں،
اپنے آپ کو قائل کرلیں کہ کوئی بھی بشر راز نہیں رکھ سکتا۔
اگر اس کے ہونٹ خاموش ہیں تو وہ اپنی انگلیوں سے
بولے گا۔
بے وفائی اس کے ہر چھید سے باہر نکلتی ہے۔

سگمنڈ فرائیڈ
نفسیاتی تجزیہ پر تعارفی لیکچر

پہلا باب
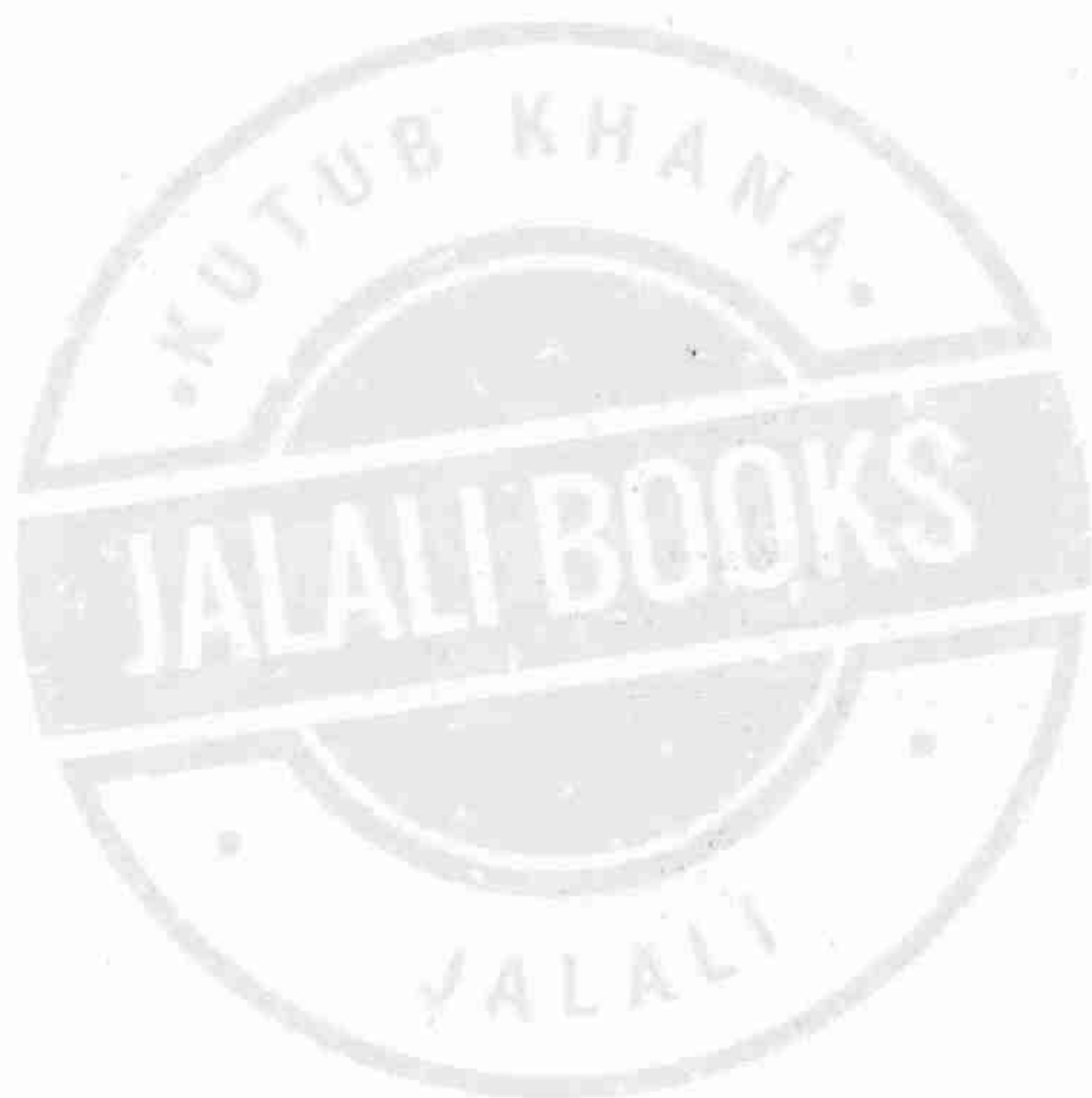
ایلیشیا بیرنسن تینتیس سال کی تھی جب اس نے اپنے شوہر کو قتل کیا۔

ان کی شادی کو سات سال ہو چکے تھے۔ وہ دونوں کلا کار تھے۔ ایلیشیا ایک مصورہ تھی، اور گیبرئل ایک مشہور فیشن فوٹوگرافر۔ اس کا ایک مخصوص انداز تھا۔ وہ نیم بھوکی اور نیم برہنہ عورتوں کو عجیب وغریب زاویوں سے شوٹ کرتا تھا۔ اس کی موت کے بعد، اس کی تصاویر کی قیمتوں میں بہت اضافہ ہوا۔ لیکن سچ یہ ہے کہ مجھے اس کا کام بہت آسان اور چھوٹا محسوس ہوتا ہے۔ ایلیشیا کے بہترین کام کے آگے اس کے کام کا کوئی معیار نہیں ہے۔ میں آرٹ کے بارے میں اتنا نہیں جانتا ہوں، نہ ہی یہ کہہ سکتا ہوں کہ ایلیشیا بیرنسن بطور مصورہ وقت کی کس کسوٹی پر کھڑی ہوگی۔ اس کی صلاحیت ہمیشہ اس کی بدنامی کے زیر سایہ رہے گی، لہذا اس کا اندازہ کرنا بہت مشکل ہے۔ اور آپ مجھ پر غیر منصفانہ ہونے کا الزام لگا سکتے ہیں۔ میں جو کچھ پیش کر سکتا ہوں وہ میری رائے ہے، جو حالات کے حساب سے قیمتی ہے۔ اور میرے نزدیک ایلیشیا ایک قسم کی باصلاحیت عورت تھی۔ اس کی تکنیکی مہارت کے علاوہ، اس کی پینٹنگز میں توجہ مبذول کرنے کی غیر معمولی صلاحیت موجود ہے جو گلے کو ایک شکنجے جیسی گرفت میں پکڑ لیتی ہے۔

گیبرئل بیرنسن کو چھ سال قبل قتل کر دیا گیا تھا۔ تب اس کی عمر چالیس سال تھی۔ وہ پچیس اگست کو مارا گیا تھا۔ جو ایک غیر معمولی گرم دن تھا۔ آپ کو یاد ہوگا۔ اس دن سب سے زیادہ درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا تھا۔ جس دن اس کی موت ہوئی وہ سال کا گرم ترین دن تھا۔

اپنی زندگی کے آخری دن، گیبرئل جلدی اٹھ گیا تھا۔ ایک کار نے اسے صبح 5:15 بجے

گھر سے اٹھایہ تھا۔ وہ ایلیشیا کے ساتھ اس گھر میں رہتا تھا جو شمال مغربی لندن میں، ہیمپسٹڈ ہیتھ کے کنارے پر واقع تھا، اور اس کار میں اسے شورڈچ میں شوٹنگ پر بھی لے جایا گیا تھا۔ وہ پورا دن اس نے ماڈلز کی تصویر کشی میں دن گزارا تھا۔

مجھے ایلیشیا کی سرگرمیوں کے بارے میں زیادہ معلوم نہیں ہے۔ وہ اپنی ایک قریبی نمائش کی وجہ سے اپنے کام میں مصروف تھی۔ امکان ہے کہ وہ دن اس نے باغ کے آخر میں واقع سمر ہاؤس میں پینٹنگ کر کے گزارا تھا، جسے اس نے حال ہی میں ایک اسٹوڈیو میں تبدیل کیا تھا۔ آخر میں، گیبرئل کی شوٹنگ دیر تک چلی تھی اور وہ گیارہ بجے تک گھر نہیں پہنچا تھا۔

آدھے گھنٹے بعد، ان کی پڑوسن، باربی ہیل مین نے کئی گولیوں کی آوازیں سنی۔ باربی نے پولیس کو فون کیا، اور رات 11:35 پر ہیورسٹاک ہل اسٹیشن سے ایک کار روانہ کی گئی، جو صرف تین منٹ میں ان کے گھر پہنچی تھی۔

سامنے کا دروازہ کھلا تھا۔ گھر گہرے سیاہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ کوئی بھی لائٹ کا سوئچ کام نہیں کر رہا تھا۔ افسران دالان کے راستے نشست گاہ میں داخل ہوئے تھے۔ انہوں نے کمرے کے چاروں طرف ٹارچیں جلائیں اور وقفے وقفے سے کمرے کو روشن کر دیا۔ ایلیشیا کو آتش دان کے پاس کھڑا پایا گیا تھا۔ اس کا سفید لباس ٹارچ کی روشنی میں بھوت کی طرح چمک رہا تھا۔ ایلیشیا پولیس کی موجودگی سے غافل دکھائی دے رہی تھی۔ وہ برف سے تراشی گئی ایک مورتی کی طرح متحرک اور جمی ہوئی تھی، جس کے چہرے پر ایک عجیب سا خوف نظر آ رہا تھا، جیسے کسی نادیدہ دہشت کا سامنا کر رہی ہو۔

فرش پر بندوق پڑی تھی۔ اس کے آگے، سائے میں، گیبرئل بیٹھا ہوا تھا، بے حرکت، کرسی سے جکڑا ہوا، جس کے ٹخنوں اور کلائیوں کے گرد تار بندھی ہوئی تھی۔ پہلے تو افسران نے سوچا کہ وہ زندہ ہے۔ اس کا سر ایک طرف تھوڑا سا جھکا ہوا تھا، جیسے وہ بے ہوش ہو۔ پھر روشنی پھیلنے سے انکشاف ہوا کہ گیبرئل کے چہرے پر کئی گولیاں ماری گئی تھیں۔ ایک جلی ہوئی، سیاہ اور سرخ گندگی کو پیچھے چھوڑتے ہوئے، اس کی خوبصورتی ہمیشہ کے لیے ختم ہو گئی تھی۔ اس کے پیچھے والی دیوار کھوپڑی، مغز، بالوں اور خون کے ذروں سے لتھڑی ہوئی تھی۔

ہر طرف، لکڑی کے فرش اور دیواروں پر سیاہ خون لہروں کی صورت میں دوڑ رہا تھا۔ افسران نے فرض کیا کہ یہ گیبرئل کا خون ہے۔ لیکن خون بہت زیادہ تھا۔ اور پھر اچانک، ٹارچ کی

روشنی میں کچھ چمک اٹھا۔ایک چاقو جو ایلیشیا کے پاؤں میں فرش پر پڑا تھا۔روشنی کی ایک اور لہر نے ایلیشیا کے سفید لباس پر بکھرے ہوئے خون کو ظاہر کیا۔ایک افسر نے اس کے بازو پکڑے اور ان پر ٹارچ آن کی۔اس کی کلائیوں کی رگوں میں گہرے گھاؤ تھے۔تازہ گھاؤ،جن سے شدید خون بہہ رہا تھا۔

ایلیشیا نے اپنی جان بچانے کی کوشش میں مقابلہ کیا ہوگا۔تین افسران نے اسے قابو کیا تھا۔اسے رائل فری ہسپتال لے جایا گیا،جو صرف چند منٹ کے فاصلے پر تھا۔وہ راستے میں ہی بے ہوش ہوگئی اور ہوش کھو بیٹھی۔اس کا بہت خون بہہ چکا تھا،لیکن وہ بچ گئی۔

اگلے دن،وہ ہسپتال کے ایک نجی کمرے میں بستر پر لیٹی تھی۔پولیس نے اس کے وکیل کی موجودگی میں اس سے پوچھ گچھ کی۔ایلیشیا انٹرویو کے دوران خاموش رہی۔اس کے ہونٹ جیسے پیلے اور خون سے خالی تھے۔وہ کبھی کبھار پھڑ پھڑاتے لیکن کوئی لفظ نہیں بنا پاتے،نہ ہی کوئی آواز پیدا کرتے۔اس نے کسی بھی سوال کا جواب نہیں دیا۔وہ بول نہیں سکتی تھی۔شاید نہیں بولے گی، نہ ہی گیبرئل کے قتل کے الزام میں اس نے کوئی بات کی تھی۔جب اسے گرفتار کیا گیا تو وہ خاموش رہی،اس نے اپنے جرم سے انحراف یا اعتراف کرنے سے انکار کر دیا۔

ایلیشیا نے پھر کبھی بات نہیں کی۔

اس کی دائمی خاموشی نے اس کہانی کو ایک عام گھریلو سانحے سے ایک بہت بڑی چیز میں تبدیل کر دیا: ایک معمہ جس نے سرخیوں کو اپنی گرفت میں لے لیا اور آنے والے مہینوں تک عوام کے دھیان کو اپنے قبضے میں لے لیا۔

ایلیشیا خاموش رہی لیکن اس نے ایک بیان دیا۔ایک پینٹنگ۔اس کا آغاز اس وقت ہوا جب اسے ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا اور مقدمے سے پہلے اسے گھر میں نظر بند کر دیا گیا۔عدالت کی طرف سے مقرر کردہ نفسیاتی نرس کے مطابق،ایلیشیا نے بمشکل کچھ کھایا ہوگا یا سوئی ہوگی۔اس نے صرف پینٹنگ کی تھی۔

عام طور پر ایلیشیا نے نئی تصاویر اور لاتعداد ہی خاکے بنانے،کمپوزیشن کو ترتیب دینے، رنگ اور وضع کے ساتھ تجربہ کرنے سے پہلے،ہفتوں۔حتیٰ کہ مہینوں تک محنت کی۔تاہم،اب اس نے اپنے تخلیقی عمل کو یکسر تبدیل کر دیا تھا،اور اس پینٹنگ کو اپنے شوہر کے قتل کے چند دنوں بعد ہی مکمل کر لیا۔

اور زیادہ تر لوگوں کے لیے، یہ اس کی مذمت کرنے کے لیے کافی تھا۔ گیبرئل کی موت کے فوراً بعد اس کی اسٹوڈیو میں واپسی نے ایک غیر معمولی سنگدلی کو غیر ارادی طور پر ظاہر کر دیا۔ سفاک قاتل کی ناعاقبت اندیشی۔

شاید۔ لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ایلیشیا بیرنسن ایک قاتل بھی ہو سکتی ہے، جب کہ وہ ایک مصورہ تھی۔ کم از کم میرے نزدیک یہ بات بالکل درست ہے کہ اسے اپنے برش اور پینٹ اٹھا کر کینوس پر اپنے پیچیدہ جذبات کا اظہار کرنا چاہیے۔ کوئی تعجب نہیں کہ ایک بار کے لیے ہی پینٹنگ نے اس کا اتنی 'آسانی' سے ساتھ دیا۔ اگر ہم یہاں غم کو آسانی سمجھیں تو۔

پینٹنگ ایک خود کی بنائی گئی تصویر تھی۔ اس نے اسے کینوس کے نیچے، بائیں کونے میں، ہلکے نیلے رنگ کے یونانی حروف میں، ایک لفظ کا عنوان دیا تھا۔

السیسٹس (Alcestis)۔

دوسرا باب

السیسٹس ایک یونانی افسانے کی ہیروئن ہے۔ اس کی سب سے افسوسناک قسم کی پریم کہانی ہے۔ السیسٹس اپنے شوہر پر اپنی جان قربان کر دیتی ہے، وہ اس کی جگہ اس وقت مر جاتی ہے جب اس کا کوئی اور ساتھ نہیں دیتا۔ وہ خود قربانی کا ایک پریشان کن افسانہ تھی، لیکن یہ واضح نہیں تھا کہ اس کا ایلیشیا کی صورت حال سے کیا تعلق ہے۔ اشارے کا صحیح مفہوم کچھ عرصے کے لیے مجھ سے نا آشنا رہا۔ یہاں تک کہ ایک دن سچ سامنے آ گیا۔

لیکن میں بہت تیزی سے جا رہا ہوں۔ میں اپنے آپ سے آگے بڑھ رہا ہوں۔ مجھے شروع سے آغاز کرنا چاہیے اور واقعات کو خود بولنے دینا چاہیے۔ مجھے ان کو رنگین نہیں بنانا چاہیے، انھیں مروڑنا نہیں چاہیے، یا کوئی جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ میں آہستہ آہستہ اور احتیاط سے قدم بہ قدم آگے بڑھوں گا۔ لیکن کہاں سے شروع کیا جائے؟ پہلے مجھے اپنا تعارف کرانا چاہیے، لیکن شاید ابھی نہیں۔ کیونکہ، میں اس کہانی کا ہیرو نہیں ہوں۔ یہ ایلیشیا بیرنسن کی کہانی ہے، اس لیے مجھے اس سے شروع کرنا چاہیے۔

یہ پینٹنگ ایک خود کی بنائی گئی تصویر ہے، جس میں ایلیشیا کو قتل کے بعد والے دنوں میں اس کے گھر والے اسٹوڈیو میں دکھایا گیا ہے۔ وہ پینٹ برش پکڑے ایسل (Easel) اور کینوس کے سامنے کھڑی ہے۔ وہ ننگی ہے۔ اس کے جسم کی وضاحت بڑی فراغ دلی کے ساتھ پیش کی گئی ہے: کندھوں کی ہڈیوں پر گرنے والے لمبے سرخ بالوں کی لچھیاں، شفاف جلد میں نظر آنے والی نیلی رگیں اور دونوں کلائیوں پر تازہ نشانات۔ وہ اپنی انگلیوں کے درمیان پینٹ برش

پکڑے ہوئی ہے۔ پینٹنگ والا سرخ رنگ ٹپک رہا ہے۔ یا یہ خون ہے؟ وہ پینٹنگ کرنے میں مصروف ہے، پھر بھی کینوس اس کے چہرے کے تاثر کی طرح خالی ہے۔ اس کا سر اس کے کندھے پر گھوما ہوا ہے اور وہ سیدھا ہمیں گھور رہی ہے۔ اس کا منہ کھلا ہوا ہے، اور ہونٹ الگ ہیں۔ خاموش۔

عدالت کی کاروائی کے دوران، جین فیلکس مارٹن، جنہوں نے ایلیشیا کی نمائندگی کرنے والی چھوٹی سی سوہو گیلری کا انتظام کیا تھا، اس نے متنازعہ فیصلہ کیا، جس کی بہت سے لوگوں نے مذمت کی اور اسے ہولناک قرار دیتے ہوئے السیسٹس کی نمائش کی مخالفت کی۔ حقیقت یہ ہے کہ مصورہ اس وقت اپنے شوہر کو قتل کرنے کے لیے کٹہرے میں تھی، اور گیلری کی طویل تاریخ میں پہلی بار، دروازے کے باہر لوگوں کی قطاریں لگی ہوئی تھیں۔

ایک سیکس شاپ کی نیون ریڈ لائٹس کے قریب، میں دوسرے پرانے فن سے محبت کرنے والوں کے ساتھ قطار میں کھڑا اپنی باری کا انتظار کر رہا تھا۔ لڑکھڑاتے ہوئے، ایک ایک کر کے ہم اندر چلتے گئے۔ ہمیں گیلری میں پینٹنگ کی طرف لے جایا گیا۔ جیسے میلے کے میدان میں ایک پرجوش ہجوم کسی آسیب زدہ گھر سے گزرتا ہے۔ آخر کار، میں نے خود کو پینٹنگ کے مقابل پایا۔ اور میرا سامنا السیسٹس سے ہوا۔

میں نے پینٹنگ کو گھورتے ہوئے ایلیشیا کے چہرے کو دیکھا، اس کی آنکھوں پر غور کرنے کی کوشش کی، سمجھنے کی کوشش کی۔ لیکن تصویر نے میری مخالفت کی۔ ایلیشیا نے مجھے گھور کر دیکھا۔ ایک خالی ماسک۔ جو پڑھنے کے قابل نہ تھا۔ میں اس کے اظہار میں نہ تو بے گناہی دیکھ سکتا تھا، نہ ہی جرم۔

دوسرے لوگوں نے اسے آسانی سے پڑھ لیا۔

"شیطان۔" میرے پیچھے عورت نے سرگوشی کی۔

"کیا وہ شیطان کے جیسی نہیں دکھتی؟" اس کے ساتھی نے اتفاق کیا۔ "ایک سفاک کتیا۔"

غیر منصفانہ طور پر، میں نے سوچا کہ ایلیشیا کے جرم کو ابھی ثابت ہونا باقی ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ ایک قبل از وقت نتیجہ تھا۔ اخباروں نے اسے شروع سے ہی ولن کے طور پر کاسٹ کر لیا تھا: ایک خطرناک عورت۔ کالی بیوہ۔ شیطان۔

حقائق جیسے بھی تھے، سادہ تھے: ایلیشیا، گیبرئل کی لاش کے ساتھ اکیلی ملی تھی۔ بندوق

پر صرف اس کی انگلیوں کے نشانات تھے۔ اس میں کوئی بھی شک نہیں تھا کہ اس نے گیبرئل کو قتل نہیں کیا تھا۔ دوسری طرف، اس نے اسے کیوں مارا، یہ ایک معمہ تھا۔

اس قتل پر میڈیا میں بحث چھڑی۔ اخباروں، ریڈیو اور مارننگ چیٹ شوز میں مختلف نظریات پر بات کی گئی۔ ایلیشیا کے اعمال کی وضاحت، مذمت اور جوازات کو پیش کرنے کے لیے ماہرین کو لایا گیا۔ وہ گھریلو زیادتی کا شکار ہوئی ہوگی، یقیناً، بہت دور دھکیل دی گئی ہوگی، اس سے پہلے کہ وہ برباد ہو جاتی؟ ایک اور نظریہ نے تجویز کیا کہ سیکس گیم ناکام ہوگئی ہوگی۔ شوہر بندھا ہوا پایا گیا، کیا وہ بندھا ہوا نہیں تھا؟ کچھ لوگوں کو شبہ تھا کہ یہ پرانے دور کے حسد کی اک قسم تھی، جس نے ایلیشیا کو قتل کرنے پر مجبور کیا۔ شاید کسی عورت کا چکر تھا؟ لیکن عدالتی کاروائی کے دوران گیبرئل کو اس کے بھائی نے ایک عقیدت مند شوہر کے طور پر پیش کیا، جو اپنی بیوی کی عمیق محبت میں گرفتار تھا۔ ہاں، پیسوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ایلیشیا کو اس قتل سے کچھ خاص حاصل ہونا نہیں تھا۔ اس کے پاس پہلے ہی سے بہت پیسہ تھا، جو اسے اپنے باپ سے وراثت میں ملا تھا۔

اور یہ سلسلہ جاری رہا، نہ ختم ہونے والی قیاس آرائیاں۔ جن کا کوئی جواب نہیں تھا، اور ایلیشیا کے مقاصد اور لگا تار خاموشی پر بہت سارے سوالات اٹھے۔ اس نے بولنے سے انکار کیوں کیا؟ اس کا کیا مطلب تھا؟ کیا وہ کچھ چھپا رہی تھی؟ کسی کا تحفظ کر رہی تھی؟ اگر ہے تو، کون؟ اور کیوں؟

اس وقت، مجھے یہ سوچنا یاد ہے کہ جب ہر کوئی ایلیشیا کے بارے میں بات کر رہا تھا، لکھ رہا تھا، بحث کر رہا تھا، تو اس دیوانہ وار اور شور مچانے والی سرگرمی کے مرکز میں بس ایک شے تھی۔ خاموشی۔

مقدمے کے دوران، جج نے ایلیشیا کے مسلسل نہ بولنے پر منفی رائے رکھی۔ مسٹر جسٹس الورسٹون نے توجہ دلائی کہ معصوم لوگ اپنی بے گناہی کا بار بار اعلان بلند آواز میں کرتے ہیں۔ ایلیشیا نہ صرف خاموش رہی بلکہ اس نے پچھتاوے کے بھی کوئی آثار نہیں دکھائے۔ وہ پورے مقدمے کے دوران ایک بار بھی نہیں روئی۔ یہ ایک حقیقت تھی، جسے پریس میں بہت زیادہ اہمیت دی گئی۔ اس کا چہرہ بے حرکت، ٹھنڈا اور منجمد ہی رہا۔

ڈیفنس کے پاس کم ذمہ داری کی درخواست داخل کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا: ایلیشیا کی دماغی صحت کے مسائل کی ایک طویل تاریخ تھی، یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ اس کے بچپن سے

اس کا تعلق ہے۔ جج نے اس معاملے کی بہت سی باتوں کو افواہوں کے طور پر مسترد کر دیا۔ لیکن آخر میں اس نے اس کو پروفیسر لازارس ڈیومیڈس کے زیر اثر رہنے دیا، جو امپیریل کالج میں جیل کے متعلق نفسیات پڑھاتے تھے اور شمالی لندن میں ایک محفوظ حسب حال یونٹ گروو کے طبی سربراہ بھی تھے۔ پروفیسر ڈیومیڈس نے دلیل دی تھی کہ ایلیشیا کا نہ بولنا ایک گہری نفسیاتی پریشانی کا ثبوت تھا، اور وہ اسی کے مطابق سزا کی مستحق تھی۔

کچھ کہنے کا یہ ایک گھمبیر طریقہ تھا، جسے ماہر نفسیات دوٹوک الفاظ میں کہنا پسند نہیں کرتے:

ڈیومیڈس کہہ رہا تھا کہ ایلیشیا پاگل ہے۔

یہ واحد وضاحت تھی جس نے ایک معنی پیدا کی تھی: جس آدمی کو آپ پسند کرتے تھے اسے کرسی سے باندھ کر اتنے قریب سے اس کے چہرے پر گولی کیوں ماریں گے؟ اور پھر کسی پشیمانی کا اظہار نہیں، کوئی صفائی نہیں، یہاں تک کہ بولنا بھی بند؟ وہ ضرور پاگل ہی ہوگی۔

وہ پاگل تھی۔

آخر میں، مسٹر جسٹس الورسٹون نے کم ذمہ داری کی درخواست کو قبول کیا اور جیوری کو اس کی پیروی کرنے کا مشورہ دیا۔ ایلیشیا کو بعد ازاں گروو میں داخل کر دیا گیا۔ اسی پروفیسر ڈیومیڈس کی نگرانی میں جس کی گواہی جج کے لیے بہت متاثر کن تھی۔

اگر ایلیشیا پاگل نہیں تھی۔ یعنی، اگر اس کی خاموشی محض ایک عمل تھی، جو جیوری کے فائدے کے لیے کی جا رہی تھی۔ تو اس نے کام کر دکھایا تھا۔ وہ طویل قید کی سزا سے بچ گئی تھی۔ اور اگر وہ مکمل طور پر صحتیاب ہو جاتی ہے تو اسے چند سالوں میں ڈسچارج کر دیا جائے گا۔ کیا اب وقت آ گیا تھا کہ اس کی صحتیابی کو چھپایا جا رہا تھا؟ کیا اس نے ایک دو لفظ بول کر، آہستہ آہستہ اپنی ندامت کا اظہار کر لیا تھا؟ لیکن نہیں۔ ہفتے، مہینے، پھر سال گزر گئے۔ اور ایلیشیا نے ابھی تک بات نہیں کی ہے۔

بس خاموشی تھی۔

اور اس طرح، مزید انکشافات کے بغیر، مایوس میڈیا نے بالآخر ایلیشیا بیرنسن میں دلچسپی کھو دی۔ وہ دوسرے مختصر طور پر مشہور قاتلوں کی صفوں میں شامل ہو گئی: جن کے چہرے تو یاد ہیں لیکن نام یاد نہیں رہے۔

ہم سب نہیں۔ کچھ لوگ۔ جن میں، میں بھی شامل تھا۔ ایلیشیا بیرنسن کے اسرار اور اس

کی پائیدار خاموشی سے متوجہ ہوتے رہے۔ ایک سائیکوتھراپسٹ کے طور پر، میں نے سوچا: یہ واضح ہے کہ وہ گیبرئل کی موت کے شدید صدمے کا شکار ہوئی ہے۔ اور یہ خاموشی اس صدمے کا اظہار تھی۔ اس نے جو کچھ کیا تھا، میں اس سے اتفاق نہ کر سکا، ایلیشیا ہکلا کر رک گئی، ایک ٹوٹی ہوئی کار کی طرح۔ میں اس کی دوبارہ بولنے میں مدد کرنا چاہتا تھا۔ ایلیشیا کو اس کی کہانی سنانے اور صحت یاب ہونے میں مدد کرنا چاہتا تھا۔ میں اسے ٹھیک کرنا چاہتا تھا۔

فخر محسوس کیے بغیر، میں نے ایلیشیا بیرنسن کی مدد کرنے کے لیے منفرد طور پر خود کو اہل محسوس کیا۔ میں ایک فرانزک سائیکوتھراپسٹ ہوں اور معاشرے کے سب سے زیادہ نقصان زدہ، کمزور اراکین کے ساتھ کام کرنے کا عادی ہوں۔ اور میں ایلیشیا کی کہانی کو ذاتی طور پر محسوس کرتا ہوں۔ میں نے شروع سے ہی اس کے ساتھ گہری ہمدردی محسوس کی۔

میں ان دنوں بھی براڈمور میں کام کر رہا تھا، اور اس لیے ایلیشیا کا علاج کرنا ایک بیکار خوش فہمی بن سکتا تھا، اگر قسمت نے غیر متوقع طور پر مداخلت نہ کی ہوتی تو۔

ایلیشیا کے داخل ہونے کے تقریباً چھ سال بعد، گروو میں فرانزک سائیکوتھراپسٹ کی ایک سیٹ خالی ہو گئی۔ جیسے ہی میں نے اشتہار دیکھا، میں جانتا تھا کہ میرے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ میں نے اپنی صلاحیت کی پیروی کی اور نوکری کے لئے درخواست دے دی۔

تیسرا باب

میرا نام تھیوفیبر ہے۔ میری عمر بیالیس سال ہے۔ میں ایک سائیکوتھراپسٹ بن گیا کیونکہ میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا۔ یہ سچ ہے، حالانکہ یہ وہ نہیں ہے جو میں نے انٹرویو کے دوران کہا تھا، جب مجھ سے سوال کیا گیا تھا۔ "آپ کو سائیکوتھراپی کی طرف کس چیز نے راغب کیا؟ آپ کیا سوچتے ہیں؟" اندرا شرما نے اپنی عینک کے شیشوں کے کناروں سے میری طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اندرا گروو میں کنسلٹنٹ سائیکوتھراپسٹ تھی۔ وہ پچاس کی دہائی کے اواخر میں بھی پرکشش، گول چہرے اور سرمئی رنگ کے لمبے جیٹ سیاہ بالوں والی عورت تھی۔ اس نے مجھے ایک چھوٹی سی مسکراہٹ دی، گویا مجھے یقین دلانے کے لیے یہ ایک آسان سوال تھا۔

میں ہچکچایا۔ میں محسوس کر سکتا تھا کہ پینل کے دیگر اراکین میری طرف دیکھ رہے ہیں۔ میں آنکھوں کا رابطہ برقرار رکھنے کے لئے ہوش میں رہا، کیونکہ میں نے ایک مشق شدہ جواب کو دہرایا، اور ایک ہمدردانہ کہانی بھی سنائی جس کا تعلق میری نوعمری کے دوران ہوم کیئر میں پارٹ ٹائم کام کرنے سے تھا، اور اس نے کس طرح میری نفسیات میں دلچسپی پیدا کی، جس سے میرا سائیکوتھراپی میں پوسٹ گریجویٹ کرنے کا شوق ہوا۔

"میں لوگوں کی مدد کرنا چاہتا ہوں، مجھے لگتا ہے۔" میں نے کندھے اچکائے۔ "یہ سچ ہے۔"

جو بکواس تھا۔

میرا مطلب ہے، یقیناً میں لوگوں کی مدد کرنا چاہتا تھا۔ لیکن یہ ایک ثانوی مقصد تھا،

خاص طور پر جب میں نے تربیت شروع کی تھی۔ میرا اصل محرک خالص خودغرضی تھی۔ میں اپنی ذاتی مدد کرنے کی کوشش میں تھا۔ مجھے یقین ہے کہ زیادہ تر لوگوں کے لئے یہی بات درست ہے جو اپنی ذہنی صحت کے بارے میں سوچتے ہیں۔ ہم اس پیشے کی طرف راغب ہوئے ہیں کیونکہ ہمیں نقصان پہنچا ہے۔ ہم خود کو ٹھیک کرنے کے لیے نفسیات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ہم اس بات کو تسلیم کرنے کے لیے تیار ہیں یا نہیں یہ ایک الگ سوال ہے۔

بحیثیت انسان، ہمارے ابتدائی سالوں میں ہم یادداشت سے عاری ایک سرزمین پر رہتے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو اپنے مکمل کرداروں کے ساتھ اس ابتدائی دھند سے ابھرتے ہوئے سوچنا پسند کرتے ہیں، جیسے ایفروڈائٹ سمندری جھاگ سے ابھرتی ہے۔ لیکن دماغ کی نشوونما میں بڑھتی ہوئی تحقیق کی بدولت ہم جانتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔ ہم ایک غیبی اوپمپین سے زیادہ مٹی کے کیچڑ کے گانٹھ کی طرح دماغ کے آدھے حصے کے ساتھ پیدا ہوئے ہیں۔ جیسا کہ ماہر نفسیات ڈونلڈ ونیکوٹ نے کہا، "بچے جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔" ہماری شخصیتوں کی نشوونما تنہائی میں نہیں ہوتی، بلکہ دوسروں کے ساتھ تعلقات میں ہوتی ہے۔ ہم ان دیکھی، یعنی ہمارے والدین سے ناقابل یادداشت قوتوں سے تشکیل پاتے اور مکمل ہوتے ہیں۔

یہ واضح وجوہات کی بناء پر خوفناک ہے۔ یادداشت سے پہلے اس سرزمین پہ کون جانتا ہے کہ ہم نے کیا کیا ظلم سہے، کیا اذیتیں اور زیادتیاں برداشت کیں۔ ہمارا کردار ہمیں جانے بغیر ہی تشکیل دیا گیا تھا۔ میرے معاملے میں، میں خوفزدہ اور فکرمند ہو کر بڑا ہوا ہوں۔ ایسا لگتا تھا کہ یہ اضطراب میرے وجود سے پہلے آزادانہ طور پر موجود ہے۔ لیکن مجھے شبہ ہے کہ اس کی ابتدا میرے باپ کے ساتھ میرے تعلقات سے ہوئی ہے، جس کے آس پاس میں کبھی محفوظ نہیں رہا۔

میرے باپ کے غیر متوقع اور خودمختارانہ غصے نے کسی بھی صورت حال کو۔ خواہ وہ کتنی ہی نرم کیوں نہ ہوں۔ ممکنہ بارودی سرنگوں میں تبدیل کر دیا۔ ایک بے ضرر تبصرہ یا اختلافی آواز اس کے غصے کو بھڑکا دیتی اور وہ دھماکوں کا ایک ایسا سلسلہ شروع کر دیتا جس سے کوئی پناہ نہیں مل سکتی تھی۔ اس کے چیختے ہی گھر لرز اٹھتا اور وہ میرا پیچھا کرتے ہوئے اوپر میرے کمرے میں آ پہنچتا اور میں بستر کے نیچے دیوار کے ساتھ چپک جاتا۔ میں گھٹن میں سانس لیتا اور دعا کرتا کہ اینٹیں مجھے نگل جائیں اور میں غائب ہو جاؤں۔ لیکن اس کا ہاتھ مجھے پکڑ لیتا، مجھے اپنی قسمت سے ملنے کے لیے باہر کھینچتا۔ اس کا بیلٹ کھلتا اور جسم پہ لگنے سے پہلے ہوا میں سیٹی بجاتا۔ جس کی لگاتار ضربیں

میرے گوشت کو جلا دیا کرتیں۔ پھر اچانک کوڑے ختم ہو جاتے، جیسے کہ شروع ہوئے تھے۔اور مجھے کسی کچرے کی طرح فرش پر پھینک دیا جاتا، جیسے غصے میں آ کر کسی بچے نے ایک ٹوٹی ہوئی گڑیا پھینک دی ہو۔

مجھے یقین نہیں تھا کہ اس غصے کو بھڑکانے کے لیے میں نے کیا کچھ کیا ہے، جیسے میں اس کا مستحق تھا۔ میں نے اپنی والدہ سے پوچھا کہ بابا ہمیشہ مجھ سے اتنے ناراض کیوں رہتے ہیں، اور اس نے مایوسی سے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تھا، "میں کیا جانوں؟ تمہارا باپ تو بالکل پاگل ہے۔"

جب اس نے کہا کہ وہ پاگل ہے، تو وہ مذاق نہیں کر رہی تھی۔ اگر آج کسی ماہر نفسیات کے ذریعے تشخیص کی جائے تو میرا باپ، مجھے شبہ ہے کہ ذہنی خرابی میں مبتلا نکلے گا، ایک ایسی بیماری جس کا علاج اس کی زندگی کے دوران نہیں کیا گیا تھا، نتیجے میں اس پر ہسٹیریا اور جسمانی تشدد کا غلبہ تھا، جس میں جسمانی تکلیف پہنچانہ، آنسو رلانہ، اور شیشے توڑنا شامل تھا۔

وہ خوشی کے لمحات تھے، جب میرا باپ گھر سے دور ہوتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک موسم سرما میں وہ ایک ماہ کے لیے کاروباری دورے پر امریکہ گیا تھا۔ تیس دن تک میں نے اور میری ماں نے اس کی چوکیداری کے بغیر گھر اور باغ کی آزادانہ دیکھ بھال کی۔ اس ڈسمبر میں لندن میں بہت زیادہ برف باری ہوئی تھی، اور ہمارا پورا باغ ایک موٹی اور سفید قالین کے نیچے دب گیا تھا۔ ماں اور میں نے ایک برفانی پتلا بنایا تھا۔ لاشعوری طور پر یا ایسے ہی، ہم نے اسے اپنے غیر موجود مالک کی نمائندگی کرنے کے لیے بنایا تھا۔ میں نے اس کا نام 'بابا' رکھا تھا اور اس کے بڑے پیٹ کے ساتھ، آنکھوں کی جگہ دو سیاہ پتھر، اور ابرو کے لیے دو جھکی ہوئی ٹہنیاں رکھ دی تھیں۔ یہ مشابہت غیر معمولی تھی۔ ہم نے اسے میرے باپ کے دستانے، ٹوپی اور چھتری دے کر مغالطہ پورا کیا۔ پھر ہم نے اس پر برف کے گولے برسائے اور شرارتی بچوں کی طرح ہنس دئے۔

اس رات شدید برفانی طوفان برپا تھا۔ میری ماں بستر میں چلی گئی اور میں سونے کا بہانہ کر کے باہر باغ میں جا کر گرتی ہوئی برف کے درمیان کھڑا ہو گیا۔ میں نے اپنے ہاتھ پھیلائے، برف کے گولے پکڑے اور انہیں اپنی انگلیوں پر غائب ہوتے دیکھا۔ میں نے خوشی اور مایوسی محسوس کی اور کچھ ایسی سچائی جس کا میں اظہار نہیں کر سکتا۔ میرا ذخیرہ الفاظ بہت محدود تھا، میرے الفاظ بھی کسی جال میں پھنس گئے تھے جنہیں چننا بہت مشکل تھا۔ کسی نہ کسی طرح سے

غائب ہونے والے برف کے ٹکڑوں کو پکڑنا خوشی کو پکڑنے کے مترادف ہے۔ یہ قبضے کا ایسا عمل ہے جو فوری طور پر کچھ نہیں ہونے دیتا۔ اس نے مجھے یاد دلایا کہ اس گھر کے باہر ایک دنیا تھی۔ وسیع اور ناقابل تصور خوبصورتی کی دنیا، ایک ایسی دنیا جو ابھی تک میری پہنچ سے دور تھی۔ کئی سالوں تک مجھے بار بار وہ یاد آتی رہی۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے آزادی کے اس مختصر لمحے کو گھیرے ہوئے مصائب نے اسے مزید روشن کر دیا ہو، جیسے اندھیرے میں گھری ہوئی ایک چھوٹی سی روشنی۔

میں نے محسوس کیا کہ میری بقا کی واحد امید میرا جسمانی اور نفسیاتی طور پر پیچھے ہٹنا ہے۔ مجھے بہت دور جانا پڑے گا، تب ہی میں محفوظ رہ پاؤں گا۔ اور بالآخر اٹھارہ سال کی عمر میں مجھے وہ گریڈ مل گئے جو مجھے یونیورسٹی میں جگہ حاصل کرنے کے لیے درکار تھے۔ میں نے سرے کی نیم علیحدہ جیل چھوڑ دی، اور میں نے سوچا کہ میں آزاد ہوں۔

پر میں غلط تھا۔

مجھے تب معلوم نہیں تھا، اور بہت دیر ہو چکی تھی۔ میں نے اپنے باپ کو اندرونی شکل دی، اس کا تعارف کروایا اور اپنے لاشعور کی گہرائی میں دفن کر دیا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں کتنی دور بھاگا، میں جہاں بھی گیا اسے اپنے ساتھ لے گیا۔ میرا تعاقب ایک جہنمی اور انتھک گروہ نے کیا، جس میں اس کی آواز بھی ساتھ تھی، جو چیختے ہوئے کہہ رہی تھی کہ میں بے وقعت، ذلت آمیز اور ناکام ہوں۔

یونیورسٹی میں فرسٹ ٹرم کے دوران، اس پہلی سردی کے موسم میں، آوازیں اتنی خراب ہوئیں، اتنی مفلوج ہوئیں کہ انہوں نے مجھے قابو کر لیا۔ خوف سے متحرک، میں باہر جانے، سماجی تعلقات یا کوئی دوست بنانے سے قاصر تھا۔ میں شاید گھر سے کبھی باہر نہیں نکلا تھا۔ یہ ناامیدی تھی۔ میں شکست کھا گیا تھا، پھنس گیا تھا اور ایک ایسے کونے میں آ پہنچا تھا جس کا کوئی راستہ نہیں تھا۔

صرف ایک ہی حل نظر آیا۔

میں ایک دواساز سے دوسرے دواساز تک گیا اور پیراسیٹامول کے پیکٹ خریدتا رہا۔ میں شکوک پیدا ہونے سے بچنے کے لیے ایک ہی وقت میں چند پیکٹ خریدتا، تب مجھے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں رہتی تھی۔ کسی نے بھی مجھ پر توجہ نہیں دی۔ میں واضح طور پر اتنا ہی پوشیدہ تھا جتنا میں نے محسوس کیا۔

میرے کمرے میں سردی تھی، اور جب میں نے پیکٹ کھولے تو میری انگلیاں بے حس اور اناڑی تھیں۔ میں نے تمام گولیاں نگلنے میں بے پناہ محنت کی، لیکن میں نے ایک کے بعد ایک ان سب کڑوی گولیوں کو نگل لیا۔ پھر میں اپنے غیر آرام دہ اور تنگ بستر پر رینگتا رہا۔ میں نے آنکھیں بند کر کے موت کا انتظار کیا۔

لیکن موت نہیں آئی۔

اس کے بجائے میرے اندر سے آنتوں کو چھلنی کرنے والا درد پھٹ پڑا۔ میں نے لوٹ پوٹ کر کے قے کی، اور آدھی ہضم شدہ گولیاں اپنے اوپر الٹی کر دیں۔ میں اندھیرے میں لیٹا رہا، میرے پیٹ میں وہی آگ جلتی رہی، جو ہمیشہ سے جلتی آئی تھی۔ اور پھر مجھے آہستہ آہستہ، اندھیرے میں کچھ احساس ہوا۔

میں مرنا نہیں چاہتا تھا۔ ابھی نہیں، جبکہ میں نے جیا ہی کب تھا۔

اس نے مجھے ایک قسم کی امید بخشی، تاہم یہ غیر واضح اور غلط ہے۔ اس نے مجھے کسی بھی قیمت پر یہ تسلیم کرنے پر مجبور کیا کہ میں یہ سب اکیلا نہیں کر سکتا، مجھے مدد کی ضرورت ہے۔

میں نے اسے روتھ کی شکل میں پایا جو کہ ایک سائیکو تھراپسٹ تھی، جس کا مجھے یونیورسٹی کونسلنگ سروس کے ذریعے پتا چلا۔ روتھ سفید بالوں والی گول مٹول عورت تھی اور اس میں دادی جیسی چند خوبیاں تھیں۔ اس کی مسکراہٹ ہمدردانہ تھی، ایک مسکراہٹ جس پر میں یقین کرنا چاہتا تھا۔ وہ شروع میں زیادہ نہیں بولتی تھی۔ جب میں بات کر رہا ہوتا تو وہ صرف سنتی رہتی تھی۔ میں نے اپنے بچپن، اپنے گھر، اپنے والدین کے بارے میں اس کو بتایا۔ جیسا کہ میں نے بات کی، میں نے محسوس کیا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ میں کتنی مشکلات سے جڑا ہوا تھا، میں نے کچھ بھی محسوس نہیں کیا۔ میں اپنے جذبات سے اس طرح منقطع ہو گیا تھا جیسے کلائی سے ہاتھ کٹ گیا ہو۔ میں نے دردناک یادوں اور خودکشی کے جذبوں کے بارے میں بات کی، لیکن انہیں محسوس نہیں کر سکا۔

میں کبھی کبھار روتھ کے چہرے کی طرف دیکھتا۔ میری حیرت کی بات یہ تھی کہ باتیں سنتے ہی اس کی آنکھوں میں آنسو جمع ہو جاتے۔ اس بات کو سمجھنا مشکل تھا، لیکن وہ آنسو اس کے نہیں تھے۔ میرے تھے۔

اس وقت مجھے سمجھ نہیں آئی کہ تھراپی اس طرح کام کرتی ہے۔ ایک مریض اپنے

ناقابل قبول احساسات کو اپنے تھراپسٹ کے سپرد کرتا ہے۔ اور تھراپسٹ ہر وہ چیز اپنے پاس رکھتا ہے جسے مریض محسوس کرنے سے بھی ڈرتا ہے، اور وہ یہ سب مریض سے ہی محسوس کرتا ہے۔ پھر کبھی بھی آہستگی سے وہ اپنے جذبات اس کے پاس واپس بھیج دیتا ہے۔ جیسا کہ روتھ نے مجھے بھیجے تھے۔

روتھ اور میں کئی سالوں تک ایک دوسرے سے ملتے رہے۔ میری زندگی میں وہ بہت ثابت قدم رہی۔ اس کے ذریعے، میں نے ایک اور انسان کے ساتھ ایک نئی قسم کا رشتہ بنایا جو ایک باہمی احترام، ایمانداری، اور مہربانی پر مبنی تھا، نہ کہ الزام تراشی، غصے اور تشدد پر۔ میں نے آہستہ آہستہ اپنے بارے میں مختلف محسوس کرنا شروع کر دیا، جو کم خالی، محسوس کرنے سے زیادہ قابل اور کم خوف والا تھا۔ نفرت انگیز اندرونی گروہ نے مجھے مکمل طور پر کبھی نہیں چھوڑا، لیکن اب میرے پاس اس کا مقابلہ کرنے کے لیے روتھ کی آواز تھی، اور میں نے اس پر کم توجہ دی۔ نتیجے میں، میرے سر میں آوازیں خاموش ہو گئیں جو عارضی طور پر ختم بھی ہو جاتیں۔ مجھے لگا کہ میں پرامن محسوس کروں گا، یہاں تک کہ کبھی خوش بھی۔

سائیکوتھراپی نے میری جان بچائی تھی، زیادہ اہم یہ کہ اس نے میری زندگی کے معیار کو بدل دیا تھا۔ سلیقے سے بات کرنے کا علاج اہم حیثیت رکھتا تھا کہ میں کیا بن گیا۔ دوسرے لفظوں میں، اس نے میری توضیح کی۔

میں جانتا تھا کہ میرا پیشہ بھی یہی تھا۔

یونیورسٹی کے بعد، میں نے لندن میں سائیکوتھراپسٹ کے طور پر تربیت حاصل کی۔ اپنی پوری تربیت کے دوران، میں روتھ سے ملتا رہا۔ وہ معاون تھی اور حوصلہ دیتی رہی، حالانکہ اس نے مجھے متنبہ کیا کہ میں جس راستے پر چل رہا تھا، میں اس کے بارے میں حقیقت پسندانہ ہوں۔ "یہ سب بہت آسان اور عام طور پر خوشگوار نہیں ہے۔" اس نے کہا تھا۔ اور وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔ مریضوں کے ساتھ کام کرنا، اپنے ہاتھوں کو گندا کرنے کے برابر تھا۔

مجھے ایک نفسیاتی یونٹ کا پہلا دورہ یاد ہے۔ میرے پہنچنے کے چند ہی منٹوں کے اندر، ایک مریض نے اپنی پتلون اتاری، بیٹھ گیا اور میرے سامنے پاخانہ کر دیا۔ اور اس کے بعد چھوٹے چھوٹے ڈمتلی یا بیزاری کا احساس پیدا کرنے والے ڈرامائی واقعات شروع ہو گئے، جس میں اناڑی پن سے کی گئی خودکشیاں، خود کو نقصان پہنچانے کی کوششیں، بے قابو ہسٹیریا اور غم شامل

تھے، اور یہ سب میری برداشت سے زیادہ تھے۔ لیکن ہر بار، کسی نہ کسی طرح، میں نے غیر استعمال شدہ ٹِک کو اپنی طرف متوجہ کیا اور یہ آسان ہو گیا۔

یہ عجیب بات ہے کہ کوئی شخص نفسیاتی وحدت کی عجیب و غریب دنیا میں کتنی جلدی ڈھل جاتا ہے۔ اور آپ نہ صرف دوسروں، بلکہ اپنے پاگل پن کے ساتھ تیزی سے آرام دہ اور پرسکون ہو جاتے ہیں۔ ہم سب پاگل ہیں، مجھے یقین ہے، بس طریقے مختلف ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ میرا تعلق ایلیشیا بیرنسن سے ہے۔ میں خوش نصیبوں میں سے تھا۔ چھوٹی عمر میں ایک کامیاب علاج کی بدولت میں نفسیاتی تاریکی سے واپس نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ تاہم، میرے ذہن میں، دوسری باتیں ہمیشہ کے لیے ایک امکان بنی رہیں۔ میں شاید پاگل ہو گیا ہوں اور ایلیشیا کی طرح ایک ادارے میں بند اپنے دن پورے کر رہا ہوں۔ لیکن خدا کے فضل سے......

میں اندرا شرما سے یہ کچھ نہیں کہہ سکا جب اس نے پوچھا کہ میں سائیکوتھراپسٹ کیوں بنا ہوں۔ یہ ایک انٹرویو پینل تھا، اگر اور کچھ نہیں تو، میں جانتا تھا کہ گیم کیسے کھیلی ہے۔

"آخر میں،" میں نے کہا، "آپ کے ابتدائی ارادوں سے قطع نظر، مجھے یقین ہے کہ تربیت آدمی کو ایک سائیکوتھراپسٹ بناتی ہے۔"

اندرا نے سنجیدگی سے سر ہلایا۔ "ہاں بالکل ٹھیک۔ بالکل سچ۔"

انٹرویو اچھا رہا۔ اندرا نے کہا کہ براڈمور میں کام کرنے کے میرے تجربے نے مجھے ایک برتری بخشی تھی، یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ میں شدید نفسیاتی پریشانی کا مقابلہ کر سکتا ہوں۔ مجھے موقع پر ہی نوکری کی پیشکش ہوئی، اور میں نے قبول کر لی۔

ایک ماہ بعد، میں گروو کی طرف جا رہا تھا۔

چوتھا باب

میں جنوری کی برفیلی ہوا کا تعاقب کرتے گرو و پہنچا۔ ننگے درخت سڑک کے کنارے ڈھانچے کی طرح کھڑے تھے۔ سفید آسمان برف سے بھاری تھا، جو ابھی گرنا باقی تھی۔

میں نے داخلی دروازے کے باہر کھڑے ہو کر جیب میں سے سگریٹ نکالنے کے لیے ہاتھ ڈالا۔ میں نے ایک ہفتے سے سگریٹ نوشی نہیں کی تھی۔ میں نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ میں آئندہ ان کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا، کیونکہ اچھائی اسی میں ہی تھی۔ لیکن یہاں مجھے ہار ماننی پڑی، اور خود کے آگے شرمندہ ہونا پڑا۔ سائیکو تھراپسٹ سگریٹ نوشی کو ایک ختم نہ ہونے والی عادت کے طور پر دیکھتے ہیں، جس پر کسی بھی ماہر تھراپسٹ کو کام کرنا چاہیے تھا، جس کے ذریعے اس پہ قابو پایا جاتا۔ میں سگریٹ کی بُو ساتھ لئے چلنا نہیں چاہتا تھا، اس لیے میں نے منہ میں دو منٹ (mint) ڈالے، ان کو سگریٹ نوشی کرتے وقت چبایا، اور پاؤں سے پاؤں چلتا رہا۔

میں کانپ رہا تھا، لیکن سچ یہ ہے ایسا سردی کی وجہ سے نہیں تھا۔ میں شکوک وشبہات سے بھرا ہوا تھا۔ براڈ مور میں میرے کنسلٹنٹ نے یہ کہنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی کہ میں غلطی کر رہا ہوں۔ اس نے اشارہ کیا کہ میں اپنے پُر امید کیریئر کو بگاڑ رہا ہوں۔ گرو و اور خاص طور پر پروفیسر ڈیومیڈس کے بارے میں اس کے خیالات اچھے نہیں تھے۔

"وہ ایک غیر روایتی آدمی ہے۔ وہ گروپ ریلیشنز (Group Relations) کے ساتھ بہت زیادہ کام کرتا ہے اور اس نے فوکس (Foulkes) کے ساتھ بھی تھوڑے عرصے تک کام کیا ہے۔ اس نے فورڈ شائر میں اسی کی دہائی میں کسی قسم کے متبادل علاج کی کمیونٹی بھی چلائی۔

تھراپی کے وہ ماڈلز اقتصادی طور پر قابل عمل نہیں ہیں، خاص طور پر آج کے دنوں میں۔" وہ ایک سیکنڈ کے لئے ہچکچایا، پھر دھیمی آواز میں آگے بڑھا،" میں تم کو ڈرانے کی کوشش نہیں کر رہا ہوں تھیو، لیکن اس جگہ کے بارے میں بہت سی افواہیں ہیں۔ تم کو چھ ماہ میں نوکری مل سکتی تھی۔ کیا تم کو یقین ہے کہ تم اس پر غور نہیں کرو گے؟''

میں ہچکچا رہا تھا، پھر شائستگی سے جواب دیا۔" ہاں۔"

اس نے سر ہلایا۔" مجھے وہاں تمہارا کیریئر نظر نہیں آ رہا۔ لیکن اگر تم نے فیصلہ کر لیا ہے تو ٹھیک ہے۔"

میں نے اسے نہیں بتایا کہ میں ایلیشیا بیرنسن کا علاج کرنے کی خواہش رکھتا ہوں۔

میں اسے وہ شرائط بتا سکتا ہوں جو وہ سمجھ سکتا ہے: ایلیشیا کے ساتھ کام کرنے سے کسی کتاب کے چھپنے یا کسی اشاعت جیسی رہنمائی مل سکتی ہے۔ لیکن میں جانتا تھا کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ وہ اب بھی کہے گا کہ میں غلطی کر رہا ہوں۔ شاید وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔ مجھے اب معلوم ہونے والا تھا۔

میں نے سگریٹ نکالی، اپنے آپ کو سنبھالا اور اندر چلا گیا۔

گرووِ، ایج ویئر ہسپتال کے قدیم ترین حصے میں واقع تھا۔ اصل سرخ اینٹوں والی بڑی وکٹورین عمارت کا کافی حصا عام طور پر بدصورت توسیعات اور قبضوں سے گھیرا ہوا تھا۔ گرووِ اس کمپلیکس کے مرکز میں واقع ہے۔ صرف ایک ہی چیز جو اس کے مکینوں کے خطرے کا اشارہ کرتی تھی وہ حفاظتی کیمروں کی ایک لائن تھی جو باڑ پر شکار کے چوکس پرندوں کی طرح لگی ہوئی تھی۔

رسپشن میں دیواروں پر بھی تصویروں کو دوستانہ انداز سے بنانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی تھی، جس میں بڑی نیلی گاڑیاں، کچرا اور بچکانہ آرٹ شامل تھا۔ مجھے یہ ایک محفوظ نفسیاتی یونٹ سے زیادہ بچوں کا اسکول لگ رہا تھا۔

میرے پہلو میں ایک لمبا آدمی نمودار ہوا۔ اس نے میری طرف مسکرا کر اپنا ہاتھ بڑھایا۔ اس نے اپنا تعارف یوری، ہیڈ سائیکاٹرک نرس کے طور پر کرایا۔

" گرووِ میں خوش آمدید۔ اس کمیٹی میں خیر مقدم نہیں کیا جاتا، مجھے ڈر ہے۔ بس میں ہی......"

یوری خوبصورت، جسامت میں اچھا اور تیس کی دہائی کے آخر میں تھا۔ اس کے بال

سیاہ تھے اور اس کی گردن پہ ایک قبائلی ٹیٹو اس کے کالر کے اوپر رینگتا دکھائی دیا۔ اس میں سے تمباکو اور آفٹر شیو کی بہت ہی تیز بو آ رہی تھی۔

اگرچہ وہ لہجے کے ساتھ بات کر رہا تھا، لیکن اس کی انگریزی بھی بلکل درست تھی۔ "میں سات سال پہلے لٹویا سے یہاں آیا تھا اور جب میں یہاں پہنچا تو میں انگریزی کا ایک لفظ بھی نہیں جانتا تھا۔ لیکن میں گزشتہ ایک سال سے روانی میں بات کر رہا ہوں۔"

"یہ بہت متاثر کن ہے۔"

"سچ تو ایسا نہیں ہے۔ انگریزی ایک آسان زبان ہے۔ آپ کو لیٹویائی سیکھنی چاہیئے۔"

وہ ہنس پڑا اور اس نے اپنی بیلٹ کے گرد جھولتی چابیوں کی زنجیر میں ہاتھ ڈالا۔ اس نے ایک سیٹ کھینچ کر میرے حوالے کر دیا۔ "آپ کو الگ الگ کمروں کے لئے ان کی ضرورت ہوگی۔ اور کچھ کوڈز ہیں جو وارڈز کے حوالے سے آپ کو جاننے کی ضرورت ہے۔"

"یہ تو بہت ہیں۔ میرے پاس براڈمور میں کم چابیاں تھیں۔"

"جی ہاں، جب سے اسٹیفنی ہمارے ساتھ شامل ہوئی ہے، ہم نے حال ہی میں سیکورٹی میں کافی اضافہ کیا ہے۔"

"اسٹیفنی کون ہے؟"

یوری نے کوئی جواب نہیں دیا، لیکن ریسپشن ڈیسک کے پیچھے آفس سے نکلنے والی خاتون کی طرف اشارہ کیا۔

وہ کیریبین تھی اور چالیس سے زیادہ عمر میں اینگیولر باب ہیئر کٹ اسٹائل کے ساتھ ایک تیز عورت تھی۔ "میں اسٹیفنی کلیرک ہوں، گروو کی مینجر۔"

اسٹیفنی نے مجھے ایک غیر قائل کن مسکراہٹ دی۔ جب میں نے اس سے ہاتھ ملایا تو میں نے دیکھا کہ اس کی گرفت یوری سے زیادہ مضبوط اور سخت تھی، جس میں خیر مقدم کی کمی تھی۔

"اس یونٹ کی مینجر کی حیثیت سے مریضوں اور عملے دونوں کی حفاظت میری اولین ترجیح ہے۔ اگر آپ محفوظ نہیں ہیں تو آپ کے مریض بھی محفوظ نہیں رہیں گے۔" اس نے مجھے ایک چھوٹی سی ڈوائیس دی، ایک پرسنل اٹیک الارم۔ "اسے ہر وقت اپنے ساتھ رکھنا۔ اسے اپنے دفتر میں نہیں رکھنا ہے۔"

میں نے یہ کہنے کی مزاحمت کی، جی ہاں میڈم۔ اگر میں اپنی زندگی آسان چاہتا ہوں تو

بہتر ہے کہ اسے تمہارے دائیں طرف رکھ دوں۔ گزشتہ آمرانہ وارڈ مینجرز کے ساتھ یہ میری تدبیر رہی ہے تھی کہ میں اس کے سامنے آنے سے گریز کرتا تھا۔

"آپ سے مل کر اچھا لگا، اسٹیفنی۔" میں مسکرایا۔

اسٹیفنی نے سر ہلایا لیکن بدلے میں مسکرائی نہیں۔ "یوری آپ کو آپ کا آفس دکھائے گا۔" وہ مڑ گئی اور دیکھے بغیر چلی گئی۔

"میرے ساتھ آئیں،" یوری نے کہا۔

میں اس کے ساتھ وارڈ کے داخلی دروازے پر گیا، جس کا دروازہ بہت بڑا اور مضبوط اسٹیل کا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک میٹل ڈیٹیکٹر پر ایک سیکورٹی گارڈ تعینات تھا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ کیا ہوتا ہے یا کیا کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ اس سے تو واقف ہونگے،" یوری نے کہا۔ "یہاں کوئی نوکدار آلا، کوئی ایسی چیز جسے ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا سکے۔ پاس رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔"

"لائٹر بھی نہیں،" سیکورٹی گارڈ نے کہا، جب اس نے میری تلاشی لی، اور میری جیب سے لائٹر برآمد ہوتے ہی مجھے تہمت آمیز نظروں سے دیکھا۔

"معاف کیجئے گا، میں بھول گیا تھا کہ یہ میرے پاس ہے۔"

یوری نے مجھے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ "میں آپ کو آپ کا دفتر دکھاتا ہوں۔ ہر کوئی کمیونٹی میٹنگ میں مشغول ہے، لہذا بہت خاموشی ہے۔"

"کیا میں ان کے ساتھ شامل ہوسکتا ہوں؟"

"کمیونٹی میں؟" یوری حیران نظر آیا۔ "کیا آپ پہلے آرام کرنا نہیں کرنا چاہتے؟"

"میں بعد میں آرام کرسکتا ہوں۔ اگر یہ مناسب ہو تو؟"

اس نے کندھے اچکائے۔ "جیسا آپ چاہیں۔"

وہ مجھے نیچے آپس میں جڑی ہوئی راہداریوں میں لے گیا، جس کے دروازے بند تھے۔ مختلف راہداریوں کے دروازے کھلنے، بند ہونے اور ان کے تالوں میں چابی گھومنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ ہم نے اپنی رفتار سست کردی۔

یہ ظاہر تھا کہ کئی سالوں تک عمارت پر زیادہ خرچ نہیں کیا گیا تھا۔ دیواروں سے رنگ اتر رہا تھا، اور راہداریوں میں سے پھپھوندی کی بوسیدہ بو آرہی تھی۔

یوری ایک بند دروازے کے باہر رکا اور سر ہلایا۔" وہ سب یہاں ہیں۔ آپ بھلے اندر جائیں۔"

"ٹھیک ہے، شکریہ۔"

میں اپنے آپ کو تیار کرتے ہوئے ہچکچایا۔ پھر میں نے دروازہ کھولا اور اندر چلا گیا۔
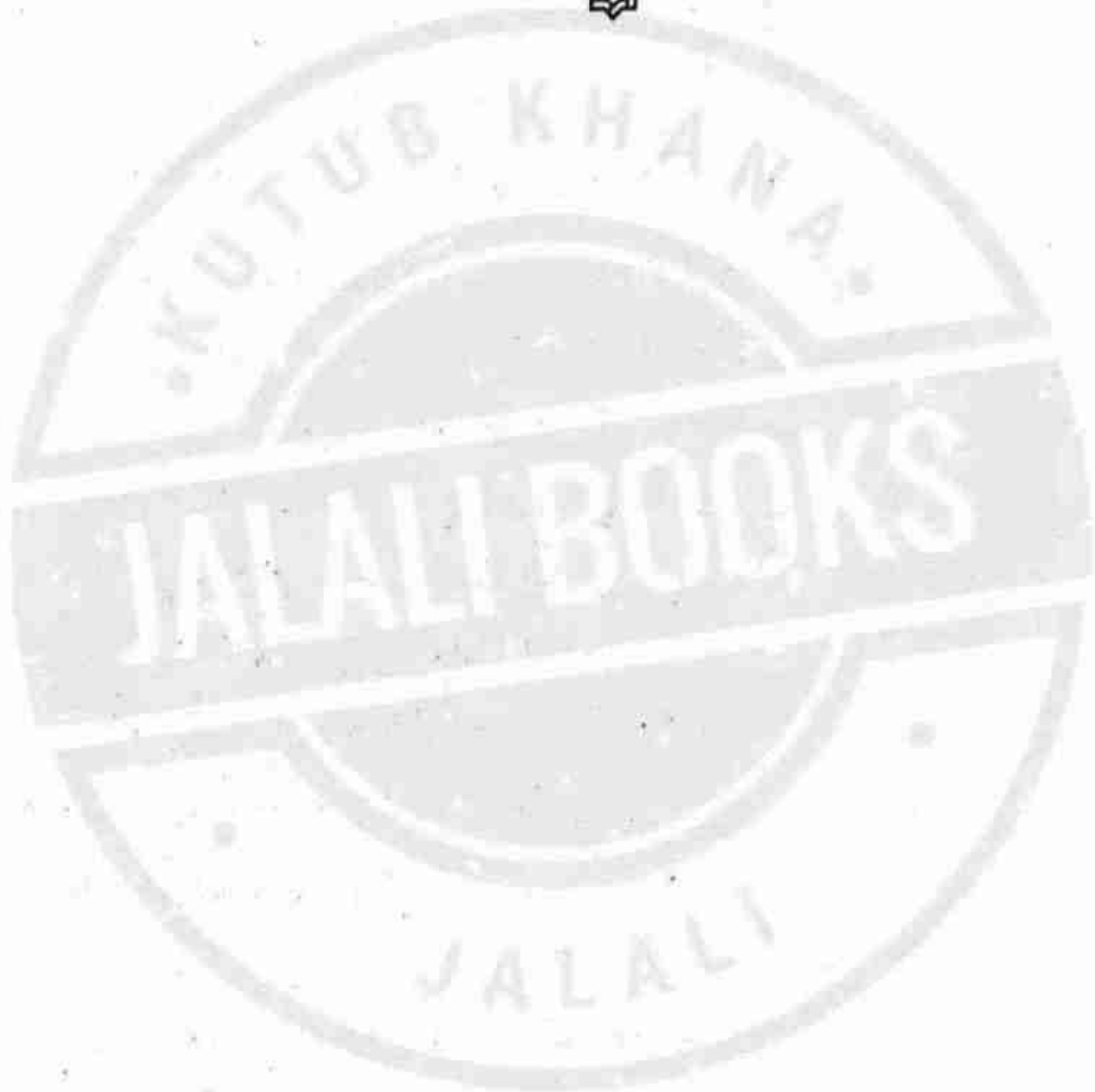
پانچواں باب

کمیونٹی ایک بڑے سے کمرے میں رکھی گئی تھی، جس کی لمبی لمبی کھڑکیاں تھیں جو سرخ اینٹوں کی دیوار کو نظر انداز کرنے میں مدد کر رہی تھیں۔ کافی کی مہک ہوا میں موجود تھی جو یوری کے آفٹر شیو کے ساتھ مل گئی تھی۔ ایک دائرے میں تیس کے قریب لوگ بیٹھے تھے۔ زیادہ تر لوگ چائے یا کافی کے کاغذی کپ پکڑے ہوئے، جمائی لے رہے تھے اور بیدار ہونے کی پوری کوشش کر رہے تھے۔ کچھ، اپنی کافیاں پی کر، خالی کپوں کو لے کر بیقرار تھے، اور ان کو ادھر سے ادھر کر کے الٹا سیدھا کر رہے تھے، یا پھر پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر رہے تھے۔

کمیونٹی روزانہ ایک یا دو بار بیٹھتی تھی۔ یہ انتظامی میٹنگ اور گروپ تھراپی سیشن کے متعلق ہی ہوتی تھی۔ اس میں یونٹ کو چلانے یا مریضوں کی دیکھ بھال کے متعلق ایجنڈا رکھا جاتا تھا اور بات ہوتی تھی۔ پروفیسر ڈیومیڈس کو یہ کہنے کا شوق تھا کہ ہمیں مریضوں کو اپنے علاج میں شامل کرنے اور ان کی فلاح و بہبود کی ذمہ داری لینے کی کوشش کرنی چاہیے، حالانکہ یہ کوشش ہمیشہ کام نہیں کرتی تھی۔ گروپ تھراپی میں ڈیومیڈس کا مطلب یہ تھا کہ اسے ہر قسم کی ملاقاتوں کا شوق تھا، اور اس نے زیادہ سے زیادہ گروپ ورک کی حوصلہ افزائی کی تھی۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ سامعین میں سب سے زیادہ خوش آدمی تھا۔ جب وہ مجھے خوش آمدید کہنے کے لیے اپنے قدموں پر کھڑا ہوا، استقبال کے لیے ہاتھ بڑھایا اور اشارہ کیا تو مجھے لگا، شاید وہ کسی تھیٹر کے تماشے کا منتظم رہا ہے۔

"تھیو، تم آگئے۔ ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔"

اس نے ہلکے سے یونانی لہجے میں کہا، بمشکل پتہ چل سکتا تھا کہ تیس سال سے انگلینڈ میں رہ کر وہ زیادہ تر اسے کھو چکا تھا۔ وہ خوبصورت تھا، اگر چہ وہ ساٹھ کی دہائی میں تھا لیکن بہت کم عمر نظر آرہا تھا۔ اپنی جوانی اور شرارتی انداز میں وہ ایک نفسیاتی ماہر سے زیادہ کوئی منہ پھٹ چچا جیسا دکھ رہا تھا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ اپنی دیکھ بھال میں مریضوں کے لیے وقف نہیں تھا۔ وہ صبح صفائی کرنے والوں سے پہلے پہنچ جاتا اور رات کے عملے سے کام لینے کے بعد کافی دیر ٹھہرا رہتا اور بعض اوقات آفس میں صوفے پر ہی سو جاتا۔ اس کی دو بار طلاق ہوئی تھی۔ اس کو یہ کہنے کا شوق تھا کہ اس کی تیسری اور سب سے کامیاب شادی گروو سے ہوئی تھی۔

''یہاں بیٹھو۔'' اس نے اپنے ساتھ والی خالی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ ''بیٹھو بیٹھو۔''

میں نے ویسا ہی کیا۔

ڈیومیڈس نے مجھے ایک پھول پیش کیا۔ ''مجھے اپنے نئے سائیکو تھراپسٹ کو متعارف کرانے کی اجازت دیں۔ تھیو فیبر۔ مجھے امید ہے کہ آپ تھیو کو ہمارے چھوٹے سے خاندان میں خوش آمدید کہنے میں میرا ساتھ دیں گے۔''

جب ڈیومیڈس بول رہا تھا تو میں نے لوگوں کے ارد گرد نظر ڈالی اور ایلیشیا کو ڈھونڈنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ کہیں نظر نہیں آئی۔ پروفیسر ڈیومیڈس کے علاوہ، جو بے داغ سوٹ اور ٹائی میں ملبوس تھا، باقی لوگ زیادہ تر چھوٹی بازوؤں والی قمیضوں یا ٹی شرٹس میں تھے۔ یہ بتانا مشکل تھا کہ کون مریض تھا اور کون عملے کا رکن۔

مثال کے طور پر، دو چہرے میرے لیے مانوس تھے۔ کرسچن، جس کو میں براڈمور سے جانتا تھا۔ ٹوٹی ہوئی ناک اور سیاہ داڑھی سے ایک فٹ بال کھیلنے والا ماہر نفسیات۔ جب وہ بال کو زور سے مارتا ہوگا تو اچھا دکھتا ہوگا۔ وہ میرے پہنچنے کے فوراً بعد براڈمور سے چلا گیا تھا۔ میں کرسچن کو زیادہ پسند نہیں کرتا تھا۔ لیکن سچ کہوں تو میں اسے اچھی طرح سے جانتا بھی نہیں تھا، کیونکہ ہم نے زیادہ عرصہ ایک ساتھ کام نہیں کیا تھا۔

میں اندرا کو انٹرویو والے دن سے جانتا تھا۔ وہ مجھے دیکھ کر مسکرائی، اور میں نے شکر ادا کیا، کیونکہ واحد اس کا چہرہ ہی دوستانہ نظر آیا۔ مریضوں نے زیادہ تر بے اعتمادی سے میری طرف دیکھا۔ میں ان پر الزام نہیں دوں گا۔ ان کے ساتھ جو جسمانی، نفسیاتی اور جنسی زیادتیاں ہوئی ہیں، تو مجھ پر بھروسہ کرنے میں ان کو وقت لگ سکتا ہے۔ مریض تمام خواتین تھیں، جن کے زیادہ تر

چہرے اترے ہوئے، شکن دار اور داغدار تھے۔ انہوں نے مشکل زندگیاں گزاری ہونگی، ان کو ہولناکیوں سے دوچار ہونا پڑا ہوگا، جنہوں نے انہیں ذہنی بیماریوں کی اس لاوارث ہسپتال میں دھکیل دیا تھا۔ ان کا سفر ان کے چہروں پر نقش تھا، جس کو بھلانا ناممکن تھا۔

لیکن ایلیشیا بیرنسن کہاں تھی؟ میں نے ایک بار پھر اسے لوگوں کے ارد گرد ڈھونڈھا، لیکن پھر بھی اسے دیکھ نہیں پایا۔ پھر میں نے محسوس کیا کہ میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ایلیشیا میرے بالکل سامنے، لوگوں میں بیٹھی ہوئی تھی۔

میں نے اسے نہیں دیکھا تھا کیونکہ وہ پوشیدہ تھی۔

ایلیشیا جیسے کرسی پر لیٹی ہوئی تھی۔ وہ انتہائی بے سکون کی حالت میں تھی۔ اس نے چائے سے بھرا کاغذ کا کپ پکڑا ہوا تھا، اور اس کے کانپتے ہاتھ کی وجہ سے چائے کپ سے فرش پر گر رہی تھی۔ میں نے خود کو اس کے پاس جا کر اس کا کپ سیدھا کرنے سے روکا۔ وہ اس قدر کھوئی ہوئی تھی کہ مجھے شک ہے کہ اگر میں اس کے قریب جاتا تو وہ اسے محسوس نہیں کر سکتی تھی۔

مجھے اس کی اتنی بری حالت کی توقع نہیں تھی۔ وہ کبھی ایک خوبصورت عورت رہی تھی، جس کی بہت سی حسنا کیاں تھیں، جس کی آنکھیں گہری اور نیلی تھیں، جس کا چہرہ کامل اور ہم آہنگ تھا۔ وہ اب بہت پتلی اور ناپاک سی لگ رہی تھی۔ اس کے لمبے، گندے اور الجھے ہوئے سرخ بال اس کے کندھوں کے گرد لٹک رہے تھے۔ اس کے ناخن چبانے سے پھٹے ہوئے تھے۔ اس کی دونوں کلائیوں پر دھندلے نشانات دکھائی دے رہے تھے، وہی نشانات جو میں نے السیسٹس کے پورٹریٹ میں دیکھے تھے۔ اس کی انگلیاں کانپنے سے باز نہیں آئی تھیں، بلاشبہ جو ڈرگ کاک ٹیل کا نتیجہ تھا، وہ رسپیریڈون اور دیگر ہیوی ویٹ اینٹی سائیکوٹکس پر تھی۔ چمکتا ہوا لعاب اس کے کھلے منہ کے ارد گرد جمع ہو رہا تھا، بدقسمتی سے وہ بھی دوائی کا ایک سائیڈ افیکٹ تھا۔

میں نے دیکھا کہ ڈیومیڈس میری طرف دیکھ رہا ہے۔ میں نے اپنی توجہ ایلیشیا سے ہٹا کر اس پر مرکوز کر دی۔

"مجھے یقین ہے کہ تم اپنا تعارف مجھ سے بہتر کر سکتے ہو، تھیو" اس نے کہا۔ "کیا تم کچھ بولو گے نہیں؟"

"شکریہ۔" میں نے سر ہلایا۔ "میرے پاس کہنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ بس یہ کہ میں یہاں آ کر بہت خوش، پر جوش، گھبرایا ہوا اور پر امید ہوں۔ اور میں یہاں سب کو جاننے کا منتظر

ہوں، خاص طور پر مریضوں کو۔ میں......"

دروازہ کھلتے ہی اچانک اس کے دھماکے کی آواز نے مجھے روک دیا۔ پہلے میں نے سوچا کہ میں کچھ اور دیکھ رہا ہوں۔ ایک دیو سا کمرے میں داخل ہوا، جس نے لکڑی کے دو نوکدار ٹکڑے پکڑے ہوئے تھے، جنہیں اس نے اپنے سر سے اوپر اٹھایا اور پھر نیزوں کی طرح ہم پر پھینک دیے۔ مریضوں میں سے ایک نے اپنی آنکھوں کو ڈھانپ لیا اور چیخنے لگی۔

مجھے آدھی امید تھی کہ نیزے ہمیں مار ڈالیں گے، لیکن وہ دائرے کے بیچ میں فرش پر طاقت کے ساتھ گر گئے۔ پھر میں نے دیکھا کہ وہ نیزے نہیں تھے۔ وہ ایک پول کیو (Pool Cue) تھا جو دو حصوں میں ٹوٹا تھا۔

ایک جسامت والی مریضہ، سیاہ بالوں والی ترک خاتون جو چالیس کی دہائی میں تھی، چیخ کر بولی، "دفع ہو جاؤ سب لوگ۔ پول کیو ایک ہفتہ سے ٹوٹا پڑا ہے اور آپ لوگ ابھی تک اس کو تبدیل نہیں کر سکے ہیں۔"

"اپنی زبان سنبھالو، ایلف،" ڈیومیڈس نے کہا۔ "میں پول کیو کے معاملے پر اس وقت تک بات کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں جب تک کہ ہم یہ فیصلہ نہ کر لیں کہ آیا آپ کو کمیونٹی میں اتنی دیر سے آنے کی اجازت دینا مناسب ہے یا نہیں۔" اس نے چالاکی سے سر گھمایا اور سوال میری طرف اچھال دیا۔ "تمہارا کیا خیال ہے، تھیو؟"

میں نے پلک جھپکائی اور اپنی آواز تلاش کرنے میں ایک سیکنڈ لیا۔ "میرے خیال میں وقت کی حدود کا احترام کرنا اور کمیونٹی کے لیے وقت پر پہنچنا ضروری ہے۔"

"جیسا کہ آپ آئے ہیں، آپ کا مطلب ہے؟" لوگوں میں ایک آدمی نے کہا۔

میں نے مڑ کر دیکھا، وہ کرسچن تھا۔ وہ اپنے ہی لطیفے سے خوش ہو کر ہنس رہا تھا۔

میں زبردستی مسکرایا اور ایلف کی طرف پلٹا۔ "وہ بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے، میں بھی آج صبح دیر سے آیا تھا۔ تو شاید یہ ایک سبق ہے جو ہم مل کر سیکھ سکتے ہیں۔"

"یہ سب کیا ہے؟" ایلف نے کہا۔ "ویسے تم کون ہو؟"

"ایلف۔ اپنی زبان کا درست استعمال کرو،" ڈیومیڈس نے کہا۔ "مجھے تم پر سارا وقت ختم نہیں کرنا۔ بیٹھ جاؤ۔"

ایلف کھڑی رہی۔ "اور پول کیو کا کیا ہوگا؟"

سوال ڈیومیڈس سے تھا اور اس نے میری طرف دیکھا، وہ میرے جواب کا انتظار کر رہا تھا۔

"ایلف، میں دیکھ سکتا ہوں کہ تم پول کیو پر ناراض ہو" میں نے کہا۔ "مجھے شک ہے کہ جس نے اسے توڑا ہے وہ بھی ناراض ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم اس طرح کے ادارے میں غصے کو کیسے قابو میں لائیں؟ ہم غصے کی حالت میں اس پر کیسے بات کر سکتے ہیں؟ کیا تم بیٹھو گی نہیں؟"

ایلف نے نظریں جھکا لیں، لیکن بیٹھ گئی۔

اندرا نے خوش ہوتے ہوئے سر ہلایا۔ اندرا اور میں نے غصے کے بارے میں بات کرنا شروع کی، مریضوں کے غصے اور جذبات کے بارے میں بحث کرنے کی کوشش کی۔ میں نے سوچا ہم نے اچھی طرح سے کام کیا۔ میں ڈیومیڈس کو دیکھ رہا تھا جو میری کارکردگی کا تخمینا لگا رہا تھا۔ وہ اب مطمئن دکھائی دے رہا تھا۔

میں نے ایلیشیا کی طرف دیکھا۔ مجھے حیرت ہوئی کہ وہ میری طرف، یا کم از کم میری سمت دیکھ رہی تھی۔ اس کے تاثرات میں ایک مدھم سی دھند چھائی ہوئی تھی۔

اگر اب کوئی مجھے کہے کہ یہ ٹوٹا ہوا خول کبھی شاندار ایلیشیا بیرنسن تھی، جو دلکش اور زندگی سے بھرپور تھی تو میں اس پر یقین نہیں کروں گا۔ لیکن مجھے یہ جیسے ہی معلوم ہوا تو میں نے گروو میں آنے کا صحیح فیصلہ کیا۔ میرے سارے شکوک دور ہو گئے۔ میں نے اس وقت تک ہر چیز کو روکنے کا عزم کر لیا، جب تک ایلیشیا میری مریضہ نہیں بنی۔

ضائع کرنے کے لئے وقت نہیں تھا: ایلیشیا کھو گئی تھی۔ وہ غائب ہو گئی تھی۔

اور میں نے اسے ڈھونڈنے کا ارادہ کیا۔

چھٹاباب

پروفیسر ڈیومیڈس کا دفتر ہسپتال کے سب سے پرانے اور خستہ حال حصے میں تھا، جس کے کونوں میں مکڑی کے جالے بچھے ہوئے تھے اور راہداری میں صرف ایک دو لائیٹیں کام کر رہی تھیں۔ میں نے دروازے پر دستک دی، اور ایک لمحے کے توقف کے بعد میں نے اندر سے اس کی آواز سنی۔

"اندر آؤ۔"

میں نے ہینڈل گھمایا اور دروازہ کھل گیا۔ کمرے کے اندر کی بد بو نے فوراً مجھ پہ حملہ کر دیا۔ اس کمرے کی بو ہسپتال کے باقی حصوں سے مختلف تھی۔ اس میں اینٹی سیپٹک یا بلیچ جیسی بو نہیں تھی، بلکہ عجیب طور پر، یہ ایک موسیقی بجانے والوں کے کسی گروہ کے جیسی تھی۔ وہاں لکڑی، ڈور، کمان، پالش اور موم کی بو آ رہی تھی۔ میری آنکھوں کو اداسی سے مانوس ہونے میں ایک لمحہ لگا، پھر میں نے دیوار کے ساتھ ایک پیانو دیکھا جو ہسپتال میں ایک غیر متضاد چیز تھی۔ وہاں بہت سارے موسیقی کے آلات چمک رہے تھے۔ شیٹ میوزک کا ایک ڈھیر میز پر پڑا ہوا تھا، اور ایک غیر مستحکم کاغذی ٹاور آسمان تک پہنچ رہا تھا۔ دوسری میز پر ایک وائلن پڑا ہوا تھا، جہاں شہنائی کے ساتھ ایک بانسری بھی پڑی ہوئی تھی، اور اس کے ساتھ، ایک بربط بھی، جو ایک خوبصورت لکڑی کے فریم اور تاروں کے شاور کے ساتھ ایک بہت بڑی چیز تھی۔

میں نے یہ سب کھلے منہ سے دیکھا۔

ڈیومیڈس ہنسا۔ "کیا تم موسیقی کے آلات کے بارے میں سوچ رہے ہو؟" وہ قہقہہ

لگاتے ہوئے اپنے ڈیسک کے پیچھے بیٹھ گیا۔

"کیا یہ آپ کے ہیں؟"

"ہاں میرے ہیں۔موسیقی میرا مشغلہ ہے۔نہیں، میں سچ نہیں بول رہا، یہ میرا جنون ہے۔" اس نے ڈرامائی انداز میں ہوا میں انگلی گھمائی۔ پروفیسر کے بولنے کا ایک متحرک انداز تھا۔ بولنے کے ساتھ ساتھ وہ اپنے ہاتھ کے اشاروں کی ایک وسیع رینج کا استعمال کرتے ہوئے اپنی تقریر کی اہمیت ظاہر کر رہا تھا، گویا وہ ایک غیر مرئی ساز بجا رہا ہو۔"میں ایک غیر رسمی میوزیکل گروپ چلاتا ہوں، جو بھی اسٹاف یا مریض اس میں شامل ہونا چاہتا ہے، شامل ہو سکتا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ موسیقی خونخوار شخص کے لئے بھی علاج کا سب سے زیادہ مؤثر طریقہ ہے۔" اس نے ہلکے پھلکے ترنم سے کہا، "کیا آپ اتفاق کرتے ہیں؟"

"مجھے یقین ہے کہ آپ صحیح ہیں۔"

"ہونہہ" ڈیومیڈس نے ایک لمحے کے لیے میری طرف دیکھا۔"کیا تم بجاتے ہو؟"

"میں کیا بجاتا ہوں؟"

"کچھ بھی۔موسیقی کا کوئی بھی آلا۔"

میں نے سر ہلایا۔"میں زیادہ میوزیکل نہیں ہوں۔ جب میں چھوٹا تھا تو میں نے اسکول میں تھوڑا سا ریکارڈر بجایا تھا۔ بس۔"

"تو پھر تم موسیقی سیکھ سکتے ہو؟ یہ ایک اچھی چیز ہے۔ بہت اچھی۔کوئی بھی آلہ منتخب کرو، میں تم کو سکھاؤں گا۔"

میں نے مسکرا کر دوبارہ سر ہلایا۔"مجھے اس کا زیادہ شوق نہیں ہے۔"

"نہیں؟ ٹھیک ہے، شوق ایک خوبی ہے جسے آپ ایک سائیکوتھراپسٹ کے طور پر پروان چڑھائیں گے۔آپ جانتے ہیں میں اپنی جوانی میں یہ فیصلہ نہیں کر پاتا تھا کہ مجھے کیا بننا چاہئے، موسیقار، پادری، یا ڈاکٹر۔" ڈیومیڈس ہنسا۔"اور اب میں یہ تینوں ہوں۔"

"مجھے لگتا ہے کہ یہ سچ ہے۔"

"تمہیں پتا ہے،" اس نے بغیر کسی وقفے کے موضوعات کو تبدیل کیا، "میں تمہارے انٹرویو میں فیصلہ کن آواز تھا۔ اس کو کاسٹنگ ووٹ کہیں تو ٹھیک رہے گا۔ میں نے تمہارے حق میں سختی سے بات کی۔تم جانتے ہو کیوں؟ میں تم کو بتاؤں گا، میں نے تجھ میں کچھ دیکھا ہے تھیو۔تم

مجھے اپنی یاد دلاتے ہو...... کون جانتا ہے؟ کچھ سالوں میں، شاید تم ہی اس جگہ کو چلا رہے ہو گے۔"
اس نے ایک لمحے کے لیے جملے کو لٹکتا چھوڑ دیا، پھر آہ بھری۔" اگر یہ ہسپتال چلتا رہا تو یقیناً۔"
"آپ کو لگتا ہے کہ ایسا ممکن ہے؟"
"کیسے نہیں؟ کم مریض، زیادہ عملہ۔ ہم ٹرسٹ کے ساتھ قریبی تعاون میں کام کر رہے ہیں تاکہ کوئی با کفایت قابل عمل ماڈل تلاش کر سکیں۔ جس کا مطلب ہے کہ ہم پر مسلسل نظر رکھی جا رہی ہے، جانچ کی جا رہی ہے۔ ایسے حالات میں ہم علاج معالجے کا کام کیسے کر سکتے ہیں؟ تم اچھی طرح سے پوچھ سکتے ہو۔ جیسا کہ وِنیکاٹ نے کہا ہے کہ کوئی بھی جلتی ہوئی عمارت میں تھراپی کی مشق نہیں کر سکتا۔" ڈیومیڈس نے اپنا سر ہلایا اور اچانک اپنے آپ کو دیکھا، وہ بہت تھکا ہوا تھا۔ اس نے آواز دھیمی کی اور سازشی آواز میں آہستہ سے بولا۔" مجھے یقین ہے کہ مینیجر، اسٹیفنی کلیرک ان کے ساتھ اتحاد میں ہے۔ آخر کار ٹرسٹ اس کو تنخواہ ادا کرتا ہے۔ تم اسے دیکھو گے تو میرا مطلب سمجھ جاؤ گے۔"

میں نے سوچا کہ ڈیومیڈس تھوڑا سا خلل دماغی کا شکار لگ رہا ہے، لیکن شاید یہ قابل فہم تھا۔ میں کوئی غلط بات نہیں کہنا چاہتا تھا، اس لیے میں ایک لمحے کے لیے سفارتی طور پر خاموش رہا۔ اور پھر......

"میں آپ سے ایلیشیا کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔"
"ایلیشیا بیرنسن؟" ڈیومیڈس نے مجھے ایک عجیب سی نظر سے دیکھا۔" اس کے بارے کیا پوچھنا چاہتے ہو؟"
"میں متجسس ہوں کہ اس کے ساتھ کس قسم کا علاج معالجہ کیا جا رہا ہے۔ کیا وہ کسی خاص تھراپی میں ہے؟"
"نہیں۔"
"کوئی وجہ؟"
"اس کی کوشش کی گئی تھی لیکن پھر اسے ترک کر دیا گیا۔"
"ایسا کیوں ہوا؟ اسے کون دیکھتا تھا؟ اندرا؟"
"نہیں،" ڈیومیڈس نے سر ہلایا۔" سچ یہ کہ میں نے خود ایلیشیا کو دیکھا تھا۔"
"اچھا میں سمجھ گیا۔ پھر کیا ہوا؟"

اس نے کندھے اچکائے۔"اس نے میرے دفتر میں مجھ سے ملنے سے انکار کر دیا، اس لیے میں اسے اس کے کمرے میں دیکھنے گیا۔ سیشن کے دوران وہ اپنے بستر پر بیٹھی صرف کھڑکی سے باہر گھورتی رہی۔ اس نے یقیناً بات کرنے سے انکار کر دیا۔ اس نے میری طرف دیکھنے سے بھی انکار کر دیا۔" ڈیومیڈس نے غصے سے ہاتھ اٹھائے۔"میں نے فیصلہ کیا کہ اس پر وقت ضائع کرنا تھا۔"

میں نے سر ہلایا۔"مجھے لگتا ہے...... ٹھیک ہے، میں ٹرانسفرنس کے بارے میں سوچ رہا ہوں......"

"اچھا؟" ڈیومیڈس نے تجسس سے میری طرف دیکھا۔"جاری رکھو۔"

"یہ ممکن ہے، کیا ایسا نہیں ہے کہ اس نے آپ کو ایک آمرانہ موجودگی کے طور پر محسوس کیا ہو...... یا شاید ممکنہ طور پر تعزیری؟ مجھے نہیں معلوم کہ اس کے باپ کے ساتھ اس کا کیسا ردعمل تھا، لیکن......"

ڈیومیڈس نے میری بات کو ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سنا، جیسے اسے کوئی لطیفہ سنایا جا رہا ہو اور وہ اس لطیفے کے نتیجے کا اندازہ لگا رہا ہو۔"لیکن کیا تم کو لگتا ہے کہ اس کو کسی نوجوان کا سامنہ کرنا آسان لگے گا؟ مجھے اندازہ لگانے دو...... تم جیسا کوئی نوجوان؟ تم کو لگتا ہے کہ تم اس کی مدد کر سکتے ہو، تھیو؟ تم ایلیشیا کو بچا سکتے ہو؟ اس کو بات کرنے کے لائق بناؤ؟"

"میں اسے بچانے کے بارے میں نہیں جانتا، لیکن میں اس کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ میں کوشش کرنا چاہوں گا۔"

ڈیومیڈس پھر بھی ایک شغل کے ساتھ مسکرایا،"تم پہلے نہیں ہو، مجھے بھی یقین تھا کہ میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ ایلیشیا ایک سائلینٹ سائرن ہے، میرے بیٹے جو ہمیں چٹانوں کی طرف بھی راغب کرتی ہے، جہاں ہمارے علاج کی خواہش کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔" وہ پھر سے مسکرایا۔"اس نے مجھے ناکامی کا ایک قیمتی سبق سکھایا ہے۔ شاید تم کو بھی وہی سبق سیکھنے کی ضرورت ہے۔"

میں نے بے باکی سے اس سے نظریں ملائیں۔"جب تک کہ میں کامیاب نہیں ہو جاتا۔"

ڈیومیڈس کی مسکراہٹ غائب ہو گئی، اس کی جگہ پڑھنے میں مشکل کسی چیز نے لے

لی۔ وہ ایک لمحے کے لیے خاموش رہا، پھر فیصلہ کیا۔

"ہم دیکھیں گے۔ پہلے تم کو ایلیشیا سے ملنا چاہیے۔ تمہارا ابھی تک اس سے تعارف نہیں ہوا نہ؟"

"نہیں، ابھی تک نہیں۔"

"پھر یوری سے کہو کہ اس کا بندوبست کرے، ٹھیک ہے؟ اس کے بعد مجھے رپورٹ کریں۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے اپنے جوش کو چھپانے کی کوشش کی۔ "میں کروں گا۔"
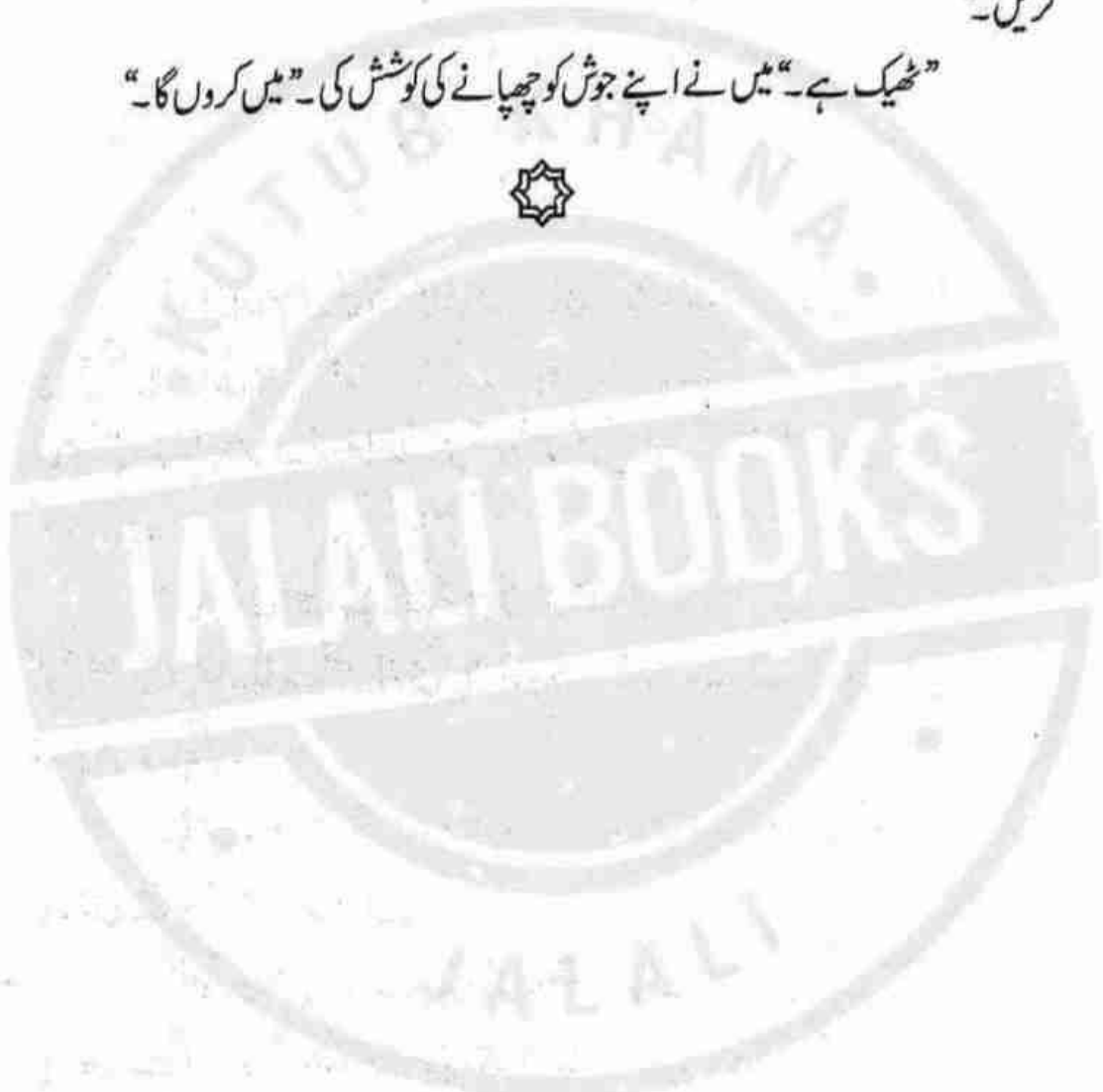
ساتواں باب

تھراپی روم جیل کی کوٹھری کی طرح خالی، چھوٹا، تنگ اور مستطیل تھا، جس کی کھڑکی بند کر دی گئی تھیں۔ چھوٹی میز پر ٹشوز کے ایک روشن گلابی ڈبے نے ایک غیر معمولی خوشگوار ماحول کی عکاسی کی۔ غالباً یہ اندرا نے رکھا تھا۔ میں تصور نہیں کر سکتا تھا کہ کرسچن اپنے مریضوں کو ٹشوز بھی مہیا کر رہا ہے۔

میں دو ٹوٹی ہوئی بے رنگ کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا۔ منٹ گزر گئے۔ ایلیشیا کا کوئی نشان نہیں تھا۔ شاید وہ نہیں آ رہی تھی؟ شاید اس نے مجھ سے ملنے سے انکار کر دیا تھا۔ وہ اپنے ضد پر اٹل رہے گی۔

بے تاب اور بے چین ہو کر میں نے بیٹھنا چھوڑ دیا اور اچھل کر کھڑکی کی طرف چل دیا۔ میں نے سلاخوں کے درمیان باہر جھانکا۔

صحن تین منزل میرے نیچے تھا، جو ٹینس کورٹ کی سائز جتنا، سرخ اینٹوں کی اونچی دیواروں سے گھرا ہوا تھا، ایسی دیواریں جو چڑھنے کے لیے بہت اونچی تھیں، حالانکہ کچھ لوگوں نے کوشش کی تھی۔ مریضوں کو ہر سہ پہر تیس منٹ کے لیے تازہ ہوا کے لیے باہر لایا جاتا تھا، چاہے ان کا دل نہ بھی چاہے تب بھی، اور اس منجمد موسم میں میں نے ان پر مزاحمت کرنے کا الزام نہیں لگایا۔ کچھ اکیلے کھڑے تھے، اپنے آپ سے بڑبڑا رہے تھے، یا وہ بے چین اور بے حس آگے پیچھے ہو رہے تھے، لیکن کہیں جا نہیں رہے تھے۔ کچھ گروہوں میں بٹ گئے تھے جو سگریٹ نوشی کرتے وقت باتیں اور بحث مباحثہ کر رہے تھے۔ ان کی آوازیں، چیخیں اور عجیب و پر جوش قہقہے

میری طرف تیرتے آرہے تھے۔

میں پہلے تو ایلیشیا کو نہیں دیکھ سکا۔ پھر میں نے اسے تلاش کیا۔ وہ صحن سے بہت دور دیوار کے ساتھ اکیلی کھڑی تھی۔ بالکل ساکت، ایک مجسمے کی طرح۔ یوری صحن پار کرتا اس کی طرف چل پڑا۔ وہ چند فٹ دور کھڑی نرس سے کچھ بولا۔ نرس نے سر ہلایا۔ یوری احتیاط سے، آہستہ آہستہ، جیسا کہ آپ کسی ناقابل پیشنگوئی جانور کے پاس پہنچ سکتے ہیں۔ ایلیشیا کے پاس پہنچا۔

میں نے اس سے کہا تھا کہ وہ زیادہ تفصیل میں نہ جائے، صرف ایلیشیا کو یہ بتائے کہ یونٹ میں نیا سائیکوتھراپسٹ اس سے ملنا چاہتا ہے۔ میں نے اس سے درخواست کی کہ اسے ایک درخواست کے طور پر مانا جائے، کسی مطالبہ کے طور پر نہیں۔ ایلیشیا خاموش کھڑی اس کی باتیں سنتی رہی۔ لیکن اس نے نہ تو سر ہلایا اور نہ ہی اس کی بات سننے کا کوئی اشارہ دیا۔ تھوڑی دیر کے توقف کے بعد، یوری وہاں سے مڑا اور چلا گیا۔

ٹھیک ہے، میں نے سوچا کہ وہ نہیں آئے گی۔ بھاڑ میں جائے۔ مجھے معلوم ہونا چاہیے تھا۔ سارا معاملہ وقت کا ضیاع رہا۔

پھر، مجھے حیرت ہوئی، ایلیشیا نے ایک قدم آگے بڑھایا۔ تھوڑا سا لڑکھڑاتے ہوئے، وہ صحن کے اس پار یوری کے پیچھے چل پڑی، یہاں تک کہ وہ میری کھڑکی کے نیچے نظروں سے اوجھل ہوگئی۔

تو وہ آرہی تھی۔ میں نے اپنے اعصاب پر قابو پانے اور خود کو تیار کرنے کی کوشش کی۔ میں نے اپنے دماغ میں منفی آواز کو خاموش کرنے کی کوشش کی، میرے باپ کی آواز جو مجھے بتا رہی تھی کہ میں کام کا نہیں تھا، بیکار اور مکار تھا۔ چپ رہو، میں نے سوچا، چپ رہو، چپ رہو......

چند منٹ بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

"اندر آجائیں۔"

دروازہ کھلا۔ ایلیشیا راہداری میں یوری کے ساتھ کھڑی تھی۔ میں نے اس کی طرف دیکھا۔ لیکن اس نے مجھے نہیں دیکھا۔ اس کی نظریں جھکی رہیں۔

یوری نے مجھے ایک فخریہ مسکراہٹ دی۔ "وہ آگئی ہے۔"

"جی ہاں، میں دیکھ سکتا ہوں۔ ہیلو، ایلیشیا۔"

اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"آپ اندر نہیں آئیں گی؟"

یوری آگے جھکا، جیسے اسے دھکا دینا چاہتا ہو، لیکن حقیقت میں اس نے اسے ہاتھ نہیں لگایا۔ اس کے بجائے اس نے سرگوشی کی، "جاؤ، ہنی۔ اندر جاؤ اور بیٹھ جاؤ۔"

ایلیشیا ہچکچائی۔ اس نے ایک نظر اسے دیکھا، پھر فیصلہ کیا۔ وہ قدرے بے ترتیبی سے کمرے میں چلی آئی۔ وہ ایک کرسی پر بلی کی طرح خاموشی سے بیٹھ گئی، اس کے کانپتے ہاتھ اس کی گود میں تھے۔

میں دروازہ بند کرنے ہی والا تھا، لیکن یوری وہاں کھڑا رہا۔ میں نے اپنی آواز نیچی کر لی۔ "میں یہاں اس کا خیال رکھ سکتا ہوں، شکریہ۔"

یوری پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ "ایلیشیا کا ایک ایک لمحہ ہماری نگرانی میں ہے۔ اور پروفیسر نے کہا......"

"میں اس کی پوری ذمہ داری لے رہا ہوں۔ یہ بالکل ٹھیک رہے گی۔" میں نے اپنی جیب سے اٹیک الارم نکالا۔ "دیکھو، میرے پاس یہ ہے، لیکن مجھے اس کی ضرورت نہیں ہوگی۔"

میں نے ایلیشیا کی طرف دیکھا۔ اس نے کوئی اشارہ نہیں دیا کہ اس نے مجھے سنا بھی تھا۔

یوری نے کندھے اچکائے، ظاہر ہے وہ ناخوش تھا۔ "میں دروازے کی دوسری طرف رہوں گا، اگر آپ کو میری ضرورت ہو۔"

"ضروری نہیں ہے، لیکن شکریہ۔"

یوری چلا گیا، اور میں نے دروازہ بند کر دیا۔ میں نے اٹیک الارم میز پر رکھ دیا۔ میں ایلیشیا کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے اوپر نہیں دیکھا۔ میں نے ایک لمحے کے لیے اس کا جائزہ لیا۔ اس کا چہرہ بے تاثر اور خالی تھا، دواؤں کے کسی ماسک کی طرح۔ میں حیران تھا کہ وہ اندر کیا چھپائے ہوئی تھی۔

"مجھے خوشی ہے کہ آپ نے مجھ سے ملنے میں اتفاق کیا۔" میں جواب کا انتظار کر رہا تھا۔ میں جانتا تھا کہ وہ ایک نہیں ہوگا۔ "مجھے آپ کو زیادہ جاننے کا فائدہ حاصل ہے، لیکن آپ میرے بارے میں اتنا نہیں جانتی ہوں گی۔ ایک پینٹر کے طور پر، میرا مطلب ہے۔ میں آپ کے کام کا مداح ہوں۔" کوئی ردعمل نہیں۔ میں اپنی سیٹ پر تھوڑا اور مظبوطی سے بیٹھ گیا۔ "میں نے پروفیسر ڈیومیڈس سے پوچھا کہ کیا ہم بات کر سکتے ہیں، اور انہوں نے مہربانی کر کے اس ملاقات کا اہتمام

کیا ہے۔اس پہ اتفاق کرنے کے لیے آپ کا بھی شکریہ۔"

میں ہچکچا رہا تھا، کسی اعتراف کی امید میں۔کوئی پلک جھپک، سر کا ہلنا، تیور بدلنا۔لیکن ایسا کچھ نظر نہیں آیا۔ میں نے اندازہ لگانے کی کوشش کی کہ وہ کیا سوچ رہی ہے۔شاید وہ کچھ بھی سوچنے کے لیے ہوش میں نہیں تھی۔

میں نے اپنے پرانے تھراپسٹ روتھ کے بارے میں سوچا۔وہ کیا کرتی؟ وہ کہتی تھی کہ ہم مختلف حصوں سے بنے ہیں، کچھ اچھے، کچھ برے، اور یہ کہ ایک صحت مند ذہن ہی بیک وقت میں دو جذبوں کو برداشت کرسکتا ہے اور ایک ہی وقت میں اچھے اور برے کا مقابلہ کرسکتا ہے۔ دماغی بیماری بالکل اس قسم کی تکمیل کی کمی کے باعث ہوتی ہے، جس میں ہم اپنے ناقابل قبول حصوں سے رابطہ کھو دیتے ہیں۔اگر ایلیشیا کی مدد کرنی ہے تو ہمیں شعور کے کناروں سے باہر، اس کے خود سے چھپائے ہوئے حصوں کو تلاش کرنا ہوگا، اور اس کے دماغی منظرنامے میں مختلف نقطوں کو جوڑنا ہوگا۔اس کے بعد ہی ہم اس رات کے خوفناک واقعات کو۔جب اس نے اپنے شوہر کو مار ڈالا تھا۔سیاق وسباق میں ڈال سکتے ہیں۔اور یہ ایک سست اور مشقت سے بھرپور عمل ہوگا۔

عام طور پر جب کسی مریض کے ساتھ شروعات کی جاتی ہے، تو کسی عجلت کا احساس نہیں ہوتا، کوئی پہلے سے طے شدہ علاج کا ایجنڈا نہیں ہوتا۔عام طور پر ہم کئی مہینوں کی بات چیت کے ساتھ بھی شروع کرتے ہیں۔ایک مثالی دنیا میں ایلیشیا مجھے اپنی زندگی اور اپنے بچپن کے بارے میں بتائے گی۔ میں سنتا رہوں گا، آہستہ آہستہ ایک تصویر بناتا رہوں گا، جب تک کہ وہ میرے لیے درست اور مفید تفصیل کے لیے کافی نہ ہو۔اس صورت میں کوئی بات نہیں کی جائے گی، کچھ سنا سنایا نہیں جائے گا۔ مجھے جس معلومات کی ضرورت ہے، مجھے اسے غیر زبانی طریقے سے جمع کرنا پڑے گا، جیسے کہ میرا انسداد منتقلی (Countertransference) وہ احساسات جو ایلیشیا سے ملاقاتوں کے دوران مجھ میں پیدا ہونگے، اور دوسری معلومات جو میں دوسرے ذرائع سے جمع کر سکتا ہوں۔

دوسرے لفظوں میں، میں ایلیشیا کی مدد کرنے کے لیے ایک منصوبہ حرکت میں لایا تھا، یہ جانے بغیر کہ اسے کیسے عمل میں لانا ہے۔اب مجھے کام دکھانا تھا، نہ صرف اپنے آپ کو ڈیومیڈس کے سامنے ثابت کرنے کے لیے، بلکہ اس سے بھی زیادہ اہم، ایلیشیا کے لیے مجھے اپنا فرض ادا کرنا تھا، اس کی مدد کرنی تھی۔

اپنے سامنے بیٹھی ایلیشیا کی طرف دیکھ کر۔ جو دوائیوں کے خمار آلود میں تھی، جس کے منہ کے گرد رال جمع ہو گئی تھی اور جو گندے کیڑوں کی طرح انگلیاں پھڑ پھڑا رہی تھی۔ میں نے اچانک اور غیر متوقع طور پر اداسی کا تجربہ کیا۔ مجھے اس کے لیے، اور اس جیسے لوگوں کے لیے، سب کے لیے، تمام زخمیوں اور کھو جانے والوں کے لیے، بہت افسوس محسوس کیا۔

یقیناً، میں نے اس سے کچھ نہیں کہا۔ اس کے بجائے میں نے وہی کیا جو روتھ کرتی۔

ہم خاموشی سے بیٹھے رہے۔

۞

آٹھواں باب

میں نے اپنی ڈیسک پر ایلیشیا کی فائل کھولی۔ ڈیومیڈس نے رضا کارانہ طور پر کہا، "تم میرے نوٹس ضرور پڑھنا۔ اس سے تم کو مدد ملے گی۔"

مجھے اس کے نوٹس دیکھنے کی کوئی خواہش نہیں تھی۔ میں پہلے ہی جانتا تھا کہ ڈیومیڈس کیا سوچتا ہے: کہ جو میں سوچ رہا ہوں اسے دریافت کروں۔ لیکن اس کے باوجود میں نے انہیں شائستگی سے قبول کیا۔

"شکریہ۔ ان سے مدد ملے گی۔"

میرا دفتر چھوٹا ہے، جس میں بہت ہی کم فرنیچر پڑا ہوا ہے، جو عمارت کے پچھلے حصے میں فائر اسکپ (Fire Escape) کے قریب ہے۔ میں نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔ ایک چھوٹا سا کالا پرندہ باہر زمین پر جمی ہوئی گھاس کے ٹکڑوں پر، مایوسی اور بغیر کسی امید کے چونچ مار رہا تھا۔

میں کانپ گیا۔ کمرہ منجمد تھا۔ کھڑکی کے نیچے چھوٹا ریڈی ایٹر ٹوٹا ہوا تھا۔ یوری نے کہا کہ وہ اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کرے گا، لیکن میری شرط تھی کہ میں اسٹیفنی سے بات کروں، اور ناکامی کی صورت میں یہ بات کمیونٹی میں لاؤں۔ میں نے ایلف اور اس کے ٹوٹے ہوئے پول کیو کو تبدیل کرنے والی لڑائی سے اچانک ہمدردی محسوس کی۔

میں نے بغیر کسی توقع کے ایلیشیا کی فائل دیکھی۔ مجھے جس معلومات کی ضرورت تھی اس کی اکثریت آن لائن ڈیٹا بیس پر مبنی تھی۔ تاہم ڈیومیڈس، بہت سے پرانے عملے کے ارکان کی طرح، ہاتھ سے اپنی رپورٹیں لکھنے کو ترجیح دیتے تھے اور (اس کے برعکس اسٹیفنی کی ناگوار

درخواستوں کو نظر انداز کرتے ہوئے) ایسا کرتے رہے، اس لیے میرے سامنے مڑے ہوئے کونوں والی فائل تھی۔

میں نے ڈیومیڈس کے نوٹس کو دیکھا، اس نے کسی حد تک پرانے زمانے کی نفسیاتی تشریحات کو نظر انداز کرتے ہوئے، نرسوں کی جانب سے ایلیشیا کے روزمرہ کے رویے کے حوالے سے رپورٹوں پر توجہ مرکوز کی تھی۔ میں نے ان رپورٹوں کو غور سے پڑھا۔ میں حقائق، اعدادوشمار، تفصیلات چاہتا تھا اور مجھے یہ بالکل جاننے کی ضرورت تھی کہ میں کیا حاصل کر رہا ہوں، مجھے کس چیز سے نمٹنا ہے، اور اگر کوئی سرپرائز موجود ہے۔

فائل سے بہت کم انکشافات ملے۔ جب اسے پہلی بار داخل کیا گیا تو ایلیشیا نے اپنی کلائیوں کو دو بار کاٹا تھا اور جو کچھ بھی وہ اپنے ہاتھ میں لے سکتی تھی اس سے خود کو نقصان پہنچایا۔ اسے پہلے چھ مہینوں تک ٹو آن ون آبزرویشن پر رکھا گیا تھا، یعنی دو نرسیں ہر وقت اس کی نگرانی کرتی تھیں، جو کہ آخر کار ون آن ون فارمولے پر آ پہنچا۔ ایلیشیا نے مریضوں یا عملے کے ساتھ بات چیت کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی، بلکہ کنارہ کش اور الگ تھلگ رہی، اور زیادہ تر وقت کے لیے دوسرے مریضوں نے اسے تنہا چھوڑ دیا۔ اگر لوگ جواب نہیں دیتے جب آپ ان سے بات کرتے ہیں تو آپ جلد ہی بھول جاتے ہیں کہ وہ وہاں موجود ہیں۔ ایلیشیا تیزی سے منظروں میں پوشیدہ ہو رہی تھی۔

صرف ایک واقعہ سامنے آیا تھا۔ یہ ایلیشیا کے داخلے کے چند ہفتے بعد کینٹین میں ہوا تھا۔ ایلف نے ایلیشیا پر اس کی سیٹ پر بیٹھنے کا الزام لگایا تھا۔ اصل میں کیا ہوا تھا یہ واضح نہیں تھا، لیکن تصادم تیزی سے بڑھتا گیا تھا۔ بظاہر ایلیشیا پُرتشدد ہو گئی، اس نے ایک پلیٹ توڑ دی اور ٹوٹے ہوئے ٹکڑے سے ایلف کا گلا کاٹنے کی کوشش کی، جس کے لئے ایلیشیا کو روکنا پڑا اور بے سکونی کی وجہ سے اس کو علیحدہ کرنا پڑا۔

مجھے یقین نہیں تھا کہ اس واقعے نے میری توجہ کیوں مبذول کرائی، لیکن یہ مجھے ٹھیک نہیں لگا۔ میں نے ایلف سے رابطہ کرنے اور اس کے بارے میں پوچھنے کا فیصلہ کیا۔

میں نے پیڈ سے کاغذ کی ایک شیٹ پھاڑی اور اپنا قلم اٹھایا۔ ایک پرانی عادت جو کہ مجھے یونیورسٹی کے دور سے تھی، اور وہ یہ کہ قلم کو کاغذ پر رکھتے ہی میرے ذہن کو منظم ہونے میں مدد ملتی ہے۔ جب تک میں اسے لکھ نہ لوں تب تک مجھے رائے قائم کرنے میں ہمیشہ دشواری رہتی

ہے۔

میں نے خیالات اور اہداف کو لکھنا شروع کرتے ہوئے عمل کا منصوبہ تیار کیا۔ ایلیشیا کی مدد کرنے کے لیے، مجھے اسے اور گیبرئل کے ساتھ اس کے تعلقات کو سمجھنے کی ضرورت تھی۔ کیا وہ اس سے پیار کرتی تھی؟ یا نفرت؟ ایسا کیا ہوا کہ اس نے اسے مار ڈالا؟ اس نے قتل یا کسی اور چیز کے بارے میں بات کرنے سے کیوں انکار کر دیا؟ جن کا کوئی جواب نہیں تھا، ابھی تک نہیں، یہ صرف سوالات ہی بن کر رہ گئے تھے۔

میں نے ایک لفظ لکھا اور اس کی نشاندہی کی: السیسٹس۔

سیلف پورٹریٹ، کسی نہ کسی طرح اہم تھی، اور میں یہ بھی جانتا تھا کہ اس راز کو کھولنے کی ضرورت کیوں ہے۔ یہ پینٹنگ ایلیشیا کا واحد اشارہ تھی، اس کی واحد گواہی۔ یہ کچھ کہہ رہی تھی جو مجھے ابھی سمجھنا باقی تھا۔ میں نے پینٹنگ کو پھر سے دیکھنے اور گیلری میں دوبارہ جانے کے لیے ایک نوٹ لکھا۔

میں نے ایک اور لفظ لکھا: بچپن۔ اگر مجھے گیبرئل کے قتل کے احساس کو سمجھنا ہے تو مجھے نہ صرف ایلیشیا کے قتل کی رات کے واقعات، بلکہ ماضی بعید کے واقعات کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔ جن چند منٹوں میں اس نے اپنے شوہر کو گولی ماری، شاید اس منصوبے کے بیج برسوں پہلے بوئے گئے تھے۔ خونی غصہ، قاتلانہ غصہ، موجودہ دور کی پیدائش نہیں ہیں۔ یہ چیزیں یادداشت سے پہلے زمین پر، بچپن کی ابتدائی دنیا میں بدسلوکی کے ساتھ پیدا ہوئی تھیں، جو برسوں کے دوران مضبوط ہوتی گئیں، یہاں تک کہ اکثر یہ غلط ہدف پر پھٹ جاتیں۔ مجھے یہ جاننے کی ضرورت تھی کہ اس کے بچپن کی شکل کیسی تھی، اور اگر ایلیشیا مجھے نہیں بتا سکتی تھی یا نہیں بتانا چاہتی تھی، تو مجھے کسی ایسے شخص کو تلاش کرنا تھا جو یہ سب بتائے۔ کوئی ایسا شخص جو قتل سے پہلے ایلیشیا کو جانتا ہو، جو اس کے ماضی کو جاننے میں میری مدد کر سکے کہ وہ کیسی تھی، اور آخر کار اس نے ایسا کیوں کیا۔

فائل میں لیڈیا روز نامی ایک عورت کو ایلیشیا کی قریبی رشتہ دار خالہ کے طور پر درج کیا گیا تھا جنہوں نے ایک کار حادثے میں ایلیشیا کی والدہ کی موت کے بعد اس کی پرورش کی تھی۔ ایلیشیا بھی کار حادثے کا شکار ہوئی تھی، لیکن بچ گئی۔ اس صدمے کا چھوٹی بچی پر گہرا اثر ہوا۔ مجھے امید تھی کہ لیڈیا روز مجھے اس کے بارے میں بتا سکتی ہے۔

دوسرا رابطہ صرف ایلیشیا کا وکیل تھا: میکس بیرنسن جو گیبرئل بیرنسن کا بھائی تھا۔ وہ ان

کے زیادہ قریب تھا اور ان کی شادی کا مشاہدہ بہترین طریقے سے کر سکتا تھا۔ میکس بیرنسن مجھ پر اعتماد کرے گا یا نہیں، یہ ایک الگ معاملہ تھا۔ ایک سائیکوتھراپسٹ کی جانب سے ایلیشیا کے خاندان کے افراد کے ساتھ بن بتائے ملاقات کرنا، کم از کم غیر روایتی تھا۔ مجھے ایک مدھم سا احساس تھا کہ ڈیومیڈس اس کو منظور نہیں کرے گا۔ بہتر ہے کہ اس سے اجازت نہ لی جائے، اگر اس نے انکار کر دیا تو! اور میں نے فیصلہ کر دیا۔

جیسا کہ میں پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوں، ایلیشیا کے ساتھ معاملہ کرنے میں یہ میری پہلی پیشہ ورانہ غلطی تھی۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا اس نے بدقسمتی کی ایک مثال قائم کی۔ مجھے وہیں رکنا چاہیے تھا۔ لیکن تب بہت دیر ہو چکی تھی۔ کسی یونانی سانحے کی طرح بہت سے طریقوں سے میری قسمت کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا تھا۔

میں فون کے لیے پہنچا۔ میں نے ایلیشیا کی فائل میں درج رابطہ نمبر کا استعمال کرتے ہوئے میکس بیرنسن کو اس کے دفتر میں فون کیا۔ ریسیور اٹھنے سے پہلے ہی بار گھنٹی بجی۔

"آفس آف دی ایلیوٹ، بیرو اینڈ بیرنسن" ریسپشنسٹ نے کہا۔

"کیا مسٹر بیرنسن سے بات ہو سکتی ہے، پلیز۔"

"کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ آپ کون بول رہے ہیں؟"

"میرا نام تھیو فیبر ہے۔ میں گروو میں ایک سائیکوتھراپسٹ ہوں۔ میں سوچ رہا تھا کہ کیا مسٹر بیرنسن سے ان کی بھابھی کے بارے میں کوئی بات کرنا ممکن ہے؟"

اس کے جواب دینے سے پہلے ہلکا سا توقف ہوا۔ "اوہ میں سمجھ گئی، اچھا ٹھیک ہے، مسٹر بیرنسن باقی ہفتے کے لیے دفتر سے باہر ہیں۔ وہ ایڈنبرا میں ایک کلائنٹ سے ملنے جا رہے تھے۔ اگر آپ اپنا نمبر چھوڑ دیں تو اس کی واپسی پر میں آپ کو کال کروں گی۔"

میں نے اسے اپنا نمبر دیا اور فون بند کر دیا۔

پھر میں نے ایلیشیا کی خالہ لیڈیا روز کا نمبر ڈائل کیا۔

فون پہلی ہی رنگ پر اٹھا دیا گیا۔ بوڑھی عورت کی دبی ہوئی بلکہ غصے سے بھری ہوئی آواز آئی۔ "جی؟ کون بات کر رہا ہے؟"

"کیا آپ مسز روز ہے؟"

"تم کون ہو؟"

"میں آپ کی بھانجی، ایلیشیا بیرنسن کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں ایک سائیکوتھراپسٹ ہوں۔ اور میں......"

"بھاڑ میں جاؤ۔" اس نے فون بند کر دیا۔

مجھے اپنے آپ پہ غصہ آیا۔

یہ اچھی شروعات نہیں تھی۔

۞

نواں باب
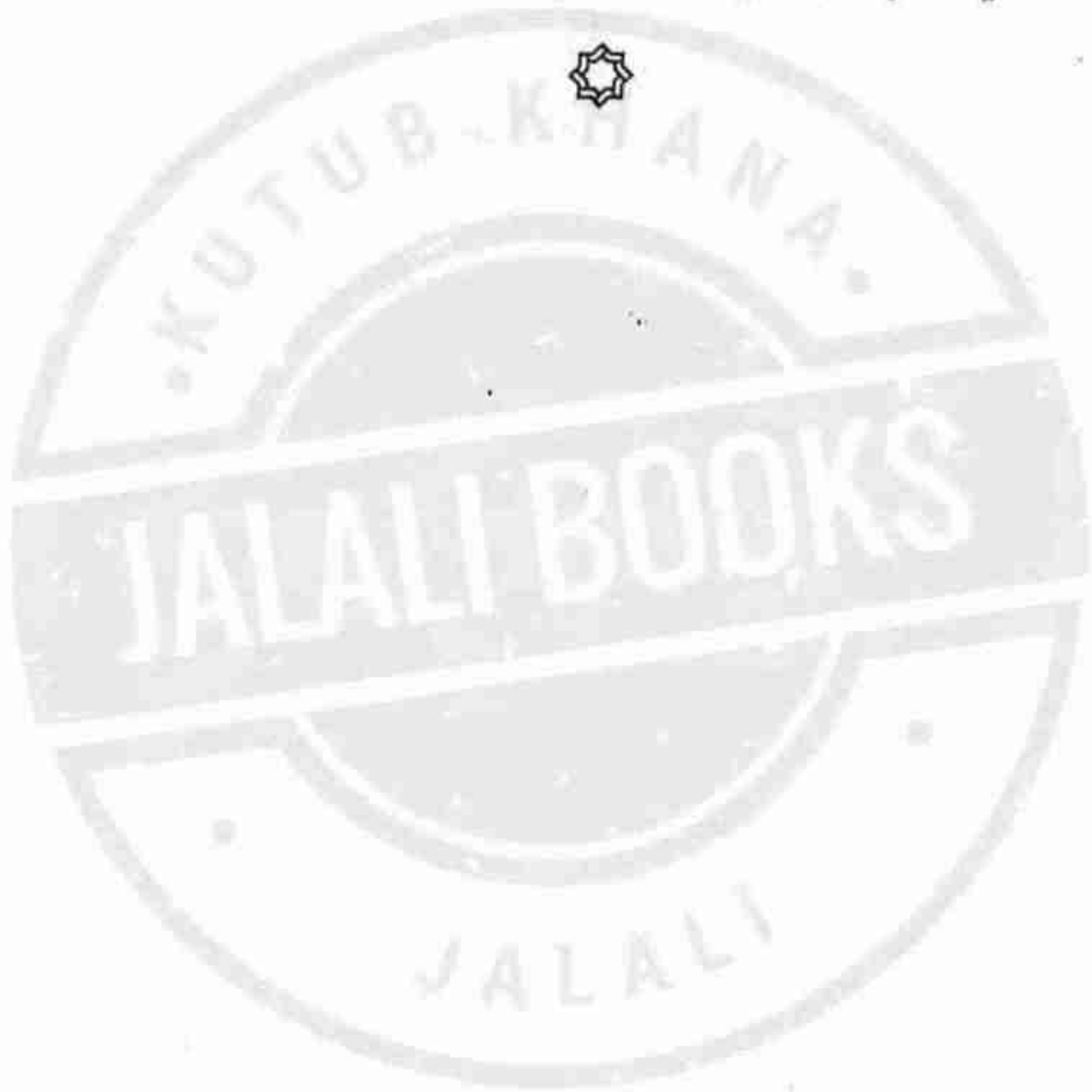
مجھے سگریٹ کی اشد ضرورت محسوس ہوئی۔ جب میں گرود سے نکلا تو میں نے انہیں کوٹ کی جیبوں میں تلاش کیا، لیکن وہ وہاں نہیں تھے۔

"کچھ ڈھونڈ رہے ہو؟"

میں مڑ گیا۔ یوری بالکل میرے پیچھے کھڑا تھا۔ میں نے اس کی آواز نہیں سنی تھی، اور میں اسے اتنا قریب پا کر تھوڑا چونک گیا۔

"مجھے یہ نرسوں کے اسٹیشن میں ملے۔" اس نے مسکراتے ہوئے سگریٹوں کا پیکٹ میرے حوالے کیا۔ "آپ کی جیب سے گر گیا ہوگا۔"

"شکریہ۔" میں نے انہیں لیا اور ایک سلگایا۔ میں نے اسے پیکٹ پیش کیا۔

یوری نے سر ہلایا۔ "میں سگریٹ نہیں پیتا۔" وہ ہنسا۔ "ایسا لگتا ہے جیسے آپ کو ڈرنک کی ضرورت ہے۔ چلو، میں آپ کے لئے ایک پنٹ خرید لاتا ہوں۔"

میں ہچکچایا۔ میرا مقصد انکار کرنا تھا، میں ساتھ میں کام کرنے والوں سے مل کر معاشرتی کاموں میں کبھی حصہ نہیں لیتا تھا۔ مجھے یوری پر شک تھا، اور یہ چیز مجھ میں مشترکہ ہے۔ لیکن وہ شاید ایلیشیا کو گرود میں سب سے بہتر جانتا تھا، اور اس کی بصیرت کارآمد ثابت ہو سکتی ہے۔

"ضرور،" میں نے کہا۔ "کیوں نہیں؟"

ہم 'سلاٹرڈ لیمب' نامی اسٹیشن کے قریب ایک پب میں گئے، جو اداس اور گندا تھا۔ محسوس ہوا کہ اس جگہ نے بہتر دن دیکھے تھے۔ بوڑھے لوگ اپنے آدھی ختم کی ہوئی پنٹوں پر سو

رہے تھے۔یوری نے دو بیئرز لیں،اور ہم پیچھے ایک میز پر بیٹھ گئے۔

یوری نے بیئر کا ایک لمبا سا گھونٹ پیا اور اپنا منہ صاف کیا۔"ہاں، مجھے ایلیشیا کے بارے میں بتاؤ۔"

"ایلیشیا؟"

"تم نے اسے کیسے پایا؟"

"مجھے یقین نہیں ہے کہ میں نے اسے پایا ہے۔"

یوری نے مجھ پر ایک سوالیہ نظر ڈالی، پھر مسکرادیا۔"وہ خود کو پانا نہیں چاہتی؟ جی ہاں، یہ سچ ہے۔وہ سب چھپا رہی ہے۔"

"تم اس کے قریب ہو۔میں دیکھ رہا ہوں۔"

"میں اس کا خاص خیال رکھتا ہوں۔کوئی بھی اسے میری طرح نہیں جانتا، یہاں تک کہ پروفیسر ڈیومیڈس بھی نہیں۔"

اس کے لہجے میں شوخی تھی۔اس نے مجھے کسی طرح سے ناراض کیا، میں حیران تھا کہ وہ واقعی اسے کتنی اچھی طرح جانتا ہے، یا وہ صرف شیخیاں مار رہا تھا۔

"تمہارا اس کی خاموشی کے بارے میں کیا خیال ہے؟ تمہارے خیال میں اس کا کیا مطلب ہے؟"

یوری نے کندھے اچکائے۔"میرا اندازہ ہے کہ وہ بات کرنے کو تیار نہیں ہے۔جب وہ تیار ہوگی تو بات کرے گی۔"

"کس چیز کے لیے تیار ہوگی؟"

"سچائی کے لیے تیار رہو، میرے دوست۔"

"اور وہ کیا ہے؟"

یوری نے میرا جائزہ لیتے ہوئے اپنا سر ایک طرف جھکا سا دیا۔اس کے منہ سے نکلے سوال نے مجھے حیران کر دیا۔

"کیا آپ شادی شدہ ہیں، تھیو؟"

میں نے سر ہلایا۔"ہاں، میں ہوں۔"

"ہاں، میں نے ایسا سوچا۔میری بھی ایک بار شادی ہوئی تھی۔ہم لٹویا سے یہاں منتقل

ہوئے۔ لیکن وہ میری طرح نہیں تھی۔ اس نے کوئی کوشش نہیں کی، آپ جانتے ہیں، اس نے انگریزی نہیں سیکھی۔ بہرحال، ایسا نہیں تھا...... میں خوش نہیں تھا، لیکن میں تردید کرتا رہا، اپنے آپ سے جھوٹ بولتا رہا......" اس نے ڈرنک لیا اور اپنا جملہ مکمل کیا۔ "جب تک میں محبت میں گرفتار نہیں ہوا۔"

"شاید تمہارا مطلب اپنی بیوی سے نہیں ہے؟"

یوری نے ہنس کر سر ہلایا۔ "نہیں۔ ایک دوسری عورت جو میرے قریب تھی، ایک بہت خوبصورت عورت۔ یہ پہلی نظر والا پیار تھا۔ میں نے اسے گلی میں دیکھا تھا۔ مجھے اس سے بات کرنے کی ہمت حاصل کرنے میں بہت وقت لگا۔ میں اس کا پیچھا کرتا تھا...... کبھی کبھی میں اس کے جانے بغیر اسے دیکھ لیتا تھا۔ میں اس کے گھر کے باہر کھڑا ہو کر دیکھتا، اس امید سے کہ وہ کھڑکی پر نظر آئے گی۔" وہ ہنسا۔

یہ کہانی مجھے بے چین کرنے لگی تھی۔ میں نے اپنا بیئر ختم کیا اور اپنی گھڑی پر نظر ڈالی، امید تھی کہ یوری اشارہ سمجھ جائے گا، لیکن وہ نہیں سمجھا۔

"ایک دن میں نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اسے مجھ میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ میں نے چند بار کوشش کی، لیکن اس نے مجھ سے کہا کہ میں اسے تنگ کرنا بند کر دوں۔"

میں نے اس عورت کو قصوروار نہیں ٹھہرایا، میں نے سوچا۔ میں کوئی بہانہ بنانے ہی والا تھا، لیکن یوری بولتا رہا۔

"یہ سب قبول کرنا بہت مشکل تھا۔ مجھے یقین تھا کہ ہمارا مقصد ایک ساتھ ہونا تھا۔ اس نے میرا دل توڑ دیا۔ مجھے اس پہ بہت غصہ آیا۔ میں اس پر پاگل ہو گیا۔"

"پھر کیا ہوا؟" میں خود بھی متجسس تھا۔

"کچھ نہیں۔"

"کچھ نہیں؟ کیا تم اپنی بیوی کے ساتھ رہے؟"

یوری نے سر ہلایا۔ "نہیں۔ اس کے ساتھ رشتہ ختم ہو گیا۔ لیکن اس عورت کو یہ سب تسلیم کرنے کے لیے نیچے آنا پڑا...... اس نے میری اور میری بیوی کے بارے میں سچائی کا سامنا کیا۔ کبھی کبھی ایسی باتوں میں ہمت درکار ہوتی ہے، آپ جانتے ہیں، اور ایماندار ہونے میں کافی وقت لگتا ہے۔"

"میں سمجھ گیا۔ اور تم کو لگتا ہے کہ ایلیشیا اپنی شادی کے بارے میں سچائی کا سامنا

کرنے کو تیار نہیں ہے؟ کیا تم یہی کہنا چاہتے ہو؟ ہوسکتا ہے تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔"

یوری نے کندھے اچکائے۔ "اور اب میری منگنی ہنگری کی ایک اچھی لڑکی سے ہوئی ہے۔ وہ سمندر کنارے واقع ایک ہوٹل میں کام کرتی ہے۔ وہ اچھی انگریزی بولتی ہے۔ ہمارے خیالات ملتے جلتے ہیں۔ ہمارا وقت اچھا گزر رہا ہے۔"

میں نے سر ہلایا اور دوبارہ اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔ میں نے اپنا کوٹ اٹھایا۔ "مجھے جانا ہے۔ مجھے اپنی بیوی سے ملنے میں دیر ہو رہی ہے۔"

"ٹھیک ہے، کوئی مسئلہ نہیں...... آپ کی بیوی کا نام کیا ہے؟"

کسی وجہ سے، میں اسے بتانا نہیں چاہتا تھا۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ یوری اس کے بارے میں کچھ جانے۔ لیکن یہ ٹھیک نہیں تھا۔

"کیتھرین۔ اس کا نام کیتھرین ہے۔ لیکن میں اسے کیتھی کہتا ہوں۔"

یوری نے مجھے ایک عجیب سی مسکراہٹ دی۔ "میں آپ کو کچھ مشورہ دیتا ہوں۔ اپنی بیوی کے گھر جاؤ۔ کیتھی کے گھر جاؤ، جو تم سے پیار کرتی ہے...... اور ایلیشیا کو یہیں چھوڑ دو۔"

دسواں باب

میں جنوبی کنارے پر واقع نیشنل تھیٹر کیفے میں کیتھی سے ملنے گیا، جہاں اداکار اکثر ریہرسل کے بعد جمع ہوتے تھے۔ وہ کیفے کے پچھلے حصے میں چند ساتھی اداکاراؤں کے ساتھ بیٹھی گفتگو میں مگن تھی۔ میرے قریب آتے ہی اس نے میری طرف دیکھا۔

"کیا تمہارے کان جل رہے ہیں ڈیئر؟" کیتھی نے مجھے چومتے ہوئے کہا۔

"انہیں کیسا ہونا چاہئے؟"

"میں لڑکیوں کو تمہارے بارے میں ہی بتا رہی تھی۔"

"اوہ، کیا میں چلا جاؤں؟"

"بے وقوف مت بنو۔ بیٹھ جاؤ، یہ بہترین وقت ہے۔ میں انہیں یہ بتا رہی تھی کہ ہم کیسے ملے۔"

میں بیٹھ گیا، اور کیتھی نے اپنی بات جاری رکھی۔ یہ ایک ایسی کہانی تھی جسے سنانے میں اسے مزہ آتا تھا۔ وہ کبھی کبھار میری سمت دیکھتی اور مسکراتی، جیسے مجھے بھی شامل کر رہی ہو، لیکن اشارہ بے ہودہ ہوتا، کیونکہ یہ اس کی کہانی تھی، میری نہیں۔

"میں ایک بار میں بیٹھی ہوئی تھی جب وہ آخرکار نمودار ہوا، جب میں نے اپنے خوابوں کے شہزادے کو تلاش کرنے کی امید ترک کر دی تھی۔ کچھ نہ ہونے سے کچھ دیر سے ہونا بہتر ہے۔ کیا آپ کو پتا ہے کہ میں نے سوچا تھا کہ میری پچیس سال کی عمر میں شادی ہو جائے گی؟ تیس سال تک، میرے دو بچے ہو جائیں گے، ایک چھوٹا کتا ہوگا اور ایک بڑا رہن (Mortgage)۔ لیکن

میں تینتیس سال کی تھی اور چیزیں منصوبہ بندی کے مطابق نہیں چلیں۔" کیتھی نے مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور لڑکیوں کو آنکھ ماری۔

"بہر حال میں اس آسٹریلوی آدمی کو دیکھ رہی تھی جسے ڈینیل کہتے ہیں۔ لیکن وہ جلد از جلد کسی بھی وقت شادی یا بچے پیدا نہیں کرنا چاہتا تھا، اس لیے میں جان گئی کہ میں اپنا وقت ضائع کر رہی ہوں۔ اور ہم ایک رات باہر تھے کہ اچانک مسٹر رائیٹ سیدھا اندر چلا آیا۔" کیتھی نے میری طرف دیکھا اور مسکرا کر آنکھیں موند لیں۔ "اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ۔"

کہانی کے اس حصے کو اپنے سامعین کی ہمدردی برقرار رکھنے کے لئے کیتھی کو اسے محتاط طریقے سے ترتیب دینے کی ضرورت تھی۔ ہمارے ملنے سے پہلے کیتھی اور میں دونوں، دوسرے لوگوں سے ملاقاتیں کر رہے تھے۔ دوہری بے وفائی کسی رشتے کی سب سے زیادہ پرکشش یا اچھی شروعات نہیں ہوتی، خاص طور پر جب ہم اپنے اس وقت کے شراکت داروں کے ذریعے ایک دوسرے سے متعارف ہوتے ہیں۔ وہ کسی وجہ سے ایک دوسرے کو جانتے تھے، مجھے قطعی تفصیلات یاد نہیں ہیں، میریَن ایک بار ممکنہ طور پر ڈینیل کے فلیٹ میٹ کے ساتھ باہر چلی گئی تھی، یا کسی دوسری طرف۔ مجھے بالکل یاد نہیں ہے کہ ہمارا تعارف کیسے ہوا، لیکن مجھے وہ پہلا لمحہ یاد ہے جب میں نے کیتھی کو دیکھا تھا جو بجلی کے جھٹکے کی طرح تھا۔ مجھے اس کے لمبے سیاہ بال، چھیدتی سبز آنکھیں اور ہونٹ یاد ہیں۔ وہ بہت خوبصورت اور شاندار تھی، کسی فرشتے کی طرح۔

کہانی کے کسی موڑ پر کیتھی رکی، مسکرائی اور میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ "یاد ہے، تھیو؟ ہماری بات کیسے ہوئی؟ تم نے کہا 'تم نفسیات کی تربیت حاصل کر رہے ہو۔ اور میں نے کہا کہ میں پاگل ہوں، اور یہ جنت میں بنایا گیا ملاپ تھا۔"

اس پر لڑکیوں کو بڑی ہنسی آئی۔ کیتھی بھی ہنس پڑی اور میری طرف خلوص اور فکر مندی سے دیکھنے لگی۔ اس کی آنکھیں میری آنکھوں کو دیکھ رہی تھیں۔ "نہیں، لیکن...... پیارے...... سچ یہ ہے کہ یہ پہلی نظر والی محبت تھی۔ کیا ایسا نہیں تھا؟"

یہ میرا اشارہ تھا۔ میں نے سر ہلایا اور اس کے گال کو چوما۔ "یقیناً یہی تھا۔ سچا پیار۔"

سب دوستوں کی طرف سے اس کو تعریفی نظریں ملیں۔ لیکن میں کوئی ردعمل نہیں دکھا رہا تھا۔ وہ ٹھیک تھی، یہ پہلی نظر والی محبت تھی، جسے شدید ہوس بھی کہا جا سکتا ہے۔ اگرچہ میں اس رات میریَن کے ساتھ تھا، پھر بھی میں کیتھی سے نظریں ہٹا نہیں سکا۔ میں نے اسے دور سے دیکھا، ڈینیل

سے متحرک انداز میں بات کرتے ہوئے، اور پھر میں نے اس کے ہونٹوں کو دیکھا، بھاڑ میں جاؤ۔ وہ جھگڑ رہے تھے۔ ماحول گرم لگ رہا تھا۔ ڈینیل مڑ کر باہر نکل گیا۔

"تم خاموش ہو،" میریَن نے کہا۔ "کیا کوئی مسئلہ ہے؟"

"نہیں تو۔"

"تو پھر گھر چلتے ہیں۔ میں تھکی ہوئی ہوں۔"

"ابھی تک نہیں۔" میں صرف آدھا سن رہا تھا۔ "چلو ایک اور ڈرنک لیتے ہیں۔"

"میں ابھی جانا چاہتی ہوں۔"

"تو پھر جاؤ۔"

میریَن نے مجھ پر ایک تکلیف دہ نظر ڈالی، پھر اپنی جیکٹ پکڑی اور باہر چلی گئی۔ میں جانتا تھا کہ اگلے دن ایک بڑی قطار ہوگی، لیکن مجھے پرواہ نہیں تھی۔

میں بار میں کیتھی تک پہنچا۔ "کیا ڈینیل واپس آرہا ہے؟"

"نہیں۔ میریَن کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

میں نے سر ہلایا۔ "نہیں۔ کیا آپ ایک اور ڈرنک پسند کریں گی؟"

"ہاں میں لوں گی۔"

تو ہم نے مزید دو ڈرنکس کا آرڈر دیا۔ ہم بار میں کھڑے ہو کر باتیں کر رہے تھے۔ ہم نے اپنی سائیکوتھراپی کی تربیت پر تبادلہ خیال کیا، مجھے یاد ہے۔ اور کیتھی نے مجھے ڈرامہ اسکول میں اپنے دور کے بارے میں بتایا، جہاں پر وہ زیادہ دیر نہیں ٹھہری، کیونکہ اس نے اپنے پہلے سال کے آخر میں ایک ایجنٹ کے ساتھ معاہدہ کیا تھا اور تب سے وہ پیشہ ورانہ طور پر کام کر رہی ہے۔ میں نے بغیر جانے اندازہ لگایا کہ وہ ایک اچھی اداکارہ تھی۔

"پڑھائی کرنا میرے بس میں نہیں تھا،" اس نے کہا۔ "میں وہاں سے نکل کر یہ کرنا چاہتی تھی، تم جانتے ہو؟"

"کیا کرنا چاہتی تھی؟"

"جینا چاہتی تھی۔" کیتھی نے اپنا سر جھکا لیا۔ اپنی سیاہ پلکوں کے نیچے سے دیکھتے ہوئے، اس کی زمرد جیسی سبز آنکھیں شرارت سے میری طرف دیکھ رہی تھیں۔ "ہاں تو تھیو، تم نے یہ کام جاری رکھنے کا صبر کیسے سیکھا، میرا مطلب ہے کہ پڑھنا؟"

"شاید میں وہاں سے نکل کر زندہ نہیں رہنا چاہتا تھا۔ شاید میں بزدل ہوں۔"

"نہیں۔ اگر تم بزدل ہوتے تو اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ گھر جاتے۔" کیتھی ہنس پڑی۔ اس کی ہنسی میں حیرت انگیز طور پر شرارت شامل تھی۔

میں اسے پکڑ کر سختی سے چومنا چاہتا تھا۔ میں نے پہلے کبھی ایسی زبردست جسمانی خواہش کا تجربہ نہیں کیا تھا۔ میں اسے اپنے قریب کھینچنا چاہتا تھا، اس کے ہونٹوں اور اس کے جسم کی گرمی کو اپنے خلاف محسوس کرنا چاہتا تھا۔

"مجھے افسوس ہے،" وہ بولی۔ "مجھے یہ نہیں کہنا چاہیے تھا۔ میں ہمیشہ وہی کہتی ہوں جو میرے دل میں آتا ہے۔ میں نے آپ کو بتایا، میں تھوڑی سی پاگل ہوں۔"

کیتھی نے اپنے پاگل پن پر احتجاج کرتے ہوئے بہت کچھ کہا، 'میں پاگل ہوں'، 'میں ناسمجھ ہوں'، 'میں باؤلی ہوں'، لیکن میں نے کبھی اس پر یقین نہیں کیا۔ مجھے یقین دلانے کے لیے وہ بہت آسانی سے ہنسی کہ اس نے کبھی اس قسم کے اندھیرے کا سامنا کیا تھا، جس طرح کے تجربے سے میں گذرا تھا۔ اس کے پاس بے ساختہ ہلکا پن تھا، وہ جینے میں لذت محسوس کرتی تھی اور زندگی سے بے حد خوش تھی۔ اس کے اقرار کے باوجود بھی وہ سب سے کم پاگل لگ رہی تھی، جس سے میں کبھی ملا تھا۔ اس کے مقابلے، میں نے خود کو زیادہ معقول سمجھا۔

کیتھی امریکی تھی۔ وہ 'مین ہٹن' میں 'اپر ویسٹ سائڈ' میں پیدا ہوئی اور پرورش پائی۔ اس کی انگریز ماں نے کیتھی کو دوہری شہریت دی، لیکن کیتھی دور سے بھی انگریز نہیں لگتی تھی۔ وہ پرعزم تھی، واضح طور پر غیر انگریزی، نہ صرف اس کے بولنے کے انداز سے، بلکہ جس طرح سے اس نے دنیا کو دیکھا، اور اس کے قریب جانے کے طریقے سے۔ اس میں اعتماد اور جوش تھا۔ میں اس جیسی لڑکی سے کبھی نہیں ملا تھا۔

ہم نے بار چھوڑا، ٹیکسی کا انتخاب کیا اور ڈرائیور کو اپنے فلیٹ کا پتہ دے دیا۔ ہم نے خاموشی سے مختصر سفر طے کیا۔ جب ہم پہنچے تو اس نے آہستہ سے میرے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے۔ میں نے اپنی حدوں کو ایک طرف کر کے اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔ میں باہر والے دروازے میں چابی ٹٹولتا رہا اور ہم چومتے رہے۔ ہم مشکل سے ہی اندر داخل ہوئے تھے کہ کپڑے اتار دیے۔ ہم ٹھوکریں کھاتے ہوئے بیڈروم میں چلے گئے اور بستر پر گر گئے۔

وہ رات میری زندگی کی سب سے شہوانی اور خوش نصیب رات تھی۔ میں نے کیتھی کے

جسم کی جستجو میں گھنٹوں گزارے۔ ہم نے ساری رات صبح تک مباشرت کی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ہر سمت سفیدی تھی: اس کی آنکھوں، دانتوں اور جلد کی سفیدی۔ پردوں کے کناروں پر، دیواریں پر، اور سفید چادروں کے ارد گرد بھی سورج کی سفید روشنی رینگ رہی تھی۔ میں کبھی نہیں جانتا تھا کہ جلد اتنی چمکیلی اور صاف شفاف بھی ہو سکتی ہے: ہاتھی کے دانتوں جیسی سفیدی، جن میں کبھی کبھار نیلی رگیں سطح کے بالکل نیچے نظر آتی ہیں، جیسے سفید سنگ مرمر میں رنگ کے دھاگے۔ وہ ایک مجسمہ تھی۔ ایک یونانی دیوی جو میری زندگی اور میرے ہاتھوں میں آ گئی تھی۔

ہم وہاں ایک دوسرے کی بانہوں میں لپٹے ہوئے تھے۔ کیتھی میرا سامنا کر رہی تھی، اس کی آنکھیں اتنی بند تھیں کہ وہ مشکل سے ہی دیکھ سکتی تھی۔ میں نے ایک دھندلے سبز سمندر کی طرف دیکھا۔ "ہاں تو......؟" اس نے کہا۔

"کیا؟"

"میریَن کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"میریَن؟"

اس نے مسکراہٹ کی ایک جھلک ظاہر کی۔ "آپ کی گرل فرینڈ۔"

"ارے ہاں......" میں ہچکچایا اور شرمایا۔ "میں میریَن کے بارے میں نہیں جانتا۔ اور ڈینیل؟"

کیتھی نے آنکھیں موند لیں۔ "ڈینیل کو بھول جاؤ۔ میرے پاس تم ہو۔"

"کیا واقعی؟"

کیتھی نے مجھے چومتے ہوئے جواب دیا۔

کیتھی کے جانے سے پہلے اس نے شاور لیا۔ جب وہ نہا رہی تھی، میں نے میریَن کو فون کیا۔ میں اسے ملنا چاہتا تھا، اسے روبرو بتانا چاہتا تھا۔ لیکن وہ پچھلی رات کے بارے میں ناراض تھی اور فون پر اصرار کر رہی تھی کہ ہمیں ابھی اور اسی وقت فیصلہ کرنا چاہئے۔ میریَن مجھ سے الگ ہونے کی توقع نہیں کر رہی تھی۔ لیکن میں نے وہی کیا جو اس وقت کر سکتا تھا۔ وہ رونے لگی، اداس ہو گئی اور غصے میں آ گئی۔ ہاں میں نے سفاکانہ اور ظالمانہ طور پر فون رکھ دیا۔ مجھے اس فون کال پر فخر نہیں ہے، لیکن ایسا لگا کہ یہ واحد اور ایماندارانہ قدم ہے۔ میں اب بھی نہیں جانتا کہ میں اور کیا کر سکتا تھا۔

٭٭٭

ہماری پہلی خاص تاریخ پر، کیتھی اور میں کیو گارڈنز میں ملے ۔ یہ اس کا خیال تھا۔
وہ حیران تھی کہ میں کبھی وہاں نہیں گیا تھا۔ "تم مذاق کر رہے ہو۔ کیا تم کبھی گرین ہاؤس نہیں گئے؟ جہاں پر گرم پودوں اور پھولوں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے، جنہیں وہ تندور کی طرح گرم رکھتے ہیں۔ جب میں ڈرامہ اسکول میں تھی، میں وہاں جا کر صرف گرم ہونے کے لیے گھومتی تھی۔ تمہارا کام ختم ہونے کے بعد ہم وہاں ملتے ہیں، کیا خیال ہے؟" پھر وہ ہچکچائی اور اچانک بے یقینی سے کہا۔ "یا یہ تم کو بہت دور پڑے گا؟"
"میں تمہارے لیے کیو گارڈنز سے بھی آگے جا سکتا ہوں، ڈارلنگ۔"
"بیوقوف۔" اس نے مجھے چوما۔
جب میں پہنچا تو کیتھی دروازے پر اپنے بہت بڑے کوٹ اور اسکارف میں ایک پر جوش بچے کی طرح ہاتھ ہلا رہی تھی۔ "آؤ چلو، میرے پیچھے آؤ۔"
وہ مجھے جمی ہوئی مٹی کے راستے شیشے کے اس بڑے ڈھانچے کی طرف لے گئی جس میں گرم (Tropical) پودوں کو رکھا گیا تھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر چلی گئی۔ میں بھی اس کے پیچھے چلا گیا اور اچانک درجہ حرارت میں اضافے اور گرمی کے حملے سے متاثر ہوا۔ میں نے اپنا اسکارف اور کوٹ اتار کے پھینک دیا۔
کیتھی مسکرائی۔ "دیکھا؟ میں نے تم کو بتایا تھا نہ کہ یہ گرم حمام کی طرح ہے۔ کیا یہ جگہ زبردست نہیں ہے؟"
ہم اپنے کوٹ اٹھائے، ہاتھ تھامے، غیر ملکی پھولوں کو دیکھتے، گھومتے رہے۔
میں نے اس کی صحبت میں رہ کر ایک انجان خوشی محسوس کی، جیسے کوئی خفیہ دروازہ کھل گیا ہو، اور کیتھی نے مجھے دہلیز کے پار اشارہ کر کے کسی گرم، روشن اور رنگوں کی طلسمی دنیا میں داخل کر دیا ہو، جہاں سیکڑوں پودے نیلے، سرخ اور پیلے رنگوں کی شاندار لیریاں بنا رہے تھے۔
میں اپنے آپ کو گرمی میں پگھلتے، کناروں کے گرد نرم ہوتے ہوئے محسوس کر سکتا تھا، جیسے کوئی کچھوا سردیوں کی طویل نیند کے بعد دھوپ میں ظاہر ہو کے پلک جھپکتا اور جاگتا ہے۔ کیتھی نے میرے لیے ایسا ہی کیا، وہ میری زندگی کی دعوت تھی، جسے میں نے دل سے قبول کیا تھا۔
تو یہ ہے محبت، مجھے یاد ہے میں سوچتا تھا۔

میں نے اسے بغیر کسی سوال کے پہچان لیا اور واضح طور پر جانتا تھا کہ میں نے پہلے کبھی ایسا تجربہ نہیں کیا تھا۔ میری پچھلی رومانوی ملاقاتیں تمام متعلقہ افراد کے لیے مختصر اور غیر اطمینان بخش تھیں۔ میں نے کالج میں میریڈیتھ نامی ایک کینیڈین لڑکی کے ساتھ کافی مقدار میں الکحل کی مدد سے اپنا کنوارپن کھودیا تھا۔ وہ سماجیات کی طالب علم تھی، جس نے دانتوں کو برابر کرنے والی دھات کی تیز تاریں پہن رکھی تھیں جو ہمارے چومنے پر میرے ہونٹوں کو کاٹتی تھیں۔ ایک غیر متاثر کن رشتوں کا سلسلہ چل پڑا۔ مجھے کبھی بھی ایسا خاص تعلق نہیں ملا جس کی میں خواہش کر رہا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ مجھے بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے اور میں قربت سے قاصر ہو چکا ہوں۔ لیکن اب جب میں نے کیتھی کی ہنسی سنی تو میرے اندر جوش کی لہر دوڑ گئی۔ ایک قسم کے اوسموسس (Osmosis) کے ذریعے، میں نے اس کی جوانی کے جوش و خروش، شعور اور خوشی کو جذب کرلیا۔ میں نے اس کی ہر تجویز اور ہر خواہش کو دل سے قبول کیا۔ میں خود کو پہچان نہیں پایا۔ مجھے یہ نئی عورت پسند آئی، اس بے خوف عورت کیتھی نے میرے وجود کو ترغیب دی۔ ہم ہر وقت سیکس کیا کرتے تھے۔ میں ہر وقت ہوس میں مبتلا رہتا تھا، اور مجھے اسے چھوتے رہنے کی ضرورت تھی۔ لیکن میں اس کے زیادہ قریب نہیں جاسکا۔

کیتھی اس دسمبر میں میرے ساتھ کینٹش ٹاؤن میں میرے ایک بیڈروم والے اپارٹمنٹ میں چلی آئی۔ رقاصا جیسے قالین والے تہہ خانے کے فلیٹ میں کھڑکیاں تھیں، لیکن کوئی نظارہ نہیں تھا۔ ہم نے ہماری پہلی کرسمس کو ایک ساتھ اچھے طریقے سے منانے کا عزم کیا۔ ہم نے ٹیوب اسٹیشن کے اسٹال سے ایک درخت خریدا اور اسے روشنیوں کی جھرمٹ سے سجایا۔

صنوبر کی لکڑیوں اور موم بتیوں کی خوشبو مجھے اچھی طرح یاد ہے، اور یہ بھی جب کیتھی کی آنکھیں درخت کی روشنیوں کی طرح چمک رہی تھیں اور مجھے گھور رہی تھیں۔ میں نے بغیر کچھ سوچے بولا تھا، الفاظ خود ہی منہ سے نکل پڑے تھے:

"کیا مجھ سے شادی کروگی؟"

کیتھی نے مجھے گھور کر دیکھا۔ "کیا؟"

"میں تم سے پیار کرتا ہوں کیتھی۔ کیا تم مجھ سے شادی کروگی؟"

کیتھی ہنس پڑی۔ پھر، میری خوشی اور حیرت کے علم میں اس نے کہا، "ہاں۔"

اگلے دن، ہم باہر گئے اور اس نے ایک انگوٹھی کا انتخاب کیا، اور صورتحال کی حقیقت

مجھ پر آشکار ہوئی۔ ہماری منگنی ہوگئی۔

عجیب بات یہ ہے کہ سب سے پہلے جن لوگوں کے بارے میں میں نے سوچا، وہ میرے والدین تھے۔ میں کیتھی کو ان سے ملوانا چاہتا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ وہ دیکھیں کہ میں کتنا خوش ہوں، اور بالآخر میں آزاد ہوگیا۔ تو ہمیں سرے جانے والی ٹرین مل گئی۔ لیکن یہ ایک برا خیال تھا۔ یہ ایک بدنصیبی کی شروعات تھی۔

میرے والد نے مخصوص دشمنی کے ساتھ میرا استقبال کیا۔ "تم خوفناک لگ رہے ہو تھیو۔ تم بہت پتلے ہو گئے ہو۔ تمہارے بال بہت چھوٹے ہیں۔ تم ایک مجرم لگ رہے ہو۔"

"شکریہ بابا۔ آپ سے مل کر بہت اچھا لگا۔"

میری ماں معمول سے زیادہ افسردہ لگ رہی تھی۔ خاموش، گھر کے کسی چھوٹے فرد کی طرح، جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہو۔ بابا ایک بھاری اور غیر دوستانہ برتاؤ اور سنجیدگی سے وہاں موجود تھے۔ اس نے پورا وقت کیتھی سے اپنی ٹھنڈی، سیاہ آنکھیں نہیں ہٹائیں۔ وہ ایک غیر آرام دہ دوپہر کا کھانا تھا۔ انہوں نے کیتھی کو پسند نہیں کیا، اور نہ ہی وہ ہمارے لیے خوش دکھائی دیے۔ پتا نہیں کیوں، میں حیران تھا۔

دوپہر کے کھانے کے بعد، بابا اپنے مطالعے میں غائب ہوگیا، اور دوبارہ سامنے نہیں آیا۔ جب امی نے الوداع کہا، تو وہ مجھے بہت دیر تک، بہت قریب سے تھامے ہوئے، اپنے پیروں پر غیر مستحکم تھی۔ میں نے شدت سے اداسی محسوس کی۔ جب میں اور کیتھی گھر سے نکلے، تو میرا کچھ حصہ وہیں رہ گیا، ہاں، میں جانتا تھا، ایک بچہ جو پھنس کے رہ گیا تھا۔ میں نے خود کو بے چارہ، ناامید اور آنسوؤں کے قریب محسوس کیا۔ پھر کیتھی نے ہمیشہ کی طرح مجھے حیران کردیا۔ اس نے اپنے بازو میرے گرد پھیرے، اور مجھے کھینچ کر گلے سے لگایا۔ "اب میں سمجھ گئی ہوں،" اس نے میرے کان میں سرگوشی کی۔ "میں سب کچھ سمجھ گئی ہوں۔ مجھے تم پر اور زیادہ پیار آ گیا ہے۔"

اس نے مزید وضاحت نہیں کی۔ اسے ضرورت بھی نہیں تھی۔

***

ہماری شادی اپریل میں، یسٹن اسکوائر کے قریب ایک چھوٹی سی رجسٹری آفس میں ہوئی، جہاں والدین کو مدعو نہیں کیا گیا تھا، اور نہ ہی کسی خدا کو شامل کیا گیا تھا۔ کیتھی کے اصرار پر کوئی بھی مذہبی تقریب نہیں ہوئی۔ لیکن میں نے تقریب کے دوران ایک خفیہ دعا مانگی۔ میں نے

خاموشی سے اس (خدا) کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے مجھے ایسی غیر متوقع اور ناحق خوشی دی تھی ۔ میں نے اب چیزوں کو واضح طور پر دیکھا، میں نے اس کے عظیم مقصد کو سمجھا۔ خدا نے مجھے بچپن میں بھی متروک نہیں کیا تھا، جب میں خود کو بہت اکیلا اور خوفزدہ محسوس کر رہا تھا، وہ کیتھی کو اپنی آستین میں چھپائے بیٹھا تھا، اور ایک ماہر جادوگر کی طرح اسے ظاہر کرنے کا انتظار کر رہا تھا۔

میں نے اپنے ساتھ گزرے ہوئے ہر سیکنڈ کے لیے اتنی ہی عاجزی اور شکر گزاری محسوس کی۔ میں جانتا تھا کہ میں کتنا خوش نصیب تھا، ناقابل یقین حد تک خوش قسمت، کہ میں ایسی محبت حاصل کر چکا تھا۔ یہ کتنا نایاب تھا، اور دوسرے لوگ اتنے خوش قسمت نہیں تھے۔ میرے زیادہ تر مریضوں کو پیار نہیں کیا گیا تھا۔ ایلیشیا بیرنسن کو بھی نہیں۔

کیتھی اور ایلیشیا سے زیادہ خواتین کا تصور کرنا مشکل ہے۔ کیتھی مجھے روشنی، گرمی، رنگ، اور خوشی کے بارے میں سوچنے پر مجبور کرتی ہے، اور جب میں ایلیشیا کے بارے میں سوچتا ہوں، تو میں صرف اس کی خاموشی، اندھیرے اور اداسی کی گہرائی کے بارے میں سوچتا ہوں۔

دوسرا حصہ

غیر اظہار شدہ جذبات کبھی نہیں مرتے۔ وہ زندہ دفن ہیں، جو بعد میں
بدصورت طریقوں سے سامنے آئیں گے۔

-سگمنڈ فرائیڈ

پہلا باب
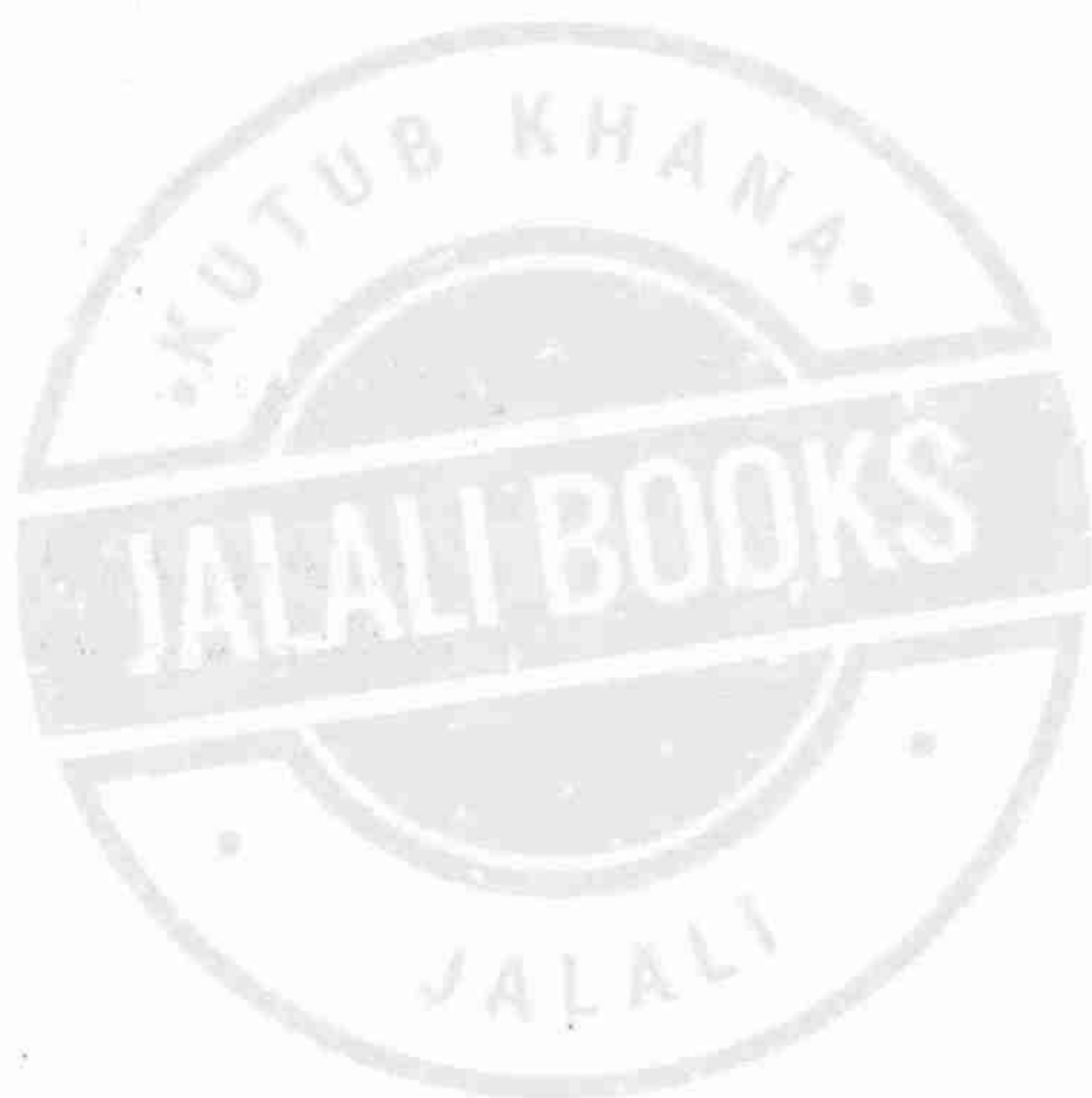
الیشیا بیرنسن کی ڈائری

16 جولائی

میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں بارش کے لیے ترسوں گی۔ ہم گرمی کی لہر کے چوتھے ہفتے میں ہیں، اور یہ زندہ رہنے کے لیے کسی امتحان کی طرح محسوس ہوتا ہے۔ ہر دن گذرے ہوئے دن سے زیادہ گرم لگتا ہے۔ یہ انگلینڈ کی طرح محسوس نہیں ہوتا، ایک غیر ملک کی طرح لگتا ہے۔یونان یا کوئی اور ملک۔

میں یہ ہیمپسٹڈ ہیتھ میں بیٹھ کر لکھ رہی ہوں۔ پورا پارک سرخ چہروں، نیم برہنہ جسموں اور کسی ساحل یا میدان جنگ کی طرح کمبلوں، بینچوں یا گھاس سے پھیلا ہوا ہے۔ میں ایک درخت کے نیچے، سائے میں بیٹھی ہوں۔ چھ بج رہے ہیں، اور ٹھنڈ ہونا شروع ہو گئی ہے۔ سنہری آسمان میں سورج چھوٹا سا اور سرخ ہے۔ اس اجالے کے گہرے سائے اور روشن رنگوں میں پارک مختلف نظر آتا ہے۔ گھاس ایسا دکھتا ہے جیسے یہ آگ کی لپیٹ میں ہے، جو میرے پیروں کے نیچے شعلے جھلملا رہا ہے۔

میں نے یہاں اپنے جوتے اتارے اور ننگے پاؤں چل پڑی۔ اس سے مجھے یاد آیا جب میں چھوٹی تھی اور باہر کھیلتی تھی۔ اس نے مجھے ایک اور موسم گرما کی بھی یاد دلا دی، ان گرمیوں کی، جن میں امی کی موت ہوئی تھی، جب میں پال کے ساتھ باہر کھیل رہی تھی، اور ہم جنگلی پھولوں سے بھی اپنی سائیکلوں پر سوار سنہری کھیتوں سے گذرتے، اجڑے ہوئے مکانات اور باغات کی سیر کر رہے تھے۔ میں موسم گرما کو کبھی نہیں بھولتی۔ مجھے یاد ہے کہ امی رنگین ٹاپس پہنتی تھی، جو پہلے

رنگ کے تاروں والے اسٹریپس کے ساتھ امی ہی کی طرح بہت کمزور اور نازک تھے۔ وہ اتنی دبلی پتلی تھی، جیسے کوئی پرندہ۔ وہ ریڈیو لگاتی اور مجھے اٹھا کے ریڈیو کے پاپ گانوں پر رقص کرتی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ امی سے ہمیشہ شیمپو، سگریٹ اور نویا ہینڈ کریم کی بو آتی تھی۔ تب اس کی عمر کتنی تھی؟ اٹھائیس؟ انتیس؟ وہ مجھ سے چھوٹی تھی۔

یہ ایک عجیب خیال ہے۔

یہاں چلتے ہوئے میں نے راستے میں ایک چھوٹا سا پرندہ دیکھا جو ایک درخت کی جڑوں کے پاس پڑا تھا۔ میں نے سوچا کہ یہ اپنے گھونسلے سے گر گیا ہوگا۔ وہ حرکت نہیں کر رہا تھا اور میں نے سوچا کہ کیا اس کے پروں کو توڑ دیا گیا ہے۔ میں نے اپنی انگلی سے اس کے سر کو آہستہ سے حرکت دی۔ اس نے کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا۔ میں نے اسے جھٹکا دے کر الٹا کر دیا اور دیکھا کہ پرندے کا اندرونی حصہ غائب تھا، اسے کھایا گیا تھا، ایک گڑھا رہ گیا تھا جو رینگتے ہوئے موٹے اور سفید کیڑوں سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ میرا پیٹ بھی رینگ رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ میں بیمار ہو رہی ہوں۔ یہ سب بہت گندا، مکروہ اور جان لیوا تھا۔

میں اسے اپنے دماغ سے نہیں نکال سکتی۔

○

17 جولائی

میں نے ہائی اسٹریٹ پر واقع ایک ایئر کنڈیشن والے کیفے میں گرمی سے پناہ لینا شروع کر دی ہے، جس کا نام کیفے ڈی آئی آرٹسٹا ہے۔ اس کے اندر برفیلی سردی ہے، جیسے کوئی فریج ہو۔ کھڑکی کے پاس ایک میز ہے جو مجھے پسند ہے، جہاں میں بیٹھ کر آئسڈ کافی پیتی ہوں۔ کبھی کبھی میں پڑھتی ہوں، خاکہ بناتی ہوں یا نوٹس لکھتی ہوں۔ گرمی میں زیادہ تر میں اپنے دماغ کو چلنے دیتی ہوں اور سردی میں آرام کرتی ہوں۔ کاؤنٹر کے پیچھے خوبصورت لڑکی بور نظر آتی ہے، اپنے فون کو گھور رہی ہے، اپنی گھڑی دیکھ رہی ہے، اور وقفے وقفے سے لمبی سانسیں لے رہی ہے۔ کل دوپہر، اس کی سانسیں خاص طور پر بہت طویل لگ رہی تھیں، اور میں نے محسوس کیا کہ وہ میرے جانے کا انتظار کر رہی ہے، تاکہ کیفے بند ہو سکے۔ اور میں ہچکچاتے ہوئے چلی گئی تھی۔

اس گرمی میں چہل قدمی کرنا کیچڑ سے گزرنے کے برابر ہے۔ میں تھکی، مری اور پٹی ہوئی محسوس کرتی ہوں۔ ہم اس ملک میں اس کے لیے تیار نہیں ہیں۔ گیبرئل اور میرے گھر میں ایئر

کنڈیشن نہیں ہے۔ کس کے پاس ہے؟ لیکن اس کے بغیر سونا ناممکن ہے۔ رات کو ہم چادر اتار کر پھینک دیتے ہیں اور وہیں اندھیرے میں ننگے پڑے، پسینے میں بھیگتے رہتے ہیں۔ ہم کھڑکیاں کھلی چھوڑ دیتے ہیں، لیکن ٹھنڈی ہوا کا کوئی نشان نہیں ملتا، صرف گرم اور مردہ ہوا چلتی ہے۔

میں نے کل ایک الیکٹرک پنکھا خریدا۔ میں نے اسے بیڈ پر اپنے سینے کے اوپر سیٹ کر دیا۔

گیبرئل نے فوراً شکایت کرنا شروع کی۔ "پنکھا بہت زیادہ شور کرتا ہے۔ ہم کبھی نہیں سو پائیں گے۔"

"ہم ویسے بھی سو نہیں سکتے۔ کم از کم ہم یہاں کمرے کی گھٹن میں تو نہیں سو سکیں گے۔"

گیبرئل بڑبڑایا، لیکن وہ مجھ سے پہلے ہی سو گیا۔ میں وہیں لیٹی پنکھے کا شور سنتی رہی۔ مجھے اس کی آواز پسند ہے، ایک ہلکی سی آواز۔ میں اپنی آنکھیں بند کر کے اس کو سن کر گم ہو سکتی ہوں۔

میں گھر کے چاروں طرف پنکھا اپنے ساتھ لے جاتی ہوں، اسے پلگ ان کرتی ہوں اور ادھر ادھر بیٹھنے سے ان پلگ کر دیتی ہوں۔ میں آج دو پہر اسے باغ کے آخر میں واقع اسٹوڈیو میں لے گئی۔ پنکھے نے ماحول کو صرف قابل برداشت بنایا۔ لیکن زیادہ کام کرنے کے لیے یہ اب بھی بہت گرم ہے۔ میں کام کر رہی ہوں، کوئی پرواہ کیے بغیر کہ پنکھا بہت گرم ہے۔

جیسے میں نے کسی رکاوٹ پر قابو پالیا، آخر کار میں سمجھ گئی کہ یسوع مسیح کی تصویر میں کیا غلط ہے۔ کام کیوں ٹھیک نہیں ہو رہا۔ مسئلہ ترکیبی عمل میں نہیں ہے کہ یسوع صلیب پر ہے، بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ یہ بالکل بھی یسوع کی طرح نہیں لگتا۔ یہ اُس جیسا نظر نہیں آتا، جیسا کہ وہ نظر آتا ہے۔ کیونکہ یہ یسوع نہیں ہے۔

یہ گیبرئل ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ میں نے ایسا پہلے محسوس نہیں کیا تھا۔ کسی نہ کسی طرح، ارادہ کیے بغیر، میں نے اس کی بجائے گیبرئل کو وہاں شامل کر دیا ہے۔ یہ اس کا چہرہ ہے جسے میں نے پینٹ کیا ہے، اس کا جسم، کیا یہ پاگل پن نہیں ہے؟ اس لیے مجھے اس (پینٹنگ) کے سامنے ہتھیار ڈال دینے چاہیے اور میں وہی کروں جو وہ مانگتی ہے۔

میں اب جانتی ہوں کہ جب میرے پاس تصویر کا ایجنڈا ہوتا ہے، پہلے سے طے شدہ

خیال ہوتا ہے کہ اسے کیسے بننا چاہیے تو یہ کبھی کام نہیں کرتا۔ وہ مردہ اور بے جان سی بن جاتی ہے۔ لیکن اگر میں سچ مچ توجہ دے رہی ہوتی ہوں، حقیقت سے واقف ہوتی ہوں، تو مجھے کبھی کبھی ایک سرگوشی کی آواز سنائی دیتی ہے، جو مجھے صحیح سمت کی طرف اشارہ کرتی ہے، اور اگر میں ایمانداری کے طور پر اس کو تسلیم کرتی ہوں، تو یہ مجھے غیر متوقع طور پر کسی ایسی جگہ لے جاتی ہے، جہاں میں نے اس کا ارادہ کیا ہوتا ہے، اور پھر جوش وخروش سے زندہ، اپنی زندگی کی قوت کے ساتھ ایک شاندار نتیجہ مجھ سے آزاد ہو جاتا ہے۔

مجھے لگتا ہے کہ جو چیز مجھے خوفزدہ کرتی ہے وہ یہ ہے کہ میں کسی انجان کے سامنے ہار مان لوں۔ مجھے یہ جاننا پسند ہے کہ میں کہاں جا رہی ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ میں ہمیشہ بہت سارے خاکے بناتی ہوں، نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کرتی ہوں، اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ زندگی میں کچھ نہیں ملتا، وجہ یہ ہے جو کچھ میرے سامنے ہو رہا ہوتا ہے، میں اس کا جواب نہیں دے رہی ہوتی یا ردعمل ظاہر نہیں کرتی۔ مجھے اپنی آنکھیں کھولنے اور دیکھنے کی ضرورت ہے، اور زندگی جیسے گزر رہی ہے، مجھے اس کے بارے میں آگاہ ہونا چاہیے، یہ نہیں کہ زندگی کیسی ہونی چاہئے۔ اب میں جانتی ہوں کہ یہ گیبرئل کا پورٹریٹ ہے، میں اس کو دوبارہ شروع کر سکتی ہوں۔

میں اس سے کہوں گی کہ وہ میرے سامنے پوز مار کر بیٹھے۔ وہ کافی عرصے سے میرے ساتھ نہیں بیٹھا۔ مجھے امید ہے کہ اسے یہ آئیڈیا پسند آئے گا، اور وہ یہ نہیں سوچے گا کہ یہ توہین آمیز یا ایسا کچھ ہے۔

وہ کبھی کبھی اس طرح دلچسپ ہو سکتا ہے۔

O

18 جولائی

میں آج صبح پہاڑی کے نیچے کیمڈن مارکیٹ گئی۔ میں برسوں سے وہاں نہیں گئی۔ جب گیبرئل اور میں ایک دوپہر کو اس کی کھوئی ہوئی جوانی کی تلاش میں وہاں گئے تھے۔ وہ اس وقت وہاں جاتا تھا جب نوعمر کا تھا، جب وہ اور اس کے دوست رات بھر جاگتے، ناچتے، پیتے اور باتیں کرتے تھے۔ وہ صبح سویرے بازار میں آتے اور تاجروں کو اپنے اسٹال لگاتے دیکھتے اور کیمڈن لاک کے پُل پر 'رستافرین' ڈیلرز سے کچھ بھنگ لینے کی کوشش کرتے۔ جب گیبرئل اور میں وہاں گئے تو وہ ڈیلرز اب وہاں نہیں تھے۔ گیبرئل کو مایوسی ہوئی۔ "میں اب اس جگہ کو نہیں

پہچان رہا،" اس نے کہا۔ "یہ ایک صاف ستھرا سیاحوں کا جال ہے۔"

آج یہاں گھومتے پھرتے، میں نے سوچا کہ مارکیٹ اس قدر نہیں بدلی تھی، جیسا کہ گیبرئل بدل گیا تھا۔ یہ اب بھی سولہ سال کے بچوں سے آباد ہے جو دھوپ کو گلے لگائے، اکڑے ہوئے جسموں کے ساتھ نہر کے دونوں طرف پھیلے ہوئے تھے۔ لڑکے چڈی پہنے ہوئے، ننگے سینوں کے ساتھ موجود تھے، اور لڑکیاں بکنی یا براز پہنے ہوئی تھیں۔ جنسی توانائی (Sexual Energy) واضح تھی، جن کے وہ بھوکے تھے اور جوان کی زندگی کی بے تحمل پیاس تھی۔ میں نے گیبرئل کے لیے اچانک خواہش محسوس کی، اس کے جسم اور اس کی مضبوط ٹانگوں کی خواہش، اور اس کی رانیں جو میرے اوپر پڑی رہتی ہیں۔ جب ہم جنسی تعلق کرتے ہیں، تو میں ہمیشہ اس کے لیے ایک ناقابل تشفی بھوک محسوس کرتی ہوں، ہمارے درمیان ایک قسم کا اتحاد محسوس ہوتا ہے، کوئی چیز جو مجھ سے بڑی، ہم سے بڑی، الفاظ سے باہر اور مقدس ہے۔

اچانک میری نظر ایک بے گھر آدمی پر پڑی، جو فرش پر میرے پاس بیٹھا مجھے گھور رہا تھا۔ اس کی پتلون ڈوری سے بندھی ہوئی تھی اور اس کے جوتے ٹیپ کے ساتھ جڑے ہوئے تھے۔ اس کی جلد پر زخم اور چہرے پر دھبے تھے۔ میں نے اچانک اداسی اور بیزاری محسوس کی۔ اس سے باسی پسینے اور پیشاب کی بدبو آرہی تھی۔ ایک لمحے کے لیے مجھے لگا کہ وہ مجھ سے بات کر رہا ہے۔ لیکن وہ صرف سانسوں میں اپنے آپ سے بڑبڑا رہا تھا، اور گندی گالیاں بک رہا تھا۔ میں نے اپنے تھیلے میں کچھ کھلے پیسے دیکھے اور اسے دے دیے۔

پھر میں آہستہ آہستہ، قدم بہ قدم واپس پہاڑی پر گھر چلی گئی۔ اب گرمی بہت زیادہ تیز لگ رہی تھی۔ یہاں ہمیشہ نڈھال کرنے والی گرمی ہوتی ہے۔ کسی وجہ سے میں اس بے گھر آدمی کے خیال کو ٹال نہ سکی۔ ہمدردی کے علاوہ ایک اور احساس تھا جو کسی طرح بے نام نہیں تھا، جس میں ایک قسم کا خوف شامل تھا۔ میں نے اسے اپنی ماں کی گود میں ایک بچے کے طور پر تصور کیا۔ کیا اس نے کبھی سوچا تھا کہ اس کا بچہ پاگل، گندا اور بدبودار ہوگا، فٹ پاتھ پر بڑبڑائے گا، اور فحش باتیں کرے گا؟

میں نے اپنی ماں کے بارے میں سوچا۔ کیا وہ پاگل تھی؟ اس نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے مجھے اپنی منی کار کی مسافر نشست پر کیوں بٹھایا اور ہم نے سرخ اینٹوں کی دیوار کی طرف اسپیڈ کیوں بڑھائی؟ مجھے وہ کار اور اس کا خوشگوار پیلا رنگ ہمیشہ سے پسند تھا۔ وہی پیلا رنگ جو میرے

پینٹ باکس میں ہے۔اب مجھے اس رنگ سے نفرت ہے، جب بھی میں اسے استعمال کرتی ہوں، میں موت کے بارے میں سوچتی ہوں۔

اس نے ایسا کیوں کیا؟ مجھے لگتا ہے کہ مجھے کبھی معلوم نہیں ہوگا۔میں اسے خودکشی سمجھتی تھی۔اب مجھے لگتا ہے کہ یہ قتل کی کوشش تھی۔کیونکہ کار میں میں بھی موجود تھی، ہے نا؟ کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ میں ہی مطلوبہ شکار تھی، اور امی مجھے ہی مارنے کی کوشش کر رہی تھی، خود کو نہیں۔لیکن یہ درست نہیں ہے۔وہ بھلا مجھے کیوں مارنا چاہے گی؟

پہاڑی پر چڑھتے ہوئے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے، میں اپنی ماں، اپنے آپ یا اس غریب بے گھر آدمی کے لئے نہیں رو رہی تھی۔میں سب کے لیے رو رہی تھی۔ہر جگہ بہت زیادہ درد ہے، اور ہم اس سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔سچ تو یہ ہے کہ ہم سب ڈرے ہوئے ہیں۔ہم ایک دوسرے سے خوفزدہ ہیں۔میں اپنے آپ سے اور مجھ میں موجود اپنی ماں سے خوفزدہ ہوں۔کیا اس کی دیوانگی میرے خون میں ہے؟ کیا سچ میں ایسا ہی ہے؟ اور میں......

نہیں رکو۔رک جاؤ......

میں اس کے بارے میں نہیں لکھ رہی ہوں۔نہیں۔

○

20 جولائی

کل رات گیبرئل اور میں رات کے کھانے کے لیے باہر گئے تھے۔عام طور پر ہم جمعہ کے دن باہر جاتے ہیں۔'ڈیٹ نائٹ' گیبرئل اسے ایک پاگل امریکی لہجے میں کہتا ہے۔

گیبرئل ہمیشہ اپنے جذبات کی تخفیف کرتا ہے اور ہر اس چیز کا مذاق اڑاتا ہے جسے وہ معمولی سمجھتا ہے۔وہ اپنے آپ کو روکھا اور غیر جذباتی سمجھنا پسند کرتا ہے۔لیکن سچ یہ ہے کہ وہ باتوں سے نہیں، بلکہ دل سے ایک رومانٹک آدمی ہے۔اعمال الفاظ سے زیادہ بلند آواز میں بولتے ہیں، ہے نا؟ اور گیبرئل کے اعمال مجھے مکمل طور پر پیار کرنے کا احساس دلاتے ہیں۔

"تم کہاں جانا چاہتے ہو؟" میں نے پوچھا۔

"تین آپشنز ہیں۔"

"آگسٹو کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"پہلا آپشن ہی بہتر رہے گا۔"

آگسٹو ہمارا مقامی اطالوی ریسٹورنٹ ہے، جو سڑک کے بالکل نیچے واقع ہے۔ یہ کوئی خاص ریسٹورنٹ نہیں ہے، لیکن یہ گھر کے قریب ہے، اور ہم نے وہاں بہت ساری خوشگوار شامیں گزاری ہیں۔ ہم آٹھ بجے کے قریب وہاں گئے۔ ایئر کنڈیشن کام نہیں کر رہا تھا، لہٰذا ہم گرم، خاموش اور مرطوب ہوا میں کھلی کھڑکی کے پاس بیٹھ گئے اور ٹھنڈی شراب پی۔ میں نے خود کو آخر تک نشے میں محسوس کیا، اور ہم بہت ہنسے، اور کچھ نہیں، سچ میں۔ ہم نے ریستوراں کے باہر بوسے دیے اور گھر آنے پر سیکس کیا۔

شکر ہے، جب ہم بستر میں تھے تو گیبرئل نے پورٹیبل پنکھے پہ کوئی اعتراض نہیں کیا۔ میں نے اسے اپنے سامنے رکھا، اور ہم ایک دوسرے کی بانہوں میں لپٹے ٹھنڈی ہوا میں لیٹ گئے۔ اس نے میرے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے مجھے چوما۔ "میں تم سے پیار کرتا ہوں،" اس نے سرگوشی کی۔ میں نے کچھ نہیں کہا، مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ جانتا ہے کہ میں کیسا محسوس کر رہی ہوں۔

لیکن میں نے اس کا موڈ خراب کر دیا، بے وقوفی سے، اناڑی پن سے یہ پوچھ کر کہ کیا وہ میرے لیے پوز دے گا۔

"میں تمہاری پینٹنگ بنانا چاہتی ہوں،" میں نے کہا۔

"دوبارہ؟ تم پہلے بھی بنا چکی ہو۔"

"یہ چار سال پہلے کی بات ہے۔ میں تمہاری دوبارہ پینٹنگ بنانا چاہتی ہوں۔"

"اوہو،" وہ پرجوش نہیں لگ رہا تھا۔ "تمہارے ذہن میں کیا چل رہا ہے؟"

میں نے ہچکچاہٹ کی اور پھر کہا کہ میں یسوع مسیح کی تصویر بنانا چاہتی ہوں۔ گیبرئل اٹھ کر بیٹھ گیا اور گلا پھاڑ کر ہنس پڑا۔

"اوہ، چھوڑو ایلیشیا۔"

"کیا؟"

"میں اس قسم کے پیار کے بارے میں نہیں جانتا۔ مجھے ایسا نہیں لگتا۔"

"کیوں نہیں؟"

"تم...... کیا سوچ رہی ہو؟ میری صلیب پر تصویر بناؤ گی؟ لوگ کیا کہیں گے؟"

"تمہیں کب سے پرواہ ہے کہ لوگ کیا کہتے ہیں؟"

"میں زیادہ تر چیزوں کے بارے میں نہیں جانتا، لیکن...... میرا مطلب ہے کہ لوگ سوچ سکتے ہیں کہ تم مجھے اسی طرح سے دیکھتی ہو۔"

میں ہنسی۔ "مجھے نہیں لگتا کہ تم خدا کے بیٹے ہو، اگر تمہارا یہی مطلب ہے تو۔ یہ صرف ایک تصویر ہے، جو کچھ اس وقت بن گئی تھی جب میں پینٹنگ کر رہی تھی۔ میں نے جان بوجھ کر اس کے بارے میں نہیں سوچا۔"

"ٹھیک ہے، شاید تم کو اس کے بارے میں سوچنا چاہئے۔"

"کیوں؟ یہ تم پر یا ہماری شادی پر تو کوئی تبصرہ نہیں ہے۔"

"پھر یہ کیا ہے؟"

"مجھے کیا معلوم؟"

اس پر گیبرئل ہنس پڑا اور آنکھیں موند لیں۔ "بالکل ٹھیک۔ اگر تم چاہتی ہو تو ہم کوشش کر سکتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ تم جانتی ہو کہ تم کیا کر رہی ہو۔"

یہ زیادہ تر توثیق کی طرح نہیں لگتا۔ لیکن میں جانتی ہوں کہ گیبرئل مجھ پر اور میری صلاحیتوں پر یقین رکھتا ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو میں کبھی مصورہ نہیں بنتی۔ اگر اس نے میری حوصلہ افزائی اور میرا ساتھ نہ دیا ہوتا، تو میں کالج کے بعد کے ان چند ابتدائی مردہ سالوں سے کبھی باہر نہ نکل پاتی، جب میں جین فیلکس کے ساتھ دیواریں پینٹ کرتی تھی۔ گیبرئل سے ملنے سے پہلے، میں اپنا راستہ بھول گئی تھی، اور کسی نہ کسی طرح میں نے خود کو بھی کھو دیا تھا۔ میں ان نشہ آور پارٹیوں کو یاد نہیں کرتی جو میرے بیس سال تک کی دہائی کے دوران دوستوں کے ساتھ گزرے تھے۔ میں نے انہیں صرف رات کے وقت دیکھا تھا، جو صبح کو غائب ہو جاتے تھے، جیسے ویمپائرز روشنی سے بھاگ جاتے ہیں۔ جب میں گیبرئل سے ملی، تو وہ سب چیزیں جیسے مرجھا گئیں، جو مجھے پھر کبھی یاد بھی نہ رہیں۔ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں تھی، اب وہ میرے پاس ہے۔ اس نے مجھے یسوع مسیح کی طرح بچایا۔ شاید وہ یہی پینٹنگ ہے۔ گیبرئل میری پوری دنیا ہے، اس دن سے جب ہم ملے تھے۔ میں اس سے پیار کروں گی چاہے وہ کچھ بھی کرے، یا کچھ بھی ہو، چاہے وہ مجھے کتنا ہی پریشان کرتا ہے، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ وہ کتنا بے ڈھنگ، گندا، بے فکر اور خود غرض ہے۔ وہ مجھے ویسا ہی قبول ہے، جیسا کہ وہ ہے۔

اور جب تک موت ہم کو جدا نہیں کرتی۔

O

21 جولائی

آج گیبرئل میرے لیے اسٹوڈیو میں آ کر بیٹھ گیا۔

"مجھ سے پھر یہ سب کئی دنوں تک نہیں ہوگا۔" اس نے کہا، "تم نے یہ کام کب تک جاری رکھنے کا ارادہ کیا ہے؟"

"اسے درست کرنے میں ایک سے زیادہ سیشن لگیں گے۔"

"کیا یہ صرف ایک ساتھ زیادہ وقت گزارنے کی چال نہیں ہے؟ اگر ایسا ہے تو کیا خیال ہے، ہم تمہید چھوڑ کر بستر میں کیوں نہ چلے جائیں؟"

مجھے ہنسی آئی۔ "شاید بعد میں۔ اگر تم بنا کسی پریشانی کے سیدھی طرح بیٹھے رہے تو۔"

میں نے اسے پنکھے کے سامنے کھڑا کیا۔ اس کے بال ہوا میں اڑ رہے تھے۔

"مجھے کیسا نظر آنا چاہیے؟" اس نے ایک پوز مارا۔

"اس طرح نہیں۔ جیسے تم ہو، وہ ہی رہو۔"

"کیا تم نہیں چاہتی کہ میں تھوڑے غصے کا اظہار کروں؟"

"مجھے یقین نہیں ہے کہ یسوع مسیح تکلیف میں مبتلا ہوا ہوگا۔ میں نے اسے اس طرح نہیں دیکھا۔ چہرہ ادھر ادھر نہ کرو۔ بس وہیں کھڑے رہو۔ اور حرکت نہ کرو۔"

"تم تو باس بن گئی۔"

وہ تقریباً بیس منٹ تک کھڑا رہا۔ پھر اس نے یہ کہتے ہوئے پوز توڑا کہ وہ تھک گیا ہے۔

"بیٹھو پھر۔ لیکن بات نہ کرو۔ میں تمہارے چہرے پر کام کر رہی ہوں۔"

گیبرئل ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور میرے کام کے دوران خاموش رہا۔ مجھے اس کے چہرے کی تصویر بنانے میں مزہ آیا۔ یہ ایک اچھا چہرہ ہے: مضبوط جبڑے، اونچی گال کی ہڈیاں اور خوبصورت ناک۔ وہ اسپاٹ لائٹ میں بیٹھا، کسی یونانی مجسمے کی طرح لگ رہا تھا۔ کسی قسم کا ہیرو۔

لیکن کچھ غلط تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ کس وجہ سے میں بہت زیادہ زور دے رہی

تھی۔ میں صرف اس کی آنکھیں اور رنگ ٹھیک سے نہیں بنا پائی۔ میں نے گیبرئل میں سب سے پہلی چیز جو کبھی دیکھی وہ اس کی آنکھوں کی چمک تھی، جو دونوں پتلیوں میں ایک چھوٹے سے ہیرے کی طرح تھیں۔ لیکن اب کسی وجہ سے میں اسے نہیں دیکھ پاتی۔ ہوسکتا ہے کہ اب مجھ میں وہ قابلیت نہ رہی ہو، یا ہوسکتا ہے کہ گیبرئل کے پاس ایسا کچھ ہے جو تصویر میں بھرا نہیں جاسکتا۔ آنکھیں مردہ اور بے جان رہ گئیں تھیں۔ مجھے اپنے آپ پر غصہ آیا۔

"اُف،" میں نے کہا۔ "کام ٹھیک سے نہیں ہورہا ہے۔"

"کیا بریک کا وقت ہے؟"

"ہاں۔ بریک کا وقت ہے۔"

"کیا ہم سیکس کریں؟"

اس سے مجھے ہنسی آگئی۔ "ٹھیک ہے۔"

گیبرئل نے چھلانگ لگائی، مجھے پکڑ لیا، اور چوما۔ ہم نے اسٹوڈیو میں، فرش پر ہی سیکس کیا۔

ساری عمر، میں گیبرئل کی تصویر میں بے جان آنکھوں کو دیکھتی رہی۔ وہ مجھے گھور رہیں تھیں، میرے اندر جل رہی تھیں۔ مجھے منہ موڑنا پڑا۔

لیکن میں پھر بھی محسوس کرسکتی تھی کہ وہ دیکھ رہی ہیں۔

دوسرا باب

میں نے ڈیومیڈس کو تلاش کیا تاکہ اسے ایلیشیا کے ساتھ اپنی ملاقات کی خبر دے سکوں۔ وہ اپنے دفتر میں تھا اور میوزک شیٹس کے ڈھیروں کا جائزہ لے رہا تھا۔

"ٹھیک ہے،" اس نے نظر نہیں اٹھائی، "ملاقات کیسی رہی؟"

"یہ کوئی ملاقات نہیں تھی۔"

ڈیومیڈس نے مجھ پر ایک سوالیہ نظر ڈالی۔

میں ہچکچایا۔ "اس کو ٹھیک کرنے میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ایلیشیا کچھ سوچنے اور محسوس کرنے کے قابل ہو۔"

"بالکل۔ اور آپ کا خیال ہے کہ......؟"

"اس مریض کے پاس پہنچنا ناممکن ہے، جس کو اوور ڈوز دیا جا رہا ہو۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ چھ فٹ پانی میں ہے۔"

ڈیومیڈس کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔ "میں اس بارے میں بات نہیں کروں گا۔ میں اصل میں اس کی دوائی کے صحیح ڈوز سے واقف نہیں ہوں۔"

"میں نے یوری کے ساتھ چیک کیا تھا۔ رسپیریڈون سولہ ملی گرام استعمال ہو رہی ہے جو ایک گھوڑے کا ڈوز ہے۔"

ڈیومیڈس کی بھوں اوپر ہو گئی۔ "یہ یقیناً بہت زیادہ ہے، ہاں۔ یہ شاید کم کی جا سکتی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ کرسچن ایلیشیا کی دیکھ بھال کرنے والی ٹیم کا سربراہ ہے۔ آپ کو اس سے

بات کرنی چاہیے۔"

"مجھے لگتا ہے کہ آپ کا کہنا ٹھیک رہے گا۔"

"ٹھیک ہے۔" ڈیومیڈس نے مجھے ایک مشکوک نظر سے دیکھا۔ "آپ اور کرسچن ایک دوسرے کو پہلے سے جانتے ہیں، ہے نا؟ براڈ مور سے؟"

"بہت کم۔"

ڈیومیڈس نے فوری طور پر جواب نہیں دیا۔ وہ اپنی ڈیسک پر بیٹھے باداموں کی ایک چھوٹی ڈش کے پاس پہنچا اور مجھے پیش کی۔

میں نے سر ہلایا۔

اس نے اپنے منہ میں بادام ڈالا اور اسے دانتوں سے چڑ مڑ کر کے چباتے ہوئے مجھے دیکھتا رہا۔ "مجھے بتاؤ، کیا تمہارے اور کرسچن کے درمیان سب کچھ دوستانہ ہے؟"

"یہ ایک عجیب سوال ہے۔ آپ یہ کیوں پوچھ رہے ہیں؟"

"کیونکہ مجھے اس قسم کا پتا چلا ہے۔"

"میری طرف سے تو ایسا کچھ نہیں ہے۔"

"تو کیا اس کی طرف سے ہے؟"

"آپ کو اس سے پوچھنا پڑے گا۔ مجھے کرسچن سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔"

"اچھا۔ شاید مجھے ایسا لگ رہا ہے۔ لیکن میں کچھ محسوس کر رہا ہوں ...... اور اس پر میری نظر ہے۔ کوئی جارحیت یا مسابقت کام میں مداخلت کر رہی ہے۔ آپ دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے، ایک دوسرے کے خلاف نہیں۔"

"میں یہ اچھی طرح جانتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے، کرسچن کو اس بحث میں شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ تم چاہتے ہو کہ ایلیشیا کچھ محسوس کرے۔ ہاں۔ لیکن یاد رکھو، زیادہ محسوس کی ہوئی چیزیں زیادہ خطرناک بھی ہو سکتی ہیں۔"

"خطرناک، لیکن کس کے لیے؟"

"یقیناً ایلیشیا کے لئے۔" ڈیومیڈس نے میری طرف انگلی گھمائی۔ "یہ مت بھولنا کہ جب ہم اسے پہلی بار یہاں لائے تو وہ خودکشی کرنے کے جنون میں تھی۔ اس نے اپنی زندگی ختم کرنے کی کئی بار کوشش کی، اور دوائی نے ہی اسے مستحکم رکھا۔ دوائی اسے زندہ رکھتی آئی ہے۔ اگر

ہم ڈوز کم کرتے ہیں، تو ممکن ہے کہ وہ اپنے جذبات سے مغلوب ہو کے زندگی کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہو جائے۔ کیا تم یہ خطرہ مول لینے کے لیے تیار ہو؟"

میں نے ڈیومیڈس کی بات کو سنجیدگی سے سنا۔ لیکن میں نے سر ہلایا۔ "یہ ایک خطرہ ہے، جو مجھے یقین ہے کہ ہمیں لینے کی ضرورت ہے، پروفیسر۔ ورنہ ہم اس تک کبھی نہیں پہنچ پائیں گے۔"

ڈیومیڈس نے کندھے اچکائے۔ "پھر میں تمہاری طرف سے کرسچن سے بات کروں گا۔"

"شکریہ۔"

"ہم دیکھیں گے کہ وہ کیسا ردعمل ظاہر کرتا ہے۔ ماہر نفسیات اکثر یہ بتانے پر اچھا جواب نہیں دیتے کہ وہ اپنے مریضوں کو دوا کیسے دیتے ہیں۔ بلاشبہ، میں اسے مسترد کر سکتا ہوں، لیکن میں ایسا کرنے کا رجحان نہیں رکھتا، مجھے اس کے ساتھ اس موضوع پر بات کرنے دیں۔ میں تم کو بتاؤں گا کہ وہ کیا کہتا ہے۔"

"جب آپ اس سے بات کریں تو میرا ذکر نہ کریں پلیز۔"

"میں سمجھ گیا، ٹھیک ہے،" ڈیومیڈس عجیب انداز میں مسکرایا۔ "بہت اچھا، میں نہیں کروں گا۔"

اس نے اپنی ڈیسک سے ایک چھوٹا سا پیکٹ نکالا اور اسے کھولا، جس میں سگاروں کی ایک لمبی قطار ظاہر ہوئی۔ اس نے مجھے پیشکش کی۔ میں نے سر ہلایا۔

"تم سگریٹ نہیں پیتے؟" وہ حیران سا لگ رہا تھا۔ "تم مجھے سموکر دکھتے ہو۔"

"نہیں، نہیں۔ بس میں کبھی کبھار سگریٹ پی لیتا ہوں، ویسے میں انہیں چھوڑنے کی کوشش کر رہا ہوں۔"

"اچھا، بہت اچھا۔" اس نے کھڑکی کھولی۔ "کیا تم نے یہ لطیفہ سنا ہے کہ سگریٹ کے بغیر کوئی بھی تھراپسٹ نہیں بن سکتا؟ اس کا مطلب ہے کہ تم کسی الجھن کا شکار ہو۔" وہ ہنسا اور ایک سگار منہ میں ڈالا۔ "مجھے لگتا ہے کہ اس جگہ پر ہم سب تھوڑے سے پاگل ہیں۔ کیا تم کو اس سائن بورڈ کا پتا ہے جو دفاتر میں لگاتے ہیں؟ 'یہاں سگریٹ پینا منع ہے' لیکن سگریٹ پینے سے مدد ملتی ہے۔"

ڈیومیڈس پھر سے ہنس پڑا۔ اس نے سگار جلایا اور کش مار کر دھواں اڑایا۔ میں نے اسے رشک سے دیکھا۔

تیسرا باب

دوپہر کے کھانے کے بعد میں باہر نکلنے کی کوشش میں کاریڈور میں گھومتا رہا۔ میں باہر چھپ کر سگریٹ پینے کا ارادہ کر رہا تھا، لیکن اندرا نے مجھے فائر اسکیپ (Fire Escape) میں دیکھ لیا۔ اس نے فرض کیا کہ میں کھو گیا ہوں۔

"فکر نہ کرو تھیو،" اس نے میرا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔ "مجھے بھی ماحول کو سمجھنے میں مہینے لگے تھے، ایک بھول بھلیاں کی طرح جس سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ میں اب بھی کبھی کبھار کھو جاتی ہوں اور مجھے یہاں دس سال ہو گئے ہیں۔" وہ ہنسی۔ اس سے پہلے کہ میں اعتراض کر سکوں، وہ 'گولڈ فش باؤل' (گلاس اسٹیشن جہاں سب نرسیں کام کرتی ہیں) میں چائے کے کپ کے لیے میری رہنمائی کر رہی تھی۔

"میں کیتلی رکھتا ہوں۔ موسم خراب ہے، ہے نا؟ کاش برف باری ہو جائے اور اسے..... برف ایک بہت ہی طاقتور تصوراتی علامت ہے، کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟ برف ہر چیز کو صاف کر دیتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ مریض اس کے بارے میں کیسی کیسی باتیں کرتے رہتے ہیں؟ باہر برف دیکھو۔ برف کتنی دلچسپ چیز ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔"

مجھے حیرت ہوئی، اس نے اپنا بیگ کھولا اور کلنگ فلم میں لپٹے ہوئے کیک کا ایک موٹا سا ٹکڑا نکالا۔ اس نے اسے میرے ہاتھ میں تھما دیا۔ "اخروٹ کیک کھاؤ۔ میں نے کل رات ہی بنایا ہے، تمہارے لیے۔"

"اوہ، شکریہ، میں....."

"میں جانتی ہوں کہ یہ غیر روایتی ہے، لیکن میں ہمیشہ سیشن کے دوران بے قابو مریضوں کو کیک کا ٹکڑا دے کر ان سے بہتر نتائج حاصل کر لیتی ہوں۔"

میں ہنسا۔ "آپ بھلے ایسا کریں۔ لیکن کیا میں کوئی بے قابو مریض ہوں؟"

اندرا ہنس پڑی۔ "نہیں، اگر چہ مجھے لگتا ہے کہ یہ عملے کے بے قابو ممبران پر بھی کام کرتا ہے، لیکن تم ان میں سے نہیں ہو۔ تھوڑی سی چینی موڈ کو بہت بہتر بنا دیتی ہے۔ میں کینٹین کے لیے بھی کیک بناتی تھی، لیکن پھر اا سٹیفنی نے ہنگامہ آرائی کی اور بکواس کر کے اعلان کیا کہ باہر سے لائے جانے والی چیزیں صحت اور حفاظت کے حوالے سے بہتر نہیں ہیں۔ تم کو لگتا ہے کہ میں برتنوں میں اسمگلنگ کر رہی تھی۔ لیکن میں اب بھی چالاکی سے تھوڑا بہت بنا لیتی ہوں۔ یہ آمر ریاست کے خلاف میری بغاوت کے جیسا ہے۔ لے لو۔"

یہ گزارش نہیں تھی، بلکہ حکم تھا۔ میں نے تھوڑا سا کیک کھایا۔ کیک اچھا تھا۔ چبانے والا، میٹھا۔ میرا منہ بھرا ہوا تھا، اس لیے میں نے بات کرتے ہوئے اسے اپنے ہاتھ سے ڈھانپ لیا۔

"مجھے لگتا ہے کہ یقینی طور پر اس سے آپ کے مریضوں کا موڈ اچھا ہو جائے گا۔"

اندرا ہنسی اور خوش دکھائی دی۔ میں نے محسوس کیا کہ میں اسے کیوں پسند کرتا ہوں، اس نے ایک ماں جیسا سکون پیدا کیا تھا۔ اس نے مجھے اپنے پرانے تھراپسٹ روتھ کی یاد دلائی۔ اس کی طرف سے لڑائی کرنے یا پریشان ہونے کا تصور مشکل تھا۔

میں نے کمرے کے ارد گرد نظر دوڑائی جب وہ چائے بنا رہی تھی۔ نرسوں کا اسٹیشن ہمیشہ ایک نفسیاتی یونٹ کا مرکز رہا ہے: اس طرف عملہ کا آنا جانا رہتا ہے، اور یہ وہ جگہ ہے جہاں سے وارڈوں کو روزانہ چلایا جاتا ہے، اور جہاں تمام عملی فیصلے کیے جاتے ہیں۔ گولڈ فش باؤل نرسوں کی اسٹیشن کا عرفی نام تھا، کیونکہ اس کی دیواریں مضبوط شیشے کی بنی ہوئی تھیں، یعنی عملہ کم از کم مریضوں پر نظر رکھ سکتا تھا۔ عملی طور پر، مریض باہر بے سکونی سے منڈلا رہے تھے، گھور رہے تھے، ہمیں دیکھ رہے تھے، اس لیے ہم مسلسل ان کی نگرانی میں تھے۔ اس چھوٹی سی جگہ میں کرسیاں بھی کم تھیں، اور جو موجود تھیں ان پر عام طور پر نرسیں بیٹھ کر نوٹس ٹائپ کرتی تھیں۔ اس لیے آدمی زیادہ تر کمرے کے بیچ میں کھڑے ہو سکتے تھے یا کسی ڈیسک کے ساتھ عجیب طرح سے جھک سکتے تھے، جس سے ایک ہجوم کا احساس ہوتا ہے، چاہے اس میں کتنے ہی لوگ کیوں نہ ہوں۔

"یہ لو، پیارے۔" اندرا نے مجھے چائے کا ایک مگ دیا۔

"شکریہ۔"

کرسچن اندر آیا اور اس نے میری طرف سر ہلایا۔ اس سے پیپرمنٹ گم کی شدید بو آ رہی تھی جسے وہ ہمیشہ چباتا رہتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ جب ہم براڈمور میں اکٹھے ہوتے تھے تو وہ بہت زیادہ سگریٹ نوشی کرتا تھا۔ یہ ان چند چیزوں میں سے ایک تھی جو ہم میں مشترک تھیں۔ اس کے بعد کرسچن نے سموکنگ چھوڑ دی اور شادی کر لی تھی، اور اس کی ایک بیٹی تھی۔ میں نے سوچا کہ وہ کیسا باپ ہوگا۔ وہ مجھے خاص طور پر رحم دل نہیں لگا۔

اس نے مجھے ایک ٹھنڈی مسکراہٹ دی۔ "تم سے دوبارہ اس طرح ملنا بہت دلچسپ ہے، تھیو۔"

"دنیا بہت چھوٹی ہے۔"

"مینٹل ہیلتھ ٹرمس (Mental Health terms) میں ایسا ہوتا ہے، ہاں۔" کرسچن نے کہا، گویا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی دوسری بڑی دنیا میں بھی پایا جا سکتا ہے۔ میں نے تصور کرنے کی کوشش کی کہ وہ دنیا کیسی ہوگی۔ میں اس کا صرف جم یا کسی فٹ بال کے میدان میں ہی تصور کر سکتا تھا۔

کرسچن نے چند سیکنڈ تک میری طرف دیکھا۔ میں اس کی توقف کی عادت بھول گیا تھا جو اکثر لمبی ہوتی تھی، اور انتظار کرنے پر مجبور کرتی تھی، جس میں وہ اپنے جواب پر غور کرتا تھا۔ اس نے مجھے یہاں بھی اتنا ہی پریشان کیا جتنا اس نے براڈمور میں کیا تھا۔

"تم ٹیم میں ایک برے وقت میں شامل ہو رہے ہو۔" اس نے آخر کہہ دیا۔ "ڈیموکلس (Damocles) کی تلوار گرد و پر لٹک رہی ہے۔"

"تم کو لگتا ہے کہ یہ وقت اتنا ہی برا ہے؟"

"یہ صرف وقت کی بات ہے۔ ٹرسٹ ہمیں جلد یا بدیر بند کرنے کا پابند ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"

"کیا مطلب؟"

"مطلب، چوہے ایک ڈوبتے ہوئے جہاز کو چھوڑ دیتے ہیں، وہ بورڈ پر نہیں چڑھتے۔" میں کرسچن کی غیر واضح جارحیت سے چونک گیا۔ میں نے اسے چارہ نہ ڈالنے کا فیصلہ

کیا۔ میں نے کندھے اچکائے۔ "ممکن ہے۔ لیکن میں چوہا نہیں ہوں۔"

اس سے پہلے کہ کرسچن کوئی جواب دیتا، ایک زوردار آواز نے جیسے وہاں چھلانگ لگا دی ہو۔ ایلف شیشے کی دوسری طرف تھی جو اپنی مٹھیوں سے اس پر ہتھوڑے مار رہی تھی۔ اس نے شیشے پر چہرا دبایا ہوا تھا جو اس کی ناک کو کچل رہا تھا، جس نے اس کی شکل کو بگاڑ دیا تھا، اور اسے تقریباً شیطانی بنا دیا گیا تھا۔

"میں یہ گند مزید نہیں لوں گی۔ مجھے اس سے نفرت ہے، یہ بہت ہی گھٹیا گولیاں ہیں......"

کرسچن نے شیشے کی ایک چھوٹی سی ہیچ (Hatch) کھولی اور بولا۔ "اب اس پر بحث کرنے کا وقت نہیں ہے، ایلف۔"

"میں تم کو بتا رہی ہوں، میں انہیں مزید نہیں لوں گی، وہ مجھے بیمار کر دیتی ہیں۔"

"میں اب اس پر بات نہیں کر رہا ہوں۔ مجھ سے ملنے کا وقت طے کرو اور دفع ہو جاؤ پلیز!"

ایلف کے ماتھے پر بل پڑ گئے، اس نے ایک لمحے کے لیے کچھ سوچا، پھر وہ شیشے سے چہرہ ہٹا کر پلٹ گئی۔ اس کے چہرے پر ایک مدھم سا گاڑھا دائرہ بن گیا تھا۔

"بہت ہی دلچسپ عورت ہے،" میں نے کہا۔

کرسچن بڑبڑایا۔ "بہت پیچیدہ بھی۔"

اندرا نے سر ہلایا۔ "بیچاری ایلف۔"

"وہ یہاں کس لیے ہے؟"

"اس نے دو قتل کیے ہیں،" کرسچن نے کہا۔ "اپنی ماں اور بہن کا۔ جب وہ سو رہی تھیں تو ان کا گلا گھونٹ دیا۔"

میں نے شیشے سے جھانکا۔ ایلف دوسرے مریضوں کے ساتھ شامل ہو گئی تھی۔ وہ ان کے اوپر جھک گئی تھی۔ ان میں سے ایک نے اس کے ہاتھ میں کچھ پیسے تھمائے جو اس نے جیب میں ڈال دیے۔

پھر میں نے دیکھا کہ ایلیشیا کمرے کے بالکل آخر میں کھڑکی کے پاس بیٹھی باہر دیکھ رہی تھی۔ میں نے ایک لمحے کے لیے اسے دیکھا۔

کرسچن نے میری نظروں کا پیچھا کیا اور کہا،" ویسے، میں پروفیسر ڈیومیڈس سے ایلیشیا کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ رسپیریڈون کے کم ڈوز پر کیسا ردعمل ظاہر کرتی ہے۔ میں اسے پانچ ملی گرام کے ڈوز تک لے آیا ہوں۔"

"اچھا۔"

"میں نے سوچا کہ تم ضرور جاننا چاہتے ہو گے، کیونکہ میں نے سنا ہے کہ تم نے اس کا ایک سیشن بھی لیا ہے۔"

"جی ہاں۔"

"ہمیں اس کی باریک بینی سے نگرانی کرنی ہوگی کہ وہ اس تبدیلی پر کیسا ردعمل ظاہر کرتی ہے۔ اور اگلی بار جب تمہیں کوئی مسئلہ درپیش آئے کہ میں اپنے مریضوں کو دوائیاں کیسے دے رہا ہوں، تو سیدھا میرے پاس آجایئے گا۔ میرے پیچھے چپکے سے ڈیومیڈس کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے۔" کرسچن نے میری طرف دیکھ کر کہا۔

میں اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔"میں نہ تو اس کے پاس چپکے سے گیا تھا، اور نہ ہی مجھے تم سے براہ راست بات کرنے میں کوئی مشکل ہے، کرسچن۔"

اب ایک غیر آرام دہ وقفے کا دور تھا۔ کرسچن نے اپنے آپ سے سر ہلایا، جیسے اس نے کسی چیز کے بارے میں اپنا ذہن بنا لیا ہو۔"کیا تم کو پتا ہے کہ ایلیشیا بارڈر لائن پر ہے؟ اس پر تھراپی بھی کام نہیں کرے گی۔ تم اپنا وقت ضائع کر رہے ہو۔"

"تم کو کیسے معلوم کہ وہ بارڈر لائن پر ہے، وہ تو صرف بات نہیں کر سکتی؟"

"وہ بات نہیں کرے گی۔"

"تمہیں لگتا ہے کہ وہ دھوکا دے رہی ہے؟"

"ہاں، مجھے ایسا لگتا ہے۔"

"اگر وہ دھوکا دے رہی ہے تو پھر وہ بارڈر لائن پر کیسے ہو سکتی ہے؟"

کرسچن غصے میں دکھائی دے رہا تھا۔

اندرا نے اس کے جواب سے پہلے مداخلت کی۔"معزرت کے ساتھ، مجھے نہیں لگتا کہ بارڈر لائن جیسے عام اصطلاحات خاص طور پر مددگار ہیں۔ ان میں کوئی خاص فائدہ نہیں ہے۔" اس نے کرسچن کی طرف دیکھا۔" ویسے یہ کرسچن کا سبجیکٹ ہے اور میں اکثر اس سے متفق نہیں ہوتی

ہوں۔"

"اور آپ کا ایلیشیا کے بارے میں کیا خیال ہے؟" میں نے اس سے پوچھا۔

اندرا نے ایک لمحے کے لیے اس سوال پر غور کیا۔" وہ مجھے اپنی بیٹی کی طرح لگتی ہے۔ یہ میرا انسداد منتقلی (Countertransference) ہے، یہ وہی ہے جو وہ مجھ میں لاتی ہے، مجھے لگتا ہے کہ اسے کسی کی ضرورت ہے جو اس کی دیکھ بھال کرے۔" اندرا میری طرف دیکھ کر مسکرائی۔

"اور اب اس کے پاس کوئی ہے۔ اس کے پاس تم ہو۔"

کرسچن پریشان کن طور پر ہنسا۔" اتنا کند ذہن ہونے کے لئے مجھے معاف کریں، لیکن اگر وہ بات نہیں کرتی ہے تو اس کو تھراپی سے کیسے فائدہ ہوگا؟"

"تھراپی صرف باتوں کی حد تک نہیں ہے،" اندرا نے کہا،" یہ ایک محفوظ جگہ اور پُر مشتمل ماحول فراہم کرنے کے بارے میں ہے۔ زیادہ تر رابطہ غیر زبانی ہوتا ہے، جیسا کہ مجھے یقین ہے کہ آپ جانتے ہیں۔"

کرسچن نے میری طرف آنکھیں پھیر لیں۔" گڈ لک، یار۔ آپ کو اس کی ضرورت ہوگی۔"

چوتھا باب

"ہیلو، ایلیشیا،" میں نے کہا۔

ایلیشیا کا ڈوز کم ہوئے چند ہی دن گزرے تھے، اور اس کی طبیعت میں فرق واضح تھا۔ وہ اپنی حرکات میں کافی رواں لگ رہی تھی۔ اس کی آنکھیں صاف تھیں۔ اس کی وہ دھند بھری نگاہیں اب نہیں رہی تھیں۔ وہ اب مختلف لگ رہی تھی۔

وہ یوری کے ساتھ دروازے پر کھڑی جھجک محسوس کر رہی تھی۔ اس نے مجھے گھور کر دیکھا، جیسے واضح طور پر وہ پہلی بار مجھے دیکھ رہی ہو۔ میں حیران تھا کہ وہ کیا نتیجہ اخذ کر رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس نے آگے بڑھنا محفوظ سمجھا، اندر چلی آئی اور بغیر پوچھے بیٹھ گئی۔

میں نے یوری کو باہر جانے کے لیے اشارہ کیا۔ اس نے ایک لمحے کے لیے سوچا، پھر اپنے پیچھے دروازہ بند کر دیا۔

میں ایلیشیا کے سامنے بیٹھ گیا۔ ایک لمحے کے لیے خاموشی چھا گئی۔ باہر سے بارش کی بے چین کر دینے والی آواز آ رہی تھی، جس کے قطرے کھڑکی سے ٹپک رہے تھے۔ آخرکار میں بول اٹھا۔

"آپ کیسا محسوس کر رہی ہیں؟"

کوئی ردعمل نہیں۔ ایلیشیا نے مجھے گھور کر دیکھا۔ اس کی آنکھیں چراغوں جیسی نڈر تھیں۔

میں نے اپنا منہ کھول کر بند کر دیا۔ میں نے بات کر کے ماحول کو پُر کرنے کی خواہش کے خلاف مزاحمت کرنے کا عزم کر رکھا تھا۔ اور میں نے خاموش رہنے اور صرف وہیں بیٹھ کر کچھ

غیر زبانی باتیں کرنے کی امید کی، اس لئے کہ ہمارے لیے اس طرح اکٹھے بیٹھنا بہتر ہے، کہ میں اسے تکلیف نہ پہنچاؤں، تاکہ وہ مجھ پر بھروسہ کر سکے۔ ایلیشیا سے بات کرنے میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے، مجھے اس کا اعتماد جیتنے کی ضرورت تھی۔ اور اس میں وقت لگے گا، راتوں رات تو کچھ بھی ہونے سے رہا۔ یہ عمل گلیشیئر کی طرح آہستہ آہستہ حرکت کرے گا، لیکن یہ حرکت کرے گا ضرور۔

جیسے ہی ہم خاموشی سے وہاں بیٹھے تو میرا سر درد سے پھٹنے لگا۔ سر درد شروع ہو گیا، جو کہ کسی راز کے فاش ہونے کی علامت تھا۔ میں نے روتھ کے بارے میں سوچا، جو کہتی تھی، "ایک اچھا تھراپسٹ بننے کے لیے، آپ کو اپنے مریضوں کے جذبات کو قبول کرنا چاہیے، لیکن آپ کو ان پر قائم نہیں رہنا چاہیے، کیونکہ وہ آپ کے نہیں ہیں۔" دوسرے لفظوں میں، میرے سر میں یہ درد میرا نہیں تھا، ایلیشیا کا تھا۔ اور اداسی کی یہ اچانک لہر، یہ مرنے کی خواہش، ان سے بھی میرا تعلق نہیں تھا۔ اس کا تھا، سب اس کا۔ میں وہاں بیٹھا، اس کے لیے کچھ محسوس کر رہا تھا، میرا سر گھوم رہا تھا اور میرے پیٹ میں ہلچل مچی تھی، جیسے گھنٹے گذر گئے ہوں۔ بالآخر پچاس منٹ ہو گئے۔

میں نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔ "ہمیں اس ملاقات کو ابھی ختم کرنا چاہیے۔"

ایلیشیا نے سر جھکا کر اپنی گود میں دیکھا۔ میں ہچکچایا۔ میں دہل گیا۔ میں نے اپنی آواز نیچی کر کے دل سے کہا۔

"میں آپ کی مدد کرنا چاہتا ہوں، ایلیشیا۔ آپ کو مجھ پر یقین کرنا ہوگا۔ سچ تو یہ ہے کہ میں واضح طور پر آپ کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔"

اس پر ایلیشیا نے نظر اٹھا کر دیکھا۔ اس نے مجھے گھور کر دیکھا۔

تم میری مدد نہیں کر سکتے، اس کی آنکھیں چیخ اٹھیں۔ اپنے آپ کو دیکھو، تم بمشکل ہی اپنی مدد کر سکتے ہو۔ تم اتنا کچھ جاننے اور عقلمند ہونے کا دکھاوا کرتے ہو، لیکن تمہیں میری بجائے یہاں بیٹھنا چاہیے۔ پاگل، دھوکے باز، جھوٹے......

جیسے ہی اس نے مجھے گھور کر دیکھا، میں اس بات سے آگاہ ہو گیا کہ مجھے پورے سیشن میں کیا پریشانی تھی۔ اسے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے، لیکن ایک سائیکو تھراپسٹ جسمانی رویے، گفتگو اور آنکھوں میں موجود چمک سے ذہنی پریشانی کو پہچاننے کے لیے جلدی سے آمادہ ہو جاتا ہے۔ اور یہی چیز مجھے پریشان کرتی تھی: اس نے جو کچھ کیا تھا، جھیلا تھا، اور برسوں سے

دوائیاں لینے کے باوجود بھی اس کی نیلی آنکھیں گرمیوں کے دن کی طرح صاف اور بن بادل رہیں۔ وہ پاگل نہیں تھی۔تو وہ کیا تھی؟ اس کی آنکھوں میں کیا تاثرات تھے۔صحیح لفظ کیا تھا؟ یہ تھا......

اس سے پہلے کہ میں سوچنا ختم کرتا، ایلیشیا کرسی سے اچھل پڑی۔ وہ میری طرف لپکی، اس کے ہاتھ پنجوں کی طرح پھیلے ہوئے تھے۔ میرے پاس بھاگنے یا راستے سے ہٹنے کا وقت نہیں تھا۔ وہ میرا توازن بگاڑتے ہوئے میرے اوپر چڑھ گئی۔ ہم فرش پر گر گئے۔

میرے سر کا پچھلا حصہ دیوار سے ٹکرایا۔ اس نے بار بار میرا سر دیوار سے ٹکرایا، خراشیں پہنچائیں، تھپڑ اور پنجے مارنا شروع کر دئے۔ اسے دور پھینکنے میں میری پوری طاقت لگ گئی۔

میں فرش کے ساتھ رینگتا ہوا ڈیسک تک پہنچا۔ میں نے اٹیک الارم کے لیے ٹٹولنا شروع کیا۔ جیسے ہی میری انگلیوں نے اسے پکڑا، ایلیشیا مجھ پر کود پڑی اور اپنے ہاتھوں سے الارم پر وار کرنا شروع کر دیا۔

"ایلیشیا......"

اس کی انگلیاں میری گردن کے گرد تنگ تھیں، جن سے میرا دم گھٹ رہا تھا۔ میں نے الارم تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن اس تک نہیں پہنچ سکا۔ اس کے ہاتھ سخت ہوتے گئے، میں سانس نہیں لے سکتا تھا۔ میں نے ایک اور کوشش کی اور اس بار میں الارم کو پکڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ میں نے الارم دبا دیا۔

ایک بلند چیخ نے میرے کان پھاڑ لیے، مجھے بہرا کر دیا۔ میں دور سے دروازہ کھلنے کی آواز اور یوری کو مدد کے لیے پکارتے سن سکتا تھا۔ ایلیشیا کو مجھ سے گھسیٹ لیا گیا، میرا گلا آزاد ہو گیا، اور میں سانس لینے کے لیے ہانپ گیا۔

ایلیشیا کو سنبھالنے میں چار نرسوں کی مدد کی ضرورت پڑی۔ وہ روئی، اس نے لاتیں ماریں اور کسی مخلوق کی طرح لڑی۔ وہ انسان نہیں، بلکہ ایک جنگلی جانور لگ رہی تھی۔ کوئی بدہیئت۔ کرسچن نمودار ہوا اور اسے پرسکون کیا۔ وہ ہوش کھو بیٹھی تھی۔

آخر کار خاموشی چھا گئی۔

پانچواں باب

"اس سے کچھ زیادہ تکلیف ہوگی۔"

یوری گولڈفش باؤل میں میرے خونی خراشوں کا علاج کر رہا تھا۔ اس نے اینٹی سیپٹک کی بوتل کھولی اور کاٹن دول سے میرے زخموں کو پونچھا۔ دوا کی بدبو مجھے اسکول کی بیمار کھاڑی میں لے گئی، جس نے کھیل کے میدان میں لڑائی کے نشانات۔ میرے رگڑے ہوئے گھٹنوں اور کھرچی ہوئی کہنیوں کی یادیں تازہ کر دیں۔ مجھے ایک گرم اور آرام دہ احساس یاد آیا، جب میٹرون نے میری دیکھ بھال کی تھی، اس نے پٹی باندھی تھی اور ایک ابلی ہوئی میٹھی چیز میری بہادری کے انعام کے طور پر مجھے دی تھی۔ پھر میری جلد پر اینٹی سیپٹک کا درد مجھے تیزی سے حال میں واپس لے آیا، جہاں مجھے جو چوٹیں پیش آئیں تھیں وہ اتنی آسانی سے ٹھیک ہونے والی نہیں تھیں۔ میں نے سر جھکالیا۔

"لگتا ہے جیسے اس نے میرے سر پر ہتھوڑے سے مارا ہو۔"

"یہ ایک ناگوار چوٹ ہے۔ آپ کو کل سوجن بھی ہو سکتی ہے۔ بہتر ہے کہ ہم اس پر نظر رکھیں۔" یوری نے سر ہلایا۔ "مجھے کبھی بھی آپ کو اس کے ساتھ اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیے۔"

"میں نے تم کو کوئی چوائس ہی نہیں دی۔"

وہ بڑبڑایا۔ "ہاں، یہ سچ ہے۔"

"شکریہ جو تم نے یہ نہیں کہا کہ 'میں نے تو آپ کو کہا تھا'۔ یہ بات تمہاری اچھی لگی اور میں نے نوٹ کرلی۔"

یوری نے کندھے اچکائے۔ "مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں، دوست۔ لیکن پروفیسر یہ بات ضرور کہے گا۔ اور اس نے آپ کو اپنے دفتر میں ملنے کو کہا ہے۔"

"آہ۔"

میں اٹھنے لگا۔

یوری نے مجھے غور سے دیکھا۔ "جلدی نہ کریں، سنبھل کے۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ تیار ہیں۔ کوئی چکر یا سر درد ہو تو مجھے بتائیں۔"

"میں ٹھیک ہوں۔ ایمانداری سے۔"

یہ سچ نہیں تھا، لیکن مجھے اتنی تکلیف نہیں تھی، جتنا میں تکلیف دہ لگ رہا تھا۔ گلے کے گرد سیاہ زخم اور خونی خراشیں نکل آئی تھیں، جہاں اس نے میرا گلا گھونٹنے کی کوشش کی تھی۔ اس نے اپنی انگلیاں اتنی گہرائی سے گاڑ دی تھیں کہ وہاں سے خون نکل آیا تھا۔

میں نے پروفیسر کے دروازے پر دستک دی۔ مجھے دیکھتے ہی ڈیومیڈس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ وہ پریشان ہو گیا۔ "کیا تم کو ٹانکے لگانے کی ضرورت تو نہیں تھی؟"

"نہیں نہیں، بالکل نہیں۔ میں ٹھیک ہوں۔"

ڈیومیڈس نے مجھے ایک ناقابل یقین نظر سے دیکھا اور مجھے اندر لے جانے میں رہنمائی کی۔ "اندر آؤ، تھیو۔ بیٹھ جاؤ۔"

باقی لوگ پہلے ہی وہاں موجود تھے۔ کرسچن اور اسٹیفنی بھی کھڑے تھے۔ اندرا کھڑکی کے پاس بیٹھی تھی۔ یہ ایک رسمی استقبال کی طرح محسوس ہوا، اور میں نے سوچا کہ کیا مجھے نوکری سے نکال دیا جائے گا۔

ڈیومیڈس اپنی ڈیسک کے پیچھے بیٹھ گیا۔ اس نے مجھے خالی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ میں بیٹھ گیا۔ اس نے ایک لمحے کے لیے خاموشی سے ڈیسک پر اپنی انگلیاں بجاتے ہوئے میری طرف دیکھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا کہنا، یا کیسے کہنا چاہیے۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنا ذہن بنا پاتا، اسٹیفنی بول پڑی۔

"یہ ایک انتہائی افسوسناک واقعہ ہے۔" وہ میری طرف متوجہ ہوئی۔ "اب ہم سب سکون سے ہیں کہ تم خیریت سے ہو۔ لیکن اس حقیقت کو نہیں ٹالا جاتا کہ یہ معاملہ ہر طرح کے سوالات کو جنم دیتا ہے۔ اور پہلا سوال یہ کہ تم ایلیشیا کے ساتھ اکیلے کیا کر رہے تھے؟"

"یہ میری غلطی تھی کہ میں نے یوری کو باہر جانے کو کہا۔ میں اس بات کی پوری ذمہ داری اپنے سر پے لیتا ہوں۔"

"تم نے یہ فیصلہ کس کی اتھارٹی سے کیا؟ اگر تم دونوں میں سے کوئی بھی شدید زخمی ہوتا تو؟"

ڈیومیڈس نے خلل ڈالی۔"براہ کرم اس کو ڈرامائی انداز میں نہ لیں۔ شکر ہے دونوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔" اس نے میری طرف بے رخی سے اشارہ کیا۔" کچھ خراشیں شاید ہی کورٹ مارشل کا جواز بن سکیں۔"

اسٹیفنی نے منہ بنایا۔"مجھے نہیں لگتا کہ ابھی مذاق کرنہ واقعی بھی مناسب ہے، پروفیسر۔ میں اس کی مخالفت کرتی ہوں۔"

"کون مذاق کر رہا ہے؟" ڈیومیڈس میری طرف متوجہ ہوا۔"میں بہت ہی سنجیدہ ہوں۔ ہمیں بتائیں، تھیو۔ کیا ہوا؟"

میں نے ان کی نظریں اپنے اوپر محسوس کیں۔ میں ڈیومیڈس سے مخاطب ہوا۔ میں نے اپنے الفاظ کا انتخاب احتیاط سے کیا۔"ٹھیک ہے، اس نے مجھ پر حملہ کیا۔ یہی ہوا۔"

"یہ بہت واضح ہے۔ لیکن کیوں؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب بلا اشتعال تھا؟"

"جی ہاں۔ کم از کم، شعوری طور پر تو ایسا ہی لگتا ہے۔"

"اور لاشعوری طور پر؟"

"ہاں، ظاہر ہے کہ ایلیشیا کسی نہ کسی طور پر مجھ پر ردعمل ظاہر کر رہی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ اس سے ہمیں یہ پتا چلتا ہے کہ وہ بات چیت کرنا چاہتی ہے۔"

کرسچن ہنس پڑا۔"تم اسے بات چیت کہتے ہو؟"

"جی ہاں۔ غصہ ایک طاقتور گفتگو ہے۔ دوسرے بے حس مریض، جو صرف وہاں بیٹھتے ہیں، خالی خالی اور چپ چپ، جنہوں نے بات چیت بھی ترک کر دی ہے، لیکن ایلیشیا نے ایسا نہیں کیا۔ اس کا حملہ ہمیں وہ کچھ بتاتا ہے جو وہ براہ راست بیان نہیں کر سکتی، جس میں اس کا درد، اس کی مایوسی اور اس کی تکلیف شامل ہے۔ وہ مجھ سے کہہ رہی تھی کہ میں جلدی ہمت نہ ہاروں۔ اتنی جلدی۔"

کرسچن نے آنکھیں موند لیں۔"ایک غیر شاعرانہ تشریح یہ ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی مقررہ

دوائیوں سے ٹھیک تھی جس میں وہ دماغ سے خالی تھی۔" وہ ڈیومیڈس کی طرف متوجہ ہوا۔" میں نے آپ کو بتایا تھا کہ ایسا ہوگا، پروفیسر۔ میں نے آپ کو ڈوز کم کرنے کے بارے میں خبردار کیا تھا۔"

"واقعی، کرسچن؟" میں نے کہا۔" میں نے سوچا کہ یہ تمہارا خیال ہے۔"

کرسچن نے اپنی آنکھوں سے مجھے مسترد کر دیا۔ میں نے سوچا کہ وہ ایک ماہر نفسیات تھا۔ اس سے میرا مطلب ہے کہ ماہر نفسیات نفسیاتی سوچ سے محتاط رہتے ہیں۔ وہ زیادہ حیاتیاتی، کیمیائی، اور سب سے زیادہ عملی نقطہ نظر کے حامی ہیں، جیسے کہ کھانے کے بعد گولیوں کی ایک پیالی ایلیشیا کو دی جاتی تھی۔ کرسچن کی غیر دوستانہ، تنگ نظروں نے مجھے بتایا کہ میں کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔

تاہم، ڈیومیڈس نے مجھے زیادہ سوچ سمجھ کر دیکھا۔" تم نے پھر بھی ہمت نہیں ہاری، تھیو؟"

میں نے سر ہلایا۔" اس کے برعکس، میں حوصلہ افزائی محسوس کر رہا ہوں۔"

ڈیومیڈس نے سر ہلایا، وہ خوش نظر آ رہا تھا۔" اچھا، میں اتفاق کرتا ہوں، تمہارا اتنا شدید ردعمل یقیناً قابلِ تحقیق ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ کو آگے بڑھنا چاہیے۔"

یہاں اسٹیفنی خود کو مزید روک نہیں سکتی تھی۔" یہ سب عجیب سا لگتا ہے۔"

ڈیومیڈس بولتا رہا، جیسے اسٹیفنی کچھ بولی ہی نہ ہو۔ وہ مجھے دیکھتا رہا۔" تم کو لگتا ہے کہ تم اس سے بات کر سکتے ہو؟"

اس سے پہلے کہ میں جواب دیتا، میرے پیچھے سے ایک آواز نے کہا،" مجھے یقین ہے کہ یہ کر سکتا ہے، ہاں۔"

یہ اندرا تھی۔ میں تقریباً بھول گیا تھا کہ وہ وہاں تھی۔ میں مڑ گیا۔

"اور ایک طرح سے،" اندرا نے کہا،" ایلیشیا نے بات کرنا شروع کر دی ہے۔ وہ تھیو کے ذریعے بات کر رہی ہے، یہ اس کا وکیل ہے۔ یہ سب پہلے ہی ہو رہا ہے۔"

ڈیومیڈس نے سر ہلایا۔ وہ ایک لمحے کے لیے بے چین نظر آیا۔ میں جانتا تھا کہ اس کے دماغ میں کیا ہے، ایلیشیا بیرنسن ایک مشہور مریضہ تھی، اور ٹرسٹ کے ساتھ ایک **طاقتور** سودے بازی کا آلہ بھی۔ اگر ہم اس کے ساتھ قابل ذکر پیش رفت کر سکتے ہیں، تو ہمارے **پاس گروو** کو بند ہونے سے بچانے میں بہت ہی زیادہ مضبوط ہاتھ چاہیے ہوگا۔

"نتائج کب تک دیکھنے کو ملیں گے؟" ڈیومیڈس نے پوچھا۔

"میں اس کا جواب نہیں دے سکتا،" میں نے کہا۔ "آپ بھی وہی جانتے ہیں جو میں جانتا ہوں۔ اس میں زیادہ وقت بھی لگ سکتا ہے۔ چھ ماہ۔ ایک سال۔ یا شاید اور بھی زیادہ۔"

"تمہارے پاس چھ ہفتے ہیں۔"

اسٹیفنی نے کچھ سوچا، پھر بولی۔ "میں اس یونٹ کی مینیجر ہوں، اور میں اجازت نہیں دے سکتی......"

"میں گروو کا کلینیکل ڈائریکٹر ہوں۔ یہ میرا فیصلہ ہے آپ کا نہیں۔ میں یہاں ہمارے تھراپسٹ کو پہنچنے والی کسی بھی چوٹ کی پوری ذمہ داری لیتا ہوں،" ڈیومیڈس نے میری طرف آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

اسٹیفنی نے مزید کچھ نہیں کہا۔ اس نے ایک نظر ڈیومیڈس کی طرف دیکھا، پھر میری طرف۔ وہ مڑی اور باہر نکل گئی۔

"اوہ پیارے،" ڈیومیڈس نے کہا۔ "ایسا لگتا ہے کہ تم نے اسٹیفنی کو دشمن بنالیا ہے۔ کتنی بدقسمتی ہے۔" اس نے اندرا کے ساتھ مسکراہٹ شیئر کی، پھر مجھے سنجیدہ نظر دی۔ "چھ ہفتے۔ میری نگرانی میں۔ سمجھے؟"

میں نے اتفاق کیا۔ میرے پاس متفق ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ "چھ ہفتے۔"

"اچھا ہے۔"

کرسچن اٹھ کھڑا ہوا، جو بظاہر ناراض لگ رہا تھا۔ "ایلیشیا چھ ہفتوں یا ساٹھ سالوں میں بھی بات نہیں کرے گی۔ تم اپنا وقت ضائع کر رہے ہو۔"

وہ باہر نکل گیا۔ میں نے سوچا، کیوں کرسچن اتنا مثبت تھا کہ میں ناکام ہو جاؤں گا۔ لیکن اس نے مجھے کامیابی کے لیے مزید پرعزم بنا دیا۔

چھٹا باب

میں گھر پہنچا تو بہت تھکا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ حسب عادت میں نے لائٹ کا سوچ آن کیا، حالانکہ بلب فیوز گیا تھا۔ ہم اسے بدلنا چاہتے تھے، لیکن بھولتے رہے۔

میں فوراً جان گیا کہ کیتھی وہاں نہیں ہے۔ گھر میں بہت خاموشی تھی اور وہ خاموش رہنے والی نہیں تھی۔ وہ شور نہیں کرتی تھی لیکن اس کی دنیا آوازوں سے بھری ہوئی تھی: فون پر بات کرنا، لائنیں پڑھنا، فلمیں دیکھنا، گانے سننا، گنگنانا، اور وہ بینڈ سننا جن کے بارے میں میں نے کبھی نہیں سنا تھا۔ لیکن اب فلیٹ قبر کی طرح خاموش تھا۔ میں نے اس کا نام پکارا۔ عادت کے مطابق پھر پکارا، یہ ایک شرمسار ضمیر جیسا تھا۔ شاید میں یہ یقینی بنانا چاہتا تھا کہ میں کوئی غلطی کرنے سے پہلے تنہا ہوں؟

"کیتھی؟"

کوئی جواب نہیں ملا۔

میں اندھیرے سے گزرتے ہوئے نشست گاہ میں داخل ہوا۔ میں نے لائٹ آن کر دی۔

ہمیشہ کی طرح کمرے کی ترتیب مجھ پر اچھل پڑی: نئی کرسیاں، نئے کشن، نئے سرخ اور پیلے رنگ جو کبھی سیاہ اور سفید تھے۔ جب تک کہ میں اس کا عادی نہ ہو جاؤں۔ اور کیتھی کے پسندیدہ گلابی سوسن کے پھولوں کا گلدان جو میز پر پڑا تھا۔ اس کی مضبوط اور گھنی مشکی خوشبو میں سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔

کیا وقت تھا؟ آٹھ تیس۔ وہ کہاں تھی؟ ریہرسل؟ وہ آر ایس سی (RSC) میں

اوتھیلو (Othello) کی ایک نئی پروڈکشن میں تھی، اور یہ خاص طور پر اچھا نہیں چل رہا تھا۔ وہ ریہرسل پہ بہت زیادہ وقت دے رہی تھی۔ وہ بظاہر تھکی ہوئی، پیلی، معمول سے زیادہ پتلی، سردی سے لڑ رہی تھی۔ "میں ہر وقت بہت بیمار رہتی ہوں،" وہ کہتی۔ "میں تھک گئی ہوں۔"

یہ سچ تھا، وہ ہر رات دیر تک ریہرسل سے واپس آتی اور خوفناک دکھتی۔ وہ جمائی لیتی اور لڑکھڑا کر سیدھی بستر پر لیٹ جاتی۔

شاید وہ باقی دو گھنٹوں کے لیے گھر نہیں آئے گی۔ میں نے خطرہ مول لینے کا فیصلہ کیا۔

میں نے مخفی جگہ سے بھنگ (Marijuana) اٹھائی اور سگریٹ بنانے لگا۔

میں یونیورسٹی کے زمانے سے بھنگ پی رہا تھا۔ میں نے پہلی بار اس کا سامنا اپنی فرسٹ ٹرم کے دوران ہی کیا تھا، جب میں ایک نئی پارٹی میں تنہا اور بے دوست، اپنے اردگرد کسی بھی اچھے اور پر اعتماد نوجوان کے ساتھ بات کرنے کے خوف میں گھرا ہوا تھا۔ میں وہاں سے فرار ہونے کی منصوبہ بندی کر رہا تھا جب میرے پاس کھڑی لڑکی نے مجھے کچھ پیش کیا۔ میں نے سوچا کہ یہ ایک سگریٹ ہے جب تک کہ میں نے اس کا چٹپٹا، تیکھا اور کالا دھواں نہیں سونگھا۔ انکار کرنے میں بہت شرم محسوس ہوئی تو میں نے اسے قبول کیا اور اپنے ہونٹوں پر لے آیا۔ وہ آخر تک بڑا آسان اور آزادانہ رہا۔ سگریٹ کا فلٹر اس کی لپ اسٹک سے گیلا اور سرخ تھا۔ اس کا ذائقہ سگریٹ سے الگ تھا۔ یہ بہت عمدہ، کچا اور بہت ہی زیادہ مختلف تھا۔ میں نے لمبا کش لگایا اور کھانسنے سے گریز کیا۔ ابتدائی طور پر میں نے محسوس کیا کہ میرے پیر تھوڑے سے غیر متوازن ہو رہے ہیں۔ سیکس کی طرح، واضح طور پر بھنگ پر بھی زیادہ ہنگامہ آرائی کی گئی ہے۔ پھر، ایک منٹ یا اس کے بعد، کچھ ہوا۔ کچھ ناقابل یقین۔ یہ فلاح و بہبود کی ایک زبردست لہر میں بھیگنے کی طرح تھا۔ میں نے خود کو محفوظ، مکمل طور پر آرام دہ، احمقانہ اور خود غرض محسوس کیا۔

بس یہی تھا۔ اور اب بہت عرصے سے میں ہر روز بھنگ پیتا رہا ہوں۔ یہ میری سب سے اچھی دوست، میرا حوصلہ اور سکون بن گئی ہے: چلنے پھرنے، شکست کو سہنے اور روشنی سے بھرپور ایک نہ ختم ہونے والی کیفیت۔

نشے کی شروعات کے حوالے سے تمام قسم کی تھیوریز پیش کی گئی ہیں۔ یہ جینیاتی، کیمیائی اور نفسیاتی بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن بھنگ مجھے سکون پہنچانے سے زیادہ کچھ فراہم کر رہی ہے: اہم بات یہ ہے کہ اس نے میرے جذبات کا تجربہ کرنے کے طریقے کو بدل دیا ہے۔ اس نے مجھے پالا

اور مجھے ایک پیارے بچے کی طرح محفوظ رکھا ہے۔

دوسرے لفظوں میں، وہ مجھ پر قابض ہے۔

ماہر نفسیات ڈبلیو آر بیون نے اپنے بچے کے درد کو سنبھالنے والی ماں کی صلاحیت کو بیان کرنے کے لیے روک تھام (Containment) کی وضاحت پیش کی۔ یاد رکھیں، بچپن کسی خوشی کا وقت نہیں بلکہ ایک خوفناک عالم کا نام ہے۔ بچوں کی حیثیت کے طور پر ہم ایک عجیب اور اجنبی دنیا میں پھنسے ہوئے ہیں، جہاں پر ہم ٹھیک سے دیکھنے سے قاصر ہیں، اپنے جسموں پر مسلسل حیران ہیں، بھوک، ہوا اور آنتوں کی حرکتوں سے گھبرائے ہوئے ہیں اور اپنے احساسات سے مغلوب ہیں۔ ہم حملے کی زد میں ہیں۔ ہمیں اپنی تکلیف کو دور کرنے اور اپنے تجربے کا احساس دلانے کے لیے اپنی ماں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے جیسے وہ ہمیں مختلف چیزوں کے بارے میں بتاتی جاتی ہے، ہم آہستہ آہستہ سیکھنے لگتے ہیں کہ ہمیں اپنے جسمانی اور ذہنی توازن کو کیسے منظم کرنا ہے۔ پر ہماری خود پر قابو پانے کی قابلیت ہماری اپنی ماں کی صلاحیتوں سے ہی آئی ہے، اگر اس نے وہ سب چیزیں، جو کہ بچے کو سنبھالنے سے منسلک ہیں، اپنی ماں سے نہیں سیکھی ہوتیں تو وہ اپنے بچے کو یہ سب کیسے سکھا سکتی تھی؟ جس انسان نے خود پر قابو پانا نہیں سیکھا، وہ ہمیشہ بے چینی کا شکار رہتا ہے، ایسے احساسات کو ڈبلیو آر بیون نے 'بے نام' خوف کا عنوان دیا ہے، اور اس میں انسان خود پر قابو پانے کے لئے بیرونی قوتوں کا سہارا لینے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کو شراب یا ایسے ہی کسی نشے کی ضرورت پڑتی ہے، تاکہ وہ خود کو قابو میں رکھ سکے، اور اسی طرح مجھے بھنگ کی عادت پڑ گئی۔

میں نے تھراپی میں بھنگ کے بارے میں بہت باتیں کیں۔ میں نے اسے ترک کرنے کے خیال سے جنگ لڑی اور سوچا کہ اس امکان نے مجھے اتنا خوفزدہ کیوں کیا۔ روتھ نے کہا کہ نفاذ اور پابندی نے کبھی بھی اچھے نتائج نہیں پیدا کیے، اور یہ کہ، خود کو بھنگ کے بغیر رہنے پر مجبور کرنے کے بجائے، ایک بہتر شروعات یہ تسلیم کرنا ہو سکتی ہے کہ میں اب اس پر منحصر ہوں، اور اسے ترک کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں یا ناکام ہوں۔ میرے لیے جو کچھ بھی اس (بھنگ) نے کیا وہ اب بھی کام کر رہا تھا، روتھ نے دلیل دی کہ یہ اس دن اپنی افادیت کو ختم کر دے گی، جب میں اسے آسانی سے ترک کر دوں گا۔

روتھ ٹھیک کہہ رہی تھی۔ جب میں کیتھی سے ملا اور پیار ہوا تو بھنگ پس منظر میں دھندلا گئی تھی۔ میں فطری طور پر محبت میں زیادہ گم تھا، اور مصنوعی طور پر موڈ اچھا کرنے کی ضرورت نہیں

تھی۔اس سے یہ فائدہ ہوا کہ کیتھی نے اس کو ہاتھ نہیں لگایا۔اس کی رائے میں جولوگ باقائدگی سے منشیات لیتے ہیں،وہ کمزور ارادے کے مالک ہوتے ہیں اور سست رفتاری میں رہتے ہیں۔ وہ منشیات استعمال کریں گے اور چھ دن بعد کہیں گے،' آؤ چھ۔' جس دن کیتھی میرے فلیٹ میں چلی آئی، میں نے بھنگ پینا چھوڑ دی، اور جیسا کہ روتھ نے پیشین گوئی کی تھی، جب میں بے خوف اور خوش ہوگیا،تو یہ عادت کسی بوٹ سے سوکھی کیچڑ کی طرح مجھ سے فطری طور پر بالکل دور ہوگئی۔

اگر میں کیتھی کی دوست نکول کی الوداعی پارٹی میں نہ جاتا، جو نیویارک جا رہی تھی، میں شاید اسے کبھی نہ پیتا۔کیتھی کو اس کے تمام اداکار دوستوں کی اجارہ داری تھی، اور میں نے خود کو تنہا پایا۔ایک چھوٹے،ضدی آدمی نے، جو نیون گلابی شیشوں کا جوڑا پہنے ہوئے تھا، مجھے کہنی ماری اور کہا،" کچھ چاہیے؟"میں اس کو دوانگلیوں سے انکار کرنے ہی والا تھا کہ کسی چیز نے مجھے روک دیا۔ مجھے یقین نہیں ہے کہ کیا ہے۔شاید لمحہ فکر؟ یا مجھے اس خوفناک پارٹی میں آنے پر مجبور کرنے اور پھر مجھے اکیلا چھوڑنے پر کیتھی پر بے خبر حملہ؟ میں نے ادھر ادھر دیکھا، وہ کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔'بھاڑ میں جاؤ'، میں نے سوچا۔میں بھنگ والی سگریٹ کو اپنے ہونٹوں پر لایا اور لمبی سانس لی۔

بالکل اسی طرح، میں واپس آ گیا جہاں سے میں نے شروع کیا تھا، جیسے توقف ہی نہیں ہوا ہو۔میرا نشہ ایک وفادار کتے کی طرح اس سارے عرصے میں صبر سے میرا انتظار کر رہا تھا۔میں نے کیتھی کو نہیں بتایا کہ میں نے کیا کیا تھا، اور میں نے اسے اپنے ذہن سے نکال دیا۔ درحقیقت میں ایک موقع کا انتظار کر رہا تھا، اور چھ ہفتے بعد وہ موقع آ گیا۔کیتھی نکول سے ملنے کے لیے ایک ہفتے کے لیے نیویارک گئی تھی۔کیتھی کے اثر ورسوخ کے بغیر، تنہا اور بور ہو کر، میں نے اشتعال کے سامنے ہار مان لی۔میرے پاس اب کوئی ڈیلر نہیں تھا، اس لیے میں نے وہی کیا جو میں نے ایک طالب علم کے طور پر کیا تھا، اور میں نے کیمڈن ٹاؤن مارکیٹ جانے کا راستہ اختیار کیا۔

میں جیسے ہی اسٹیشن سے نکلا، میں ہوا میں بھنگ کی خوشبو محسوس کر سکتا تھا جو لوبان کی خوشبو اور پیاز تلنے والے کھانے پینے کے اسٹالوں میں گھل مل گئی تھی۔میں کیمڈن لاک کے راستے پل پر چل پڑا۔میں عجیب وغریب انداز میں وہاں کھڑا رہا، پل پر سیاحوں اور نوعمروں کی ایک نہ ختم ہونے والی بھیڑ ان کو آگے پیچھے دھکیل رہی تھی۔

میں نے بھیڑ کا معائنہ کیا۔ان ڈیلروں میں سے کسی کا کوئی نشان نہیں تھا جو پل پر لائن لگاتے تھے، اور آپ کے گزرتے ہی آپ کو پکارتے تھے۔میں نے چند پولیس افسروں کو دیکھا،

جو اپنی چمکیلی پیلی جیکٹوں میں ملبوس تھے اور ہجوم میں گشت کر رہے تھے۔ وہ پل سے ہٹ کر اسٹیشن کی طرف چل پڑے۔ پھر میں نے اپنے پاس سے ایک دھیمی آواز سنی:

"کچھ گرین (Green) چاہیے کیا، دوست؟"

میں نے نیچے دیکھا تو وہ ایک چھوٹا آدمی تھا۔ میں نے پہلے سوچا کہ وہ بچہ ہے کیونکہ وہ بہت ہلکا اور نازک تھا۔ لیکن اس کا چہرہ ناہموار خطوں کا روڈ میپ تھا، اس کا چہرا لکیروں سے بھرا ہوا تھا، جیسے کوئی بچہ وقت سے پہلے بوڑھا ہو گیا ہو۔ اس کے سامنے والے دو دانت غائب تھے، وہ اپنے الفاظ کو ہلکی سی سیٹی دیتے ہوئے بولا۔ "گرین؟" اس نے دہرایا۔

میں نے سر ہلایا۔

اس نے پیچھے آنے کے لیے اپنے سر کو جھٹکا دیا۔ وہ ہجوم میں سے پھسل گیا اور کونے کے اردگرد ایک پچھلی گلی میں چلا گیا۔ وہ ایک پرانے پب میں داخل ہوا اور میں اس کے پیچھے چلا گیا۔ یہ اندر سے ویران، گندا اور ٹوٹا ہوا تھا، جہاں الٹی اور سگریٹ کے پرانے دھوئیں کی بدبو تھی۔

"گیسا بیئر" اس نے بار پر منڈلاتے ہوئے کہا۔ وہ شاید ہی اتنا لمبا تھا کہ اسے دیکھا جا سکے۔ میں نے ناگواری سے اسے آدھا پنٹ خریدا۔ وہ اسے کونے میں ایک میز پر لے آیا۔ میں اس کے مقابل بیٹھ گیا۔ اس نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا، پھر میز کے نیچے پہنچ کر مجھے سیلوفین میں لپٹا ایک چھوٹا سا بنڈل تھما دیا۔ میں نے اسے کچھ نقدی دی۔

میں گھر چلا گیا اور میں نے بنڈل کھولا، جس سے امید تھی کہ آدھا ہتھیا لیا گیا ہوگا، لیکن ایک جانی پہچانی تیز بو میری ناک میں داخل ہوگئی۔ میں نے دیکھا کہ چھوٹی سبز کلیاں سونے سے بنی ہوئی ہیں۔ میرا دل دھڑک رہا تھا جیسے میں نے ایک طویل عرصے سے کھوئے ہوئے دوست کا سامنا کیا ہو، جو مجھے لگتا ہے کہ میرے پاس تھا۔

اس کے بعد میں خود کو اڑتا ہوا محسوس کر رہا تھا، جب میں نے خود کو چند گھنٹوں کے لیے فلیٹ میں اکیلا پایا، تو مجھے یقین ہوا کہ کیتھی جلد واپس نہیں آئے گی۔

اس رات جب میں گھر آیا تو تھکا ہوا اور مایوس تھا، اور کیتھی کو ریہرسل کے لئے باہر پایا تھا۔ میں نے جلدی سے بھنگ والی ایک سگریٹ بنائی۔ میں نے اسے باتھ روم کی کھڑکی سے کھڑے ہو کر پیا۔ میں نے بہت زیادہ سگریٹ نوشی کی، بہت تیزی سے، اور اس سے مجھے تکلیف ہوئی، جیسے آنکھوں کے درمیان کسی نے گھونسا مار دیا ہو۔ میں نشے میں چور تھا، یہاں تک کہ چلنا بھی

دشوار محسوس ہوا، جیسے میں کسی راب سے گزر رہا تھا۔ میں نے معمول کے مطابق تھوڑی صفائی کی۔ میں نے ایئر فریشنر استعمال کیا، اپنے دانت صاف کئے، نہایا اور بڑے احتیاط سے اپنے نشست گاہ میں آ گیا۔ میں صوفے پر بیٹھ گیا۔

میں نے ٹی وی کا ریموٹ ڈھونڈا لیکن نظر نہیں آیا۔ پھر میں نے کافی کی ٹیبل پر کیتھی کے کھلے ہوئے لیپ ٹاپ کے پیچھے جھانکتے ہوئے اسے تلاش کر لیا۔ میں نے اس کو اٹھانے کے لیے ہاتھ پھیلایا تو وہ لیپ ٹاپ کو چھوتا ہوا گذرا، اور اس طرح اس کی اسکرین روشن ہو گئی۔ اس کا ای میل اکاؤنٹ کھلا ہوا تھا۔ کسی وجہ سے میں اسے گھورتا رہا۔ میں مسحور ہو گیا، اس کے ان باکس نے مجھے کسی چھپید کی طرح گھورا۔ میں اس سے نظر ہٹا نہیں پایا۔ تمام قسم کی چیزیں، اس سے پہلے کہ میں یہ جان پاتا کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں، باہر نکل آئیں: ای میل کے ہیڈنگز میں 'سیکسی' اور 'فک' جیسے الفاظ استعمال کئے گئے تھے، اور یہ ای میلز بیڈ بوائے 22(BADBOY22) کی طرف سے بار بار موصول ہوئی تھیں۔

کاش میں وہیں رک جاتا۔ کاش میں اٹھ کر چلا گیا ہوتا، لیکن میں نے ایسا نہیں کیا۔

میں نے تازہ ترین ای میل پر کلک کیا اور اسے کھولا:

سبجیکٹ ری: لٹل مس فک

فرام: کترامبا-1

ٹو: بیڈ بوائے 22

میں بس میں ہوں، اور تمہارے لیے بہت پرشہوت ہوں۔ میں تم کو سونگھ سکتی ہوں۔ میں ایک پھوہڑ عورت کی طرح محسوس کر رہی ہوں!

کے ایکس ایکس

میرے آئی فون سے بھیجا گیا

سبجیکٹ ری: ری: ری: لٹل مس فک

فرام: بیڈ بوائے 22

ٹو: کترامبا-1

تم ایک پھوہڑ عورت کی طرح محسوس کر رہی ہو! ہاہاہا۔ کیا ہم ریہرسل کے بعد مل سکتے ہیں؟

سبجیکٹ ری: ری: ری: ری: لٹل مس فک
فرام: بیڈ بوائے 22
ٹو: کترامات-1

ٹھیک ہے۔ مجھے جیسے ہی فرصت ملی میں تم کو ٹیکسٹ کردوں گا۔

سبجیکٹ ری: ری: ری: ری: لٹل مس فک
فرام: کترامات-1
ٹو: بیڈ بوائے 22

ٹھیک ہے۔ 830؟9؟ ایکس ایکس
میرے آئی فون سے بھیجا گیا

میں نے ٹیبل سے لیپ ٹاپ اٹھایا۔ اسے اپنی گود میں لے کر بیٹھ گیا، اور اسے گھور رہا تھا۔ پتہ نہیں میں کتنی دیر اسی طرح بیٹھا رہا۔ دس منٹ؟ بیس منٹ؟ آدھا گھنٹہ؟ یا شاید اس سے زیادہ۔ ایسا لگا تھا کہ وقت کی رفتار سست ہو رہی ہے۔

میں نے جو کچھ دیکھا تھا اس پر کارروائی کرنے کی کوشش کی، لیکن مجھ پر اتنا بھی نشہ نہیں چھایا تھا کہ مجھے یقین نہیں ہوتا کہ میں نے کیا دیکھا ہے۔ کیا یہ حقیقت تھی؟ یا کسی قسم کی غلط فہمی، کوئی مذاق جو میں سمجھ نہیں رہا تھا، کیونکہ میں نشے میں تھا؟

میں نے خود کو ایک اور ای میل پڑھنے پر مجبور کیا۔

پھر دوسری۔

میں نے کیتھی کی جانب سے بیڈ بوائے 22 کو بھیجی گئی تمام ای میلز کو دیکھا، جن میں کچھ سیکسی اور فحش بھی تھیں۔ دوسرے ای میلز لمبے، زیادہ اعترافی اور جذباتی قسم کے تھے، اور وہ نشے میں لگ رہی تھی۔ شاید وہ ای میلز رات گئے لکھے گئے تھے، میرے سونے کے بعد۔ میں نے خود کو اپنے بیڈروم میں سوتا ہوا تصور کیا، جب کہ کیتھی باہر بیٹھی اس اجنبی کو دوستانہ پیغامات لکھ رہی تھی، وہ اجنبی جس سے وہ منہ کالا کر رہی تھی۔

وقت نے ایک جھٹکے سے اپنے آپ کو سمیٹ لیا۔ اچانک میں مزید نشے میں نہیں تھا۔ اور میں خوفناک، دردناک طور پر پرسکون تھا۔

میرے پیٹ میں شدید درد تھا۔ میں نے لیپ ٹاپ ایک طرف پھینک دیا۔ میں باتھ روم میں بھاگا۔

میں ٹوئلیٹ کے سامنے گھٹنوں کے بل گر گیا اور الٹی کرنے لگا۔
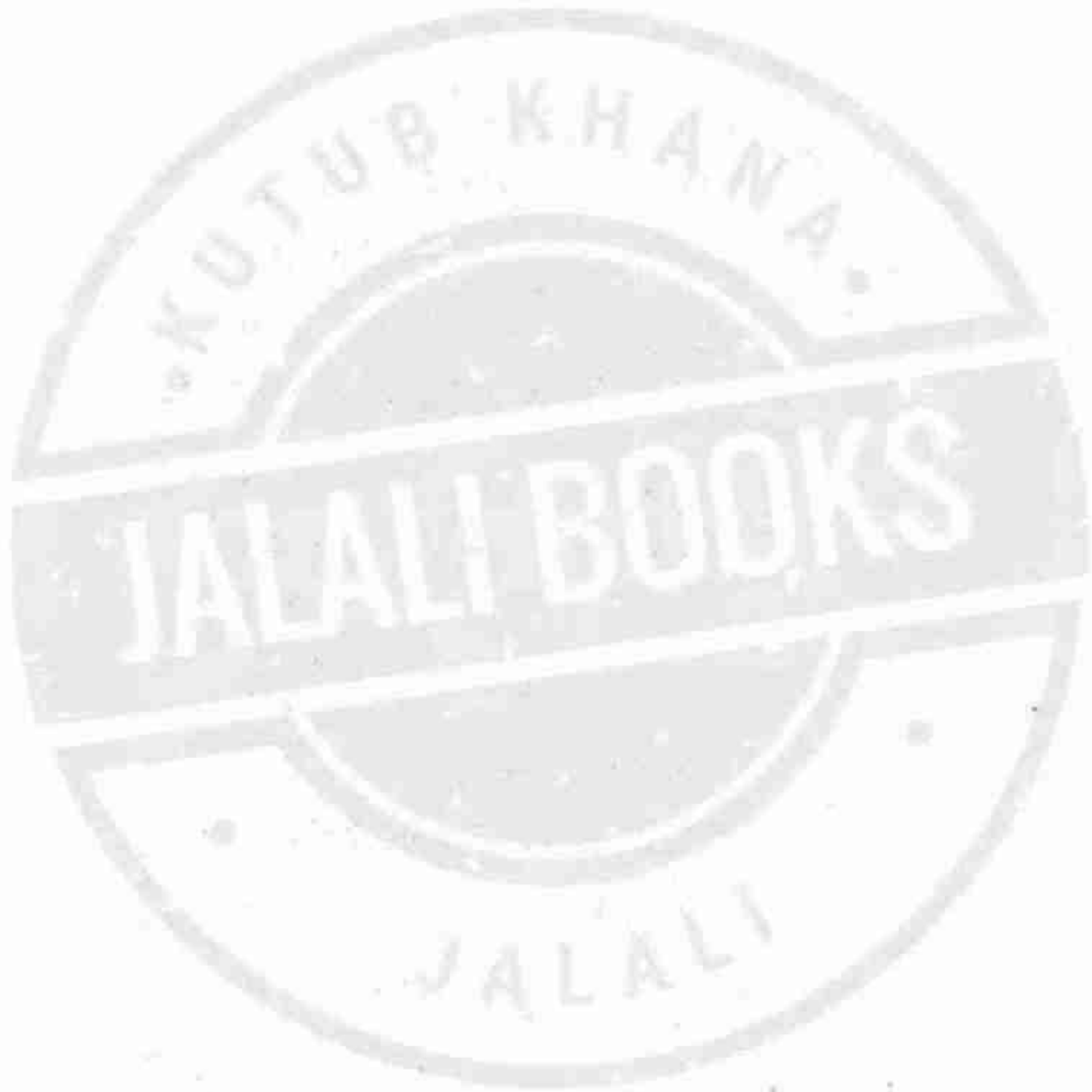
ساتواں باب

"یہ سیشن پچھلے سیشن سے بالکل مختلف محسوس ہو رہا ہے،" میں نے کہا۔

کوئی ردعمل نہیں۔

ایلیشیا میرے سامنے کرسی پر بیٹھی تھی اور اس کا سر کھڑکی کی طرف مڑا ہوا تھا۔ وہ بالکل ساکن بیٹھی تھی، اس کی ریڑھ کی ہڈی سخت اور سیدھی تھی۔ وہ کوئی وائلن بجانے والی لگ رہی تھی، یا کسی سپاہی کی طرح۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ ہمارا آخری سیشن کیسے ختم ہوا، جب تم نے مجھ پر حملہ کیا، جسے انہیں روکنا پڑا۔"

کوئی ردعمل نہیں۔ میں ہچکچایا۔

"مجھے حیرت ہے کہ کیا آپ نے یہ سب کسی قسم کے امتحان کے طور پر کیا؟ یہ دیکھنے کے لیے کہ میں کس چیز کا بنا ہوا ہوں؟ میرے خیال میں یہ ضروری ہے کہ آپ جان لیں کہ مجھے آسانی سے ڈرایا نہیں جا سکتا۔ میں آپ کے لئے کچھ بھی برداشت کر سکتا ہوں۔"

ایلیشیا نے کھڑکی کی سلاخوں سے دور سرمئی آسمان کی طرف دیکھا۔ میں نے ایک لمحہ انتظار کیا۔

"مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے، ایلیشیا۔ یہی کہ میں آپ کے ساتھ ہوں۔ مجھے امید ہے ایک دن آپ اس پر یقین کر لیں گی۔ یقینا، اعتماد پیدا کرنے میں وقت لگتا ہے۔ میری پرانی تھراپسٹ کہتی تھی کہ کسی کو سمجھنے کے لئے بار بار تجربے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ راتوں رات نہیں ہوتا۔"

ایلیشیا نے پلک جھپکتے ہوئے مجھے گھور کر دیکھا۔ منٹ گزر گئے۔ یہ تھراپی سیشن سے زیادہ زندہ رہنے کے امتحان کی طرح محسوس ہوا۔ ایسا لگا کہ میں کسی بھی سمت ترقی نہیں کر رہا تھا۔

شاید یہ سب مایوس کن تھا۔ کرسچن یہ بتانے میں حق بجانب تھا کہ چوہے بھی ڈوبتے ہوئے جہازوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ میں اس ملبے پر چڑھ کر کیا کر رہا تھا، مستول کو گرا رہا تھا یا ڈوبنے کی تیاری کر رہا تھا؟

جواب میرے سامنے بیٹھا تھا۔ جیسا کہ ڈیومیڈس نے کہا، ایلیشیا ایک خاموش سائرن تھی، جو مجھے عذاب کی طرف راغب کر رہی تھی۔

میں نے اچانک مایوسی محسوس کی۔ میں اس پر چیخنا چاہتا تھا، کچھ کہو! کچھ بھی! بات کرو!

لیکن میں نے ایسا نہیں کیا۔ اس کے بجائے، میں نے علاج کی روایت کو توڑا۔ میں نے آہستہ بولنا چھوڑ دیا اور سیدھا نقطے پر پہنچ گیا:

"میں آپ کی خاموشی کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ خاموشی کے مطلب کے بارے میں...... یہ کیسی محسوس ہوتی ہے۔ اور خاص طور پر آپ نے بات کرنا کیوں چھوڑ دیا ہے۔"

ایلیشیا نے میری طرف نہیں دیکھا۔ کیا وہ سن بھی رہی تھی یا نہیں؟

"جب میں یہاں آپ کے ساتھ بیٹھتا ہوں، میرے ذہن میں ایک تصویر آتی ہے، ایک تصویر جس میں کوئی اپنی مٹھی کاٹ رہا ہے، چیخ رہا ہے، چیخ کو روک رہا ہے۔ مجھے یاد ہے جب میں نے پہلی بار تھراپی شروع کی تو مجھے رونا بہت ہی مشکل لگا تھا۔ مجھے خوف تھا کہ میں مغلوب ہو کر سیلاب میں بہہ جاؤں گا۔ شاید خاموشی آپ کو ایسے ہی محسوس ہوتی ہے۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ آپ اپنا وقت محفوظ محسوس کریں اور اس بات پر بھروسہ کریں کہ آپ اس سیلاب میں اکیلی نہیں ہیں، میں آپ کے ساتھ ہوں۔"

خاموشی۔

"میں اپنے آپ کو ایک نسبتی تھراپسٹ سمجھتا ہوں۔ کیا آپ جانتی ہیں کہ اس کا کیا مطلب ہے؟"

خاموشی۔

"اس کا مطلب ہے کہ میرے خیال میں فرائیڈ دو باتوں میں غلط تھا۔ مجھے یقین نہیں ہے کہ ایک تھراپسٹ کبھی بھی واقعی بلینک سلیٹ (Blank Slate) ہو سکتا ہے، جیسا اسے سمجھا جاتا ہے۔ ہم غیر ارادی طور پر اپنے بارے میں ہر قسم کی معلومات عام کر دیتے ہیں، جیسے میرے جرابوں کے رنگ سے، یا میں کیسے بیٹھتا ہوں یا جس طرح سے بات کرتا ہوں۔ یہاں آپ کے

ساتھ بیٹھ کر میں اپنے بارے میں بہت کچھ ظاہر کرتا ہوں۔ پردہ دری میں میری بہترین کوششوں کے باوجود بھی میں آپ کو ظاہر کر رہا ہوں کہ میں کون ہوں۔"

ایلیشیا نے اوپر دیکھا۔ اس نے مجھے گھور کر دیکھا، اس کی ٹھوڑی قدرے جھک گئی، کیا اس نظر میں کوئی چیلنج تھا؟ آخر کار میں نے اس کی توجہ حاصل کی۔ میں اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"بات یہ ہے کہ ہم اس بارے میں کیا کر سکتے ہیں؟ ہم اسے نظر انداز کر سکتے ہیں، اس سے انکار کر سکتے ہیں اور دکھاوا کر سکتے ہیں کہ یہ تھراپی آپ کے بارے میں ہے۔ یا ہم تسلیم کر سکتے ہیں کہ یہ دو طرفہ گلی ہے اور ہمیں کام کرنا ہے۔ اور پھر ہم سچ میں کہیں نہ کہیں پہنچ سکتے ہیں۔"

میں نے ہاتھ اٹھایا۔ میں نے اپنی شادی کی انگوٹھی پر سر ہلایا۔

"یہ انگوٹھی آپ کو کچھ بتاتی ہے، ہے نا؟"

ایلیشیا کی نظریں آہستہ آہستہ انگوٹھی کی سمت چلی گئیں۔

"یہ آپ کو بتاتی ہے کہ میں ایک شادی شدہ آدمی ہوں۔ یہ آپ کو بتاتی ہے کہ میری ایک بیوی ہے۔ ہماری شادی کو تقریباً نو سال ہو چکے ہیں۔"

کوئی جواب نہیں آیا، پھر بھی وہ انگوٹھی کو گھورتی رہی۔

"تمہاری شادی کو بھی تقریباً سات سال ہو گئے ہیں۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔"

کوئی جواب نہیں۔

"میں اپنی بیوی سے بہت پیار کرتا ہوں۔ کیا تمہیں اپنے شوہر سے محبت تھی؟"

ایلیشیا کی آنکھیں انگوٹھی سے ہٹ گئیں، اور میرے چہرے کی طرف حرکت کرنے لگیں۔ ہم نے ایک دوسرے کو گھورا۔

"محبت میں ہر قسم کے جذبات شامل ہیں، ہے نا؟ اچھے اور برے۔ میں اپنی بیوی سے محبت کرتا ہوں، اس کا نام کیتھی ہے، لیکن میں کبھی کبھی اس سے ناراض بھی ہو جاتا ہوں، کبھی نفرت بھی کرتا ہوں۔"

ایلیشیا مجھے گھورتی رہی۔ میں نے خود کو ہیڈ لائٹس میں کسی خرگوش کی طرح محسوس کیا، منجمد، دور دیکھنے یا ہلنے سے قاصر۔ اٹیک الارم میز پر پڑا تھا میری پہنچ کے اندر۔ میں نے اس کی طرف نہ دیکھنے کی بھرپور کوشش کی۔

میں جانتا تھا کہ مجھے بات نہیں کرنی چاہیے، مجھے چپ ہو جانا چاہیے، لیکن میں خود کو

روک نہیں سکا۔ میں نے مجبوری سے کہا:

"اور جب میں کہتا ہوں کہ میں اس سے نفرت کرتا ہوں، تو میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں مکمل طور پر اس سے نفرت کرتا ہوں، بلکہ صرف میرا ایک حصہ اس سے نفرت کرتا ہے۔ میں ایک ہی وقت میں دونوں حصوں کو سنبھالنے کی بات کر رہا ہوں۔ آپ کا ایک حصہ گیبرئل سے پیار کرتا تھا اور ایک حصہ نفرت۔"

ایلیشیا نے سر ہلایا۔ نہیں۔ ایک مختصر حرکت، لیکن یقینی۔ آخر میں، یہ ایک جواب ہی تو تھا۔ میں نے اچانک ایک سنسنی محسوس کی۔ مجھے وہاں ہی رکنا چاہیے تھا، لیکن میں نے ایسا نہیں کیا۔

"آپ کا کچھ حصہ اس سے نفرت کرتا تھا۔" میں نے پھر سے مضبوط ہو کر کہا۔

اس نے دوسری مرتبہ سر ہلایا۔ اس کی آنکھیں میرے شریر کو جلانے لگیں۔ وہ ناراض ہو رہی ہے، میں نے سوچا۔

"یہ سچ ہے، ایلیشیا، ورنہ تم اسے قتل نہ کرتی۔"

ایلیشیا اچانک اچھل پڑی۔ میں نے سوچا کہ وہ مجھ پر کود پڑے گی۔ میرا جسم جیسے کسی تناؤ کی توقع میں تھا۔ لیکن اس کے بجائے وہ مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے اپنی مٹھیوں سے دروازے پر ہتھوڑے مارے۔

چابی مڑنے کی آواز آئی اور یوری نے دروازہ کھولا۔ ایلیشیا کو فرش پر میرا گلا گھونٹتے ہوئے نہ پا کر اس کو راحت محسوس ہوئی۔ وہ اسے پیچھے چھوڑ کر کاریڈور میں بھاگ گی۔

"آہستہ آہستہ دوست،" اس نے پلٹ کر میری طرف دیکھا۔ "سب ٹھیک ہے نہ؟ کیا ہوا؟"

میں نے جواب نہیں دیا۔ یوری نے ایک عجیب شکل بنائی اور چلا گیا۔ میں اکیلا تھا۔

بیوقوف، میں نے اپنے آپ سوچا۔ میں بیوقوف ہوں۔ میں کیا کر رہا تھا؟ میں نے جلدی میں ہی اسے دور بہت دور دھکیل دیا تھا۔ یہ انتہائی غیر پیشہ ورانہ اور مکمل طور پر ناکارہ تھا۔ اس ردعمل نے میری ذہنی حالت کو اس کی ذہنی حالت سے زیادہ آشکار کر دیا۔

لیکن یہ وہ ہے جو ایلیشیا نے آپ کے لیے کیا۔ اس کی خاموشی ایک آئینے کی طرح تھی: جس نے آپ کا عکس آپ ہی کی طرف موڑ دیا۔

جو اکثر بدصورت نظر آتا ہے۔

آٹھواں باب

آپ کو یہ شک کرنے کے لیے سائیکوتھراپسٹ بننے کی ضرورت نہیں ہے کہ کیتھی نے اپنا لیپ ٹاپ اس لیے کھلا چھوڑ دیا تھا کیونکہ غیر شعوری طور پر، کم از کم، وہ چاہتی تھی کہ میں اس کی بے وفائی کے بارے میں جان سکوں۔

خیر اب مجھے پتہ چل گیا تھا۔ اب میں جان گیا تھا۔

میں نے دو راتوں سے اس سے بات نہیں کی تھی، جب وہ واپس آئی تو میں نے نیند کا بہانہ بنایا، اور صبح اس کے بیدار ہونے سے پہلے فلیٹ سے نکل گیا۔ میں اس سے اور اپنے آپ سے کنارہ کر رہا تھا۔ میں صدمے میں تھا۔ میں جانتا تھا کہ مجھے خود پر ایک نظر ڈالنی ہے، یا خود کو کھونے کا خطرہ مول لینا ہے۔ خود پر گرفت پانے کے لئے، میں نے بھنگ والی سگریٹ سلگائی اور اپنی سانسوں میں بڑبڑایا۔ میں نے کھڑکی کے قریب جا کر کش لگائے۔ جب نشہ نے اپنا اثر دکھایا تو، میں نے باورچی خانے میں جا کر شراب کا گلاس انڈیلا۔

گلاس اٹھاتے ہی میری گرفت سے نکل گیا۔ میں نے اسے پکڑنے کی کوشش کی، لیکن میں صرف میز پر گرے ہوئے شیشے کے ایک ٹکڑے کو ہی پکڑ سکا، جس سے میری انگلی کا گوشت کٹ گیا۔

اچانک ہر طرف خون ہی خون تھا: میرے بازو سے خون بہہ رہا تھا، ٹوٹے ہوئے شیشوں پر خون موجود تھا اور میز پر سفید شراب کے ساتھ بھی خون مل گیا تھا۔ میں نے باورچی خانے میں پڑے کچھ کاغذات پھاڑنے کی جدوجہد کی اور بہتے ہوئے خون کو روکنے کے لیے اپنی انگلی کو

مضبوطی سے تھام لیا۔ میں نے ہاتھ اپنے سر کے اوپر رکھ دیا اور بازو کے نیچے بہتے خون کو دیکھتا رہا۔
میں نے کیتھی کے بارے میں سوچا۔

وہ کیتھی ہی تھی جس کے پاس میں جاتا تھا، جب مجھے ہمدردی، یقین دہانی یا حوصلے کی ضرورت ہوتی تھی۔ میں چاہتا تھا کہ وہ میری دیکھ بھال کرے۔ میں نے اسے فون کرنے کے بارے میں سوچا، لیکن یہ سوچتے ہی میں نے تصور کیا کہ ایک دروازہ تیزی سے بند ہو رہا ہے، زور سے بند ہو رہا ہے، جس پر کیتھی کی پہنچ سے دور ایک تالا لگا ہوا ہے۔ کیتھی چلی گئی تھی، میں نے اسے کھو دیا تھا۔ میں رونا چاہتا تھا، لیکن رو نہیں سکا۔ میں اندر سے بند ہو گیا تھا جس میں مٹی اور گندگی بھری ہوئی تھی۔

"بھاڑ میں جاؤ،" میں اپنے آپ دہراتا رہا، "بھاڑ میں جاؤ۔"

وال کلاک کی ٹک ٹک سے مجھے ہوش آیا۔ ٹک ٹک اب کسی نہ کسی طرح تیز ہو رہی تھی۔ میں نے اس پر توجہ مرکوز کرنے اور اپنے گھومتے ہوئے خیالات کو ٹھیک کرنے کی کوشش کی: ٹک، ٹک، ٹک، لیکن میرے سر میں آوازیں بلند ہوتی گئیں جو خاموش نہیں ہوئیں۔ وہ بے وفا ہونے کی پابند تھی۔ میں نے سوچا، ایسا ہونا ہی تھا۔ یہ ناگزیر تھا، میں اس کے لیے کبھی بھی اچھا نہیں تھا۔ میں بیکار، بدصورت، اور کچھ بھی نہیں تھا، وہ بالآخر مجھ سے اکتا جائے گی۔ میں اس کے لائق نہیں ہوں، میں کسی چیز کے لائق نہیں تھا۔ یہ سب چلتا رہا، ایک کے بعد ایک خوفناک سوچ نے مجھے مار دیا۔

میں اس کے بارے میں بہت کم جانتا تھا۔ ان ای میلز نے ظاہر کیا کہ میں ایک اجنبی کے ساتھ رہ رہا ہوں۔ میں اب حقیقت سے آشنا ہو چکا تھا۔ کیتھی نے مجھے نہیں بچایا، وہ کسی کو بچانے کے قابل ہی نہیں تھی۔ وہ کوئی ہیروئین نہیں تھی جس کی تعریف کی جائے، وہ صرف ایک خوفزدہ، بھٹکی ہوئی اور دھوکہ دینے والی جھوٹی لڑکی تھی۔ ہمارے بارے میں میں نے یہ پوری میتھالوجی بنائی تھی، ہماری امیدیں اور خواب، پسند اور ناپسند، مستقبل کے منصوبے، ایک ایسی زندگی جو بہت محفوظ، اتنی مضبوط لگ رہی تھی، جواب لمحوں میں ڈھیر ہو گئی تھی، جیسے ہوا کے جھونکے میں تاش کا گھر۔

میرا ذہن کالج کے اس ٹھنڈے کمرے میں چلا گیا، وہ ابتدائی سال، جب میں بے حس انگلیوں سے پیراسیٹامول کے کھلے پیکٹ پھاڑ رہا تھا۔ وہی بے حسی اب مجھ پر چھائی ہوئی تھی، وہی مرنے کی خواہش۔ میں نے اپنی ماں کے بارے میں سوچا۔ کیا میں اسے کال کر سکتا

ہوں؟ کیا میں اپنی مایوسی اور ضرورت کے لمحے میں اس سے رجوع کرسکتا ہوں؟ میں نے تصور کیا کہ وہ فون کا جواب دے رہی ہے، اس کی آواز متزلزل ہے۔ اس کی آواز متزلزل ہونے کا انحصار میرے والد کے موڈ پر ہے، جیسے وہ شراب پی رہی ہو۔ ہوسکتا ہے وہ ہمدردی سے میری بات سن لے، لیکن اس کا دماغ کہیں اور ہوگا، ایک نظر میرے والد اور اس کے مزاج پر ہوگی۔ وہ میری مدد کیسے کرسکتی تھی؟ ایک ڈوبتا ہوا چوہا دوسرے کو کیسے بچا سکتا ہے؟

مجھے باہر نکلنا پڑا۔ میں فلیٹ میں ان بدبودار سوسن کے پھولوں کے درمیان سانس نہیں لے سکتا۔ مجھے کچھ ہوا چاہیے تھی۔ مجھے سانس لینے کی ضرورت تھی۔

میں نے فلیٹ چھوڑ دیا۔ میں نے جیبوں میں ہاتھ ڈالے اور سر نیچا رکھا۔ میں سڑکوں پر تیز چلتے ہوئے، کہیں نہیں جارہا تھا۔ میں اپنے رشتوں پر سوچتا رہا، منظر در منظر انہیں یاد کرتا رہا، جانچتا رہا، پلٹتا رہا، سراغ ڈھونڈتا رہا۔ مجھے غیر حل شدہ لڑائیاں، غیر واضح غیر حاضریاں، اور بار بار تاخیر یاد آئی۔ لیکن مجھے چھوٹی چھوٹی مہربانیاں بھی یاد تھیں، وہ پیار بھرے نوٹس جو وہ میرے لیے غیر متوقع جگہوں پر رکھ دیتی تھی، وہ مٹھاس کے لمحات اور بظاہر حقیقی محبت۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ کیا وہ پورا وقت اداکاری کررہی تھی؟ کیا اس نے کبھی مجھ سے محبت کی تھی؟

مجھے اس کے دوستوں سے ملنے پر شک کی چمک یاد آ گئی۔ وہ سب اداکار تھے۔ اونچی آوازیں، خود پسندی، پرجوشی، وہ اپنے اور ان لوگوں کے بارے میں بات کرتے تھے جن کو میں نہیں جانتا تھا۔ اچانک خیالات نے مجھے واپس اسکول میں دھکیل دیا۔ میں کھیل کے میدان کے کنارے پر اکیلا منڈلا رہا ہوں، دوسرے بچوں کو کھیلتا دیکھ رہا ہوں۔ میں نے اپنے آپ کو یقین دلایا کہ کیتھی بالکل بھی ان جیسی نہیں تھی، لیکن واضح طور پر وہ ایسی تھی۔ اگر وہ پہلی رات مجھے اپنے دوستوں کے ساتھ بار میں ملی ہوتی تو کیا وہ مجھے اس سے دور کردیتے؟ مجھے اس پر شک ہے۔ ہمارے ملن کو کوئی چیز نہیں روک سکتی تھی: جس لمحے میں نے کیتھی کو دیکھا، اسی لمحے سے میری قسمت لکھی گئی تھی۔

میں کیا کروں؟

یقیناً مجھے اس کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اسے وہ سب بتانا پڑے گا ہے جو میں نے دیکھا تھا، وہ اس بات سے انکار کرکے اپنے ردعمل کا اظہار کرسکتی ہے، لیکن یہ ممکن نہیں تھا، وہ سچائی کو تسلیم کرکے پچھتاوے کے مارے بے بس ہوسکتی ہے۔ وہ مجھ سے معافی بھی مانگ سکتی ہے، ہے نا؟

اگر اس نے ایسا نہیں کیا تو؟ اگر وہ مجھ سے نفرت کرنے لگے تو؟ کیا ہوگا اگر وہ ہنس کر چلی گئی تو؟ پھر؟

ہم دونوں کے درمیان، مجھے سب سے زیادہ نقصان ہوا، یہ واضح تھا۔ کیتھی زندہ رہے گی، وہ یہ شوق سے کہتی تھی کہ وہ ناخنوں کی طرح سخت ہے۔ وہ خود کو سنبھال لے گی، خود کو صاف کر دے گی، اور میرے بارے میں سب کچھ بھول جائے گی۔ لیکن میں اس کو بھول نہیں پاؤں گا۔ میں کیسے بھول سکتا ہوں؟ کیتھی کے بغیر، میں اُس خالی اور تنہا جیون میں واپس آ جاؤں گا، جسے میں نے پہلے جھیلا تھا۔ میں اس جیسی لڑکی سے دوبارہ کبھی نہیں مل سکوں گا، وہ تعلق یا تجربے کی گہرائی کسی دوسرے انسان کے لیے کبھی محسوس نہیں کر سکوں گا۔ وہ میری محبت تھی، میری زندگی تھی، اور میں اسے ترک کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔ ابھی تک نہیں۔ اگرچہ اس نے مجھے دھوکہ دیا تھا، میں پھر بھی اس سے محبت کرتا تھا۔

شاید میں پاگل تھا۔

ایک اکیلے پرندے نے میرے سر کے اوپر چیخ کر مجھے چونکا دیا۔ میں نے رک کر ادھر ادھر دیکھا۔ میں اپنی سوچ سے کہیں زیادہ دور چلا گیا تھا۔ میں نے چونک کر دیکھا کہ میرے پاؤں مجھے کہاں لے گئے ہیں، میں روتھ کے سامنے والے دروازے کی دو گلیوں میں چلا گیا تھا۔

بغیر ارادے، میں نے نادانستہ طور پر مصیبت کے وقت اپنے پرانے تھراپسٹ کے پاس جانا چاہا، جیسا کہ میں ماضی میں کئی بار جا چکا ہوں۔ یہ اس بات کا ثبوت تھا کہ میں کتنا پریشان تھا کہ میں نے اس کے دروازے پر جانے، گھنٹی بجانے اور مدد مانگنے پر عمل کیا۔

اور کیوں نہیں؟ میں نے اچانک سوچا: ہاں، یہ غیر پیشہ ورانہ اور انتہائی نامناسب طرز عمل تھا، لیکن میں بے چین تھا، اور مجھے مدد کی ضرورت تھی۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ جان پاتا، میں روتھ کے سبز دروازے کے سامنے کھڑا تھا، اور اپنے ہاتھ کو بزر تک پہنچ کر اسے دباتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

اسے جواب دینے میں چند لمحے لگے۔ دالان میں روشنی تھی، پھر زنجیر کو کھولتے ہوئے اس نے دروازہ کھولا۔

روتھ نے ہول سے باہر جھانکا۔ وہ بوڑھی لگ رہی تھی۔ وہ اب اسی کی دہائی میں ہوں گی۔ جب تک مجھے یاد کہ وہ چھوٹی، کمزور اور تھوڑی جھکی ہوئی تھی۔ اس نے ہلکے گلابی نائٹ گاؤن

کے اوپر سرمئی سویٹر پہن رکھا تھا۔

"ہیلو؟" اس نے گھبرا کر کہا۔ "کون ہے؟"

"ہیلو روتھ۔" میں نے روشنی میں قدم رکھا۔

اس نے مجھے پہچان لیا اور حیرت سے دیکھا۔ "تھیو؟ ایسا کیا ہو گیا......" اس کی نظریں میرے چہرے سے ہٹ کر میری انگلی کے گرد بندھی ہوئی بے سلیقہ پٹی کی طرف چلی گئیں، جس میں خون بہہ رہا تھا۔ "کیا تم ٹھیک ہو؟"

"نہیں۔ کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔"

روتھ نے کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی، صرف فکر مند نظر آئی۔ اس نے سر ہلایا۔

"بلکل۔ اندر آ جاؤ۔" اس نے زنجیر کھول کر دروازہ کھولا۔

میں نے اندر قدم رکھا۔

نواں باب

روتھ مجھے نشست گاہ میں لے گئی۔ "کیا تم چائے پینا پسند کرو گے؟"

کمرہ ویسا ہی تھا جیسا کہ ہمیشہ ہوتا ہے، جیسا کہ میں اسے سوچتا تھا، قالین، بھاری پردے، آتش دان کے اوپر والے تختے پر چاندی کا وال کلاک، کرسی اور دھندلا سا نیلا صوفہ۔ میں نے فوری طور پر اطمینان محسوس کیا۔

"سچ پوچھیں تو، میں اس حالت میں کچھ بھی کر سکتا تھا۔"

روتھ نے مجھ پر ایک مختصر اور گہری نظر ڈالی، لیکن کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ اور نہ ہی اس نے انکار کیا، جیسا کہ مجھے آدھی توقع تھی۔

اس نے میرے لئے شیری کا گلاس انڈیلا اور میرے حوالے کیا۔ میں صوفے پر بیٹھ گیا۔ عادت کے مطابق میں وہیں بیٹھ گیا، جہاں میں تھراپی کے لئے ہمیشہ بیٹھا کرتا تھا۔ بہت دور، بائیں جانب۔ اور بازو کو آرم ریسٹ (Armrest) پر لٹکا دیا۔ میری انگلیوں کے نیچے فیبرک میرے سمیت، بہت سے مریضوں کو بے چینی سے رگڑتے رگڑتے پتلا ہو گیا تھا۔

میں نے شیری کا ایک گھونٹ لیا۔ یہ گرم، میٹھا اور تھوڑا سا مریضانہ تھا، لیکن میں نے اسے پی لیا۔ روتھ مجھے سارا وقت دیکھتی رہی۔ اس کی نظر واضح تھی لیکن بھاری یا بے چین نہیں تھی: بیس سالوں میں روتھ نے کبھی بھی مجھے بے چینی محسوس ہونے نہیں دی۔ میں نے دوبارہ اس وقت تک بات نہیں کی جب تک میں نے شیری ختم نہ کی اور گلاس خالی نہ ہو گیا۔

"یہاں ہاتھ میں گلاس لیے بیٹھنا عجیب لگتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کو اپنے مریضوں کو ڈرنکس پیش کرنے کی عادت نہیں ہے۔"

"تم اب میرے مریض نہیں ہو۔ دوست ہو،" اس نے آہستہ سے کہا، "اور ابھی جو تمہاری حالت ہے اس میں تم کو ایک دوست کی ضرورت ہے۔"

"کیا میں اتنا برا لگ رہا ہوں؟"

"ہاں، اور میں ڈر رہی ہوں۔ اور یہ بہت سنجیدہ ہے، ورنہ تم اس طرح بن بتائے نہیں آتے۔ یقیناً رات کے دس بجے تو بلکل بھی نہیں۔"

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ میں نے محسوس کیا...... میں نے محسوس کیا کہ میرے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔"

"یہ سب کیا ہے، تھیو؟ کیا بات ہے؟"

"مجھے بتانا نہیں آتا۔ مجھے نہیں معلوم کہ کہاں سے شروع کروں۔"

"کیسا رہے گا، اگر تم شروع سے بتاؤ تو؟"

میں نے سر ہلایا۔ میں نے سانس لی اور شروع کیا۔ میں نے اسے سب کچھ بتایا جو ہوا تھا۔ میں نے اسے دوبارہ بھنگ شروع کرنے کے بارے میں بتایا: کس طرح میں چھپ چھپ کر تمباکو نوشی کرتا رہا تھا، اور کیسے مجھے کیتھی کی ای میلز اور اس کا معاملہ دریافت ہوا۔ میں جلدی سے بولا، سانس روکے، میں اس بات کو اپنے سینے سے جلدی اتارنا چاہتا تھا۔ مجھے ایسا لگا جیسے میں اعتراف کر رہا ہوں۔

روتھ بغیر کسی خلل کے سنتی رہی، جب تک میں نے بات ختم نہ کی۔ اس کے تاثرات کو پڑھنا مشکل تھا۔ آخر میں اس نے کہا، "مجھے بہت افسوس ہے کہ یہ سب ہوا، تھیو۔ میں جانتی ہوں کہ کیتھی تمہارے لیے کتنی معنی رکھتی ہے، اور تم اس سے کتنی محبت کرتے ہو۔"

"ہاں۔ میں اس سے پیار......" میں رک گیا، اس کا نام بتانے سے قاصر رہا۔ میری آواز میں لرزش تھی۔ روتھ نے ٹشو کا ڈبا اٹھا کر میری طرف بڑھا دیا۔ جب وہ ہمارے سیشن میں ایسا کرتی تھی تو مجھے غصہ آتا تھا۔ میں اس پر الزام لگاتا کہ وہ مجھے رلانے کی کوشش کر رہی ہے، اور وہ عام طور پر کامیاب بھی ہو جاتی تھی۔ لیکن آج رات نہیں۔ آج رات میرے آنسو برف کی طرح جم گئے تھے۔

میں کیتھی سے ملنے سے کافی عرصہ پہلے روتھ سے ملتا رہا ہوں، اور میں نے اپنے تعلقات کے پہلے تین سالوں تک تھراپی کو جاری رکھا۔ مجھے وہ مشورہ یاد ہے جو روتھ نے مجھے دیا تھا جب میں اور کیتھی پہلی بار اکٹھے ہوئے تھے: "محبوب کا انتخاب کرنا ایک تھراپسٹ کا انتخاب کرنے جیسا ہے۔ ہمیں اپنے آپ سے پوچھنے کی ضرورت ہے، کیا یہ وہی شخص ہے جو میرے ساتھ ایماندار ہو سکتا ہے،

جو تنقید سنے، غلطیوں کا اعتراف کرے اور ناممکن چیزوں کے لئے وعدہ نہ کرے۔"

میں نے یہ سب کچھ اس وقت کیتھی کو بتایا تھا، اور اس نے مشورہ دیا کہ ہم ایک معاہدہ کریں۔ ہم نے ایک دوسرے سے کبھی جھوٹ نہ بولنے، دکھاوا نہ کرنے اور ہمیشہ سچا رہنے کی قسم کھائی تھی۔

"کیا ہوا؟" میں نے کہا۔ "ایسا کیا غلط ہوا؟"

روتھ بولنے سے پہلے ہچکچائی۔ اس نے جو کہا، میں حیران ہو گیا۔

"مجھے شک ہے کہ تم اس کا جواب جانتے ہو۔ اگر تم اپنے آپ تسلیم کرو تو۔"

"میں نہیں جانتا۔" میں نے سر ہلایا۔ "مجھے پتا نہیں۔"

میں غصے کے مارے خاموش ہو گیا، اور میرے سامنے اچانک کیتھی کی تصویر آ گئی جس میں وہ تمام ای میلز لکھ رہی تھی، جو بہت ہی پر جوش اور کس قدر گھٹیا تھیں، گویا وہ ان کو لکھ کر اس آدمی کے ساتھ خفیہ تعلقات کی نوعیت سے مست ہو رہی تھی۔ وہ چپکے چپکے جھوٹ بولے جا رہی تھی اور لطف اندوز ہو رہی تھی: یہ سب اداکاری کی طرح تھا، لیکن اسٹیج سے ہٹ کر۔

"مجھے لگتا ہے کہ وہ بور ہو گئی ہے،" میں نے آخر میں کہا۔

"تم یہ سب کس مجبوری کے تحت کہہ رہے ہو؟"

"کیونکہ اسے افراتفری اور جوش کی ضرورت ہے۔ وہ کچھ عرصے سے شکایت کر رہی ہے، 'مجھے لگتا ہے کہ اب ہم میں وہ مزہ نہیں رہا، کہ میں ہمیشہ دباؤ میں رہتی ہوں، میں بہت محنت کرتی ہوں۔' ہم حال ہی میں اس بات پر جھگڑے تھے۔ وہ اپنی باتوں میں جوش و خروش (Fireworks) کا لفظ استعمال کرتی رہی۔"

"جوش و خروش؟"

"جیسے اب وہ ہمارے درمیان نہیں ہے۔"

"آہ، میں سمجھ گئی، اچھا۔" روتھ نے سر ہلایا۔ "ہم اس کے بارے میں پہلے بات کر چکے ہیں۔ کیا ہم نے بات نہیں کی؟"

"جوش و خروش کے بارے میں؟"

"پیار کے بارے میں۔ ہم کیسے اکثر ڈرامے، تقص اور جوش و خروش کے لئے محبت کو سمجھنے میں غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ لیکن حقیقی محبت بہت خاموش اور ساکن ہوتی ہے۔ اگر اسے بڑے

ڈرامے کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو اس سے اکتاہٹ ہوگی۔ محبت گہری، پرسکون اور مستقل ہے۔ میں تصور کرتی ہوں کہ تم کیتھی کو حقیقی معنی میں پیار دیتے ہو۔ وہ تم کو واپس پیار دینے کے قابل ہے یا نہیں، یہ ایک الگ سوال ہے۔"

میں نے اپنے سامنے میز پر رکھے ٹشوز کے ڈبے کو دیکھا۔ مجھے یہ پسند نہیں تھا کہ روتھ کہاں جارہی تھی۔ میں نے اسے روکنے کی کوشش کی۔

"دونوں طرف سے خرابیاں ہیں۔ میں نے بھی بھنگ کے بارے میں اس سے جھوٹ بولا تھا۔"

روتھ اداسی سے مسکرائی۔ "میں نہیں جانتی کہ کسی دوسرے انسان کے ساتھ مسلسل جنسی اور جذباتی دھوکہ دہی کا موازنہ نشے کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔ میرے خیال میں یہ ایک بہت ہی مختلف قسم کے فرد کی طرف اشارہ کرتا ہے، کوئی ایسا شخص جو بار بار جھوٹ بولنے اور اچھی طرح جھوٹ بولنے کے قابل ہے، جو بغیر کسی پچھتاوے کے اپنے ساتھی کو دھوکہ دے سکتا ہے۔"

"آپ یہ نہیں جانتی،" میں اتنا ہی قابل رحم لگ رہا تھا جتنا میں نے محسوس کیا۔ "وہ بھیانک محسوس کرسکتی ہے۔"

لیکن جیسا میں نے کہا، میں نے اس پر یقین نہیں کیا۔

نہ ہی روتھ نے کیا۔ "مجھے ایسا نہیں لگتا۔ مجھے لگتا ہے کہ اس کے رویے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بلکل ٹوٹ گئی ہے۔ اس میں دردمندی، دیانتداری اور ہمدردی کی بھی کمی ہے، اور ان تمام خصوصیات کی جو تم میں موجود ہیں۔"

میں نے سر ہلایا۔ "یہ سچ نہیں ہے۔"

"یہ سچ ہے، تھیو۔" روتھ ہچکچائی۔ "تمہیں نہیں لگتا کہ شاید ان حالات سے تم پہلے بھی گذر چکے ہو؟"

"کیتھی کے ساتھ؟"

روتھ نے سر ہلایا۔ "تمہارے والدین کے ساتھ، جب تم چھوٹے تھے۔ میرا مطلب ہے جو چیز تمہارے بچپن میں متحرک رہی، وہ آج بھی تمہارے ساتھ جاری ہے۔"

"نہیں۔" میں نے اچانک چڑچڑاپن محسوس کیا۔ "کیتھی کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اس کا میرے بچپن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

"اوہ، واقعی؟" روتھ کو یقین نہیں آ رہا تھا۔ "غیر متوقع طور پر کسی کو خوش کرنے کی کوشش کرنا، کسی کا جذباتی طور پر موجود نہ ہونا، بے پرواہ اور بے رحم ہونا، کسی کو خوش رکھنے کی کوشش کرنا، اس کی محبت کو جیتنا، یہ کوئی پرانی کہانیاں نہیں ہیں، تھیو؟ کیا یہ سب جانی پہچانی کہانیاں نہیں ہیں؟"

میں نے اپنی مٹھی پکڑ لی اور کچھ نہیں بولا۔

روتھ نے ہچکچاتے ہوئے کہا، "میں جانتی ہوں کہ تم کتنے اداس ہو۔ لیکن میں چاہتی ہوں کہ تم اس امکان پر غور کرو کہ تم نے کیتھی سے ملنے سے بہت پہلے یہ دکھ محسوس کیا تھا۔ یہ ایک اداسی ہے جسے تم کئی سالوں سے اٹھا رہے ہو۔ تم جانتے ہو تھیو، تسلیم کرنے کے لیے سب سے مشکل چیزوں میں سے ایک یہ ہے کہ ہمیں اس وقت پیار نہیں کیا گیا جب ہمیں اس کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ پیار نہ ملنے کا درد ایک خوفناک احساس ہے۔"

وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔ میں اندر سے دھوکہ دہی کے اس گھناؤنے احساس، خوفناک کھوکھلے درد، اور روتھ کو یہ کہتے ہوئے سننے کے لیے صحیح الفاظ تلاش کر رہا تھا، "محبت نہ کئے جانے کا درد۔" میں نے دیکھا کہ یہ میرے پورے شعور پر کیسے پھیل گیا اور ایک دم سے میرے ماضی، حال اور مستقبل کی کہانی بن گیا۔ اس میں صرف کیتھی شامل نہیں تھی، میرا باپ بھی شامل تھا، میرے بچپن کے ترک کیے گئے احساسات شامل تھے، میرا ہر غم اس چیز کے بارے میں جو میرے پاس نہیں تھی اور مجھے اب بھی یقین ہے کہ مجھے کچھ نہیں ملنے والا۔ روتھ کہہ رہی تھی کہ اسی لیے ہی میں نے کیتھی کا انتخاب کیا۔ میرے لیے یہ ثابت کرنے کا اور کیا بہتر طریقہ ہوگا کہ میرا باپ درست کہتا تھا کہ میں بے وقعت اور نا قابل محبت ہوں، تو کیا مجھے کسی ایسے شخص کا پیچھا کرنا چاہیئے جو مجھ سے کبھی بھی محبت نہ کرے؟

میں نے اپنا سر اپنے ہاتھوں میں دفن کر دیا۔ "تو کیا یہ سب ناگزیر تھا؟ یہ وہی ہے جو آپ کہہ رہی ہیں، میں نے خود کو اس کے لئے مخصوص کر رکھا ہے؟ کتنی نا امیدی ہے؟"

"یہ نا امیدی نہیں ہے۔ اب تم اپنے باپ کے رحم و کرم پر رہنے والے لڑکے نہیں ہو۔ تم ایک بالغ آدمی ہو، اور تمہارے پاس ایک چوائس ہے۔ اس بات کو ایک اور تصدیق کے طور پر استعمال کرو کہ تم کتنے نا اہل ہو، یا ماضی کو مٹا ڈالو۔ تم خود کو لامتناہی طور پر ان چیزوں کو بار بار ہونے سے آزاد کر دو۔"

"میں یہ کیسے کروں؟ آپ کو لگتا ہے کہ مجھے کیتھی کو چھوڑ دینا چاہیے؟"

"مجھے لگتا ہے کہ یہ ایک بہت مشکل صورتحال ہے۔"

"لیکن آپ کو لگتا ہے کہ مجھے اسے چھوڑ دینا چاہئے، آپ یہی کہنا چاہتی ہیں نہ؟"

"تم بہت دور جا چکے ہو اور تم نے بے ایمانی، تردید اور جذباتی زیادتی (Emotional Abuse) والی زندگی میں واپس آنے کے لیے بہت محنت کی ہے۔ تم کسی ایسے شخص کے مستحق ہو جو تمہارے ساتھ بہت بہتر سلوک کرے۔"

"کہو روتھ، کہہ دو کہ آپ کو لگتا ہے کہ مجھے اسے چھوڑ دینا چاہیے۔"

روتھ نے میری آنکھوں میں دیکھا۔ اس نے مجھ پر نظریں جمالیں۔ "میرا خیال ہے تم کو اسے چھوڑ دینا چاہیے۔ اور میں یہ تمہاری پرانی تھراپسٹ کے طور پر نہیں کہہ رہی، بلکہ تمہاری پرانی دوست کے طور پر کہہ رہی ہوں۔ مجھے نہیں لگتا کہ تم واپس جا سکتے ہو، چاہے تم جانا بھی چاہو تو۔ یہ شاید تھوڑی دیر تک تو چل سکتا ہے، لیکن چند مہینوں میں کوئی اور بات سامنے آئے گی اور تم پھر اس صوفے پر واپس آجاؤ گے۔ کیتھی اور اس صورتحال کے بارے میں اپنے ساتھ ایماندار رہو تھیو، جھوٹ پر مبنی ہر چیز تم سے دور ہو جائے گی۔ یاد رکھو، جس محبت میں ایمانداری شامل نہ ہو وہ محبت کہلانے کے لائق نہیں ہے۔"

میں نے آہ بھری۔ میں بے چین، افسردہ اور تھکا ہوا تھا۔

"آپ کی سچائی کے لیے آپ کا شکریہ روتھ۔ یہ بہت زیادہ اہم ہے۔"

میں باہر نکلا تو روتھ نے مجھے دروازے پر ہی گلے لگایا۔ اس نے ایسا پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔ وہ میری بانہوں میں بہت نرم محسوس ہوئی، جس کی ہڈیاں بہت نازک تھیں۔ میں نے اس کی ہلکی پھلکی خوشبو اور اس کے کارڈیگن سویٹر کی اون میں سانس لی اور مجھے دوبارہ رونے کا احساس ہوا۔ لیکن میں رویا نہیں، یا رو نہیں پایا۔

اس کے بجائے میں آگے بڑھ گیا اور پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔

میں نے گھر واپسی کے لئے بس پکڑی۔ میں کھڑکی کے پاس بیٹھا باہر گھور رہا تھا اور کیتھی، اس کی سفید جلد اور اس کی خوبصورت سبز آنکھوں کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ میں اس کے ہونٹوں کے میٹھے ذائقے، اس کی ملائمت کے لیے تڑپ رہا تھا۔ لیکن روتھ صحیح تھی۔ محبت، جس میں ایمانداری شامل نہ ہو وہ محبت کہلانے کی مستحق نہیں ہے۔

مجھے گھر جا کر کیتھی کا سامنا کرنا تھا۔

مجھے اسے چھوڑنا تھا۔

دسواں باب

جب میں گھر پہنچا تو کیتھی وہاں موجود تھی۔ وہ صوفے پر بیٹھی ٹیکسٹ کر رہی تھی۔
"تم کہاں تھے؟" اس نے اوپر دیکھے بغیر پوچھا۔
"واک پر گیا تھا۔ تمہاری ریہرسل کیسی رہی؟"
"بالکل ٹھیک، لیکن تھکا دینے والی۔"
میں نے اسے ٹیکسٹ کرتے ہوئے دیکھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ وہ کس کو لکھ رہی ہے۔
میں جانتا تھا کہ یہ میرے بولنے کا موقعہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تمہارا کوئی افیئر ہے، میں طلاق چاہتا ہوں۔ میں نے یہ کہنے کے لیے منہ کھولا، لیکن خود کو خاموش پایا۔ اس سے پہلے کہ میں اپنی آواز سنبھال سکوں، کیتھی بول پڑی۔ اس نے ٹیکسٹ کرنا بند کر دیا اور اپنا فون رکھ دیا۔
"تھیو، ہمیں بات کرنی ہے۔"
"کس بارے میں؟"
"کیا تمہارے پاس مجھے بتانے کے لیے کچھ نہیں ہے؟" اس کی آواز میں سختی تھی۔
میں نے اس کی طرف دیکھنے سے گریز کیا، کہیں وہ میرے خیالات کو پڑھ نہ لے۔
میں نے شرمندگی اور غصہ محسوس کیا۔ گویا میں ہی مجرم راز کے ساتھ ہوں۔
اور جہاں تک اس کا تعلق ہے، میں ہوں۔ کیتھی صوفے کے پیچھے پہنچی اور کچھ اٹھایا۔
ایک دم میرا دل ڈوب گیا۔ اس نے وہ چھوٹا سا برتن پکڑا ہوا تھا جہاں میں نے بھنگ رکھی تھی۔ میں اپنی انگلی کٹنے کے بعد اسے اسپیئر روم میں چھپانا بھول گیا تھا۔

"یہ کیا ہے؟" اس نے اسے تھام لیا۔

"یہ بھنگ ہے۔"

"میں اس سے واقف ہوں۔ لیکن یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟"

"میں نے خریدی ہے۔ مجھے یہ پسند ہے۔"

"کیا پسند ہے؟ اوپر اڑنا؟ کیا تم سنجیدہ ہو؟"

میں نے ایک شرارتی بچے کی طرح اس کی نظروں سے بچتے ہوئے کندھے اچکائے۔

"کیا بات ہے؟ میرا مطلب ہے......" کیتھی نے غصے سے سر ہلایا۔ "کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ میں تم کو بالکل بھی نہیں جانتی۔"

میں اسے مارنا چاہتا تھا۔ میں اس پر ٹوٹ کر اپنی مٹھیوں سے مارنا چاہتا تھا۔ میں کمرے کو پاش پاش کرنا چاہتا تھا، دیواروں سے فرنیچر کو توڑنا چاہتا تھا، میں رونا اور چیخنا چاہتا تھا اور خود کو اس کی بانہوں میں دفن کرنا چاہتا تھا۔

لیکن میں نے کچھ نہیں کیا۔

"چلو سوتے ہیں،" میں نے کہا اور باہر نکل گیا۔

ہم خاموشی سے بستر میں چلے گئے۔ میں اس کے پاس اندھیرے میں لیٹ گیا۔ میں گھنٹوں جاگتا رہا، اس کے جسم کی گرمی محسوس کرتا رہا، اسے گھورتا رہا جب کہ وہ سوتی رہی۔

تم میری کیوں نہیں ہو؟ میں کہنا چاہتا تھا۔ تم نے مجھ سے بات کیوں نہیں کی؟ میں تمہارا سب سے اچھا دوست تھا۔ اگر تم نے صرف ایک لفظ بھی کہا ہوتا تو ہم اس کے ذریعے کام کر سکتے تھے۔ تم نے مجھ سے بات کیوں نہیں کی؟ میں یہاں ہوں، میں ادھر ہی ہوں۔

میں اسے اور قریب کرنا چاہتا تھا۔ میں اسے پکڑنا چاہتا تھا، لیکن میں نہیں کر سکا۔ کیتھی چلی گئی تھی، جس لڑکی سے میں بہت پیار کرتا تھا وہ مجھ اجنبی کو اپنی جگہ پر چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے غائب ہو گئی تھی۔

میرے حلق کے پچھلے حصے میں سسکیاں بلند ہو گئیں۔ آخر کار، آنسو میرے گالوں تک بہہ نکلے۔

میں خاموشی سے اندھیرے میں روتا رہا۔

***

اگلی صبح ہم اُٹھے اور معمول کے مطابق کام کیا۔ وہ باتھ روم چلی گئی، میں کافی بنا رہا تھا۔ جب وہ باورچی خانے میں آئی تو میں نے کپ اس کے حوالے کر دیا۔

"تم رات کو عجیب آوازیں نکال رہے تھے،" اس نے کہا۔ "تم نیند میں بات کر رہے تھے۔"

"میں کیا کہہ رہا تھا؟"

"میں نہیں جانتی۔ کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ شاید اس لیے کہ تم نشے میں تھے۔" اس نے مجھ پر ایک مرجھائی ہوئی نظر ڈالی اور پھر اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔ "مجھے جانا ہے۔ مجھے دیر ہو جائے گی۔"

کیتھی نے اپنی کافی ختم کی اور کپ سنک میں رکھ دیا۔ اس نے جلدی سے میرے گال پر بوسہ دیا۔ اس کے ہونٹوں کے لمس نے تقریباً مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔

اس کے جانے کے بعد میں نے شاور لیا۔ میں نے پانی کو ابلنے کی حد تک گرم کیا۔ نہاتے ہوئے گرم پانی نے میرے بے ترتیب اور بچکانہ آنسو دھو دیے۔ جب میں نے خود کو خشک کیا تو میں نے آئینے میں اپنے عکس کی جھلک دیکھی۔ میں چونک گیا، میں راکھ ہو گیا تھا، سکڑ گیا تھا، اور ایک رات میں ہی میری عمر تیس سال کی ہو گئی تھی۔ میں بوڑھا ہو گیا تھا، تھک گیا تھا، میری جوانی اڑ گئی تھی۔

تب میں نے وہاں ایک فیصلہ کیا۔

کیتھی کو چھوڑنا عضو تناسل کے ٹکڑے کرنے کے مترادف ہوگا۔ میں اس طرح خود کو مسخ کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ روتھ نے کیا کہا۔ روتھ معصوم نہیں تھی۔ کیتھی میرا باپ نہیں تھی۔ مجھ سے ماضی کو دہرانے کی مذمت نہیں کی گئی تھی۔ میں مستقبل کو بدل سکتا ہوں۔ کیتھی اور میں پہلے خوش تھے۔ ہم دوبارہ بھی خوش ہو سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ایک دن مجھ سے یہ سب اعتراف کرے، مجھے اس کے بارے میں بتائے، اور میں اسے معاف کر دوں۔ اور ہم ایسا ہی کریں گے۔

میں کیتھی کو جانے نہیں دوں گا۔ اس کے بجائے میں اسے کچھ بھی نہیں کہوں گا۔ میں دکھاوا کروں گا کہ میں نے ان ای میلز کو کبھی نہیں دیکھا۔ کسی نہ کسی طرح میں یہ بات بھول جاؤں گا۔ میں اس بات کو دفن کر دوں گا۔ میرے پاس آگے بڑھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ میں نے

اس سلسلے میں ہار ماننے سے انکار کر دیا۔ میں نے ٹوٹنے اور بکھرنے سے انکار کر دیا۔

پھر بھی، میں صرف خود کے لئے ذمہ دار نہیں تھا۔ میری دیکھ بھال کے اندر مریضوں کا کیا ہوگا؟ کچھ لوگ مجھ پر منحصر تھے۔

میں انہیں مایوس نہیں کر سکتا تھا۔
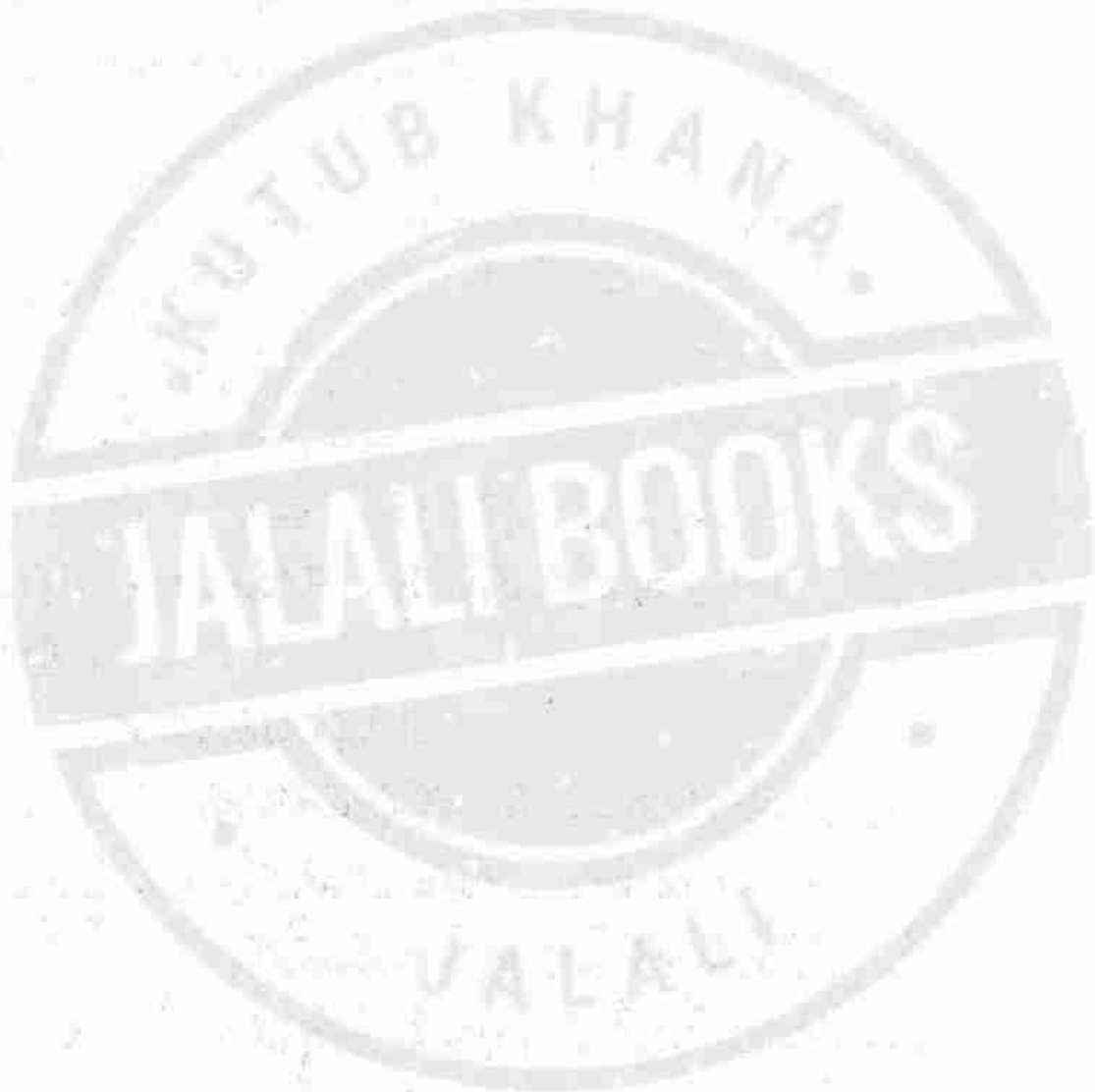
گیارہواں باب

"میں ایلف کو تلاش کر رہا ہوں، کوئی اندازہ ہے کہ وہ مجھے کہاں مل سکتی ہے؟"

یوری نے مجھ پر ایک متجسس نظر ڈالی۔ "کیا وجہ ہے جو آپ اسے ملنہ چاہتے ہیں؟"

"بس ہیلو کہنے کے لیے۔ میں تمام مریضوں سے ملنا چاہتا ہوں، انہیں بتائیں کہ میں کون ہوں، اور یہاں آیا ہوں۔"

یوری مشکوک لگ رہا تھا۔ "ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے، اگر وہ ادارک پذیر نہیں ہے تو اسے ذاتی طور پر نہ لیں۔" اس نے وال کلاک پر نظر ڈالی۔ "ڈیڑھ سے زیادہ وقت ہو گیا ہے، لہذا وہ آرٹ تھراپی سے باہر ہو گی۔ شاید وہ آپ کو ریکریئیشن روم میں مل جائے۔"

"شکریہ۔"

ریکریئیشن کی وسعت ایک بڑا سرکلر روم تھا جس میں ٹوٹے پھوٹے صوفے، چھوٹی میزیں اور بکھری ہوئی کتابوں سے بھری ایک الماری رکھی تھی جنہیں کوئی نہیں پڑھنا چاہتا تھا۔ روم میں سے باسی چائے اور سگریٹ کے پرانے دھوئیں کی بو آ رہی تھی جس نے فرنشننگ کو داغدار کر دیا تھا۔ ایک کونے میں چند مریض بیک گیمن (Backgammon) کھیل رہے تھے۔ ایلف پول ٹیبل پر اکیلی تھی۔ میں مسکراتے ہوئے قریب پہنچا۔

"ہیلو ایلف۔"

اس نے خوف زدہ نظروں سے اوپر دیکھا۔ "کیا؟"

"فکر مت کرو، سب ٹھیک ہے۔ میں بس تھوڑی بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"آپ میرے ڈاکٹر نہیں ہیں۔ میرا ایک ڈاکٹر پہلے ہی سے ہے۔"

"میں ڈاکٹر نہیں ہوں۔ میں ایک سائیکوتھراپسٹ ہوں۔"

ایلف نے حقارت سے کہا۔ "وہ بھی ہے۔"

میں مسکرایا، اور تھوڑی راحت ملی کہ وہ اندرا کی مریضہ تھی میری نہیں۔ وہ پوری طرح سے خوفزدہ تھی۔ غصہ نہ صرف اس کے چہرے پر عیاں تھا، بلکہ اس کی بڑی سائز پر بھی نظر آ رہا تھا۔ اس کی بھیانک اور غصے سے بھری کالی آنکھیں واضح طور پر پریشان دکھ رہی تھیں۔ وہ پسینے سے اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی سگریٹ کی وجہ سے بدبودار تھی، جو وہ ہمیشہ پیتی تھی۔ اس کی انگلیوں کے داغ سیاہ پڑ گئے تھے اور اس کے ناخن اور دانت بہت پیلے ہو گئے تھے۔

"میں تم سے ایلیشیا کے بارے میں صرف دو سوالات پوچھنا چاہتا ہوں، اگر یہ ممکن ہے تو۔"

ایلف نے گھبرا کر کیو ٹیبل پر مارا۔ وہ ایک اور کھیل کے لیے گیندوں کو ترتیب دینا شروع کر رہی تھی۔ پھر رک گئی۔ وہ خاموشی سے وہیں کھڑی، پریشان نظر آ رہی تھی۔

"ایلف؟"

اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں اس کے تاثرات سے بتا سکتا تھا کہ کیا وہ کیا سوچ رہی تھی۔ "کیا تم سن رہی ہو، ایلف؟"

اس نے مجھ پر ایک مشکوک نظر ڈالی اور کندھے اچکائے۔

"وہ تمہیں کیا کہتے ہیں؟"

"میں تم پر بھروسہ نہ کروں۔ وہ مجھے دھیان رکھنے کو کہہ رہیں ہیں۔"

"میں سمجھ گیا۔ بالکل ٹھیک۔ تم مجھے نہیں جانتی، اس لیے مجھ پر بھروسہ نہ کرنا سمجھداری کا کام ہے۔ ابھی تک تو نہیں۔ شاید، وقت کے ساتھ سب ٹھیک ہو جائے۔"

ایلف نے مجھ پر ایک نظر ڈالی، جس سے محسوس ہوا کہ اسے اس پر بھی شک ہے۔

میں نے پول ٹیبل پر سر ہلایا۔ "کوئی کھیل پسند ہے؟"

"نہیں۔"

"کیوں نہیں؟"

اس نے کندھے اچکائے۔ "دوسرا کیو بھی ٹوٹ گیا ہے۔ انہوں نے ابھی تک اسے

تبدیل نہیں کیا۔"

"لیکن میں تمہارا کیو تبدیل کروا سکتا ہوں۔"

کیو ٹیبل پر پڑا ہوا تھا۔ میں اسے چھونے لگا تو اس نے اسے دور کر دیا۔ "یہ میرا کیو ہے اتم اپنا خرید دو!"

میں پیچھے ہٹ گیا اور اس کے ردعمل کی شدت سے بے چین ہو گیا۔ اس نے بڑی طاقت کے ساتھ شاٹ کھیلا۔ میں نے کچھ لمحوں کے لیے اس کا کھیل دیکھا۔ پھر میں نے دوبارہ کوشش کی۔

"میں کہہ رہا تھا کہ کیا تم مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتا سکتی ہو جو اس وقت پیش آئی ہو جب ایلیشیا کو پہلی بار گروہ میں داخل کیا گیا تھا۔ تمہیں یاد ہے؟"

ایلف نے سر ہلایا۔

"میں نے اس کی فائل میں پڑھا تھا کہ تم دونوں کا کینٹین میں جھگڑا ہوا تھا۔ تم پر ایک بڑا حملہ کیا گیا تھا؟"

"اوہ، ہاں، اس نے مجھے مارنے کی کوشش کی، وہی نہ؟ اس نے میرا گلا کاٹنے کی کوشش کی تھی۔"

"موجودہ نوٹس کے مطابق، ایک نرس نے حملے سے پہلے تم کو ایلیشیا سے کچھ سرگوشی کرتے دیکھا تھا۔ میں سوچ رہا ہوں کہ وہ کیا باتیں تھیں؟"

"نہیں۔" ایلف نے غصے سے سر ہلایا۔ "میں نے کچھ نہیں کہا۔"

"میں یہ کہنے کی کوشش نہیں کر رہا ہوں کہ تم نے اسے اکسایا ہے۔ میں بس متجسس ہوں کہ کیا باتیں ہوئی تھیں؟"

"میں نے اس سے کچھ پوچھا تھا، اور کیا؟"

"کیا پوچھا تھا؟"

"میں نے پوچھا کہ کیا وہ اس کا مستحق تھا؟"

"کون؟"

"وہ۔ اس کا آدمی۔" ایلف مسکرائی، حالانکہ یہ کوئی مسکراہٹ نہیں تھی، بلکہ اس سے زیادہ ایک بدنما چہرے کی بناوٹ تھی۔

"تمہارا مطلب اس کا شوہر؟" میں ہچکچا رہا تھا، یقین نہیں آیا کہ میں سمجھ گیا ہوں۔
"مطلب تم نے ایلیشیا سے پوچھا کہ کیا اس کا شوہر مارے جانے کا مستحق تھا؟"

ایلف نے سر ہلایا اور شاٹ کھیلا۔"اور میں نے پوچھا کہ وہ کیسا لگ رہا تھا، جب اس نے اسے گولی ماری اور اس کی کھوپڑی اڑ گئی، اور دماغ باہر نکل آیا۔" ایلف ہنسی۔

میں نے ناگواری کی اچانک ایک لہر کو محسوس کیا، ان احساسات کی طرح جو میں نے تصور کیا تھا کہ ایلف نے ایلیشیا کو بھڑکایا تھا۔ ایلف نے نفرت کا احساس دلایا، یہی اس کی پیتھالوجی تھی، یہ وہ تھا جو اس کی ماں نے اسے ایک چھوٹے بچے کی حیثیت سے محسوس کروایا تھا۔ نفرت انگیز اور نفرت انگیز۔ تو ایلف نے لاشعوری طور پر ثابت کر دیا کہ اس سے نفرت کی جائے، اور وہ زیادہ تر کامیاب ہوگئی۔

"اور اب حالات کیسے ہیں؟ کیا تم اور ایلیشیا کی آپس میں بنتی ہے؟"

"اوہ، ہاں دوست۔ ہم آپس میں دوست ہیں۔ بہترین ساتھی ہیں۔" ایلف ہنسی۔

اس سے پہلے کہ میں جواب دیتا، میں نے محسوس کیا کہ جیب میں میرا فون وائبریٹ ہو رہا ہے۔ میں نے اسے دیکھا۔ میں نے نمبر نہیں پہچانا۔

"مجھے فون کا جواب دینا چاہیے۔ شکریہ، تم نے بہت مدد کی۔"

ایلف نے آہستہ سے ناقابل فہم بات کی اور واپس اپنے کھیل میں لگ گئی۔

***

میں راہداری میں آیا اور فون کا جواب دیا۔ "ہیلو؟"

"کیا آپ تھیو فیبر ہیں؟"

"بول رہا ہوں۔ آپ کون ہیں؟"

"میکس بیرنسن بات کر رہا ہوں۔"

"ارے ہاں۔ ہائے، مجھے واپس کال کرنے کا شکریہ۔ میں سوچ رہا تھا کہ کیا ہم ایلیشیا کے بارے میں بات کر سکتے ہیں؟"

"کیوں؟ کیا ہوا؟ کچھ غلط ہوا ہے کیا؟"

"نہیں۔ میرا مطلب ہے، بالکل بھی نہیں، میں اس کا علاج کر رہا ہوں، اور میں آپ سے اس کے بارے میں کچھ سوالات پوچھنا چاہتا ہوں۔ جب بھی ممکن ہو۔"

"مجھے نہیں لگتا کہ ہم فون پر باتیں کر سکتے ہیں؟ میں کافی مصروف ہوں۔"

"اگر ممکن ہو تو میں سامنے آ کے بات کروں گا۔"

میکس بیرنسن نے آہ بھری اور بڑبڑایا جب اس نے فون ہٹا کر سے کسی سے بات کی۔ اور پھر: "کل شام، سات بجے، میرے دفتر میں۔"

میں پتہ پوچھنے ہی والا تھا لیکن اس نے فون بند کر دیا۔

بارہواں باب
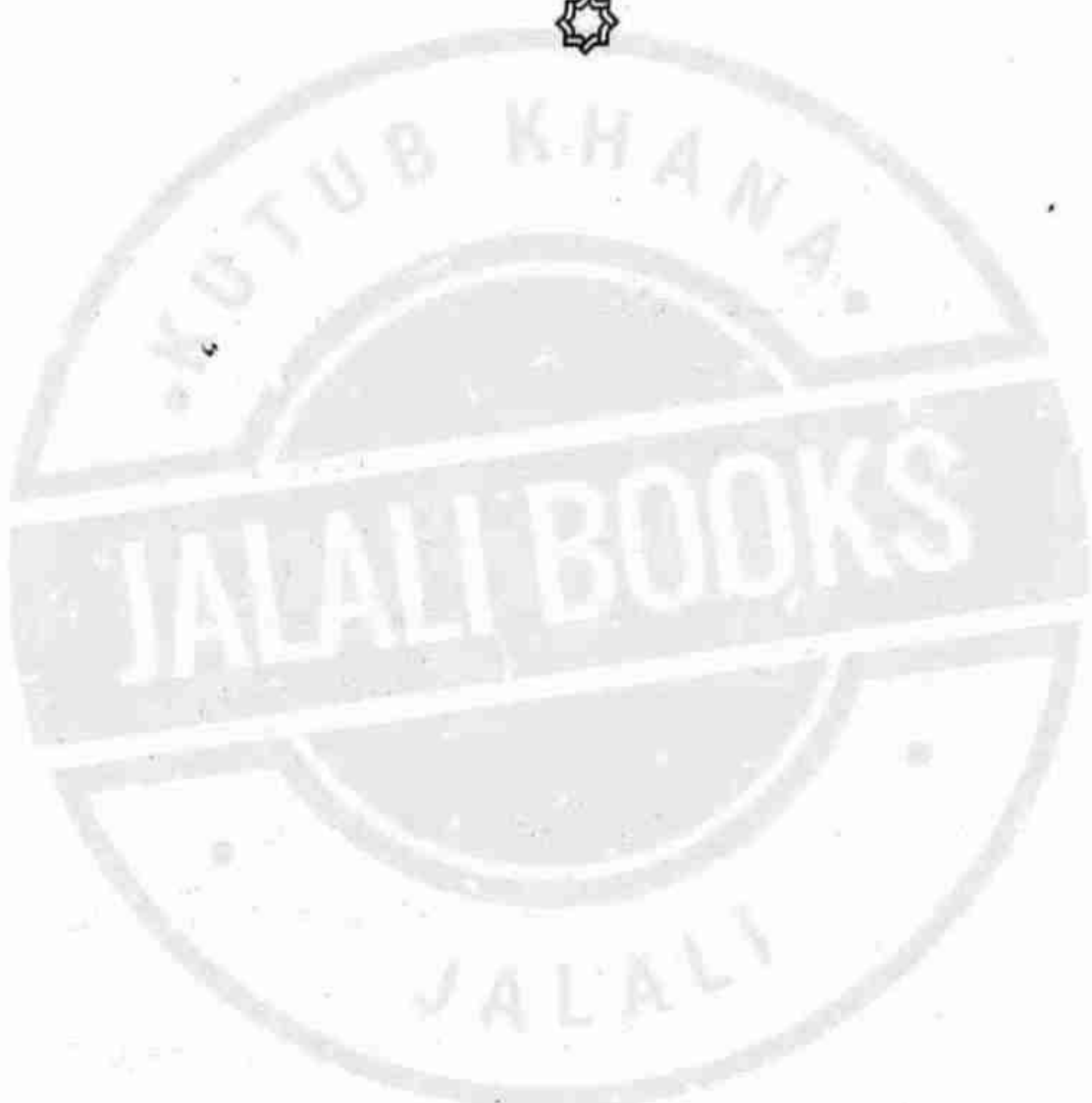
میکس بیرنسن کی ریسپشنسٹ کو شدید زکام تھا۔ اس نے ٹشو نکالا، ناک سنکی اور مجھے انتظار کرنے کا اشارہ کیا۔

"وہ فون پر بات کر رہا ہے۔ بس ایک منٹ میں باہر آجائے گا۔"

میں نے سر ہلایا اور ویٹنگ روم میں بیٹھ گیا، جہاں کچھ غیر آرام دہ سیدھی کرسیاں اور ایک کافی ٹیبل پڑی تھی جس میں پرانے میگزینوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ تمام ویٹنگ رومز ایک جیسے نظر آتے ہیں، میں نے سوچا، میں اتنی آسانی سے بطور وکیل ہی کسی ڈاکٹر یا جنازے کے ڈائریکٹر سے ملنے کا انتظار کر سکتا تھا۔

دالان کے اس طرف کا دروازہ کھلا۔ میکس بیرنسن نمودار ہوا اور مجھے اشارہ کیا۔ وہ واپس اپنے دفتر میں غائب ہو گیا۔ میں اٹھ کر اس کے پیچھے اندر چلا گیا۔

فون پر اس کے بدمزاجانہ انداز کو دیکھتے ہوئے مجھے اچھائی کی امید نظر نہیں آئی، لیکن مجھے حیرت ہوئی جب اس نے معذرت کے ساتھ شروعات کی۔

"اگر ہماری باتوں کے درمیان کوئی غیر متوقع تبدیلی محسوس ہو تو میں معذرت چاہوں گا۔ یہ ایک طویل ہفتہ رہا ہے اور موسم کے حوالے سے میری طبیعت میں مزا نہیں ہے۔ کیا تم بیٹھو گے نہیں؟"

میں ڈیسک کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔ "شکریہ۔ اور مجھ سے ملنے پر راضی ہونے کا بھی شکریہ۔"

"میں نے آپ کو پہلے نہیں پہچانا۔ میں نے سوچا کہ آپ ایک صحافی ہیں اور مجھ سے ایلیشیا کے بارے میں بات کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن پھر میں نے گرووکال کی اور پتا لگا یا کہ آپ وہاں کام کرتے ہیں۔"

"میں سمجھ گیا۔ ہاں صحافی اکثر ایسے کاموں میں تنگ کرتے ہیں۔"

"یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اکثر ایسے ہوتا ہے۔ میں بھی سیکھ گیا ہوں......" وہ کچھ اور کہنے ہی والا تھا کہ اسے چھینک آ گئی۔ اس نے ٹشوز کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ "معذرت۔ مجھے موروثی زکام ہے۔"

اس نے ناک سنکی۔ میں نے اسے مزید قریب سے دیکھا۔ اپنے چھوٹے بھائی کے برعکس، میکس بیرنسن پرکشش نہیں تھا۔ میکس پروقار اور گنجا تھا، اور اس کے چہرے پر مہاسوں کے گہرے نشانات تھے۔ اس نے پرانے زمانے کا مردانہ کولون پہن رکھا تھا، جیسا کہ میرے والد پہنتے تھے۔ اس کا دفتر بھی اسی طرح روایتی تھا جس میں فرنیچر کے چمڑے، لکڑی اور کتابوں کی تسلی بخش بو آ رہی تھی۔ یہ گیبرئل کی آباد، رنگین اور خوبصورت دنیا سے زیادہ مختلف نہیں ہو سکتی۔ وہ اور میکس واضح طور پر ایک جیسے نہیں تھے۔

گیبرئل کی فریم شدہ تصویر ڈیسک پر رکھی تھی۔ ایک واضح شاٹ، ممکنہ طور پر میکس نے لیا ہو۔ گیبرئل ایک میدان میں باڑ پر بیٹھا ہوا تھا، اس کے بال ہوا میں اڑ رہے تھے اور ایک کیمرہ اس کی گردن میں لٹکا ہوا تھا۔ وہ فوٹو گرافر سے زیادہ کسی اداکار کی طرح لگ رہا تھا۔ یا فوٹو گرافر کا کردار ادا کرنے والا اداکار۔

میکس نے تصویر کا جائزہ لیتے ہوئے مجھے دیکھ لیا اور سر ہلایا، جیسے میرا دماغ پڑھ رہا ہو۔ "میرے بھائی کے بال اور شکل تھی۔ لیکن دماغ مجھے ملا ہے۔" میکس ہنسا۔ "میں مذاق کر رہا ہوں۔ دراصل، مجھے گود لیا گیا تھا۔ ہمارا خون کا رشتہ نہیں تھا۔"

"مجھے یہ پتا نہیں تھا۔ کیا تم دونوں کو گود لیا گیا تھا؟"

"صرف مجھے۔ ہمارے والدین کا خیال تھا کہ وہ بچے پیدا نہیں کر سکتے۔ لیکن مجھے گود لینے کے بعد جلد ہی ان کا اپنا بچہ پیدا ہوا۔ یہ بظاہر کافی عام ہے۔ تناؤ کو دور کرنے کے لئے کچھ کرنا ہوتا ہے۔"

"کیا آپ اور گیبرئل قریب تھے؟"

"بہت زیادہ قریب۔ اگر چہ میری اہمیت اس سے کم تھی، اور وہ زیادہ توجہ کا مرکز تھا۔"

"ایسا کیوں تھا؟"

"ایسا نہ ہونا بہت مشکل تھا۔ گیبرئل بچپن میں بھی خاص تھا۔" میکس کو اپنی شادی کی انگوٹھی سے کھیلنے کی عادت تھی۔ وہ بات کرتے وقت اسے اپنی انگلی کے گرد گھماتا رہا۔ "گیبرئل تصویریں کھینچنے کے لئے ہر جگہ اپنا کیمرہ لے جاتا تھا، آپ جانتے ہیں۔ میرے والد نے سوچا کہ وہ پاگل ہے۔ پھر پتہ چلا کہ میرا بھائی تھوڑا سا جینئس تھا۔ کیا تمہیں اس کے کام کا پتہ ہے؟"

میں سفارتی انداز میں مسکرایا۔ مجھے ایک فوٹوگرافر کی حیثیت سے گیبرئل کی خوبیوں پر بحث کرنے کی کوئی خواہش نہیں تھی۔

اس کے بجائے میں نے بات چیت کو ایلیشیا کی طرف موڑ لیا۔ "آپ اس کو بھی اچھی طرح جانتے ہونگے؟"

"ایلیشیا؟ کیا میں......؟" اس کے نام کے ذکر پر میکس کا چہرا تھوڑا بدل گیا۔ اس کی گرمی بخارات کی صورت، میں خارج ہوگئی۔ اس کا لہجہ سرد تھا۔ "مجھے نہیں معلوم کہ میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔ میں نے عدالت میں ایلیشیا کی نمائندگی نہیں کی۔ اگر آپ مقدمے کے بارے میں تفصیلات چاہتے ہیں تو میں آپ کو اپنے ساتھی پیٹرک ڈوہرٹی سے رابطہ کروا سکتا ہوں۔"

"یہ اس قسم کی معلومات نہیں ہے جس کے لئے میں آیا ہوں۔"

"اچھا؟" میکس نے مجھے ایک متجسس نظر سے دیکھا۔ "کیا ایک سائیکوتھراپسٹ کے طور پر اپنے مریض کے وکیل سے ملنا عام عمل نہیں ہوتا؟"

"نہیں، اگر میرا مریض خود بات کر سکتا ہے تو نہیں۔"

میکس اس پر غور کرتا نظر آیا۔ "میں سمجھ گیا۔ ٹھیک ہے، جیسا کہ میں نے کہا، پر میں نہیں جانتا کہ میں آپ کی کس طرح مدد کر سکتا ہوں......"

"میرے صرف ایک دو سوال ہیں۔"

"بہت اچھا۔ جی میں حاضر ہوں۔"

"مجھے یاد ہے کہ میں نے اس وقت اخبار میں پڑھا تھا کہ قتل سے ایک رات پہلے آپ گیبرئل اور ایلیشیا سے ملے تھے؟"

"ہاں، ہم نے اکٹھے ڈنر کیا تھا۔"

"وہ کیسے لگ رہے تھے؟"

میکس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ غالباً اس سے یہ سوال سینکڑوں بار پوچھا گیا ہوگا، اور اس کا جواب وہ بغیر کچھ سوچے سمجھے دے سکتا تھا۔

"عام۔ بالکل نارمل۔"

"اور ایلیشیا؟"

"وہ بھی۔" اس نے کندھے اچکائے۔ "شاید معمول سے تھوڑا زیادہ خوش۔ لیکن......"

"لیکن کیا؟"

"کچھ نہیں۔"

میں نے محسوس کیا کہ وہ کچھ اور بھی بتانا چاہتا تھا۔ میں نے انتظار کیا۔

اور ایک لمحے کے بعد، اس نے کہا، "میں نہیں جانتا کہ آپ ان کے تعلقات کے بارے میں کتنا جانتے ہیں۔"

"صرف وہی جو میں نے کاغذات میں پڑھا ہے۔"

"اور آپ نے کیا پڑھا ہے؟"

"کہ وہ خوش تھے۔"

"خوش؟" میکس بے پرواہی سے مسکرایا۔ "ہاں، وہ خوش تھے۔ گیبرئل نے اسے خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی۔"

"میں سمجھ گیا۔" لیکن میں میکس کا مطلب نہیں جان پایا تھا۔

مجھے حیران ہونا چاہئے تھا کیونکہ اس نے کندھے اچکائے۔ "میں تفصیل میں نہیں جا رہا ہوں۔ اگر تفصیل سے بات کرنی ہے تو آپ مجھ سے نہیں، جین فیلکس سے بات کریں۔"

"جین فیلکس؟"

"جین فیلکس مارٹن۔ ایلیشیا کا گیلرسٹ۔ وہ ایک دوسرے کو برسوں سے جانتے ہیں۔ وہ دونوں بہت قریب تھے۔ لیکن سچ یہ ہے کہ میں اسے زیادہ پسند نہیں کرتا تھا۔"

"مجھے تفصیل میں جانے کی کوئی دلچسپی نہیں ہے،" میں نے جتنی جلدی ممکن ہو، جین فیلکس سے بات کرنے کے لیے ذہن بنایا۔ "مجھے آپ کی ذاتی رائے میں زیادہ دلچسپی ہے۔ کیا میں آپ سے براہ راست سوال پوچھ سکتا ہوں؟"

"میں نے سمجھا شاید آپ پوچھ چکے ہیں۔"

"کیا آپ کو ایلیشیا پسند ہے؟"

میکس نے بولتے ہوئے بے ساختہ میری طرف دیکھا۔ "یقیناً مجھے پسند ہے۔"

میں نے اس پر یقین نہیں کیا۔ "مجھے لگتا ہے کہ آپ دو کردار ادا کر رہے ہیں۔ ایک وکیل کا، جو کہ قابلِ فہم ہے، اور دوسرا بھائی کا۔ اور میں یہاں ایک بھائی سے ملنے آیا ہوں۔"

ایک وقفہ تھا۔ میں حیران تھا کہ کیا میکس مجھے جانے کے لیے کہنے والا ہے۔ وہ کچھ کہنا چاہ رہا تھا لیکن اس کا ارادہ بدل گیا۔ پھر وہ اچانک ڈیسک چھوڑ کر کھڑکی کی طرف چلا گیا۔ اس نے اسے کھولا۔ ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اندر آیا۔ میکس نے گہری سانس لی، جیسے کمرے میں اس کا دم گھٹ رہا ہو۔

آخر کار اس نے دھیمی آواز میں کہا، "سچ یہ ہے کہ...... میں اس سے نفرت کرتا تھا......"

میں نے کچھ نہیں کہا۔ میں اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔

وہ کھڑکی سے باہر دیکھتا رہا اور دھیرے سے بولا، "گیبرئل صرف میرا بھائی ہی نہیں تھا، وہ میرا سب سے اچھا دوست بھی تھا۔ وہ بہت ہی مہربان آدمی تھا، شاید ہی آپ کسی ایسے مہربان سے ملے ہوں۔ بہت بڑا مہربان۔ اور اس کتیا کی وجہ سے اس کا سارا ٹیلینٹ، اس کی اچھائیاں اور زندگی کا جذبہ ختم ہو گیا۔ یہ صرف اس کی زندگی نہیں تھی جسے اس نے تباہ کیا تھا، بلکہ میری بھی تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ میرے والدین یہ سب دیکھنے کے لیے زندہ نہیں رہے۔" میکس خاموش ہوا، اچانک جذباتی ہو گیا۔

اس کے درد کو محسوس نہ کرنا مشکل تھا، اور مجھے اس کے لیے افسوس ہوا۔ "آپ کے لیے ایلیشیا کے دفاع کو منظم کرنا بہت مشکل رہا ہو گا۔"

میکس نے کھڑکی بند کی اور ڈیسک پر واپس آ گیا۔ اس نے خود پر دوبارہ قابو پا لیا تھا۔ وہ دوبارہ وکیل کا کردار ادا کر رہا تھا، جس میں وہ غیر جانبدار، متوازن اور جذباتی لگ رہا تھا۔

اس نے کندھے اچکائے۔ "گیبرئل ہمیشہ ایلیشیا کی بہتری چاہتا تھا۔ وہ اس کے لیے پاگل تھا۔ لیکن وہ صرف پاگل تھی۔"

"آپ کو لگتا ہے کہ وہ معصوم ہے؟"

"ایک ماہرِ نفسیات کی حیثیت سے آپ مجھے بتائیں۔"

"آپ کیا سوچتے ہیں؟"

"میں وہ جانتا ہوں جس کا میں نے کیا مشاہدہ کیا ہے۔"

"اور وہ کیا ہے؟"

"موڈ میں تبدیلی، غصہ اور اچانک پر تشدد دورے پڑنا۔ اس نے چیزوں کو توڑ دیا، تباہ کر دیا۔ گیبرئل نے مجھے بتایا کہ اس نے کئی مواقع پر اسے قتل کرنے کی دھمکی دی تھی۔ مجھے دھیان دینا چاہیے تھا، کچھ کرنا چاہیے تھا، جب ایلیشیا نے خود کو مارنے کی کوشش کی، مجھے مداخلت کرنی چاہیے تھی کہ اسے کچھ مدد مل سکے۔ لیکن میں نے ایسا نہیں کیا۔ گیبرئل اس کی حفاظت کے لیے پر عزم تھا، اور ایک بیوقوف کی طرح، میں نے اسے جانے دیا۔"

میکس نے آہ بھری اور اپنی گھڑی کو دیکھا جو میرے لیے بات چیت کو ختم کرنے کا اشارہ تھا۔

لیکن میں خالی نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔ "کیا ایلیشیا نے خود کو مارنے کی کوشش کی تھی؟ آپ کا کیا مطلب ہے؟ کب؟ آپ کا مطلب ہے کہ گیبرئل کے قتل کے بعد؟"

میکس نے سر ہلایا۔ "نہیں، اس سے کئی سال پہلے۔ آپ نہیں جانتے؟ میں سمجھا آپ جانتے ہیں۔"

"یہ کب ہوا تھا؟"

"اس کے باپ کے مرنے کے بعد۔ اس نے اوورڈوز...... گولیاں یا کچھ اور کھا لیا تھا۔ مجھے بالکل یاد نہیں ہے۔ وہ ایک طرح سے منقطع ہو چکی تھی۔"

میں اس سے مزید پوچھنے ہی والا تھا کہ دروازہ کھلا۔ ریسپشنسٹ نمودار ہوئی اور دھیمی آواز میں بولی۔ "ڈارلنگ، ہمیں جانا چاہیے۔ ہمیں دیر ہو جائے گی۔"

"ٹھیک ہے۔ میں آتا ہوں ڈیئر۔"

دروازہ بند ہو گیا۔ میکس مجھے معذرت خواہ نظروں سے دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ "ہمارے پاس تھیٹر کے ٹکٹ ہیں۔" میں نے یقیناً چونک کر دیکھا ہوگا، کیونکہ وہ ہنس رہا تھا۔ "ہم۔ تانیا اور میری شادی پچھلے سال ہوئی تھی۔"

"اوہ، میں سمجھ گیا۔"

"گیبرئل کی موت نے ہمیں اکٹھا کیا۔ میں اس کے بغیر رہ نہیں سکتا تھا۔"

میکس کے فون کی گھنٹی بجی، اس کا دھیان بٹ گیا۔
میں نے اسے کال اٹینڈ کے لیے سر ہلایا۔ "آپ کا شکریہ، آپ نے بہت اچھی مدد کی ہے۔"
میں دفتر سے باہر نکل گیا۔ میں نے ریسپشن میں بیٹھی تانیا کو قریب سے دیکھا، وہ سنہرے بالوں والی، خوبصورت اور چھوٹی عمر کی تھی۔ اس نے اپنی ناک سنکی، اور میں نے اس کی شادی کی انگوٹھی پر بڑے ہیرے کو دیکھا۔
مجھے حیرت ہوئی جب وہ اٹھی اور میری طرف منہ بنا کر چلی گئی۔ وہ دھیمی آواز میں جلدی سے بولی۔ "اگر آپ ایلیشیا کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں تو اس کے کزن پال سے بات کریں، وہ اسے سب سے بہتر جانتا ہے۔"
"میں نے اس کی خالہ لیڈیا روز کو فون کرنے کی کوشش کی، وہ خاص طور پر مددگار نہیں دکھتی ہے۔"
"لیڈیا کو بھول جائیں۔ کیمبرج جائیں اور پال سے بات کریں۔ اس سے ایلیشیا اور حادثے کی بعد والی رات کے بارے میں پوچھیں، اور......"
دفتر کا دروازہ کھلا۔ تانیہ فوراً خاموش ہوگئی۔ میکس ظاہر ہوا اور وہ تیزی سے مسکراتے ہوئے اس کے پاس گئی۔
"تیار ہو، ڈارلنگ؟" اس نے پوچھا۔
تانیا مسکرا رہی تھی لیکن وہ گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔ وہ میکس سے ڈرتی ہے، میں نے سوچا۔ مجھے تعجب ہوا کہ کیوں؟

تیرہواں باب

الیشیا بیرنسن کی ڈائری

22 جولائی

مجھے اس حقیقت سے نفرت ہے کہ گھر میں بندوق موجود ہے۔

کل رات اس بارے میں ہماری ایک اور بحث ہوئی۔ کم از کم میں نے سوچا کہ ہم اسی پر ہی لڑ رہے تھے، لیکن اب مجھے اتنا یقین نہیں ہے۔

گیبرئل نے کہا کہ یہ میری غلطی تھی جو ہم نے بحث کی۔ مجھے بھی ایسا لگتا ہے۔ مجھے اسے اتنا پریشان دیکھ کر تکلیف ہوئی جب وہ دکھی نظروں سے میری طرف دیکھ رہا تھا۔ مجھے اسے تکلیف پہنچانے میں نفرت ہے، اور پھر بھی کبھی کبھی میں شدت سے اسے تکلیف پہنچانا چاہتی ہوں، اور مجھے نہیں معلوم کیوں۔

اس نے کہا کہ میں خوفناک موڈ میں گھر آئی تھی، اور اوپر سیڑھیاں چڑھ کے اس پر چیخنے لگی تھی۔ شاید میں نے کیا ہوگا۔ مجھے لگتا ہے میں پریشان تھی۔ اگرچہ مجھے مکمل طور پر یقین نہیں ہے کہ کیا ہوا تھا۔ میں ابھی پارک سے واپس آئی تھی۔ مجھے چہل قدمی بھی یاد نہیں ہے۔ میں دن میں خواب دیکھ رہی تھی، یسوع مسیح کی تصویر کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ میں گھر جاتے ہوئے ایک گھر سے گزر رہی تھی۔ دو لڑکے پائپ سے کھیل رہے تھے۔ ان کی عمر سات یا آٹھ سے زیادہ نہیں ہوگی۔ بڑا لڑکا چھوٹے لڑکے کو پانی سے بھگو رہا تھا جس سے رنگوں کی قوس و قزح روشنی میں چمک رہی تھی۔ ایک مکمل قوس و قزح۔ چھوٹے لڑکے نے ہنستے ہوئے ہاتھ

پھیلائے۔ میں گزر گئی اور میں نے محسوس کیا کہ میرے گال آنسوؤں سے تر ہیں۔

تب میں نے انہیں مسترد کر دیا تھا، لیکن اب ان کے بارے میں سوچنے سے یہ واضح معلوم ہوتا ہے۔ میں خود سچائی کو تسلیم نہیں کرنا چاہتی کہ میری زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ غائب ہے۔ کہ میں نے انکار کیا ہے کہ مجھے بچے چاہیے، یہ دکھاوا کرتے ہوئے کہ مجھے ان میں کوئی دلچسپی نہیں ہے، کہ مجھے صرف اپنے فن کی پرواہ ہے۔ اور یہ سچ نہیں ہے۔ یہ صرف ایک بہانہ ہے۔ سچ یہ ہے کہ میں بچے پیدا کرنے سے ڈرتی ہوں۔ میں ان کے ساتھ قابل اعتبار نہیں ہوں۔

میری رگوں میں میری ماں کے خون کے دوڑنے کی وجہ سے نہیں۔

جب میں گھر پہنچی تو دانستہ یا نادانستہ طور پر میرے ذہن میں یہی تھا۔ گیبرئل ٹھیک کہتا تھا، میں بری حالت میں تھی۔

لیکن اگر میں اسے بندوق صاف کرتے ہوئے نہ پاتی تو میں کبھی غصہ نہیں ہوتی۔ مجھے یہ بات بہت پریشان کرتی ہے کہ اس کے پاس بندوق ہے۔ اور یہ بات مجھے اور بھی تکلیف دیتی ہے کہ وہ اس سے کبھی بھی چھٹکارا نہیں پائے گا، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ میں اسے کتنی بار منتی کروں۔ وہ ہمیشہ ایک ہی بات کہتا ہے کہ یہ ان کے والد کی پرانی رائفلوں میں سے ایک تھی اور انہوں نے اسے سولہ سال کی عمر میں دی تھی، اور اس کی قدر کیا ہے، وغیرہ وغیرہ۔ مجھے اس پر بھروسا نہیں ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ اس کو پاس رکھنے کی ایک دوسری وجہ ہے۔ میں نے ایسا کہا تھا۔ اور گیبرئل نے کہا کہ اپنے گھر اور بیوی کی حفاظت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر کوئی اندر داخل ہو جائے تو کیا ہوگا؟

"پھر ہم پولیس کو کال کریں گے،" میں نے کہا۔ "ہم انہیں گولی تو نہیں مار سکتے!"

میں نے اپنی آواز بلند کی، لیکن اس نے اپنی آواز کو اور زیادہ بلند کیا، اور اس سے پہلے کہ میں کچھ سمجھ پاتی، ہم ایک دوسرے پر چیخ رہے تھے۔ شاید میں کچھ قابو سے باہر تھی۔ لیکن میں صرف اس پر ردعمل ظاہر کر رہی تھی، گیبرئل کا ایک جارحانہ پہلو ہے، اس کا وہ حصہ جو میں صرف کبھی کبھار ہی دیکھتی ہوں، اور جب دیکھتی ہوں تو یہ مجھے خوفزدہ کر دیتا ہے۔ ان مختصر لمحات میں یہ ایک اجنبی کے ساتھ رہنے جیسا ہے۔ اور یہ دہشت ناک ہے۔

ہم نے باقی شام تک بات نہیں کی۔ ہم خاموشی سے بستر میں چلے گئے۔

آج صبح ہم نے سیکس کیا اور راضی ہو گئے۔ ایسا لگتا ہے کہ ہم ہمیشہ اپنے مسائل کو بستر

پر ہی حل کرتے ہیں۔ کسی نہ کسی طرح یہ آسان ہے۔ جب آپ برہنہ ہوں اور کمبل کے نیچے آدھی نیند میں ہوں تو سرگوشی کر کے کہو، 'آئی ایم سوری،' تو کام بن جاتا ہے۔ وہ تمام دفاعی اور گھٹیا جواز ان کپڑوں کے ساتھ مسترد کر دیے جاتے ہیں جو فرش پر ڈھیر کی صورت میں پڑے ہوتے ہیں۔

"ہم ایک اصول بنائیں گے جس میں ہمارے تمام مسائل کی اصلاح بستر میں ہوگی۔"
اس نے مجھے چوما۔ "میں تم سے پیار کرتا ہوں۔ میں رائفل سے جان چھڑاؤں گا، میں وعدہ کرتا ہوں۔"

"نہیں،" میں نے کہا۔ "اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، بھول جاؤ۔ کوئی بات نہیں۔ سچی۔"
گیبرئل نے مجھے دوبارہ چوما اور اپنے قریب کھینچ لیا۔ میں نے اسے تھام لیا اور اپنا ننگا جسم اس کے اوپر رکھ دیا۔ میں نے اپنی آنکھیں بند کر دیں۔ اور میں نے آخر کار سکون محسوس کیا۔

○

23 جولائی

میں یہ ڈائری کیفے ڈی ایل آرٹسٹ میں لکھ رہی ہوں۔ میں اب اکثر دن میں یہاں آتی ہوں۔ مجھے گھر سے باہر نکلنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، جب میں دوسرے لوگوں کے ارد گرد ہوتی ہوں، باوجود اس کے کہ یہاں کی ویٹریس بھلے کتنی ہی بورنگ کیوں نہ ہو، بس میں ایسے کسی انسان کی طرح دنیا سے جڑی ہوئی محسوس کرتی ہوں۔

ورنہ میرا وجود ختم ہونے کا خطرہ ہے۔ جیسے میں غائب ہو جاؤں گی۔

کبھی کبھی میں چاہتی ہوں کہ میں غائب ہو جاؤں، آج رات کی طرح، جب گیبرئل نے اپنے بھائی کو کھانے پر مدعو کیا۔ اس نے مجھے آج صبح اچانک یہ بتا کر حیرت میں ڈال دیا۔

"بہت وقت ہو گیا ہم میکس سے نہیں ملے،" اس نے کہا۔ "جوئل کے نئے گھر والی دعوت کے بعد اس سے ملاقات نہیں ہوئی ہے۔ میں باربی کیو کروں گا۔" گیبرئل نے مجھے عجیب نظروں سے دیکھا۔ "تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟"

"مجھے کیوں اعتراض ہوگا؟"

گیبرئل ہنسا۔ "تم اتنی بڑی جھوٹی ہو، تم جانتی ہو؟ میں تمہیں ایک چھوٹی سی کتاب کی طرح پڑھ سکتا ہوں۔"

"اور اس کا کیا مطلب ہوا؟"

"کہ تم میکس کو پسند نہیں کرتی۔ وہ تمہیں کبھی اچھا نہیں لگا۔"

"یہ سچ نہیں ہے،" میں خود کو لال ہوتا ہوا محسوس کر سکتی تھی۔ میں نے کندھے اچکا کر دور دیکھا۔ "یقیناً مجھے میکس پسند ہے۔ اس سے مل کر اچھا لگے گا۔ تم پھر کب میرے پاس بیٹھو گے؟ مجھے تصویر ختم کرنی ہے۔"

گیبرئل مسکرایا۔ "اس ویک اینڈ کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اور مجھ پر ایک احسان کرنا کہ پینٹنگ میکس کو مت دکھانا، ٹھیک ہے؟ میں نہیں چاہتا کہ وہ مجھے یسوع مسیح کے طور پر دیکھے، میں اس کے سامنے عجیب محسوس کروں گا۔"

"میکس اسے نہیں دیکھے گا۔ وہ ابھی تیار نہیں ہوئی۔"

اور یہ اگر مکمل بھی ہوتی تو میکس آخری شخص ہوتا جسے میں اپنے اسٹوڈیو میں لے جاتی۔ میں نے یہ سوچا، لیکن کہا نہیں۔

میں اب گھر جانے سے ڈرتی ہوں۔ میں یہاں اس ایئر کنڈیشنڈ کیفے میں رہنا چاہتی ہوں اور میکس کے جانے تک چھپنا چاہتی ہوں۔ لیکن ویٹریس پہلے ہی بے تابی سے سرگوشیاں کر کے بار بار اپنی گھڑی کو دیکھ رہی ہے۔ مجھے جلد ہی نکال دیا جائے گا۔ اور اس کا مطلب ہے کہ پاگلوں کی طرح رات بھر سڑکوں پر گھومنے سے میرے پاس گھر جا کر موسیقی اور میکس کا سامنا کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔

○

24 جولائی

میں کیفے واپس آ گئی ہوں۔ کوئی میری میز پر بیٹھا ہوا تھا، اور ویٹریس نے مجھ پر ایک ہمدردانہ نظر ڈالی، کم از کم مجھے لگتا ہے کہ وہ یہی بات کر رہی تھی۔ اس کی نظر میں یکجہتی کا احساس تھا، لیکن میں غلط بھی ہو سکتی ہوں۔ میں نے ایک اور میز لی، جو ایئر کنڈیشننگ یونٹ کے پاس تھی۔ یہاں زیادہ روشنی نہیں ہے، یہاں ٹھنڈا اور اندھیرا ہے، جو میرے مزاج کے مطابق ہے۔

پچھلی رات خوفناک تھی۔ میری سوچ سے بھی بدتر۔

جب وہ آیا تو میں نے میکس کو نہیں پہچانا، مجھے نہیں لگتا کہ میں نے اسے پہلے کبھی سوٹ

کے بغیر دیکھا ہو۔ وہ شارٹس میں تھوڑا سا پاگل لگ رہا تھا۔ اسٹیشن سے آنے کے بعد اسے بہت پسینہ آ رہا تھا، اس کا گنجا سر سرخ اور چمکدار تھا، اور اس کی بغلوں کے نیچے سیاہ دھبے نظر آ رہے تھے۔ شروع میں وہ مجھ سے نظریں نہیں ملا سکا۔ یا میں اس کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی؟

اس نے گھر کے بارے میں بہت باتیں کیں، یہ کہتے ہوئے کہ وہ کتنا مختلف نظر آ رہا ہے، اسے مدعو کیے ہوئے کتنا عرصہ گزر گیا تھا کہ وہ سوچنے لگا تھا کہ ہم دوبارہ کبھی نہیں ملیں گے۔ گیبرئل معافی مانگتا رہا، کہتا رہا کہ ہم کتنے مصروف تھے، میں آنے والی نمائش اور وہ اپنے کام میں مشغول تھا، اور ہم کسی سے بھی نہیں ملے۔ گیبرئل مسکرا رہا تھا، لیکن میں بتا سکتی ہوں کہ وہ میکس کی ایسی بات پر ناراض تھا۔

پہلے تو میں بہت اچھا پیش آئی۔ اصل میں، میں صحیح وقت کا انتظار کر رہی تھی، جو مجھے بعد میں مل گیا۔ میکس اور گیبرئل باغ میں گئے اور باربی کیو شروع کیا۔ میں سلاد بنانے کے بہانے باورچی خانے میں چلی آئی۔ میں جانتی تھی کہ میکس مجھے ڈھونڈنے کا بہانہ بنائے گا۔ اور میں صحیح تھی۔ تقریباً پانچ منٹ کے بعد میں نے اس کے بھاری قدموں کی آواز سنی۔ وہ گیبرئل کی طرح بالکل بھی نہیں چلتا تھا، گیبرئل بہت خاموش ہے، وہ بلی کی طرح ہے، میں نے اسے کبھی گھر میں گھومتے ہوئے نہیں سنا۔

"ایلیشیا،" میکس نے کہا۔

میں نے محسوس کیا کہ ٹماٹر کاٹتے ہی میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔ میں نے چاقو نیچے رکھ دیا۔ میں اس کا سامنا کرنے کے لیے مڑ گئی۔

میکس نے بیئر کی خالی بوتل اٹھائی اور مسکرایا۔ اس نے پھر بھی میری طرف نہیں دیکھا۔

"میں دوسری بیئر کے لیے آیا ہوں۔"

میں نے سر ہلایا۔ میں نے کچھ نہیں کہا۔ اس نے فریج کھول کر ایک اور بیئر نکالی۔ اس نے چاروں طرف اوپنر (Opener) کو ڈھونڈھنے کی کوشش کی۔ میں نے کاؤنٹر کی طرف اشارہ کیا۔

اس نے بیئر کھولتے ہی مجھے ایک مضحکہ خیز مسکراہٹ دی، جیسے وہ کچھ کہنے جا رہا ہو۔ لیکن میں اس سے پہلے بول پڑی:

"میں گیبرئل کو بتانے جا رہی ہوں کہ کیا ہوا تھا۔ میں نے سوچا کہ تمہیں معلوم ہونا

چاہیے۔"

میکس کی مسکراہٹ چھوٹ گئی۔ اس نے سانپ جیسی آنکھوں سے پہلی بار میری طرف دیکھا۔ "کیا؟"

جوئلز میں جو کچھ ہوا، میں گیبرئل کو بتانے جا رہی ہوں۔"

"میں نہیں جانتا کہ تم کیا بات کر رہی ہو۔"

"کیا تمہیں پتا نہیں ہے؟"

"مجھے یاد نہیں۔ میں زیادہ نشے میں تھا، مجھے ڈر لگ رہا ہے۔"

"بکواس۔"

"یہ سچ ہے۔"

"تمہیں یاد نہیں جو تم نے مجھے چوما تھا؟ تمہیں یاد نہیں ہے جب تم نے مجھے پکڑا تھا؟"

"ایلیشیا، ایسی باتیں مت کرو۔"

"کیسی باتیں؟ اس سے بڑی بات اور کیا ہو گی کہ تم نے مجھ پر حملہ کیا تھا۔"

میں اپنے آپ کو غصے میں محسوس کر سکتی تھی۔ یہ کوشش تھی کہ میں اپنی آواز پر قابو رکھوں اور چیخنا شروع نہ کروں۔ میں نے کھڑکی سے باہر جھانکا۔ گیبرئل باغ کے آخر میں باربی کیو کے اوپر کھڑا تھا۔ دھویں اور گرم ہوا سے اس کی شکل بگڑی ہوئی نظر آ رہی تھی، اور وہ ابھی تک جھکی ہوئی حالت میں تھا۔

"وہ تمہاری طرف دیکھ رہا ہے،" میں نے کہا۔ "تم اس کے بڑے بھائی ہو۔ جب میں اسے یہ بات بتاؤں گی تو اسے بہت تکلیف ہو گی۔"

"ایسا نہ کرو۔ اسے بتانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔"

"اسے سچ جاننے کی ضرورت ہے۔ اسے جاننے کی ضرورت ہے کہ اس کا بھائی کیسا ہے۔"

اس سے پہلے کہ میں اپنی بات ختم کرتی، میکس نے میرا بازو زور سے پکڑا اور مجھے اپنی طرف کھینچ لیا۔ میں اپنا توازن کھو بیٹھی اور اس پر جا گری۔ اس نے اپنی مٹھی اوپر اٹھائی اور میں نے سوچا کہ وہ مجھے مکے مارنے والا ہے۔ "میں تم سے پیار کرتا ہوں،" اس نے کہا، "میں تم سے پیار کرتا ہوں، میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں۔"

اس سے پہلے کہ میں کوئی ردعمل ظاہر کرتی، اس نے مجھے چوم لیا۔ میں نے خود کو پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی لیکن اس نے مجھے جانے نہیں دیا۔ میں نے محسوس کیا کہ اس کے کھردار ہونٹ میرے پورے ہونٹوں پر موجود ہیں، اور وہ اپنی زبان میرے منہ میں دھکیل رہا ہے۔ اس پر جبلت حاوی ہو گئی تھی۔

میں نے اس کی زبان کو پورے زور کے ساتھ کاٹا۔

میکس نے چیخ کر مجھے دھکا دیا۔ اس نے دیکھا کہ اس کا منہ خون سے بھرا ہوا تھا۔

"بھاڑ میں جاؤ، کتیا!" اس کے دانت سرخ تھے اور اس کی آواز ٹوٹ رہی تھی۔ اس نے زخمی جانور کی طرح میری طرف دیکھا۔

مجھے یقین نہیں آتا کہ میکس گیبرئل کا بھائی ہے۔ اس میں گیبرئل والی کوئی خوبی نہیں ہے، اس میں شائستگی نہیں ہے، وہ مہربان نہیں ہے۔ میکس مجھے بیزار کرتا ہے اور میں یہ گیبرئل کو کہوں گی۔

"ایلیشیا، گیبرئل کو کچھ مت کہنا،" اس نے کہا۔ "میرا مطلب ہے، میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں۔"

میں نے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ میں اپنی زبان پر اس کے خون کا ذائقہ چکھ سکتی تھی، اس لیے میں نے پانی کھولا اور اپنے منہ کو اس وقت تک صاف کیا جب تک کہ خون صاف نہ ہو گیا۔ پھر میں باہر باغ میں چلی گئی۔

ڈنر کے دوران کبھی کبھی میں نے محسوس کیا کہ میکس مجھے گھور رہا ہے۔ میں اوپر دیکھتی اور اس کی آنکھ میں آنکھ ڈالتی اور وہ نظریں دور کر دیتا۔ میں نے کچھ نہیں کھایا۔ کھانے کے خیال نے مجھے بیمار کر دیا۔ میں اپنے منہ میں اس کا کے خون کا ذائقہ محسوس کر رہی تھی۔

مجھے نہیں معلوم کہ کیا کرنا ہے۔ میں گیبرئل سے جھوٹ نہیں بولنا چاہتی، اور نہ ہی میں اسے خفیہ رکھنا چاہتی ہوں۔ لیکن اگر میں گیبرئل کو بتاؤں تو وہ میکس سے دوبارہ کبھی بات نہیں کرے گا۔ یہ جان کر اسے دور کر دے گا کہ اس نے اپنے بھائی کا بھروسہ توڑ کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ میکس پر بھروسہ کرتا ہے۔ وہ اسے پوجتا ہے۔ اور اسے بڑی تکلیف ہو گی۔

مجھے یقین نہیں آتا کہ میکس مجھ سے پیار کرتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ گیبرئل سے بھی نفرت کرتا ہے، بس۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ پاگل پن سے اس پر رشک کرتا ہے، اور وہ ہر چیز لینا چاہتا

ہے جو گیبرئل کی ہے، جس میں میں بھی شامل ہوں۔ لیکن اب جب کہ میں اس کے مقابل کھڑی ہو گئی ہوں، مجھے نہیں لگتا کہ وہ مجھے دوبارہ پریشان کرے گا، کم از کم مجھے ایسی امید نہیں ہے۔ کچھ وقت کے لیے تو نہیں۔

تو، اس لمحے، میں خاموش رہنے جارہی ہوں۔

یقیناً گیبرئل مجھے کتاب کی طرح پڑھ سکتا ہے۔ یا شاید میں بہت اچھی اداکارہ نہیں ہوں۔ پچھلی رات، جب ہم سونے کے لیے تیار ہورہے تھے، اس نے کہا کہ جب تک میکس وہاں تھا، میں کچھ عجیب سی لگ رہی تھی۔

"میں بس تھکی ہوئی تھی۔"

"نہیں، یہ تھکاوٹ سے کہیں زیادہ تھا۔ تم بہت دور نظر آرہی تھیں۔ تم نے زیادہ کوشش کی ہوگی۔ ہم اسے بمشکل ہی ملتے ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ تمہارا اس کے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟"

"ایسا کچھ نہیں ہے۔ اس بات کا میکس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں مشغول تھی، میں کام کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ مجھے نمائش کی فکر ہے، بس میں اسی کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی۔" میں نے یہ بات اتنے یقین کے ساتھ کہی جتنا میں اس وقت کر سکتی تھی۔

گیبرئل نے مجھے ایک ناقابل یقین نظر سے دیکھا، لیکن اس نے اس وقت بات کو جانے دیا۔ اگلی بار جب ہم میکس سے ملیں گے تو مجھے دوبارہ اس صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا، لیکن مجھے لگ رہا ہے کہ یہ سب کچھ عرصے تک نہیں ہوگا۔

مجھے یہ سب لکھ کر بہتر محسوس ہوتا ہے۔ میں اسے کاغذ پر اتارتے ہوئے، کسی نہ کسی طرح خود کو محفوظ محسوس کرتی ہوں۔ جس کا مطلب ہے کہ میرے پاس کچھ ثبوت ہیں۔ اگر کبھی ایسی نوبت آجائے۔

O

26 جولائی

آج میری سالگرہ ہے۔ میری عمر تینتیس سال ہے۔

یہ عجیب ہے، اس سے پہلے میں نے خود کو کبھی اتنا بڑا نہیں دیکھا۔ میری تخیل نے صرف اس حد تک توسیع کی ہے۔ میں اب اپنی ماں سے زیادہ زندہ رہ چکی ہوں، یہ ایک غیر مستحکم احساس

ہے۔اپنی ماں کی عمر سے بڑا ہونا۔وہ بتیس کی تھی۔پھر رک گئی۔اب میں اس سے زیادہ جی رہی ہوں،اور نہیں رکوں گی، میں اور بوڑھی ہوتی جاؤں گی،لیکن امی اب بوڑھی نہیں ہوگی۔

آج صبح گیبرئل بہت پیارا لگا،اس نے مجھے چوما اور تینتیس سرخ گلاب پیش کیے۔وہ بہت خوبصورت تھے۔اس نے کانٹوں میں سے ایک پر انگلی چبھائی۔ایک خون آلود آنسو کی طرح یہ پرفیکٹ تھا۔

پھر وہ مجھے ناشتے کے لیے پارک میں پکنک پر لے گیا۔سورج بمشکل طلوع ہوا تھا،اس لیے گرمی نا قابل برداشت نہیں تھی۔ٹھنڈی ہوا کا جھونکا پانی کو چھوتا ہوا گزر رہا تھا اور ہوا میں کٹی گھاس کی بو آ رہی تھی۔ہم تالاب کے کنارے رو۔تے ہوئے بید کے درختوں کے نیچے لیٹ گئے، اس نیلے کمبل پر جو ہم نے میکسیکو سے خریدا تھا۔بید کی شاخوں نے ہمارے اوپر ایک چھتری بنالی، اور سورج پتوں کے درمیان سے جل رہا تھا۔ہم نے شیمپین لی، میٹھے ٹماٹر کھائے اور تلی ہوئی سامن مچھلی کے ساتھ روٹی کھائی۔کہیں، میرے ذہن کے پچھلے حصے میں کسی جان پہچان کا ایک مبہم احساس تھا۔یہ ڈیجا وو (Déjà vu) کا ایک پریشان کن احساس تھا جو مجھے بلکل بھی یاد نہیں آ رہا تھا۔شاید یہ صرف بچپن کی کہانیوں، پریوں کی کہانیوں، اور جادوئی درختوں کی یاد تھی جس میں دوسری دنیا کے راستے تھے۔شاید یہ کچھ زیادہ ہی پراسرار تھا۔اور پھر یادداشت میرے پاس لوٹ آئی:

میں نے تصور کیا، جب میں بہت چھوٹی تھی اور کیمبرج والے گھر کے باغ میں بید کے درختوں کے نیچے بیٹھی تھی۔ میں وہاں چھپ کر گھٹنوں بیٹھتی تھی۔جیسا کہ میں وہ خوش و خرم بچی نہیں ہوں،لیکن میں نے بید کے درخت کے نیچے گزارے ہوئے وقت میں گیبرئل کے ساتھ لیٹنے میں اطمینان محسوس کیا۔اور اب ایسا لگ رہا تھا کہ ماضی اور حال ایک کامل لمحے میں ایک ساتھ موجود تھے۔میں چاہتی تھی کہ وہ لمحہ ہمیشہ قائم رہے۔گیبرئل سو گیا،اور میں نے اس کا خاکہ بنایا،اس کے چہرے پر چمکتی ہوئی سورج کی روشنی کو پکڑنے کی کوشش کی۔میں نے اس بار اس کی آنکھوں پر بہتر کام کیا۔یہ آسان تھا کیونکہ وہ بند تھیں،لیکن کم از کم میں نے ان کی بناوٹ درست کر لی۔وہ ایک چھوٹے لڑکے کی طرح لگ رہا تھا۔اس کا سوتے ہوئے سر جھکا ہوا تھا اور وہ آہستہ سے سانس لے رہا تھا،اس کے منہ کے گرد روٹی کا چورا بکھرا ہوا تھا۔

ہم نے پکنک ختم کی،گھر گئے،اور سیکس کیا۔اور گیبرئل نے مجھے اپنی بانہوں میں پکڑ کر

کچھ حیران کن بات کی:

"ایلیشیا، پیاری، سنو۔ میرے ذہن میں کچھ ہے جس کے بارے میں میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔"

اس نے جس طرح سے کہا اس سے مجھے فوری طور پر گھبراہٹ ہوئی۔ میں نے بدترین خوف سے خود کو سنبھالا۔ "کہو۔"

"میں چاہتا ہوں کہ ہمارے ہاں بچہ پیدا ہو۔"

مجھے بولنے میں ایک لمحہ لگا۔ میں اتنی حیران تھی کہ مجھے نہیں معلوم تھا کہ میں کیا کہوں۔

"لیکن، تم کو کوئی اولاد نہیں چاہیے تھی۔ تم نے کہا تھا۔"

"وہ بات بھول جاؤ۔ میں نے ارادہ تبدیل کر لیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم ایک بچہ پیدا کریں۔ ٹھیک ہے؟ تمہارا کیا خیال ہے؟"

گیبرئل نے مجھے امید سے دیکھا، اور میرے جواب کا انتظار کیا۔ میں نے محسوس کیا کہ میری آنکھیں آنسوؤں سے بہہ رہی ہیں۔ "ہاں،" میں نے کہا، "ہاں، ہاں، ہاں"......

ہم ایک دوسرے کو گلے لگا کر روتے رہے، ہنستے رہے۔

وہ اب بستر پر ہے، سو رہا ہے۔ اور میں چپکے سے یہ سب لکھ رہی ہوں۔ میں اس دن کو اپنی باقی زندگی کے لیے یاد رکھنا چاہتی ہوں۔ اس کا ہر ایک سیکنڈ۔

مجھے خوشی محسوس ہوتی ہے۔ میں پرامید محسوس کرتی ہوں۔

چودھواں باب

میں ایلیشیا کی خودکشی کی کوشش کے بارے میں سوچتا رہا، جو وہ اپنے باپ کی موت کے بعد کرنا چاہتی تھی۔ جیسا کہ میکس بیرنسن نے کہا تھا۔ اس کی فائل میں ایسا کوئی ذکر نہیں تھا، اور میں حیران تھا کہ کیوں؟

میں نے اگلے دن میکس کو فون کیا، اسے ایسے ہی پکڑ لیا جب وہ دفتر سے نکل رہا تھا۔

"اگر آپ برا نہ مانیں تو میں آپ سے صرف ایک دو سوالات پوچھنا چاہتا ہوں۔"

"میں باہر جا رہا ہوں۔"

"اس میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔"

میکس نے آہ بھری اور تانیا کو کچھ کہنے کے لیے فون نیچے کر دیا، جو غیر واضح تھا۔

"پانچ منٹ،" اس نے کہا۔ "آپ کے پاس صرف پانچ ہیں۔"

"شکریہ، یہ قابل تعریف ہے۔ آپ نے ایلیشیا کی خودکشی کی کوشش کا ذکر کیا، میں سوچ رہا تھا کہ اس کا علاج کس ہسپتال میں ہوا؟

"اسے ہسپتال میں داخل نہیں کیا گیا تھا۔"

"وہ ہسپتال میں داخل نہیں تھی؟"

"نہیں۔ وہ گھر پر ہی ٹھیک ہوگئی۔ میرے بھائی نے اس کی دیکھ بھال کی۔"

"لیکن، اس کو ضرور کسی ڈاکٹر نے دیکھا ہوگا؟ آپ نے کہا تھا کہ اس نے اوورڈوز لیا تھا؟"

"جی ہاں۔ یقیناً گیبرئل ایک ڈاکٹر کو لایا تھا۔ اور...... ڈاکٹر نے اس بات کو خفیہ رکھنے پر اتفاق کیا تھا۔"

"ڈاکٹر کون تھا؟ کیا تمہیں اس کا نام یاد ہے؟"

میکس نے ایک لمحے کے لیے سوچا تو ایک وقفہ سا ہو گیا۔ "مجھے افسوس ہے، میں آپ کو نہیں بتا سکتا۔ مجھے یاد نہیں آ رہا۔"

"کیا وہ ان کا جی پی تھا؟"

"نہیں، مجھے یقین ہے کہ ایسا نہیں تھا۔ میرے بھائی اور میری فیملی کا ایک ہی ڈاکٹر ہے، مجھے یاد ہے کہ گیبرئل نے مجھ سے کہا تھا میں اس بات کا ذکر نہ کروں۔"

"اور آپ کو یقین ہے کہ آپ کو کوئی نام یاد نہیں ہے؟"

"میں معافی چاہتا ہوں۔ یہی پوچھنا چاہتے تھے نہ آپ؟ بس مجھے جانا ہے۔"

"بس ایک اور چیز...... میں گیبرئل کی وصیت کے بارے میں متجسس تھا۔"

میکس نے ہلکی سی سانس لی، اور اس کا لہجہ فوری طور پر تیز ہو گیا۔ "اس کی وصیت؟ مجھے اس میں مطابقت نظر نہیں آئی۔"

"کیا ایلیشیا اصل مستفید تھی؟"

"مجھے یہ کہنا ضروری ہے کہ مجھے یہ ایک عجیب سا سوال لگتا ہے۔"

"اچھا، میں سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔"

"کیا سمجھنے کی کوشش کرو گے؟" میکس جواب کا انتظار کیے بغیر غصے سے آگے بڑھا۔ "میں اصل مستفید تھا۔ ایلیشیا کو اپنے والد سے بہت زیادہ رقم وراثت میں ملی تھی، اس لیے گیبرئل نے محسوس کیا کہ اس کے پاس سب کچھ ہے۔ اور اس طرح اس نے اپنی جائیداد کا بڑا حصہ میرے لیے چھوڑ دیا۔ یقیناً، اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس کی موت کے بعد اس کی جائیداد اتنی قیمتی ہو جائے گی۔ کیا یہی پوچھنا چاہتے ہو؟"

"اور ایلیشیا کی مرضی کا کیا ہوگا؟ جب وہ مر جائے تو کون وارث ہوگا؟"

"یہ۔" میکس نے مضبوطی سے کہا، "میں تم کو نہیں بتا سکتا۔ اور مجھے پوری امید ہے کہ یہ ہماری آخری بات چیت ہے۔"

اس نے ایک کلک میں فون بند کر دیا۔ لیکن اس کے لہجے میں کسی چیز نے مجھے بتایا کہ

یہ میکس بیرنسن سے میری آخری بات چیت نہیں تھی۔
مجھے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔

***

ڈیومیڈس نے مجھے دوپہر کے کھانے کے بعد اپنے دفتر میں بلایا۔ جب میں اندر گیا تو اس نے میری طرف دیکھا، لیکن مسکرایا نہیں۔ "تمہیں کیا ہو گیا ہے؟"

"مجھے؟"

"بیوقوفی مت کرو۔ تم جانتے ہو آج صبح کس کا فون آیا تھا؟ میکس بیرنسن کا۔ وہ کہتا ہے کہ تم نے اس سے دوبار رابطہ کیا اور بہت سے ذاتی سوالات پوچھے۔"

"میں نے اس سے ایلیشیا کے بارے میں کچھ معلومات طلب کی۔ لیکن وہ تو ٹھیک سے جواب دے رہا تھا۔"

"لیکن وہ اب ٹھیک نہیں ہے۔ وہ اسے ہراساں کرنے کا نام دے رہا ہے۔"

"ارے چھوڑیں......"

"آخری چیز جس کی ہمیں ضرورت ہے وہ ہے ایک وکیل جو ہنگامہ آرائی کرے۔ تم جو کچھ بھی کر رہے ہو وہ یونٹ کی حدود میں اور میری نگرانی میں ہونا چاہیے۔ سمجھے؟"

مجھے غصہ آیا، لیکن میں نے سر ہلایا۔ میں نے ایک اداس نوجوان کی طرح فرش کی طرف دیکھا۔

ڈیومیڈس نے مجھے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے مناسب جواب دیا۔ "تھیو، میں تم کو کچھ مشورہ دیتا ہوں۔ تم اس بارے میں غلط راستے پر جا رہے ہو۔ تم ایسے سوالات پوچھ رہے ہو اور سراغ لگا رہے ہو، جیسے یہ ایک جاسوسی کہانی ہے۔" اس نے ہنس کر سر ہلایا۔ "تم اس طرح نتیجے تک نہیں پہنچ پاؤ گے۔"

"کون سا نتیجہ؟"

"سچ۔ بیون کو یاد کرو: 'جب کوئی یادداشت ہی نہیں رہی تو خواہش کیسی'۔ اور ایک تھراپسٹ کے طور پر تمہارا کوئی ایجنڈا نہیں ہے، تمہارا واحد مقصد تمہارا موجود ہونا اور اس کے ساتھ بیٹھ کر اپنے احساسات کو اخذ کرنا ہے۔ تم کو بس اتنا ہی کرنے کی ضرورت ہے۔ باقی ہم خود سنبھال لیں گے۔"

"میں جانتا ہوں۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔"

"ہاں میں ٹھیک ہی کہہ رہا ہوں۔ اور مجھے یہ بھی سننے کو نہ ملے کہ تم ایلیشیا کے رشتیداروں کے مزید دورے کر رہے ہو، سمجھ گئے؟"

"میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔"

پندرہواں باب

اس دوپہر کو میں ایلیشیا کے کزن پال روز سے ملنے کے لیے کیمبرج گیا۔

جیسے ہی ٹرین اسٹیشن کے قریب پہنچی، ارضی منظر ہموار ہوگیا، جبکہ کھیتوں میں سرد نیلی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ مجھے لندن سے باہر جانے پر خوشی محسوس ہوئی، آسمان بوجھل نہیں تھا، اور میں زیادہ آسانی سے سانس لے سکتا تھا۔

میں نے اپنی رہنمائی کے لیے اپنے فون پر نقشے کا استعمال کرتے ہوئے طلباء اور سیاحوں سے بھری ہوئی ٹرین چھوڑ دی۔ گلیاں خاموش تھیں، میں فرش پر اپنے قدموں کی آہٹ سن سکتا تھا۔ اچانک روڈ ختم ہوگیا۔ آگے ایک بنجر اور کیچڑ سے بھری زمین تھی جس پر اگی ہوئی گھاس دریا تک جاتی دکھائی دی۔

صرف ایک گھر دریا کے کنارے پر واقع تھا۔ ہٹیلا اور مسلط کرنے والا، جیسے اس کی بڑی اور سرخ اینٹیں کیچڑ میں گاڑ دی گئی ہوں۔ گھر بدصورت تھا، کسی وکٹورین مونسٹر کی طرح۔ دیواریں بیلوں سے بھری ہوئی تھیں، اور باغ زیادہ تر پودوں اور گھاس پھوس سے گھیرا ہوا تھا۔ مجھے فطرت پر قبضہ کرنے، اس علاقے کو دوبارہ حاصل کرنے کا احساس ہوا، جو کبھی ایلیشیا کا تھا۔ یہ وہ گھر تھا جہاں ایلیشیا پیدا ہوئی تھی۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں اس نے اپنی زندگی کے پہلے اٹھارہ سال گزارے تھے۔ ان دیواروں کے اندر اس کی شخصیت تشکیل پائی تھی: اس کی بالغ زندگی کی جڑیں، اس کے تمام اسباب اور انتخابات یہاں دفن ہو گئے تھے۔ بعض اوقات یہ سمجھنا مشکل ہوتا ہے کہ موجودہ وقت کے جوابات ماضی میں کیوں ملتے ہیں۔ ایک سادہ سی مشابہت مددگار ثابت ہو

سکتی ہے: جنسی استحصال کے شعبے میں ایک سرکردہ ماہر نفسیات نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ وہ پیڈو فائلز (Pedophiles) کے ساتھ تیس سالوں کے وسیع کام میں، کبھی کسی ایسے شخص سے نہیں ملی جس کے ساتھ بچپن میں زیادتی نہ ہوئی ہو۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ زیادتی کا نشانہ بننے والے تمام بچے بدسلوکی کرنے والے بن جاتے ہیں، لیکن یہ ناممکن ہے کہ جس کے ساتھ زیادتی نہیں ہوئی، وہ بدسلوکی کرنے والا بن گیا ہو۔ کوئی بھی پیدائشی بدکار نہیں ہوتا۔ جیسا کہ ونی کوٹ (Winnicott) نے کہا ہے، 'بچہ ماں سے نفرت نہیں کرسکتا، جب تک کہ پہلے اس کی ماں اس سے نفرت نہ کرے۔' بچوں کے طور پر، ہم معصوم اسفنج (Sponges) اور بلینک سلیٹ (Blank Slate) ہیں، جن میں صرف سب سے بنیادی ضروریات موجود ہیں: کھانا، گندگی، پیار دینا اور پیار پانا۔ لیکن کچھ غلط ہونا ان حالات پر منحصر ہے جن میں ہم پیدا ہوئے ہیں، اور جس گھر میں ہم بڑے ہوتے ہیں۔ ایک اذیت کا شکار، زیادتی کا شکار بچہ حقیقت میں کبھی بھی بدلہ نہیں لے سکتا، کیونکہ وہ بے اختیار اور بے دفاع ہے، لیکن وہ اپنے تخیل میں انتقامی تصورات کو محفوظ کرسکتا ہے اور یہ ضروری ہے۔ غصہ، خوف کی طرح ایک ردعمل ہے۔ ایلیشیا کے ساتھ کچھ برا ہوا، شاید اس کے بچپن کے اوائل میں، جس سے اس کے قاتلانہ جذبات ان تمام سالوں کے بعد بھڑک اٹھے۔ اشتعال خواہ کیسے بھی ہوں، اس دنیا میں ہر کوئی بندوق اٹھا کر گیبرئل کے چہرے پر گولی نہیں چلا سکتا، زیادہ تر لوگ ایسا نہیں کر سکتے تھے۔ ایلیشیا نے جو کچھ کیا، اس کی اندرونی دنیا میں کسی خرابی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس لیے میرے لیے یہ سمجھنا بہت ضروری تھا کہ اس گھر میں اس کی زندگی کیسی رہی، آخر وہ کیا بات تھی جو وہ قتل کرنے پر آمادہ ہوگئی۔

میں بہت آگے تک باغ میں گھومتا رہا، جس میں جھاڑیاں اور جنگلی پھول لہرا رہے تھے اور گھر کے ساتھ ساتھ اپنا راستہ بنا لیا۔ پیچھے ولو کا ایک بڑا درخت تھا، ایک خوبصورت درخت، شاہانہ، جس کی لمبی ننگی شاخیں زمین پر پھیلی ہوئی تھیں۔ میں نے ایلیشیا کو ایک بچے کے طور پر اس کے اردگرد اور اس کی شاخوں کے نیچے خفیہ اور جادوئی دنیا میں کھیلتے ہوئے دیکھا۔ میں مسکرا دیا۔

پھر میں نے اچانک بے چینی محسوس کی۔ میں اپنے اوپر کسی کی نظروں کو محسوس کرسکتا تھا۔

میں نے گھر کی طرف دیکھا۔ اوپر کھڑکی پر ایک چہرہ نمودار ہوا۔ ایک بدصورت چہرہ،

ایک بوڑھی عورت کا چہرہ جو شیشے کے ساتھ دبا ہوا تھا اور سیدھا میری طرف گھور رہا تھا۔ میں نے خوف کی ایک عجیب اور نا قابل فہم لرزش محسوس کی۔

میں نے کافی دیر تک اپنے پیچھے قدموں کی کوئی آواز نہیں سنی، لیکن اچانک کسی چیز کی بھاری آواز سنائی دی۔ ایک زوردار وار ہوا جو میرے سر کے پچھلے حصے پر ٹوٹ گیا۔

ہر چیز کالی ہو گئی۔

سولھواں باب

میں اپنی پیٹھ کے بل سخت اور ٹھنڈی زمین سے اٹھا۔ میرا پہلا احساس درد تھا۔ میرا سر پھٹ رہا تھا، دہل رہا تھا، جیسے میری کھوپڑی پھٹ گئی ہو۔ میں نے ہاتھ اوپر اٹھایا اور نہایت نرمی سے سر کے پچھلے حصے کو چھوا۔

"خون نہیں بہہ رہا۔" ایک آواز نے کہا۔ "لیکن کل کو یہ ایک اچھا خاصہ زخم بن جائے گا، جس سے تم کو سر درد بھی ہوگا۔"

میں نے سر اٹھا کر پہلی بار پال روز کو دیکھا۔ وہ بیس بال کا بیٹ پکڑے میرے اوپر کھڑا تھا۔ وہ میری عمر کے قریب تھا، لیکن لمبا، اور اس کے ساتھ چوڑا بھی تھا۔ اس کا بچگانہ سا چہرہ، بال سرخ اور ایلیشیا جیسا رنگ تھا۔ اس سے وہسکی کی بو آ رہی تھی۔

میں نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن سنبھل نہیں پایا۔

"کچھ دیر وہیں رہنا بہتر ہے۔ تھوڑا ٹھیک ہو جاؤ۔"

"مجھے لگتا ہے کہ مجھے ہچکچاہٹ ہو رہی ہے۔"

"ممکن ہے۔"

"تم نے ایسا کیوں کیا؟"

"تمہیں کیا سمجھتے دوست؟ میں نے سوچا کہ تم چور ہو۔"

"ٹھیک ہے، میں چور نہیں ہوں۔"

"میں اب جان گیا ہوں۔ میں نے تمہارا بٹوا دیکھا ہے۔ تم سائیکوتھراپسٹ ہو۔"

اس نے اپنی پچھلی جیب میں ہاتھ ڈال کر میرا بٹوا نکالا اور میری طرف پھینک دیا۔ بٹوا میرے سینے تک پہنچا، جو میں نے اٹھالیا۔

"میں نے تمہاری شناخت دیکھ لی ہے۔تم گروو ہسپتال میں کام کرتے ہو؟"

میں نے سر ہلایا اور اس حرکت سے میرا سر دھڑکنے لگا۔"جی ہاں۔"

"پھر تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟"

"ایلیشیا کا کزن؟"

"پال روز۔"اس نے ہاتھ بڑھایا۔"میں آپ کی مدد کرتا ہوں۔"

اس نے حیرت انگیز آسانی کے ساتھ مجھے اپنے پیروں پر کھڑا کر دیا۔ وہ مضبوط تھا۔ میں اپنے پیروں پر غیر مستحکم تھا۔"تم مجھے مار بھی سکتے تھے،"میں بڑبڑایا۔

پال نے کندھے اچکائے۔"تم مسلح ہو سکتے تھے۔تم زبردستی کر رہے تھے۔تمہیں کیا توقع ہے؟تم یہاں کیوں ہو؟"

"میں تم سے ملنے آیا ہوں۔"میں درد سے کراہا۔"کاش میں نہ آیا ہوتا۔"

"اندر آؤ،ایک لمحے کے لیے بیٹھو۔"

میں بہت زیادہ تکلیف میں تھا اور جہاں وہ لے جائے وہاں جانے کے علاوہ کوئی چارا نہیں تھا۔میرا سر ہر قدم کے ساتھ بج رہا تھا۔ہم پچھلے دروازے سے اندر چلے گئے۔

گھر کا اندرونی حصا بھی باہر جتنا ہی خستہ حال تھا۔ باورچی خانے کی دیواریں نارنجی رنگ کے اقلیدس ڈیزائن سے ڈھکی ہوئی تھیں جو چالیس سال پرانی لگ رہی تھیں۔ وال پیپر دیوار سے ٹکڑوں کی صورت میں گر رہے تھے، نیچے مڑ آئے تھے،اور سیاہ ہو گئے تھے، جیسے انہیں آگ چھو رہی ہو۔ چھت کے کونے کونے میں کیڑے مکوڑے والے جالے لٹک رہے تھے۔فرش پر دھول اتنی موٹی تھی کہ وہ گندے قالین کی طرح لگ رہی تھی۔اور بلی کے پیشاب کی ایک بنیادی بو نے مجھے بیمار کر دیا۔ میں نے باورچی خانے کے ارد گرد کم از کم پانچ بلیوں کی گنتی کی، جو کرسیوں اور فرش پر سو رہی تھیں۔ فرش پر بدبودار کھلے پلاسٹک کے تھیلے بلیوں کے کھانے سے بھرے ہوئے تھے۔

"بیٹھ جاؤ۔ میں چائے بنا کر لاتا ہوں۔"پال نے بیس بال کے بیٹ کو دروازے کے ساتھ دیوار سے ٹیک دیا۔ میں نے اس پر نظر رکھی۔ میں نے اس کے ارد گرد خود کو محفوظ نہیں سمجھا۔

پال نے مجھے چیختے ہوئے پیالے میں چائے بھر کے دی۔"یہ پی لو۔"

"آپ کے پاس کوئی پین کلر دوا ہے؟"

"شاید اسپرین مل جائے، میں دیکھتا ہوں۔" اس نے مجھے وہسکی کی بوتل دکھائی۔" اس سے بھی مدد ملے گی۔"

اس نے وہسکی کا کچھ حصہ مگ میں ڈالا۔ میں اسے ایک گھونٹ میں پی گیا۔ وہسکی گرم، میٹھی اور سخت تھی۔ ایک وقفہ ہوا جب پال نے مجھے گھورتے ہوئے چائے پی۔ مجھے ایلیشیا اور اس کی چھیدتی ہوئی نگاہیں یاد آ گئیں۔

"وہ کیسی ہے؟" اس نے آخر پوچھا۔ اس سے پہلے کہ میں جواب دیتا، اس نے جاری رکھا،" میں اسے دیکھنے نہیں گیا ہوں۔ یہاں سے نکلنا آسان نہیں ہے۔ ماں کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، میں اسے اکیلا چھوڑنا پسند نہیں کرتا۔"

"میں سمجھ گیا۔ تم نے آخری بار ایلیشیا کو کب دیکھا تھا؟"

"اوہ، برس بیت گئے۔ بہت عرصہ ہو گیا۔ ہم نے رابطہ کھو دیا۔ میں ان کی شادی میں تھا، اور اس کے بعد میں اس سے ایک دو بار ملا، لیکن...... میرے خیال میں گیبرئل بہت حق جتانے والا تھا۔ اس نے فون کرنا بند کر دیا، ویسے بھی، ایک بار جب اس کی شادی ہو گئی، آنا جانا چھوٹ گیا۔ سچ پوچھو تو ماں کو بہت تکلیف ہوئی تھی۔"

میں نے بات نہیں کی۔ میں مشکل سے سوچ سکتا تھا، میرا سر بج رہا تھا۔ میں محسوس کر سکتا تھا کہ وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

"تو تم مجھے کس لیے ملنا چاہتے تھے؟"

"بس کچھ سوالات کے حوالے سے...... میں تم سے ایلیشیا کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا۔ اس کے بچپن کے بارے میں۔"

پال نے سر ہلایا اور اپنے مگ میں تھوڑی وہسکی ڈالی۔ محسوس ہوا کہ وہ اب پرسکون ہو گیا ہے۔ وہسکی کا اثر مجھ پر بھی ہو رہا تھا اور میرے درد کو دور کر رہا تھا، اور اب میں بہتر سوچ رہا تھا۔ پٹری پر رہو، میں نے اپنے آپ سے کہا۔ کچھ نتائج حاصل کرو۔ پھر اس جہنم سے نکل جاؤ۔

"تم ایک ساتھ بڑے ہوئے ہو نہ؟"

پال نے سر ہلایا۔" جب میرے بابا کی موت ہوئی تو میں اور ماں وہاں منتقل ہو گئے، جو کہ عارضی تھا۔ میں تقریباً آٹھ یا نو سال کا تھا۔ میرے خیال میں، لیکن پھر ایلیشیا کی امی حادثے میں ہلاک ہو گئی۔ اس لیے ماں وہاں ایلیشیا اور ورنن انکل کی دیکھ بھال کے لیے ٹھہری رہی۔"

"ورنن روز، ایلیشیا کا والد؟"

"ہاں۔"

"کیا ورنن کا کچھ سال پہلے یہاں انتقال ہوا تھا؟"

"جی ہاں۔ کچھ سال پہلے۔" پال کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔"اس نے خود کو مار ڈالا۔ خود کو پھانسی دے دی۔ اوپر، بالا خانے میں۔ میں نے لاش دیکھی تھی۔"

"یہ خوفناک رہا ہوگا۔"

"ہاں، یہ بہت مشکل تھا، زیادہ تر ایلیشیا کے لیے۔ اس کے بارے میں سوچو، یہ آخری بار ہے جب میں نے اسے دیکھا تھا، انکل ورنن کے جنازے میں۔ وہ بہت بری حالت میں تھی۔"

پال کھڑا ہو گیا۔"کیا تم ایک اور ڈرنک چاہتے ہو؟"

میں نے انکار کرنے کی کوشش کی لیکن وہ مزید وہسکی ڈال چکا تھا۔"میں اس بات پر کبھی یقین نہیں کروں گا کہ اس نے گیبرئل کو مار ڈالا۔ یہ بات میرے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی۔"

"کیوں نہیں؟"

"کیوں کہ وہ بالکل بھی ایسی نہیں تھی۔ وہ پرتشدد نہیں تھی۔"

لیکن اب وہ ایسی ہی ہے، میں نے سوچا لیکن کہا نہیں۔ پال نے اپنی وہسکی کا گھونٹ بھرا۔"کیا وہ اب بھی بات نہیں کر رہی ہے؟"

"نہیں، وہ ابھی تک بات نہیں کر رہی ہے۔"

"لیکن اس سے کوئی مطلب نہیں بنتا۔ جانتے ہو، مجھے لگتا ہے کہ وہ ایسی تھی۔"

ہمیں اوپر والے فرش پر ایک بھاری چیز کی آواز نے روک دیا۔ یہ ایک دبی ہوئی کسی عورت کی آواز تھی۔ اس کے الفاظ ناقابل فہم تھے۔

پال چھلانگ لگا کر اٹھ کھڑا ہوا۔"بس ایک سیکنڈ!" وہ باہر نکل گیا۔ وہ تیزی سے سیڑھیوں کے قریب جا پہنچا۔ اس نے بلند آواز میں کہا۔"سب ٹھیک ہے، امی؟"

اوپر سے ایک مدھم سا جواب ملا جو مجھے سمجھ میں نہیں آیا۔

"کیا؟ اوہ، ٹھیک ہے۔ صرف ایک منٹ۔" وہ بے چین لگ رہا تھا۔

پال نے دالان کے اس پار میری طرف نظریں جھکا کر دیکھا۔ اس نے میری طرف سر ہلایا۔"وہ چاہتی ہے کہ تم اوپر آؤ۔"

سترہواں باب

میں اپنے پیروں پر کھڑا ہوں، لیکن پھر بھی غشی محسوس کر رہا ہوں۔ دھول سے بھری ہوئی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے میں نے پال کا پیچھا کیا۔

لیڈیا روزا اوپر انتظار کر رہی تھی۔ میں نے کھڑکی والا اس کا غضب ناک چہرہ پہچان لیا۔ اس کے لمبے سفید بال تھے، جو اس کے کندھوں پر مکڑی کے جالے کی طرح پھیلے ہوئے تھے۔ اس کا وزن بہت زیادہ تھا۔ سوجی ہوئی گردن، گوشت سے بھرے بازو اور درخت کے تنے جیسی موٹی ٹانگیں۔ وہ اپنی چہل قدمی والی چھڑی پر زور سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی، جو اس کے وزن کے نیچے دب رہی تھی، اور ایسا لگ رہا تھا کہ یہ کسی بھی وقت ٹوٹ سکتی ہے۔

"یہ کون ہے؟ کون ہے یہ؟"

وہ اونچی آواز میں پال سے سوال کر رہی تھی، حالانکہ اس کی آنکھیں مجھے گھور رہی تھیں۔ اس نے مجھ سے نظریں نہیں ہٹائیں۔ وہی ایلیشیا جیسی تیز نگاہیں۔

پال دھیمی آواز میں بولا۔ "ماں، پریشان نہ ہوں، یہ ایلیشیا کا تھراپسٹ ہے، بس۔ ہسپتال سے یہاں مجھ سے بات کرنے آیا ہے۔"

"تم سے؟ یہ تم سے کس لیے بات کرنا چاہتا ہے؟ تم نے کیا کیا ہے؟"

"وہ صرف ایلیشیا کے بارے میں کچھ جاننا چاہتا ہے۔"

"یہ ایک صحافی ہے، تم بیوقوف ہو۔" اس کی آواز چیخ کی طرح گونجی۔ "اسے باہر نکالو!"

"یہ صحافی نہیں ہے۔ میں نے اس کی آئی ڈی دیکھی ہے، سب ٹھیک ہے۔ پلیز امی۔

آیئے میں آپ کو بستر پر سلا دیتا ہوں۔"

بڑبڑاتے ہوئے، وہ واپس اپنے بیڈروم میں جانے کے لیے تیار ہوگئی۔ پال نے مجھے اپنے پیچھے آنے کے لیے سر ہلایا۔

لیڈیا ایک بھاری آواز کے ساتھ واپس بستر پر آ گئی۔ اس کے وزن کو برداشت کرتے ہوئے بستر لرزنے لگا۔ پال نے اس کے تکیے کو درست کیا۔ ایک بوڑھی بلی اس کے پیروں کے پاس سو رہی تھی، سب سے بدصورت بلی، جسے میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا، جس پر لڑائی کے نشانات تھے، وہ بہت سی جگہوں سے گنجی نظر آ رہی تھی اور اس کا ایک کان کٹا ہوا تھا۔ وہ نیند میں گڑگڑا رہی تھی۔

میں نے کمرے کے چاروں طرف نظر دوڑائی جو ردی سے بھرا ہوا تھا، جس میں پرانے میگزینوں، پیلے رنگ کے اخباروں اور پرانے کپڑوں کے ڈھیر بکھرے ہوئے تھے۔ دیوار کے ساتھ آکسیجن کنستر پڑا ہوا تھا، اور دوائیوں سے بھرا ایک کیک ٹن (Cake Tin) پلنگ کی میز پر رکھا ہوا تھا۔

میں پورا وقت اپنے اوپر لیڈیا کی مخالفانہ نظروں کو محسوس کر سکتا تھا۔ اس کی نگاہوں میں دیوانگی تھی۔ مجھے اس کا یقین محسوس ہوا۔

"یہ کیا چاہتا ہے؟" جب اس نے مجھے اوپر سے نیچے تک دیکھا تو مجھے لگا جیسے وہ مجھے ناپ رہی ہے۔ "یہ کون ہے؟"

"میں نے ابھی آپ کو بتایا نہ ماں۔ وہ ایلیشیا کے بارے میں کچھ جاننا چاہتا ہے، تاکہ اس کے علاج میں اس کو مدد مل سکے۔ یہ اس کا سائیکوتھراپسٹ ہے۔"

لیڈیا نے سائیکوتھراپسٹ کے بارے میں اپنی رائے پر کوئی شک نہیں چھوڑا۔ اس نے اپنا سر موڑا، اپنا گلا صاف کیا اور میرے سامنے فرش پر تھوک دیا۔

پال کراہا۔ "ماں پلیز۔"

"بکواس بند کرو۔" لیڈیا نے میری طرف دیکھا۔ "ایلیشیا ہسپتال میں رہنے کی مستحق نہیں ہے۔"

"اچھا؟" میں نے کہا۔ "وہ کہاں ہونی چاہیے؟"

"تمہارا خیال کہاں ہے؟ جیل۔" لیڈیا نے مجھے حقارت سے دیکھا۔ "تم ایلیشیا کے

بارے میں سننا چاہتے ہو؟ میں تم کو اس کے بارے میں بتاؤں گی۔ وہ ایک کینی عورت ہے۔ وہ بچپن میں بھی کمینی تھی۔"

میں نے سنا، میرا سر لرز رہا تھا، اور لیڈیا بڑھتے ہوئے غصے کے ساتھ آگے بولتی جا رہی تھی:

"بچارہ میرا بھائی، ورنن۔ وہ ایوا کی موت کے بعد کبھی صحت یاب نہیں ہوا۔ میں نے اس کا خیال رکھا۔ میں نے ایلیشیا کا خیال رکھا۔ بدلے میں اس نے کیا کیا؟"

ظاہر ہے، کسی جواب کی ضرورت نہیں تھی۔ ایسا نہیں ہے کہ لیڈیا نے کسی جواب کا انتظار کیا۔

"تم جانتے ہو کہ ایلیشیا نے مجھے بدلے میں کیا دیا؟ میری ساری مہربانیوں کا صلہ۔؟ تم جانتے ہو اس نے میرے ساتھ کیا کیا؟"

"ماں پلیز!"

"چپ رہو پال!" لیڈیا میری طرف متوجہ ہوئی۔ میں حیران تھا کہ اس کی آواز میں کتنا غصہ تھا۔ "کتیا نے میری تصویر بنا ڈالی۔ اس نے میرے علم یا اجازت کے بغیر میری تصویر بنائی۔ میں اس کی نمائش میں گئی، وہ وہیں لٹکی ہوئی تھی۔ یہ ایک بہت ہی گھٹیا اور بیہودہ مذاق تھا۔"

لیڈیا غصے سے کانپ رہی تھی، اور پال فکرمند نظر آ رہا تھا۔ اس نے مجھ پر ایک ناخوشگوار نظر ڈالی۔ "شاید تم ابھی جاؤ تو بہتر ہوگا دوست، امی کا اس طرح پریشان ہونا اس کی صحت کے لیے اچھا نہیں ہے۔"

میں نے سر ہلایا۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ لیڈیا روز کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ میں وہاں سے نکل آنے میں ہی زیادہ خوش تھا۔

میں گھر سے نکلا اور بھاری سر درد کے ساتھ واپس ٹرین اسٹیشن پہنچا۔ کتنا وقت کا ضیاع ہے۔ مجھے کچھ پتہ نہیں چل سکا تھا، سوائے اس کے کہ یہ واضح تھا کہ ایلیشیا جلد سے جلد اس گھر سے کیوں نکلی تھی۔ اس نے مجھے اٹھارہ سال کی عمر میں اپنے باپ کے گھر سے فرار ہونے کی یاد دلا دی۔ یہ بالکل واضح تھا کہ ایلیشیا لیڈیا روز سے بھاگ رہی تھی۔

میں نے اس پینٹنگ کے بارے میں سوچا جو ایلیشیا نے لیڈیا کی بنائی تھی۔ "ایک بیہودہ مذاق،" جیسے لیڈیا نے کہا۔ ٹھیک ہے، ایلیشیا کی گیلری کا دورہ کرنے اور یہ جاننے کا وقت

آ گیا ہے کہ وہ تصویر اس کی پھوپھی کو اتنا پریشان کیوں کر رہی تھی۔

جب میں نے کیمبرج چھوڑا، میرے آخری خیالات پال کے بارے میں تھے۔ مجھے اس کے لیے افسوس ہوا کہ کیسے وہ اس شیطان عورت کے ساتھ رہ کر اس کی بلا معاوضہ غلامی کر رہا تھا۔ یہ ایک تنہا زندگی تھی، میں یہ تصور بھی نہ کر سکا کہ اس کے کتنے دوست یا گرل فرینڈز تھیں۔ مجھے حیرت نہیں ہوگی اگر وہ اب بھی کنوارا ہے۔ اس کا قد و قامت دیکھ کر بھی کچھ چیزیں غیر واضح رہیں، جو کہ مایوس کن تھا۔

میں نے لیڈیا کے بارے میں فوری طور پر ناپسندیدگی اختیار کر لی تھی، شاید اس لیے کہ اس نے مجھے میرے باپ کی یاد دلائی تھی۔ اگر میں پال کی طرح اپنے والدین کے ساتھ سر رے میں ان کے اشاروں پر رہتا تو میں بھی پال کی طرح ختم ہو جاتا۔

میں نے لندن واپسی پر سارہ راستہ اداس محسوس کیا۔ اداس، تھکا ہوا اور آنسوؤں کے قریب۔ میں یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ میں پال کی اداسی محسوس کر رہا ہوں یا اپنی۔

اٹھارواں باب

جب میں گھر پہنچا تو کیتھی باہر تھی۔

میں نے اس کا لیپ ٹاپ کھولا اور اس کے ای میلز تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کی، لیکن بدقسمتی سے وہ لاگ آؤٹ ہو گئی تھی۔

مجھے قبول کرنا پڑا کہ وہ پھر اپنی غلطی کبھی نہیں دہرائے گی۔ کیا میں لامتناہی تلاش جاری رکھوں گا، جنون میں مبتلا رہوں گا اور اپنے آپ کو پاگل کر دوں گا؟ میں صورت حال سے اچھی طرح واقف تھا۔ میں حسد کرنے والا شوہر تھا، اور ستم ظریفی یہ تھی کہ کیتھی اس وقت اوتھیلو (Othello) میں ڈیسڈیمونا (Desdemona) کی ریہرسل کر رہی تھی، جہاں وہ مجھ سے چھپ نہیں سکتی تھی۔

مجھے اس رات ان سب ای میلز کو اپنے پاس فارورڈ کرنا چاہیے تھا، جیسے ہی میں نے انہیں پڑھا تھا، تب ہی جا کے میرے پاس کچھ ٹھوس ثبوت ہوتے۔ یہ میری غلطی تھی۔ یہ سب ایسے تھا، جیسے میں نے جو کچھ دیکھا تھا اس کے متعلق سوالات پوچھنا شروع کر دئے ہوں۔ کیا میں اپنی یادداشت پر بھروسہ کر سکتا ہوں؟ میں اس رات نشے میں دھت تھا، کیا جو کچھ میں نے پڑھا، اسے ٹھیک سے سمجھ پایا؟ میں کیتھی کی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے من گھڑت نظریات سوچتا رہا۔ شاید یہ صرف اداکاری کی مشق تھی، اور وہ اوتھیلو کی تیاری میں کرداروں کے بارے میں لکھ رہی تھی۔ آل مائی سنز کی تیاری کے دوران اس نے امریکی لہجے میں بات کرتے ہوئے چھ ہفتے گزارے تھے۔ ممکن تھا کہ یہاں بھی کچھ ایسا ہی ہو۔ سوائے اس کے کہ ای میلز پر کیتھی نے دستخط کیے تھے، ڈیسڈیمونا (Desdemona) نے نہیں۔

اگر میں نے یہ سب سوچا ہوتا، تو میں یہ بات بھول سکتا تھا، جس طرح لوگ خواب کو

بھول جاتے ہیں، وہ جاگیں گے اور یہ سب ختم ہو جائے گا۔ اس کے بجائے میں بداعتمادی، شکوک اور شبہات کے اس نہ ختم ہونے والے ڈراؤنے خواب میں پھنس گیا۔ اگرچہ تھوڑی بہت تبدیلی آئی تھی۔ ہم پھر بھی اتوار کو اکٹھے سیر کے لیے جاتے تھے۔ ہم پارک میں ٹہلتے ہوئے ہر دوسرے جوڑے کی طرح لگتے تھے۔ شاید ہماری خاموشی معمول سے کچھ زیادہ تھی، لیکن وہ کافی آرام دہ تھی۔ البتہ خاموشی کے دوران میرے ذہن میں یک طرفہ لیکن انتہائی پرجوش گفتگو چل رہی تھی۔ میں نے دس لاکھ سوالات کی مشق کی۔ اس نے ایسا کیوں کیا؟ وہ یہ کیسے کرسکتی ہے؟ وہ کیوں کہتی ہے کہ مجھ سے پیار کرتی ہے اور مجھ سے شادی بھی کرلی، میرا منہ کالا کرتی ہے، میرا بستر بانٹتی ہے، میرے منہ پر جھوٹ بولتی ہے، اور سال بہ سال جھوٹ بولتی چلی آرہی ہے؟ یہ کب سے چل رہا ہے؟ کیا وہ اس آدمی سے پیار کرتی تھی؟ کیا وہ مجھے اس کے لیے چھوڑنے جارہی ہے؟

میں نے اس کے فون کو ایک دو بار دیکھا جب وہ نہا رہی تھی، ٹیکسٹ میسجز تلاش کیے، لیکن کچھ نہیں ملا۔ اگر اس کو اس قسم کے میسجز موصول بھی ہوتے ہونگے تو وہ انہیں ڈلیٹ کر دیتی ہوگی۔ وہ بیوقوف نہیں تھی، بس کبھی کبھار لاپرواہ ہو جاتی ہوگی۔

یہ ممکن تھا کہ میں کبھی اس حقیقت کو جان نہیں پاتا۔ شاید مجھے کبھی بھی پتہ نہ چلتا۔

ایک طرح سے، میں پرامید بھی تھا کہ ایسا کچھ نہیں ہوگا۔

کیتھی نے میری طرف دیکھا جب ہم چہل قدمی کے بعد صوفے پر بیٹھے تھے۔ "کیا تم ٹھیک ہو؟"

"کیا مطلب؟"

"میں نہیں جانتی۔ تم کچھ اپ سیٹ لگ رہے ہو۔"

"آج؟"

"آج نہیں۔ ابھی۔"

میں نے اس کی نظروں کو ٹال دیا۔ "کام بڑھ گیا ہے۔ میرے ذہن میں بہت سی باتیں ہیں۔"

کیتھی نے سر ہلایا۔ اس نے ہمدردی سے میرا ہاتھ دبایا۔ وہ ایک اچھی اداکارہ تھی۔ میں تقریباً یقین کرسکتا تھا کہ اس کو پرواہ ہے۔

"ریہرسل کیسی چل رہی ہے؟"

"بہتر۔ ٹونی کچھ اچھے آئیڈیاز لے کر آیا ہے۔ ہم اس پر اگلے ہفتے سے دیر تک کام

کرنے جا رہے ہیں۔"

"ٹھیک ہے۔"

مجھے اب اس کے ایک لفظ پر بھی یقین نہیں آ رہا تھا۔ میں نے ہر جملے کا تجزیہ کیا، جس طرح میں ایک مریض کے ساتھ کرتا ہوں۔ میں اس کے غیر زبانی اشاروں میں مقصد تلاش کر رہا تھا، جن میں غلطی، چوری، بھول چوک اور جھوٹ شامل ہے۔

"ٹونی کیسا ہے؟"

"ٹھیک ہے۔" اس نے کندھے اچکائے، گویا یہ اشارہ کرنا کہ وہ لاپروا نہیں ہے۔ مجھے اس پر یقین نہیں آیا۔ وہ اپنے ڈائریکٹر ٹونی کی پوجا کرتی تھی اور ہمیشہ اس کے بارے میں بات کرتی رہتی تھی، کم از کم ایسا تو وہ ضرور کرتی تھی، لیکن اس نے حال ہی میں اس کا اتنا ذکر نہیں کیا تھا۔ وہ دونوں ڈراموں، اداکاری اور تھیٹر کے بارے میں بات کرتے تھے، اور ایک ایسی دنیا کے بارے میں جو میرے علم سے باہر تھی۔ میں نے ٹونی کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا، لیکن صرف ایک بار ہی اس کی جھلک دیکھی تھی، جب میں ریہرسل کے بعد کیتھی سے ملنے گیا تھا۔ مجھے بہت عجیب لگا کہ کیتھی نے ہمارا تعارف نہیں کروایا تھا۔ وہ شادی شدہ تھا، اور اس کی بیوی بھی ایک اداکارہ تھی، مجھے احساس ہوا کہ کیتھی اسے زیادہ پسند نہیں کرتی تھی۔ شاید اس کی بیوی ان کے رشتے سے حسد کرتی تھی، جیسا کہ میں کرتا ہوں۔ میں نے ان دونوں کو رات کے کھانے کے لیے باہر لے جانے کا مشورہ دیا، لیکن کیتھی اس بات پر دلچسپی نہیں رکھتی تھی۔ کبھی کبھی میں سوچتا تھا کہ وہ ہم سب کو الگ الگ رکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔

میں نے کیتھی کو اپنا لیپ ٹاپ کھولتے دیکھا۔ اس نے کچھ ٹائپ کرتے ہی اسکرین کو مجھ سے دور کر دیا۔ میں اس کی انگلیوں کو چلتے ہوئے سن سکتا تھا۔ وہ کس کو لکھ رہی تھی؟ ٹونی کو؟

"تم کیا کر رہی ہو؟" میں نے جمائی لی۔

"اپنی کزن کو ای میل کر رہی ہوں...... وہ ابھی سڈنی میں ہے۔"

"اچھا اس کو؟ اس کو میری طرف سے ہیلو بول دینا۔"

"میں بولتی ہوں۔"

کیتھی نے کچھ لمحے مزید ٹائپ کیا، پھر چھوڑ دیا اور لیپ ٹاپ نیچے رکھ دیا۔ "میں نہانے جا رہی ہوں۔"

میں نے سر ہلایا۔ "ٹھیک ہے۔"

اس نے مجھے ایک پیاری نظر سے دیکھا۔ "خوش رہو، پیارے۔ کیا تم سچ میں ٹھیک ہو؟"

میں نے مسکرا کر سر ہلایا۔ وہ اٹھ کر باہر چلی گئی۔ میں اس وقت تک انتظار کرتا رہا جب تک کہ مجھے باتھ روم کا دروازہ بند ہونے اور بہتے ہوئے پانی کی آواز نہ سنائی دی۔ میں وہاں جا پہنچا جہاں وہ بیٹھی تھی۔ میں نے اس کے لیپ ٹاپ میں ہاتھ ڈالا۔ اسے کھولتے ہی میری انگلیاں کانپ رہی تھیں۔ میں نے اس کا براؤزر دوبارہ کھولا اور اس کے ای میل لاگ ان پر گیا۔

لیکن وہ لاگ آؤٹ ہو چکی تھی۔

میں نے نفرت سے لیپ ٹاپ کو دھکیل دیا۔ یہ سب رکنا چاہیے، میں نے سوچا۔ آدمی اس طرح پاگل ہوتا ہے، یا میں پہلے ہی پاگل تھا؟

میں بستر پر جا رہا تھا اور چادر واپس کھینچ رہا تھا، جب کہ کیتھی اپنے دانت صاف کرتے ہوئے بیڈ روم میں چلی گئی۔

"میں تم کو بتانا بھول گئی کہ نکول اگلے ہفتے لندن واپس آئی ہے۔"

"نکول؟"

"آپ کو نکول یاد ہو گی۔ ہم اس کی الوداعی پارٹی میں گئے تھے۔"

"ارے ہاں۔ میں نے سوچا کہ وہ نیویارک چلی گئی ہے۔"

"وہ گئی تھی، اور اب واپس آ گئی ہے۔" ایک وقفہ۔ "وہ چاہتی ہے کہ میں اس سے جمعرات کو ملوں...... جمعرات کی رات ریہرسل کے بعد۔"

مجھے نہیں معلوم کہ میرے شک کو کس چیز نے جنم دیا۔ کیا یہ اس طرح تھا جس طرح کیتھی میری سمت دیکھ رہی تھی، لیکن آنکھ سے رابطہ نہیں کر پا رہی تھی؟ میں نے محسوس کیا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔ میں نے کچھ نہیں کہا۔ نہ ہی وہ کچھ بولی۔ وہ دروازے سے غائب ہو گئی۔ میں اسے باتھ روم میں ٹوتھ پیسٹ تھوکتے اور منہ دھوتے سن سکتا تھا۔

شاید ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ شاید یہ مکمل طور پر سچ تھا اور کیتھی واقعی بھی جمعرات کو نکول سے ملنے والی تھی۔

شاید۔

پتا لگانے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔

انیسواں باب

اس بار ایلیشیا کی گیلری کے باہر کوئی قطار نہیں تھی، جیسا کہ چھ سال پہلے اُس دن تھی، جب میں السیسٹس کو دیکھنے گیا تھا۔ اب ایک مختلف مصور وہاں موجود تھا، جس میں اپنی ممکنہ صلاحیتوں کے باوجود بھی ایلیشیا کی بدنامی کے بعد ہجوم کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی صلاحیت کا فقدان تھا۔

گیلری میں داخل ہوتے ہی میں کانپ گیا۔ یہاں باہر سے کہیں زیادہ سردی تھی۔ درجہ حرارت کے ساتھ ساتھ ماحول بھی ٹھنڈا تھا۔ یہاں اسٹیل کے کھلے شہتیروں اور کنکریٹ کے فرشوں کی بو آ رہی تھی۔ ماحول بے روح اور خالی تھا، میں نے سوچا۔

گیلرسٹ اپنی ڈیسک کے پیچھے بیٹھا تھا۔ میرے قریب آتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

جین فیلکس مارٹن چالیس کی دہائی کے اوائل میں تھا۔ وہ سیاہ آنکھوں اور بالوں والا ایک خوبصورت آدمی ہے جس نے سرخ کھوپڑی اسٹیکر والی ایک تنگ ٹی شرٹ پہن رکھی تھی۔ میں نے اسے بتایا کہ میں کون ہوں اور کیوں آیا ہوں۔ میری حیرت کی بات یہ ہے کہ وہ ایلیشیا کے بارے میں بات کرنے میں بہت خوش دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اچھے لہجے میں بولا۔ میں نے پوچھا کہ کیا وہ فرانسیسی ہے۔

"پیرس۔ لیکن میں یہاں اس وقت سے ہوں جب میں ایک طالب علم تھا، مجھے کم از کم بیس سال ہو گئے ہیں۔ میں اب اپنے آپ کو برطانوی سمجھتا ہوں۔" وہ مسکرایا اور عقبی کمرے کی طرف اشارہ کیا۔ "اندر آئیں، ہم کافی پی سکتے ہیں۔"

"شکریہ۔"

جین فیلکس مجھے ایک دفتر میں لے گیا جو بنیادی طور پر ایک سٹور روم تھا، جس میں پینٹنگز کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔

"ایلیشیا کیسی ہے؟" اس نے ایک پیچیدہ نظر آنے والی کافی مشین کا استعمال کرتے ہوئے پوچھا۔ "کیا وہ اب بھی بات نہیں کر رہی ہے؟"

میں نے سر ہلایا۔ "نہیں۔"

اس نے سر ہلایا اور آہ بھری۔ "افسوس۔ کیا آپ بیٹھیں گے نہیں؟ آپ کیا جاننا چاہتے ہیں؟ میں سچائی سے جواب دینے کی پوری کوشش کروں گا۔" جین فیلکس نے مجھے تجسس سے بھری ہوئی ایک روکھی مسکراہٹ دی۔ "اگرچہ مجھے پوری طرح سے یقین نہیں ہے کہ آپ میرے پاس کیوں آئے ہیں۔"

" آپ اور ایلیشیا قریب تھے، کیا آپ قریب نہیں تھے؟ آپ کے پیشہ ورانہ تعلقات کے علاوہ......"

"تمہیں یہ کس نے بتایا؟"

"گیبرئل کے بھائی میکس بیرنسن نے۔ اس نے مشورہ دیا کہ میں آپ سے بات کروں۔"

جین فیلکس نے آنکھیں گھمائیں۔ "اوہ، تو آپ میکس سے بھی ملے ہیں؟ بڑا بور کرنے والا بندہ ہے۔"

اس نے اتنی حقارت کے ساتھ کہا کہ میں ہنسنے سے باز نہ آسکا۔ "آپ میکس بیرنسن کو جانتے ہیں؟"

" نہ چاہتے ہوئے بھی اسے بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔" اس نے مجھے کافی کا ایک چھوٹا کپ پیش کیا۔ "ایلیشیا اور میں قریب تھے۔ بہت قریب۔ ہم ایک دوسرے کو برسوں سے جانتے تھے، تب وہ گیبرئل سے بھی نہیں ملی تھی۔"

" مجھے اس کا احساس نہیں تھا۔"

"جی ہاں۔ ہم ایک ساتھ آرٹ اسکول میں تھے۔ پھر گریجوئٹ بھی ساتھ میں کیا اور اس کے بعد پینٹنگ بھی ساتھ کی۔"

"آپ کا مطلب ہے کہ آپ نے ساتھ مل کر کام کیا ہے؟"

"نہیں،" جین فیلکس ہنسا۔ "میرا مطلب ہے کہ ہم نے دیواروں کو ایک ساتھ پینٹ کیا تھا۔ گھریلو پینٹرز کے طور پر۔"

میں مسکرایا۔ "اوہ، میں سمجھ گیا۔"

"یہ ثابت ہو گیا کہ میں پینٹنگز سے زیادہ دیواروں کو رنگ کرنے میں بہتر تھا۔ تو میں نے ہار مان لی، تقریباً اسی وقت جب ایلیشیا کا فن واقعی میں ابھرنا شروع ہو گیا۔ اور جب میں نے اس جگہ کو چلانا شروع کیا تو میرے دماغ میں خیال آیا کہ میں ایلیشیا کے کام کی نمائش کروں جو ایک بہت قدرتی اور نامیاتی عمل تھا۔"

"ہاں، ایسا ہی لگتا ہے۔ اور گیبرئل کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"اس کے متعلق کیا...... مطلب؟"

میں نے یہاں کٹیلا پن محسوس کیا، ایک دفاعی ردعمل جس نے مجھے بتایا کہ معاملہ کھوجنے کے لائق ہے۔ "ٹھیک ہے، میں حیران ہوں کہ وہ اس متحرک ماحول کا موافق کیسے بنا۔ شاید تم اسے اچھی طرح جانتے ہو؟"

"بالکل بھی نہیں۔"

"نہیں؟"

"نہیں۔" جین فیلکس ایک سیکنڈ کے لیے ہچکچایا۔ "گیبرئل کے پاس مجھے جاننے کا وقت نہیں تھا۔ وہ...... وہ اپنے کاموں پھنس گیا تھا۔"

"لگتا ہے تم اسے پسند نہیں کرتے تھے۔"

"میں نے خاص طور پر اس کو پسند نہیں کیا۔ مجھے نہیں لگتا کہ وہ بھی مجھے پسند کرتا تھا۔ درحقیقت، میں جانتا ہوں کہ وہ مجھے پسند نہیں کرتا تھا۔"

"ایسا کیوں تھا؟"

"مجھے کوئی اندازہ نہیں۔"

"کیا آپ کو لگتا ہے کہ شاید وہ غیرت مند تھا؟ ایلیشیا کے ساتھ آپ کے تعلقات کے بارے میں؟"

جین فیلکس نے کافی کا گھونٹ بھرا اور سر ہلایا۔ "ہاں۔ ممکنہ طور پر۔"

"اس نے آپ کو ایک خطرے کے طور پر دیکھا، شاید؟"

"آپ بتاؤ۔ ایسا لگتا ہے کہ آپ کے پاس تمام جوابات ہیں۔"

میں اشارہ سمجھ گیا۔ میں مزید آگے نہیں بڑھا۔ اس کے بجائے میں نے ایک مختلف طریقہ آزمایا۔ "آپ قتل سے کچھ دن پہلے ایلیشیا سے ملے تھے، مجھے یقین ہے؟"

"جی ہاں۔ میں اسے ملنے گھر گیا تھا۔"

"کیا آپ مجھے اس کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہیں؟"

"ٹھیک ہے، اس کی ایک نمائش قریب آ رہی تھی، اور وہ اپنے کام میں مگن تھی، جس کے لیے وہ منصفانہ طور پر فکرمند تھی۔"

"آپ نے کوئی نئی چیز دیکھی؟"

"نہیں۔ وہ مجھے بہت عرصے تک دور کر رہی تھی۔ میں نے سوچا تھا کہ میں اس پر نظر رکھوں گا۔ مجھے توقع تھی کہ وہ باغ کے آخر میں واقع اسٹوڈیو میں ہوگی۔ لیکن وہ وہاں نہیں تھی۔"

"نہیں تھی؟"

"نہیں، لیکن وہ مجھے گھر میں ہل گئی۔"

"آپ اندر کیسے گئے؟"

جین فیلکس اس سوال پر حیران ہوا۔ "کیا؟" میں بتا سکتا تھا کہ وہ کچھ ذہنی تشخیص کر رہا تھا۔ پھر اس نے سر ہلایا۔ "اوہ، میں سمجھ رہا ہوں کہ آپ کا کیا مطلب ہے۔ خیر، ایک دروازہ تھا جو گلی سے پچھلے باغ کی طرف جاتا تھا، جو عام طور پر کھلا رہتا تھا۔ میں باغ سے ہوتا ہوا پچھلے دروازے سے باورچی خانے میں چلا گیا، جس کا تالا کھلا ہوا تھا۔" وہ مسکرایا۔ "آپ جانتے ہیں، آپ نفسیاتی ماہر سے زیادہ جاسوس لگتے ہیں۔"

"میں ایک سائیکوتھراپسٹ ہوں۔"

"کیا کوئی فرق ہے؟"

"میں صرف ایلیشیا کی ذہنی حالت کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ آپ نے اس کے مزاج کا تجربہ کیسے کیا؟"

جین فیلکس نے کندھے اچکائے۔ "وہ ٹھیک لگ رہی تھی۔ کام کے حوالے سے اس کو تھوڑا دباؤ تھا۔"

"بس یہی؟"

"وہ ایسی نہیں لگ رہی تھی کہ کچھ دنوں میں اپنے شوہر کو گولی مار دے گی، اگر آپ کا یہی مطلب ہے تو۔ وہ ٹھیک لگ رہی تھی۔" اس نے اپنی کافی نکالی اور ہچکچاتے ہوئے سوچنے لگا۔ "کیا آپ اس کی کچھ پینٹنگز دیکھنا چاہیں گے؟" جواب کا انتظار کیے بغیر، جین فیلکس اٹھا اور دروازے کی طرف چل پڑا اور مجھے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔

"چلیں۔"

بیسواں باب
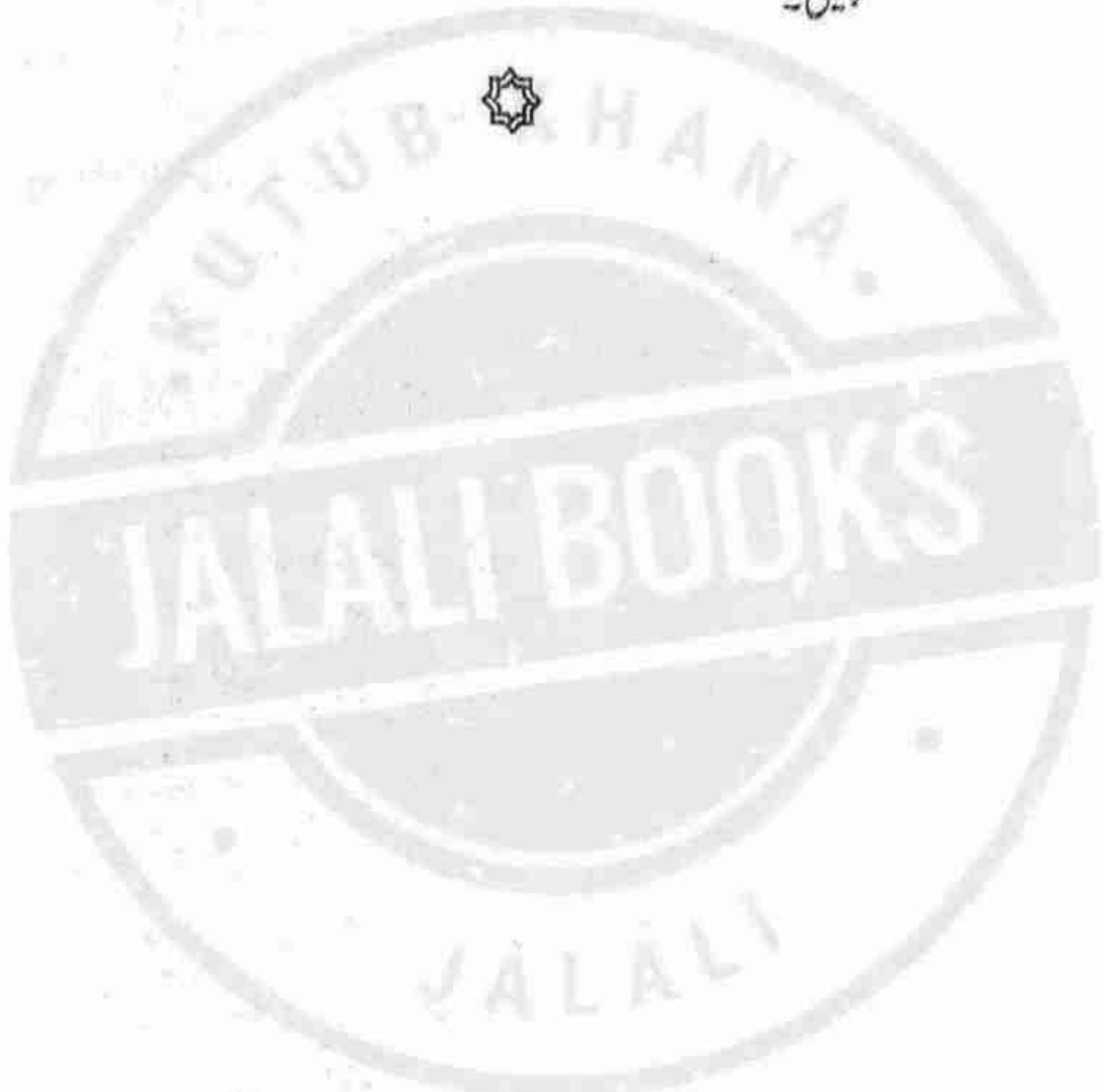
میں جین فیلکس کے پیچھے اسٹوریج روم میں گیا۔ وہ ایک بڑے کیس کے پاس رکا، ریک کو کھینچا اور کمبل میں لپٹی ہوئی تین پینٹنگز کو باہر نکالا۔ اس نے انہیں سہارا دیا، بڑے احتیاط سے ہر ایک پینٹنگ کو کھولا، اور اس میں سے پہلی تصویر میرے سامنے پیش کی۔

"یہ دیکھیں۔"

میں نے اس کی طرف دیکھا۔ پینٹنگ میں ایلیشیا کے باقی کام کی طرح تصویری حقیقت پسندانہ معیار تھا۔ یہ اس کار حادثے کی نمائندگی کرتی ہے جس میں اس کی ماں ہلاک ہوئی تھی۔ کار کے اسٹیرنگ وہیل پر اس عورت کی لاش دبی ہوئی تھی۔ وہ خون آلود تھی اور ظاہر ہے مر چکی تھی۔ اُس کی روح، اُس کی لاش سے نکل رہی تھی، جیسے پیلے پروں والا ایک بڑا پرندہ آسمان کی طرف اُڑ رہا ہو۔

"کیا یہ شاندار نہیں ہے؟" جین فیلکس نے اسے گھور کر دیکھا۔ "میں ان تمام پیلے، سرخ اور سبز رنگوں میں کھو سکتا ہوں۔ سب رنگ جیسے خوشی سے بھرے ہوئے ہیں۔"

اگر میں ہوتا تو ان کو 'خوشی بھرے رنگ' نہیں کہتا، جو اصل میں پریشان کرنے والے تھے۔ مجھے یقین نہیں تھا کہ میں نے ان کے بارے میں کیسا محسوس کیا۔

میں نے اگلی تصویر دیکھی، جو صلیب پر لٹکے ہوئے یسوع مسیح کی پینٹنگ تھی۔ کیا یہ وہی ہے؟

"یہ گیبرئل ہے،" جین فیلکس نے کہا۔ "یہ ایک اچھی مشابہت ہے۔"

یہ گیبرئل تھا، اور گیبرئل کی یسوع مسیح کے طور پر تصویر کشی کی گئی تھی، جو صلیب پر لٹکا ہوا

تھا، اور اس کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔ اس کے سر پر کانٹوں کا تاج سجا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں جھکی ہوئی نہیں تھیں، بلکہ گھور رہی تھیں۔ وہ میرے اندر جلتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ میں نے تصویر کو زیادہ قریب سے دیکھا، گیبرئل کے دھڑ پر بندھی ہوئی پٹی میں ایک غیر متضاد چیز دکھائی دی۔ ایک رائفل۔

"کیا یہ وہی بندوق ہے جس سے اس کی موت ہوئی؟"

جین فیلکس نے سر ہلایا۔ "جی ہاں۔ یہ اس کی تھی، میرے خیال میں۔"

"کیا یہ تصویر اس کے قتل سے پہلے بنائی گئی تھی؟"

"شاید ایک ماہ یا اس سے تھوڑا پہلے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ ایلیشیا کے دماغ میں کیا تھا، ہے نا؟" جین فیلکس تیسری تصویر پر چلا گیا۔ یہ دوسروں سے بڑا کینوس تھا۔ "یہ سب سے بہتر ہے۔ اس کو اچھی طرح سے دیکھنے کے لیے تھوڑا پیچھے ہو جائیں۔"

میں نے ویسا ہی کیا جیسا اس نے کہا، اور چند قدم پیچھے ہٹ گیا۔ پھر میں نے مڑ کر دیکھا۔ جس لمحے میں نے پینٹنگ دیکھی، میں نے غیر ارادی طور پر قہقہہ لگایا۔

یہ ایلیشیا کی خالہ لیڈیا روز کی تصویر تھی۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ اس سے اتنی پریشان کیوں تھی۔ لیڈیا برہنہ تھی جو ایک چھوٹے سے بستر پر ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ بستر اس کے وزن سے نیچے جھک گیا تھا۔ وہ خوفناک حد تک موٹی تھی، جیسے بستر پر گوشت کا ڈھیر پھیلا ہوا تھا جو فرش پر بکھرتا کمرے میں پھیل رہا تھا، سرمئی کسٹرڈ کی طرح ہلکورے لے رہا تھا۔

"یسوع۔ یہ تو ناجائزی ہے۔"

"مجھے لگتا ہے کہ یہ بہت خوبصورت ہے۔" جین فیلکس نے دلچسپی سے میری طرف دیکھا۔ "آپ لیڈیا کو جانتے ہیں؟"

"ہاں، میں اس سے ملنے گیا تھا۔"

"اچھا، میں سمجھ گیا" وہ مسکرایا۔ "آپ اپنا ہوم ورک کر رہے ہیں۔ میں لیڈیا سے کبھی نہیں ملا۔ ایلیشیا اس سے نفرت کرتی تھی، تم جانتے ہو؟"

"جی ہاں۔" میں نے پینٹنگ کو گھور کر دیکھا۔ "ہاں، مجھے نظر آ رہا ہے۔"

جین فیلکس نے احتیاط سے تصویریں دوبارہ سمیٹنا شروع کر دیں۔

"اور السیسٹس؟" میں نے پوچھا۔ "کیا میں اس تصویر کو دیکھ سکتا ہوں؟"

"بالکل۔ میرے پیچھے آئیں۔"

جین فیلکس مجھے گیلری کے آخر تک تنگ راستے سے لے گیا۔ وہاں السیسٹس نے پوری ایک دیوار پر قبضہ کر رکھا تھا۔ یہ اتنی ہی خوبصورت اور پراسرار تھی جتنا مجھے یاد ہے۔ ایلیشیا اسٹوڈیو میں برہنہ، خالی کینوس کے سامنے، خون سے بھرے برش سے پینٹنگ کر رہی تھی۔ میں نے ایلیشیا کے تاثر کا مطالعہ کیا۔ اس نے ایک بار پھر تعبیر کی تردید کی۔ میرے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"اس کو سمجھنا ناممکن ہے۔"

"اس پینٹنگ کی یہی خوبی ہے کہ اس پر تبصرہ نہیں ہوسکتا۔ یہ خاموشی کے بارے میں ہے۔"

"مجھے یقین نہیں ہے کہ میں آپ کا کیا مطلب سمجھ رہا ہوں۔"

"ٹھیک ہے، ہر آرٹ میں ایک اسرار چھپا ہوا ہے۔ مذہبی معنوں میں ایلیشیا کی خاموشی اس کا راز ہے، ایک معمہ ہے۔ اس لیے اس نے اس کا نام السیسٹس رکھا۔ کیا آپ نے اسے پڑھا ہے؟ یہ یوریپائڈس کا لکھا ہوا ہے۔" اس نے مجھے ایک متجسس نظر دی۔ "آپ اسے پڑھنے کے بعد ہی سمجھو گے۔"

میں نے سر ہلایا، اور پھر میں نے پینٹنگ میں کچھ دیکھا جو مجھے پہلے نظر نہیں آیا تھا۔ میں اس کو قریب سے دیکھنے کے لیے آگے جھکا۔ تصویر کے پس منظر میں میز پر پھلوں کا ایک پیالہ پڑا ہوا تھا، جس میں سیبوں اور ناشپاتیوں کا ڈھیر تھا۔ سرخ سیبوں پر کچھ چھوٹے سے سفید قطرے موجود تھے، باقی سفید قطرے پھلوں کے اندر اور ان کے اردگرد رینگ رہے تھے۔

میں نے ان کی طرف اشارہ کیا۔ "کیا یہ......؟"

"کیڑے؟" جین فیلکس نے سر ہلایا۔ "جی ہاں۔"

"دلکش۔ میں حیران ہوں کہ اس کا کیا مطلب ہے۔"

"یہ شاندار ہے۔ ایک شاہکار۔ واقعی بھی۔" جین فیلکس نے آہ بھری اور تصویر کے اس پار سے میری طرف دیکھا۔ اس نے اپنی آواز نیچی کر لی جیسے ایلیشیا ہمیں سن رہی ہو۔ "یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ اسے تب نہیں جانتے تھے۔ وہ سب سے دلچسپ عورت ہے جس سے میں کبھی ملا ہوں۔ زیادہ تر لوگ زندہ نہیں ہیں، آپ جانتے ہیں، حقیقت میں وہ جیسے زندگی بھر نیند میں چل رہے ہیں۔ لیکن ایلیشیا اتنی شدت سے زندہ تھی کہ اس سے نظریں ہٹانا مشکل تھا۔"

جین فیلکس نے اپنا سر پینٹنگ کی طرف موڑا اور ایلیشیا کے ننگے جسم کو دیکھا۔ "اتنی خوبصورت۔"
میں نے ایلیشیا کے جسم کو دیکھا۔ لیکن جہاں جین فیلکس نے خوبصورتی کو دیکھا، مجھے وہاں صرف درد نظر آیا۔ میں نے خود کو لگنے والے زخم اور خود کو پہنچنے والے نقصانات کے نشانات دیکھے۔

"کیا اس نے کبھی آپ سے خودکشی کے بارے میں بات کی؟"
میں مچھلی پکڑ رہا تھا، لیکن جین فیلکس نے چارہ لیا۔ "اوہ، آپ اس کے بارے میں جانتے ہیں؟ ہاں بالکل۔"
"اس کے والد کے مرنے کے بعد؟"
"وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی تھی۔" جین فیلکس نے سر ہلایا۔ "حقیقت یہ ہے کہ ایلیشیا بہت زیادہ ٹوٹ گئی تھی۔ ایک آرٹسٹ کے طور پر نہیں، لیکن ایک عورت کے طور پر وہ انتہائی کمزور ہوگئی تھی، جب اس کے والد نے خود کو پھانسی دیدی۔ وہ برداشت نہیں کرسکی۔"
"وہ اس سے بہت پیار کرتی ہوں گی۔"
جین فیلکس ایک طرح کا گلا گھونٹ کر ہنسا، اس نے مجھے ایسے دیکھا جیسے میں پاگل ہوں۔ "آپ کیسی بات کر رہیں ہیں؟"
"کیا مطلب؟"
"ایلیشیا اس سے پیار نہیں کرتی تھی۔ اسے اپنے باپ سے نفرت تھی۔ وہ اسے حقیر سمجھتی تھی۔"
میں حیران رہ گیا۔ "کیا ایلیشیا نے خود آپ کو ایسا بتایا؟"
"ہاں اسی نے ہی بتایا تھا۔ وہ بچپن ہی سے اس سے نفرت کرتی تھی۔ جب سے اس کی ماں مرگئی تھی۔"
"تو پھر اس نے اپنے باپ کی موت کے بعد خودکشی کرنے کی کوشش کیوں کی؟ یہ غم نہیں تو اور کیا تھا؟"
جین فیلکس نے کندھے اچکائے۔ "جرم، شاید؟ کون جانتا ہے؟"
کچھ تھا جو وہ مجھے نہیں بتا رہا تھا، میں نے سوچا۔ یہ بات دل سے نہ لگی۔ کچھ گڑبڑ تھی۔
اس کے فون کی گھنٹی بجی۔ "تھوڑی دیر کے لیے معزرت چاہتا ہوں۔" اس نے فون پر

بات کرنے کے لیے مجھ سے منہ موڑ لیا۔ دوسری طرف سے ایک عورت کی آواز تھی۔ انہوں نے ایک لمحے کے لیے بات کی، ملاقات کا وقت طے ہوا۔ "میں تمہیں واپس کال کروں گا، بے بی۔" اس نے کہا اور فون بند کر دیا۔

جین فیلکس میری طرف پلٹا۔ "انتظار کے لئے معذرت۔"

"کوئی بات نہیں۔ آپ کی گرل فرینڈ تھی نہ؟"

وہ مسکرایا۔ "صرف ایک دوست...... میرے بہت سے دوست ہیں۔"

ہاں اس کے بہت سارے دوست ہونگے، میں نے سوچا۔ میں نے ناپسندیدگی کی جھلمل محسوس کی۔ مجھے یقین نہیں تھا کہ کیوں۔

جب ہم باہر پہنچے تو میں نے اس سے ایک آخری سوال پوچھا۔ "بس ایک بات اور۔ کیا ایلیشیا نے کبھی آپ سے کسی ڈاکٹر کا ذکر کیا؟"

"ڈاکٹر؟"

"بظاہر وہ خودکشی کی کوشش کے وقت ایک ڈاکٹر سے ملی تھی۔ میں اسے ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا ہوں۔"

"اچھا۔" جین فیلکس نے سر جھکایا۔ "شاید کوئی تھا......"

"کیا آپ کو اس کا نام یاد ہے؟"

اس نے ایک لمحے کے لیے سوچا اور سر ہلایا۔ "میں معافی چاہتا ہوں۔ ایمانداری سے مجھے یاد نہیں ہے۔"

"اچھا، شاید جب آپ کو یاد آ جائے تو آپ مجھے بتا سکتے ہیں؟"

"ضرور۔ لیکن مجھے اس بات پر شک ہے۔" اس نے میری طرف دیکھا اور ہچکچایا۔ "کیا میں آپ کو مشورہ دوں؟"

"میں دل سے قبول کروں گا۔"

"اگر آپ واقعی ایلیشیا سے بات کرنا چاہتے ہیں تو اسے کچھ رنگ اور برش دیں، اور اسے پینٹ کرنے دیں۔ یہ واحد راستہ ہے جس سے وہ آپ سے بات کرے گی۔ اپنے فن کے ذریعے۔"

"یہ ایک دلچسپ خیال ہے...... آپ بہت مددگار رہے ہیں۔ آپ کا شکریہ، مسٹر

مارٹن۔"

"مجھے جین فیلکس کہہ کر بلائیں۔ اور جب آپ ایلیشیا سے ملیں تو اسے بتائیں کہ میں اس سے پیار کرتا ہوں۔"

وہ مسکرایا، اور میں نے پھر سے ہلکی سی نفرت محسوس کی۔ مجھے جین فیلکس کے بارے میں کچھ ایسا معلوم ہوا جسے میں ہضم نہیں کر سکتا تھا۔ میں بتا سکتا تھا کہ وہ حقیقی طور پر ایلیشیا کے قریب تھا۔ وہ ایک دوسرے کو کافی عرصے سے جانتے تھے، اور ظاہر ہے وہ اس کی طرف متوجہ تھا۔ کیا وہ اس کے ساتھ محبت کرتا تھا؟ مجھے اتنا یقین نہیں تھا۔ میں نے جین فیلکس کے بارے میں سوچا جب وہ اسسٹنٹس کو دیکھ رہا تھا۔ ہاں، اس کی آنکھوں میں پینٹنگ کے لیے محبت تھی، جو ضروری نہیں کہ مصورہ کے لیے ہو۔ جین فیلکس فن کا خواہش مند تھا۔ بصورت دیگر وہ ایلیشیا سے گرو میں ملنے جاتا اور اس میں پھنس گیا ہوتا۔ میں یہ بات ایک حقیقت کے طور پر جانتا تھا۔ مرد کبھی عورت کو اس طرح نہیں چھوڑتے۔

اگر اس سے پیار کرتا ہے تو بلکل بھی نہیں۔

اکیسواں باب

میں کام پر جاتے ہوئے واٹراسٹونز گیا اور السیسٹس کی ایک کاپی خریدی۔ تعارف میں لکھا ہوا تھا کہ یہ یوری پائڈس کا سب سے قدیم المیہ تھا، اور اس کے سب سے غیر مؤثر کاموں میں سے ایک تھا۔

میں نے اسے راستے میں ہی پڑھنا شروع کیا۔ یہ بالکل بھی خاص نہیں تھا۔ یہ ایک انوکھا ڈرامہ تھا۔ ہیرو، ایڈمیٹس کی قسمت میں موت لکھی تھی۔ لیکن اپالو کی گفت وشنید کی بدولت، جس نے ایک تجویز دی کی کہ ایڈمیٹس موت سے بچ سکتا ہے اگر وہ اپنی جگہ کسی اور کو مرنے پر آمادہ کر لے۔ وہ اپنی ماں اور باپ سے اس کی جگہ مرنے کو کہتا ہے، لیکن وہ کسی غیر یقینی شرائط میں انکار کر دیتے ہیں۔ یہ جاننا مشکل تھا کہ ایڈمیٹس کا کیا کیا جائے۔ یہ کوئی بہادرانہ رویہ نہیں تھا، اور قدیم یونانیوں نے اسے تھوڑی بیوقوفی بھی سمجھی ہوگی۔ السیسٹس بڑے دل والی ہے، وہ آگے بڑھتی ہے اور رضا کارانہ طور پر اپنے شوہر کے لیے مرتی ہے۔ شاید وہ ایڈمیٹس کی جانب سے اپنی اس پیشکش کو ٹھکرائے جانے کی توقع کر رہی تھی، لیکن وہ اسے قبول کر لیتا ہے، اور السیسٹس مر جاتی ہے اور ہیڈز (Hades) کے لیے روانہ ہو جاتی ہے۔

اگرچہ کہانی یہاں ختم نہیں ہوتی۔ اس کا ایک خوش کن انجام ہے، ایک ڈیوس ایکس مشین (Deus Ex Machina) کی طرح۔ ہیراکلس نے السیسٹس کو ہیڈز سے چھین لیا اور اسے فاتحانہ طور پر زندہ انسانوں کی سرزمین پر واپس لایا۔ وہ دوبارہ زندہ ہو جاتی ہے۔ ایڈمیٹس اپنی بیوی کے ساتھ دوبارہ ملاپ پر رو دیتا ہے۔ السیسٹس کے جذبات کو پڑھنا مشکل ہے، وہ

خاموش رہتی ہے۔ بولتی نہیں۔

یہ پڑھ کر میں ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ میں اس پر یقین نہیں کر سکا۔

میں نے پھر سے ڈرامے کا آخری صفحہ آہستہ آہستہ اور غور سے پڑھا:

السیسٹس موت سے واپس آئی، دوبارہ زندہ ہوئی، پھر خاموش رہی۔ وہ اپنے تجربے کے بارے میں بات کرنے سے قاصر ہے یا تیار نہیں ہے۔ ایڈمیٹس نے مایوسی میں ہیراکلس سے اپیل کی:

"لیکن میری بیوی بولتی کیوں نہیں ہے؟"

کوئی جواب آنے والا نہیں۔ المیہ اس وقت ختم ہوتا ہے جب السیسٹس ایڈمیٹس کے گھر واپس تو آجاتی ہے، لیکن بات نہیں کرتی۔

کیوں؟ وہ بات کیوں نہیں کرتی؟

بائیسواں باب

ایلیشیا کی ڈائری

2 اگست

آج دن اور بھی گرم ہے۔ بظاہر یہ دن لندن میں ایتھنز کے مقابلے میں زیادہ گرم ہے۔ لیکن کم از کم ایتھنز میں ایک ساحل تو ہے۔

پال نے آج مجھے کیمبرج سے کال کی۔ میں اس کی آواز سن کر حیران رہ گئی۔ ہم نے مہینوں سے بات نہیں کی تھی۔ میرا پہلا خیال یہ تھا کہ آنٹی لیڈیا کی موت ہو چکی ہوگی، مجھے یہ کہتے ہوئے شرم نہیں آتی کہ میں نے اس پل سکون محسوس کیا۔

لیکن پال کے فون کرنے کی وجہ یہ نہیں تھی۔ درحقیقت مجھے ابھی تک یقین نہیں ہے کہ اس نے مجھے فون کیوں کیا تھا۔ وہ کافی ٹال مٹول کر رہا تھا۔ میں اس کے مقصد پر پہنچنے کا انتظار کرتی رہی، لیکن وہ نہیں پہنچا۔ وہ پوچھتا رہا کہ کیا میں ٹھیک ہوں، گیبرئل ٹھیک ہے، اور لیڈیا ہمیشہ جس حال میں رہتی ہے اس کے بارے میں باتیں کرتا رہا۔

"میں چکر لگاؤں گی،" میں نے کہا۔ "میں مدت سے وہاں نہیں آئی، جب کہ میرا دل بھی چاہتا ہے۔"

سچ یہ ہے کہ میرے اس گھر میں جانے، لیڈیا اور پال کے ساتھ ہونے کے بارے میں بہت سے پیچیدہ احساسات ہیں۔ لہذا میں وہاں جانے سے گریز کرتی ہوں، اور خود کو مجرم محسوس کرتی ہوں، لہذا میں وہاں نہیں جا سکتی۔

"وہاں دوبارہ مل کر بہت اچھا لگے گا،" میں نے کہا۔ "میں جلدی آ کر تم سے ملوں

گی۔ میں ابھی تھوڑا باہر جارہی ہوں، اس لیے......"

پھر پال اتنے کم آواز میں بولا کہ میں اسے سمجھ نہ سکی۔

"معاف کرنا، کیا تم دوبارہ بول سکتے ہو۔"

"میں نے کہا کہ میں مصیبت میں ہوں، ایلیشیا۔ مجھے آپ کی مدد چاہیے۔"

"کیا بات ہے؟"

"میں یہ بات فون پر نہیں بتا سکتا۔ میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"میں نہیں جانتی کہ میں اس وقت کیمبرج پہنچ سکتی ہوں۔"

"میں تمہارے پاس آؤں گا۔ اس دوپہر۔ ٹھیک ہے؟"

پال کی آواز میں کسی چیز نے مجھے بغیر سوچے سمجھے راضی کرلیا۔ وہ بے چین لگ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ کیا تم مجھے اس بارے میں ابھی نہیں بتا سکتے؟"

"میں تم سے بعد میں ملتا ہوں۔" پال نے فون بند کردیا۔

میں باقی صبح اس کے بارے میں سوچتی رہی۔ اتنی سنجیدہ بات کیا ہوسکتی ہے کہ پال تمام لوگوں کو چھوڑ کر مجھ سے رجوع کررہا ہے؟ کیا لیڈیا کے بارے میں کچھ تھا؟ یا گھر کے متعلق؟ مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔

میں دوپہر کے کھانے کے بعد کوئی کام کرنے کے قابل نہیں تھی۔ میں نے گرمی کو الزام دیا، لیکن حقیقت میں میرا دماغ کہیں اور تھا۔ میں باورچی خانے میں ہی موجود رہی، کھڑکیوں سے باہر جھانکتی رہی، یہاں تک کہ میں نے پال کو سڑک پر دیکھا۔

اس نے میری طرف ہاتھ ہلایا۔ "ہیلو، ایلیشیا۔"

پہلی جس چیز نے مجھے پریشان کیا، وہ یہ تھی کہ وہ بہت خوفناک نظر آرہا تھا۔ اس نے بہت زیادہ وزن کھودیا تھا، خاص طور پر اس کے چہرے، کنپٹیوں اور جبڑے کے اردگرد۔ وہ ڈھانچے جیسا اور بیمار لگ رہا تھا۔ تھکا ہوا۔ ڈرا ہوا۔

ہم پورٹیبل پنکھا لگا کر باورچی خانے میں بیٹھ گئے۔ میں نے اسے بیئر کی پیشکش کی لیکن اس نے کہا کہ وہ اس سے زیادہ مضبوط چیز پینا چاہتا ہے، جس نے مجھے حیران کردیا کیونکہ مجھے یاد نہیں کہ وہ زیادہ شراب پیتا تھا۔ میں نے اسے تھوڑی سی وہسکی دی، اور جب اس نے سوچا کہ میں دھیان نہیں دے رہی تو اس نے اسے بھر دیا۔

اس نے پہلے تو کچھ نہیں کہا۔ہم ایک لمحے کے لیے وہاں خاموشی سے بیٹھے رہے۔پھر اس نے وہی بات دہرائی جو اس نے فون پر کہی تھی۔وہی الفاظ:

"میں مصیبت میں ہوں۔"

میں نے اس سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔کیا یہ پریشانی گھر کے بارے میں ہے؟

پال نے خالی نظروں سے میری طرف دیکھا۔نہیں، گھر کے بارے میں ایسا کچھ نہیں تھا۔

"پھر کیا؟"

"میرے ساتھ مسئلہ ہے۔" وہ ہچکچایا، پھر آگے بڑھا۔"میں جوا کھیل رہا ہوں، اور بہت کچھ کھو چکا ہوں، میں بہت ڈرا ہوا ہوں۔"

وہ سالوں سے باقاعدگی سے جوا کھیل رہا تھا۔اس نے کہا کہ اسے یہ عادت گھر سے باہر نکلنے سے شروع ہوئی۔کہیں جانے کے لیے، کچھ کرنے کے لیے اور تھوڑی سی تفریح کے لیے اس نے باہر جانا شروع کر دیا تھا۔اور میں یہ نہیں کہہ سکتی کہ میں اس پر الزام لگا رہی ہوں۔لیڈیا کے ساتھ رہتے کوئی کہاں خوش ہو سکتا ہے۔لیکن وہ زیادہ سے زیادہ کھو رہا تھا، اور اب سب ہاتھ سے نکل چکا تھا۔اس کے سیونگ اکاؤنٹ میں اب کچھ نہیں بچا تھا۔اور کوئی کام شروع کرنے کے لئے بھی اس کے پاس کچھ نہیں تھا۔

"تمہیں کتنی ضرورت ہے؟"

"بیس گرینڈ۔"

مجھے اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔"تم نے بیس گرانڈ کھو دئے؟"

"ایک ساتھ نہیں۔میں نے کچھ لوگوں سے قرض بھی لیا تھا جنہیں واپس کرنا ہے۔"

"کون سے لوگ؟"

"اگر میں انہیں واپس نہیں کرتا تو میں مصیبت میں پڑ جاؤں گا۔"

"کیا تم نے اپنی ماں کو بتایا ہے؟" مجھے جواب پہلے ہی معلوم تھا۔پال مصیبت زدہ ہو سکتا ہے لیکن وہ بیوقوف نہیں ہے۔

"یقیناً نہیں۔امی مجھے مار دے گی۔مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے ایلیشیا، اسی لیے میں یہاں ہوں۔"

"میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں پال۔"

"میں تمہیں واپس کر دوں گا۔ مجھے سب ایک ساتھ نہیں چاہیے۔ بس تھوڑے تھوڑے سے۔"

میں نے کچھ نہیں کہا اور وہ منتیں کرتا رہا۔ مجھے آج رات کچھ پیسے دینے ہیں۔ اس نے خالی ہاتھ واپس جانے کی ہمت نہیں کی۔ جتنا کچھ میں اسے دے سکتی تھی، کچھ بھی۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ کیا کرنا چاہیے۔ میں اس کی مدد کرنا چاہتی تھی، لیکن مجھے شبہ تھا کہ اسے پیسے دینا اس مسئلے سے نمٹنے کا حل نہیں تھا۔ میں یہ بھی جانتی تھی کہ پال کے لئے قرضوں کو آنٹی لیڈیا سے چھپائے رکھنا بہت ہی مشکل کام ہوگا۔ میں نہیں جانتی تھی کہ اگر میں پال کی جگہ ہوتی تو میں کیا کرتی۔ لیڈیا کا سامنا شاید لون شارکز سے زیادہ خوفناک تھا۔

"میں آپ کو ایک چیک لکھ دوں گی،" میں نے آخر میں کہا۔

پال قابل رحم طور پر شکر گزار نظر آیا جو بڑبڑا رہا تھا، "تمہارا شکریہ، بہت بہت شکریہ۔"

میں نے اسے دو ہزار پاؤنڈ کیش ہمنٹ کا ایک چیک لکھ کے دے دیا۔ میں جانتی ہوں کہ یہ وہ رقم نہیں تھی جو وہ چاہتا تھا، لیکن یہ ساری چیزیں میرے لیے نامعلوم تھیں، اور مجھے یقین نہیں ہے کہ میں نے اس کی ہر بات پر یقین کیا تھا۔ اس نے جو کچھ کہا لازمی نہیں کہ سچ ہو۔

"شاید جب میں گیبرئل سے بات کروں تو میں تمہیں مزید دے سکتی ہوں،" میں نے کہا۔ "لیکن یہ بہتر ہے کہ ہم اس سے نمٹنے کے لیے کوئی اور طریقہ تلاش کریں۔ تم جانتے ہو کہ گیبرئل کا بھائی ایک وکیل ہے۔ شاید وہ مدد کر سکتا ہے۔"

پال اچھل پڑا، گھبرا کر سر ہلایا۔ "نہیں نہیں۔ گیبرئل کو مت بتانا۔ برائے مہربانی اسے شامل نہ کرو۔ میں صورت حال کو سنبھالنے کی کوشش کروں گا۔ میں ضرور کوشش کروں گا۔"

"لیڈیا کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ مجھے لگتا ہے کہ شاید تمہیں......"

پال نے زور سے سر ہلایا اور چیک لے لیا۔ وہ رقم دیکھ کر مایوس نظر آیا لیکن کچھ بولا نہیں۔ اس کے فوراً بعد وہ چلا گیا۔

مجھے احساس ہے کہ میں نے اسے مایوس کیا۔ یہ ایک ایسا احساس ہے جو مجھے پال کے بارے میں بچپن سے رہا ہے۔ میں ہمیشہ اس کی اپنی توقعات پر پورا اترنے میں ناکام رہی ہوں کہ مجھے اس کے ساتھ ماں جیسا برتاؤ کرنا چاہیے تھا۔ اسے مجھے بہتر جاننا چاہیے تھا۔ لیکن میں کسی

ماں جیسی نہیں ہوں۔

گیبرئل واپس آیا تو میں نے اسے بتایا۔ وہ مجھ سے ناراض تھا۔ اس نے کہا کہ مجھے پال کو پیسے نہیں دینے چاہیے تھے، اور اس میں میرا کچھ بھی لینا دینا نہیں، وہ میری ذمہ داری نہیں ہے۔

میں جانتی ہوں کہ گیبرئل صحیح ہے، لیکن میں شرمسار نہیں ہونا چاہتی تھی۔ میں اس گھر اور لیڈیا سے فرار ہو چکی تھی، لیکن پال سے مجھے کوئی شکایت نہیں تھی۔ وہ ابھی تک وہاں پھنسا ہوا ہے۔ وہ ابھی آٹھ سال کا بچہ ہے۔ میں اس کی مدد کرنا چاہتی ہوں۔

لیکن میں نہیں جانتی کہ کیسے۔

○

6 آگسٹ

میں نے سارا دن پینٹنگ کرنے میں گزارا اور یسوع کی تصویر کے پس منظر کے ساتھ تجربہ کیا۔ میں میکسیکو میں کھینچی گئی سرخ، پھٹی ہوئی زمین، سیاہ اور کانٹے دار جھاڑیوں کی تصاویر کے خاکے بنا رہی ہوں۔ میں سوچ رہی ہوں کہ اس گرمی اور خشکی پر کیسے گرفت حاصل کی جائے۔ اور پھر میں نے جین فیلکس کو اپنا نام پکارتے ہوئے سنا۔

میں نے ایک لمحے کے لیے اسے نظر انداز کرنے کے بارے میں سوچا، یہ بہانہ کر کے کہ میں وہاں نہیں ہوں۔ لیکن پھر میں نے گیٹ کی آواز سنی، تب بہت دیر ہو چکی تھی۔ میں نے اپنا سر باہر نکالا اور دیکھا کہ وہ باغ سے گذر رہا تھا۔

اس نے میری طرف ہاتھ ہلایا۔ "ہائے بے بی۔ کیا میں آپ کو ڈسٹرب کر رہا ہوں؟ کیا تم کام کر رہی ہو؟"

"ہاں میں کام ہی کر رہی ہوں۔"

"اچھا اچھا۔ تم اپنا کام کرو۔ نمائش میں صرف چھ ہفتے بچے ہیں، تم جانتی ہو نہ؟ تم بہت پیچھے رہ گئی ہو۔" وہ اپنی پریشان کن ہنسی سے ہنسا۔ میرے کسی تاثر سے پہلے ہی اس نے جلدی سے کہا، "میں مذاق کر رہا ہوں۔ میں تمہیں یہاں چیک کرنے کے لیے نہیں آیا ہوں۔"

میں نے کچھ نہیں کہا۔ میں اسٹوڈیو میں واپس چلی گئی اور اس نے میرا پیچھا کیا۔ اس نے پنکھے کے سامنے کرسی کھینچی اور بیٹھ گیا۔ اس نے سگریٹ جلائی تو دھواں ہوا میں اس کے گرد گھومتا

رہا۔ میں ایسل (Easel) کے پاس واپس آ گئی اور اپنا برش اٹھایا۔ میں کام کر رہی تھی تو جین فیلکس نے بات کی۔ اس نے گرمی کے بارے میں شکایت کرتے ہوئے کہا کہ لندن اس قسم کے موسم سے نمٹنے کے لیے نہیں بنایا گیا تھا۔ اس نے اس کا موازنہ پیرس اور دوسرے شہروں سے غیر مناسب انداز میں کیا۔ میں نے کچھ دیر بعد اسے سننا چھوڑ دیا۔ وہ شکایات کرتا چلا گیا، خود کو جواز بناتا، خود پر ترس کھاتا، مجھے بیزار کرتا رہا۔ وہ مجھ سے کبھی کچھ نہیں پوچھتا۔ اسے مجھ میں کوئی حقیقی دلچسپی نہیں ہے۔ ان تمام سالوں کے بعد لگتا ہے: میں خود کو جین فیلکس کے کسی شو کا کوئی تماشائی محسوس کرتی ہوں۔

شاید یہ ناگوار ہے۔ وہ میرا پرانا دوست ہے، اور وہ ہمیشہ میرے لیے موجود رہتا ہے۔ وہ تنہا ہے، بس۔ میں بھی ایسی ہی ہوں۔ ٹھیک ہے، میں کسی غلط شخص کے ساتھ رہنے کے بجائے تنہا رہنے کو ترجیح دیتی ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ گیبرئل سے پہلے میرا کوئی سنجیدہ رشتہ نہیں تھا۔ میں گیبرئل کا انتظار کر رہی تھی، کسی سچے آدمی کا، جو اتنا ہی عزت والا اور سچا ہو، جتنے باقی جھوٹے تھے۔ جین فیلکس ہمیشہ ہمارے تعلقات پر رشک کرتا تھا۔ اس نے اسے چھپانے کی کوشش کی، اور اب بھی چھپاتا ہے، لیکن یہ میرے لیے واضح ہے کہ وہ گیبرئل سے نفرت کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ اس کی شکایتیں کرتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ گیبرئل اتنا باصلاحیت نہیں ہے جتنا کہ وہ ہے، اور یہ کہ وہ بیکار اور انا پرست ہے۔ میرے خیال میں جین فیلکس کو یقین ہے کہ ایک دن وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے گا، اور میں اس کے قدموں پر گر جاؤں گی۔ لیکن جس چیز کا اسے احساس نہیں ہے، وہ یہ ہے کہ وہ اپنی ہر بدتمیزی اور گھٹیا تبصرے کے ساتھ، مجھے مزید گیبرئل کے قریب کر رہا ہے۔

جین فیلکس ہمیشہ ہماری طویل دوستی کی طرف اشارہ کرتا ہے، اس کی یہ وہ گرفت ہے جو مجھ پر قابض ہے۔ ان ابتدائی سالوں کی شدت، جب سب کچھ ہم تھے، اور 'پوری دنیا کے خلاف' تھے۔ لیکن مجھے نہیں لگتا کہ جین فیلکس کو احساس ہے کہ جب میں خوش نہیں تھی تو اس نے میری زندگی کا ایک حصہ سنبھالے رکھا۔ اور مجھے جین فیلکس سے جو بھی پیار ہے، وہ اُس وقت کی بدولت ہے۔ ہم ایک شادی شدہ جوڑے کی طرح ہیں جو محبت سے خالی ہو چکا ہے۔ آج مجھے احساس ہوا کہ میں اسے کتنا ناپسند کرتی ہوں۔

"میں کام کر رہی ہوں،" میں نے کہا۔ "مجھے بہت زیادہ کام کرنا ہے، لہٰذا اگر تم کو کوئی اعتراض نہیں تو......"

جین فیلکس کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ "کیا تم مجھے چلے جانے کو کہہ رہی ہو؟ میں تم کو

تب سے پینٹ کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جب تم نے پہلی بار برش اٹھایا تھا۔ میں اگر ان تمام سالوں میں بھی تمہاری توجہ حاصل کر نہ سکا ہوں تو تمہیں یہ مجھے پہلے ہی بتا دینا چاہئے تھا۔"

"میں اب کہہ رہی ہوں۔"

مجھے اپنا چہرہ گرم محسوس ہوا، مجھے غصہ آ رہا تھا۔ میں اسے کنٹرول نہیں کر سکی۔ میں نے پینٹ کرنے کی کوشش کی لیکن میرا ہاتھ کانپ رہا تھا۔ میں محسوس کر سکتی تھی کہ جین فیلکس مجھے دیکھ رہا ہے۔ میں عملی طور پر اس کے دماغ کو چلتے ہوئے سن سکتی تھی، جو ٹک ٹک کر کے چکر کاٹتا اور گھومتا محسوس ہوا۔ "میں نے تم کو پریشان کر دیا ہے،" اس نے آخر میں کہا۔ "کیوں؟"

"میں تمہیں ابھی بتا چکی ہوں۔ تم مجھے اس طرح بن بتائے نہیں آ سکتے۔ تم کو پہلے مجھے ٹیکسٹ کرنا ہوگا یا کال کرنی ہوگی۔"

"مجھے احساس نہیں تھا کہ مجھے اپنے بہترین دوست سے ملنے کے لیے ایک تحریری دعوت کی ضرورت ہے۔"

ایک وقفہ تھا۔ اس نے میری باتوں کو بری طرح محسوس کیا تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ ان باتوں کو دل پر لینے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں تھا۔ میں نے یہ بات اسے اس طرح نہیں، بلکہ بہت نرمی سے کہنے کا ارادہ کیا۔ لیکن کسی طرح میں خود کو روک نہیں پا رہی تھی۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ میں اسے تکلیف پہنچانا چاہتی تھی۔ میں سفاک بننا چاہتی تھی۔

"جین فیلکس، سنو۔"

"میں سن رہا ہوں۔"

"یہ سب کہنے کا کوئی بھی آسان طریقہ نہیں ہے۔ لیکن شو کے بعد، تبدیلی کا وقت ہے۔"

"کس چیز کی تبدیلی؟"

"گیلری کی تبدیلی۔ میرے لئے۔"

جین فیلکس نے حیرت سے میری طرف دیکھا۔ وہ ایک چھوٹے لڑکے کی طرح لگ رہا تھا، میں نے سوچا کہ وہ رونے والا ہے، اور میں نے جھنجھلاہٹ کے سوا کچھ محسوس نہیں کیا۔

"یہ ایک نئی شروعات کا وقت ہے۔ ہم دونوں کے لئے۔"

"میں سمجھ گیا،" اس نے دوسرا سگریٹ جلایا۔ "اور مجھے لگتا ہے کہ یہ گیبرئل کا خیال ہے؟"

"گیبرئل کا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔"

"وہ میری صلاحیت سے نفرت کرتا ہے۔"

"بے وقوف نہ بنو۔"

"اس نے تم کو میرے خلاف بھڑکایا ہے۔ میں ایسا ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ وہ ایسا برسوں سے کرتا آرہا ہے۔"

"یہ سچ نہیں ہے۔"

"اس کے علاوہ اور کیا تفصیلات ہیں؟ تمہارے پاس میری پیٹھ میں چھرا گھونپنے کی اور کیا وجہ ہوسکتی ہے؟"

"اتنے ناٹکی مت بنو۔ میں صرف گیلری کے بارے میں بات کر رہی ہوں۔ یہ باتیں تمہارے اور میرے بارے میں نہیں ہیں۔ ہم پھر بھی دوست رہیں گے۔ ہم اب بھی ساتھ وقت بتا سکتے ہیں۔"

"اگر میں پہلے ٹیکسٹ یا کال کروں تو؟" وہ ہنسا اور تیزی سے بولنا شروع کر دیا، جیسے میں اسے روکنے سے پہلے باہر نکالنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ "واہ، واہ، واہ۔ میں اس سارے عرصے میں کسی چیز پر یقین رکھتا آیا ہوں، تم جانتی ہو، تم میں اور خود میں، اور اب تم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ سب کچھ بھی نہیں تھا۔ یا ایسا ہی کچھ۔ کوئی بھی تمہاری اتنی پرواہ نہیں کرتا جتنی کہ میں کرتا ہوں، تم جانتی ہو۔ کوئی بھی نہیں۔"

"جین فیلکس، پلیز۔"

"میں یقین نہیں کر سکتا کہ تم نے ایسا فیصلہ کیا ہے۔"

"میں تھوڑی دیر سے آپ کو بتانا چاہ رہی تھی۔"

یہ کہنا واضح طور پر غلط تھا۔ جین فیلکس دنگ رہ گیا۔ "تمہارا کیا مطلب ہے، تھوڑی دیر سے؟ کتنی دیر سے؟"

"میں نہیں جانتی۔ لیکن تھوڑی دیر سے۔"

"اور تم میرے لیے ناٹک کر رہی ہو۔ یہ کیا ہے؟ ایلیشیا، یہ سب اس طرح ختم نہ کرو۔ مجھے اس طرح مت چھوڑو۔"

"میں تمہیں چھوڑ نہیں رہی ہوں۔ اتنے نادان مت بنو۔ ہم ہمیشہ دوست رہیں گے۔"

"چلو اس بات کو رہنے دیتے ہیں۔ تم جانتی ہو کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں؟ مجھے جمعہ

والے تھیٹر کے بارے میں تم سے بات کرنی تھی۔" اس نے اپنی جیکٹ سے دو ٹکٹ نکالے اور مجھے دکھائے۔ وہ نیشنل تھیٹر میں یور یپائڈس کے کسی کھیل کے ٹکٹ تھے۔"میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ چلو۔ الوداع کہنے کا یہ بہت مہذب طریقہ ہے۔ کیا خیال ہے؟ تمہیں ہمارے پرانے وقت کی قسم، نہ مت کہنا۔"

میں ہچکچائی۔ یہ آخری چیز تھی جو میں کرنا چاہتی تھی۔ لیکن میں اسے مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔ مجھے لگتا ہے کہ میں کسی بھی بات پر راضی ہو سکتی تھی، صرف اسے وہاں سے نکالنے کے لیے۔ تو میں نے ہاں کہہ دی۔

10:30 P.M

جب گیبرئل گھر پہنچا تو میں نے اس سے جین فیلکس کے ساتھ ہونے والے واقعات کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے کہا کہ وہ ویسے بھی ہماری دوستی کو کبھی سمجھ نہیں سکا۔ اس نے کہا کہ جین فیلکس ڈراونا ہے اور اسے پسند نہیں ہے وہ جس طرح اسے دیکھتا ہے۔

"اور وہ کیسے؟"

"جیسے وہ تمہارا یا کسی اور چیز کا مالک ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ تم کو اپنے شو سے پہلے ہی گیلری سے نکل جانا چاہیے۔"

"میں ایسا نہیں کر سکتی، بہت دیر ہو چکی ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ وہ مجھ سے نفرت کرے۔ آپ نہیں جانتے کہ وہ کتنا انتقامی ہو سکتا ہے۔"

"ایسا لگتا ہے کہ تم اس سے ڈرتی ہو۔"

"میں ڈرتی نہیں ہوں۔ اسے آہستہ آہستہ دور کرنے کا یہی آسان طریقہ ہے۔"

"جتنی جلدی ہو سکے اس سے جان چھڑاؤ۔ وہ تم سے محبت کرتا ہے۔ تم جانتی ہو، ہے نا؟"

میں نے بحث نہیں کی، لیکن گیبرئل غلط ہے۔ جین فیلکس کو مجھ سے پیار نہیں ہے۔ وہ مجھ سے زیادہ میری پینٹنگز سے منسلک ہے۔ اس سے دور ہونے کی ایک اور وجہ ہے، وہ یہ کہ جین فیلکس کو میری بالکل بھی پرواہ نہیں ہے۔ اگرچہ، گیبرئل کی ایک بات درست تھی۔

میں اس سے ڈرتی ہوں۔

تیئسواں باب

مجھے ڈیومیڈس اپنے دفتر میں ہی مل گیا۔ وہ ہارمونیکا کی سامنے ایک اسٹول پر بیٹھا تھا۔ ہارمونیکا کا فریم ایک بڑا، سجا ہوا اور لکڑی کا بنا تھا، جس کا شاور سنہری تاروں کا تھا۔

"یہ بہت خوبصورت چیز ہے،" میں نے کہا۔

ڈیومیڈس نے سر ہلایا۔ "پر اس کو بجانہ بہت مشکل کام ہے۔" اس نے پیار سے تاروں پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے مظاہرہ کیا۔ کمرے میں ایک ساز کی لہر گونج گئی۔ "کیا تم تجربہ کرنا چاہو گے؟"

میں مسکرایا، اور سر ہلایا۔

وہ ہنسا۔ "میں تم سے پوچھتا رہتا ہوں، تم دیکھ رہے ہو، امید ہے کہ تم اپنا خیال بدل دو گے۔ اگر میں ثابت قدم نہیں ہوں تو کچھ بھی نہیں ہوں۔"

"میں زیادہ میوزیکل نہیں ہوں۔ اسکول میں میرے میوزک ٹیچر نے مجھے کچھ غیر یقینی الفاظ میں یہ بتایا تھا۔"

"تھراپی کی طرح موسیقی بھی ایک تعلق کے بارے میں ہے، اور مکمل طور پر اس استاد پر منحصر ہے جسے آپ منتخب کرتے ہیں۔"

"کوئی شک نہیں کہ یہ سچ ہے۔"

اس نے کھڑکی سے باہر جھانکا اور سیاہ آسمان کی طرف سر ہلایا۔ "ان بادلوں میں برف بھری ہے۔"

"یہ مجھے بارش کے بادلوں کی طرح لگتے ہیں۔"

"نہیں، ان میں برف ہے۔ مجھ پر بھروسہ کریں، میں گریک شیپرڈز (Greek Shepherds) کی ایک لمبی قطار سے آیا ہوں۔ آج رات برف باری ہوگی۔"

ڈیومیڈس نے بادلوں کو آخری بار پر امید نظر سے دیکھا، پھر میری طرف پلٹا۔"میں تمہارے لیے کیا کر سکتا ہوں، تھیو؟"

"یہ دیکھیں۔"

میں نے ڈرامے کی کاپی ڈیسک پر کھسکا دی۔ اس نے اس کی طرف دیکھا۔

"یہ کیا ہے؟"

"یوری پائڈس کا غمگین ڈرامہ۔"

"میں وہ دیکھ سکتا ہوں۔ لیکن تم مجھے یہ کیوں دکھا رہے ہو؟"

"ہاں، یہ السیسٹس ہے۔ یہ نام ایلیشیا نے اپنے سیلف پورٹریٹ کو دیا تھا، جو اس نے گیبرئل کے قتل کے بعد پینٹ کیا تھا۔"

"اوہ، ہاں، ہاں، بالکل۔" ڈیومیڈس نے اسے مزید دلچسپی سے دیکھا۔"اس نے خود کو ایک المناک ہیروئن کے طور پر کاسٹ کیا ہے۔"

"شاید۔ مجھے تسلیم کرنا چاہیے، میں اس کی بجائے الجھ گیا ہوں۔ میں نے سوچا کہ آپ اس کو اچھے طریقے سے سمجھ سکتے ہیں۔"

"کیونکہ میں یونانی ہوں؟" وہ ہنسا۔"تمہارے خیال میں مجھے ہر یونانی سانحے کا بہتر علم ہوگا؟"

"مجھ سے تو بہتر ہوگا۔"

"سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں، لیکن مجھے ایسا لگتا ہے کہ ہر انگریز شیکسپیئر کے کاموں سے واقف ہے۔" اس نے مجھے ایک ترس بھری مسکراہٹ سے دیکھا۔"خوش قسمتی سے آپ کے اور ہمارے ممالک کے درمیان یہی فرق ہے۔ ہر یونانی اپنے سانحات سے واقف ہے۔ یہی سانحات ہی ہمارے افسانے، ہماری تاریخ اور ہمارا خون ہیں۔"

"پھر آپ اس میں میری مدد کر سکیں گے۔"

ڈیومیڈس نے اسے اٹھایا اور اس کا جائزہ لینے لگا۔"آپ کو کیا مشکل پیش آ رہی ہے؟"

"میری مشکل یہ ہے کہ وہ بات نہیں کرتی۔ السیسٹس اپنے شوہر کے لیے مر جاتی ہے۔ اور آخر میں، وہ دوبارہ زندہ ہو جاتی ہے، لیکن خاموش رہتی ہے۔"

"آہ، ایلیشیا کی طرح۔"

"جی ہاں۔"

"میں ایک بار پھر سوال کرتا ہوں کہ اس میں کیا مشکل کیا ہے؟"

"ہاں، ظاہر ہے کہ ایک لنک ہے، لیکن میں اسے سمجھ نہیں سکا ہوں۔ آخر کار السیسٹس کیوں نہیں بولتی؟"

"اچھا، تو تم کیا سمجھتے ہو؟"

"میں نہیں جانتا۔ وہ جذبات پر قابو پا چکی ہے، شاید؟"

"ممکن ہے۔ پر کیسا جذبہ؟"

"خوشی کا؟"

"خوشی؟" وہ ہنسا۔ "تھیو، سوچو۔ تمہیں کیسا لگے گا، تم دنیا میں جس شخص سے سب سے زیادہ پیار کرتے ہو وہ شخص اپنی بزدلی سے تم کو موت کی سزا سنا دے؟ یہ تو بہت بڑا دھوکہ ہے۔"

"آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ پریشان تھی؟"

"کیا تم کو کبھی دھوکہ نہیں دیا گیا؟"

اس سوال نے میرے سینے کو چھری کی طرح کاٹ دیا۔ میں نے محسوس کیا کہ میرا چہرہ سرخ ہو رہا ہے۔ میرے ہونٹ ہلے، لیکن آواز نہیں نکلی۔

ڈیومیڈس مسکرایا۔ "میں دیکھ سکتا ہوں کہ تم کو بھی دھوکا ملا ہے۔ تو مجھے بتاو، السیسٹس میں کیا چیز محسوس ہوتی ہے؟"

مجھے اس بار جواب معلوم تھا۔ "ناراضگی۔ وہ...... ناراض ہے۔"

"جی ہاں۔" ڈیومیڈس نے سر ہلایا۔ "غصے سے بھی زیادہ کوئی چیز۔ وہ قاتل ہے۔ غصے کے ساتھ۔" اس نے قہقہہ لگایا۔ "کوئی سمجھ نہیں سکتا، لیکن حیرانی ہوتی ہے کہ مستقبل میں ان کا رشتہ کیسا ہوگا، السیسٹس اور ایڈمیٹس کا۔ اعتماد ایک بار کھو جائے تو اسے دوبارہ حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔"

مجھے بولنے میں خود پر بھروسہ کرنے میں چند سیکنڈ لگے۔ "اور ایلیشیا؟"

"مطلب؟"

"السیسٹس کے شوہر کی بزدلی کی وجہ سے اس کے مرنے کی مذمت کی گئی۔ اور ایلیشیا......"

"نہیں، ایلیشیا نہیں مری...... جسمانی طور پر نہیں۔" اس نے لٹکتی ہوئی بات چھوڑ دی۔

"نفسیاتی طور پر، دوسرے لفظوں میں......"

"آپ کا مطلب ہے کہ کچھ ہوا ہوگا، اس کی روح کو مارنے کے لیے......اس کے زندہ ہونے کے احساس کو ختم کرنے کے لیے؟"

"ممکن ہے۔"

میں نے خود کو غیر مطمئن محسوس کیا۔ میں نے کتاب اٹھائی اور اسے دیکھا۔ سرورق پر ایک کلاسیکی مجسمہ تھا، ایک خوبصورت عورت جو سنگ مرمر میں امر ہوگئی تھی۔ میں نے اسے گھورتے ہوئے سوچا کہ جین فیلکس نے مجھ سے کیا کہا تھا۔ "اگر ایلیشیا السیسٹس کی طرح مرگئی ہے......تو ہمیں اسے دوبارہ زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔"

"درست۔"

"مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اگر ایلیشیا کا فن اس کے اظہار کے ذریعے ممکن ہے، تو ہم اسے موقعہ کیسے فراہم کریں گے؟"

"اور ہم یہ کیسے کر سکتے ہیں؟"

"کیسا رہے گا اگر ہم اسے پینٹ کرنے دیں؟"

ڈیومیڈس نے مجھ پر حیرت زدہ نظر ڈالی، اس کے بعد اس نے اعتراض میں ہاتھ ہلایا۔"اس کے پاس پہلے سے ہی آرٹ تھراپی موجود ہے۔"

"میں آرٹ تھراپی کے بارے میں بات نہیں کر رہا ہوں۔ میں ایلیشیا کے بارے میں بات کر رہا ہوں کہ وہ تنہا اپنی مرضی سے کام کرے۔ اسے اپنے آپ کو ظاہر کرنے دیں، اپنے جذبات کو آزاد کرنے دیں۔ یہ حیرت انگیز ہوسکتا ہے۔"

ڈیومیڈس نے ایک لمحے کے لیے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے اس پر غور کیا۔"تم کو اس کی آرٹ تھراپسٹ کے ساتھ بات کرنا پڑے گی۔ کیا تم اس سے ملے ہو؟ اس کا نام روینا ہارٹ؟ اس سے بات کرنا آسان نہیں ہے۔"

"میں اس سے بات کروں گا۔ لیکن کیا مجھے آپ اجازت دیتے ہیں؟"

ڈیومیڈس نے کندھے اچکائے۔"اگر تم روینا کو قائل کر سکتے ہو تو آگے بڑھو۔ لیکن میں تم کو بتا رہا ہوں کہ وہ یہ خیال پسند نہیں کرے گی۔ وہ اسے ذرا بھی پسند نہیں کرے گی۔"

چوبیسواں باب

"میرے خیال میں یہ ایک بہت اچھا آئیڈیا ہے،" روینا نے کہا۔

"واقعی؟" میں نے حیران نہ ہونے کی کوشش کی۔

"جی ہاں۔ صرف ایک مسئلہ ہے، ایلیشیا ایسا نہیں کریگی۔"

"آپ اتنا یقین سے کیسے کہہ سکتی ہیں؟"

روینہ نے طنزیہ انداز میں کہا۔ "کیونکہ ایلیشیا سب سے کم ردعمل ظاہر کرتی ہے۔ میں نے اس قسم کی خاموش کتیا کے ساتھ کبھی کام نہیں کیا۔"

"آہ۔"

میں روینا کے پیچھے آرٹ روم میں گیا۔ فرش پر ابسٹر یکٹ موز یک (Abstract Mosaic) کی طرح رنگ کے چھینٹے بکھرے ہوئے تھے، اور دیواروں کو آرٹ ورک سے ڈھانپ دیا گیا تھا، جن میں سے کچھ اچھے، کچھ عجیب سے تھے۔ روینا کے سنہرے چھوٹے بال، گہرے نقاش، اور تھکا ہوا انداز تھا، جو بلاشبہ اس کے بے شمار مریضوں کی وجہ سے تھا۔ ایلیشیا واضح طور پر ایسی ہی ایک مایوسی تھی۔

"کیا وہ آرٹ تھراپی میں حصہ نہیں لیتی؟" میں نے پوچھا۔

"نہیں۔" روینا نے بات کرتے ہوئے آرٹ ورک کو شیلف پر سجانا جاری رکھا۔ "جب اس نے گروپ میں شمولیت اختیار کی تو مجھے بہت امیدیں تھیں۔ میں نے اس کے خیر مقدم کے لیے ہر ممکن کوشش کی، لیکن وہ خالی صفحے کو گھورتے ہوئے یہیں بیٹھی رہی۔ کوئی بھی چیز اسے پینٹ

کرنے یا پنسل اٹھا کر کام کرنے پر آمادہ نہیں کر رہی تھی۔ یہ دوسروں کے لیے اک خوفناک مثال ہے۔"

میں نے ہمدردی سے سر ہلایا۔ آرٹ تھراپی کا مقصد مریضوں کو ڈرائنگ اور پینٹنگ کروانا ہے اور اس سے بھی اہم بات۔ ہماری ان کے آرٹ ورک کے بارے میں بات کرنا اور انہیں ان کی جذباتی حالت سے جوڑنا ہے۔ حقیقت میں ان کی بے حسی کو صفحات پر لانے کا یہ ایک بہترین طریقہ ہے، جہاں ان کے بارے میں سوچا جا سکتا ہے اور بات کی جا سکتی ہے۔ ہمیشہ کی طرح یہ تھراپسٹ کی انفرادی مہارت پر منحصر ہے۔ روتھ کہتی تھی کہ بہت ہی کم تھراپسٹ قابل یا اہل ہیں، ورنہ زیادہ تر صرف پلمبر تھے۔ روینا بھی میری رائے میں ایک پلمبر ہی تھی۔ وہ واضح طور پر ایلیشیا کو نظر انداز کر رہی تھی۔ میں نے ہر ممکن حد تک مطمئن ہونے کی کوشش کی۔ "شاید یہ اس کے لیے تکلیف دہ ہے،" میں نے نرمی سے کہا۔

"تکلیف دہ؟"

"ٹھیک ہے، ایک باصلاحیت آرٹسٹ کے لیے دوسرے مریضوں کے ساتھ بیٹھ کر پینٹ کرنا آسان نہیں ہو سکتا۔"

"کیوں نہیں؟ کیونکہ وہ ان سے بالا ہے؟ میں نے اس کا کام دیکھا ہے۔ میں اس کی بالکل بھی زیادہ تعریف نہیں کر رہا۔" روینا نے ایسا منہ بنایا جیسے اس نے کوئی ناگوار چیز چکھ لی ہو۔

تو اس کی وجہ حسد تھی کہ روینا ایلیشیا کو ناپسند کرتی تھی۔

"کوئی بھی اس طرح پینٹ کر سکتا ہے،" روینا نے کہا۔ "کسی چیز کی تصویری حقیقت پسندانہ نمائندگی کرنا مشکل نہیں ہے، بلکہ اس کے بارے میں نقطہ نظر رکھنا مشکل ہے۔"

میں ایلیشیا کے فن کے بارے میں کسی بحث میں نہیں پڑنا چاہتا تھا۔ "تو کیا میں اسے اپنے ذمے لے سکتا ہوں؟"

روینا نے مجھ پر ایک تیز نظر ڈالی۔ "وہ اب آپ کے ذمے ہے۔"

"شکریہ۔ میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔"

روینا نے حقارت سے بڑی سانس لی۔ "آپ اس کو آرٹ کا سامان فراہم کریں گے۔ میرا بجٹ مجھے اجازت نہیں دیتا۔"

پچیسواں باب

"مجھے ایک اعتراف کرنا ہے۔"

ایلیشیا نے میری طرف نہیں دیکھا۔

میں اسے غور سے دیکھتے ہوئے آگے بڑھا، "میں کل جب سوہو میں تھا تو آپ کی پرانی گیلری سے گزر رہا، اور میں اندر چلا گیا۔ مینیجر کافی مہربان تھا کہ اس نے مجھے آپ کا کچھ کام دکھایا۔ کیا وہ آپ کا پرانا دوست ہے؟ جین فیلکس مارٹن؟"

میں جواب کا انتظار کر رہا تھا۔ کوئی جواب نہیں ملا۔

"مجھے امید ہے کہ آپ اسے اپنی رازداری پر حملہ نہیں سمجھیں گی۔ شاید مجھے پہلے آپ سے مشورہ کرنا چاہیے تھا۔ مجھے امید ہے کہ آپ برا نہیں مانیں گی۔"

کوئی ردعمل نہیں۔

"میں نے ایک دو پینٹنگز دیکھی ہیں جو میں نے پہلے نہیں دیکھی تھیں۔ آپ کی ماں...... اور آپ کی خالہ لیڈیا روز کی۔"

ایلیشیا نے آہستہ سے اپنا سر اٹھایا اور میری طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں ایسا تاثر تھا جو میں نے پہلے نہیں دیکھا تھا۔ میں اسے بالکل بھی سمجھ نہیں پایا۔ کیا وہ تفریحی پینٹنگز تھیں؟

"میری واضح دلچسپی کے علاوہ، آپ کے تھراپسٹ کی حیثیت سے، میرا مطلب ہے، میں نے پینٹنگز کو ذاتی سطح پر اثر انداز پایا۔ وہ انتہائی طاقتور تصویریں ہیں۔"

ایلیشیا نے آنکھیں نیچی کر لیں۔ وہ دلچسپی کھو رہی تھی۔

میں ثابت قدم رہا۔" ایک دو چیزیں سمجھ نہیں آئیں۔ آپ کی والدہ کے کار حادثے کی پینٹنگ میں آپ غائب ہیں۔ آپ نے خود کو کار میں پینٹ نہیں کیا، حالانکہ آپ وہاں تھیں۔"

خاموشی۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ اسے صرف اپنی ماں کا ہی المیہ سمجھتی ہیں، کیونکہ وہ مر گئی؟ لیکن در حقیقت اس گاڑی میں ایک چھوٹی بچی بھی تھی۔ ایک ایسی بچی جس کے احساس محرومی کے بارے میں مجھے شبہ ہے کہ نہ تو اس کی توثیق ہوئی اور نہ ہی مکمل تجربہ۔"

ایلیشیا نے سر ہلایا۔ اس نے میری طرف دیکھا۔ یہ ایک جرات مندانہ نظر تھی۔ میں کسی کام سے تھا۔ میں وہ کرتا رہا۔

"میں نے جین فیلکس سے آپ کی سیلف پورٹریٹ اور السیسٹس کے بارے میں پوچھا۔ اس کی معنی کے بارے میں۔ اور اس نے مشورہ دیا کہ میں اس پر ایک نظر ڈالوں۔"

میں نے ڈرامے کی کاپی نکالی، اور اسے کافی ٹیبل پر پھینک دیا۔ ایلیشیا نے اس کی طرف دیکھا۔

"وہ کیوں نہیں بولتی؟ ایڈمیٹس بھی یہی پوچھا ہے۔ اور میں آپ سے بھی وہی سوال پوچھ رہا ہوں، ایلیشیا۔ ایسا کیا ہے جو آپ کہہ نہیں سکتیں؟ خود کو خاموش رکھنے کی کیا وجہ ہے؟"

ایلیشیا نے اپنی آنکھیں بند کر لیں، مجھے غائب کر دیا۔ بات چیت ختم۔ میں نے اس کے پیچھے وال کلاک پر نظر ڈالی۔ سیشن تقریباً ختم ہو چکا تھا۔ چند منٹ باقی تھے۔

میں اب تک اپنی چال کا پتا سنبھال رہا تھا۔ اور میں نے اسے گھبراہٹ کے احساس کے ساتھ کھیلا، جس کی مجھے امید تھی کہ یہ ظاہر نہیں تھا۔

"جین فیلکس نے ایک تجویز پیش کی، جو میں نے سوچا کہ بہت اچھی ہے۔ اس نے کہا کہ تمہیں پینٹنگ کرنے کی اجازت ملنی چاہیے۔ کیا آپ ایسا کرنا پسند کریں گی؟ ہم آپ کو کینوس، برش اور پینٹ کے ساتھ ایک نجی جگہ بھی فراہم کر سکتے ہیں۔"

ایلیشیا نے آنکھ جھپکائی۔ اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ یوں لگا جیسے ان کے اندر کوئی لائٹ جل گئی ہو۔ وہ ایک بچے کی آنکھیں تھیں، چوڑی اور معصوم، حقارت اور شک سے پاک۔ اس کے چہرے پر رنگ اتر تا دکھائی دے رہا تھا۔ اچانک وہ حیرت انگیز طور پر زندہ دکھائی دینے لگی۔

"میں نے پروفیسر ڈیومیڈس کے ساتھ بات کی تھی، وہ اس سے راضی ہو گئے ہیں، اور

اسی طرح رونا بھی......اب یہ آپ پر منحصر ہے ایلیشیا۔آپ کیا سوچتی ہیں؟"

میں نے انتظار کیا۔اس نے مجھے گھورا۔

اور پھر، آخر کار، مجھے وہ مل گیا جو میں چاہتا تھا، ایک واضح ردعمل، ایک نشانی جس سے مجھے پتا چلا کہ میں صحیح راستے پر تھا۔

یہ ایک چھوٹی سی حرکت تھی۔واقعی چھوٹی۔پھر بھی جیسے کوئی آواز بلند ہوئی ہو۔

ایلیشیا مسکرائی۔

۞

چھبیسواں باب

کینٹین گروو کا سب سے گرم کمرہ تھا۔ پائپنگ کے گرم ریڈی ایٹرز دیواروں پر قطار میں لگے ہوئے تھے، اور ان کے قریب ترین نشستیں ہمیشہ پہلے ہی بھر جاتی تھیں۔ دوپہر کا کھانا مصروف ترین کھانا تھا، جس میں عملہ اور مریض ساتھ ساتھ کھاتے تھے۔ کھانے پینے والوں کی بلند آوازوں نے ایک ہم آہنگی کا ایک شور پیدا کیا، جو کہ غیر آرام دہ جوش وخروش سے پیدا ہوا، جب تمام مریض ایک ہی جگہ پر کٹھے ہو گئے۔

دو خوش مزاج کیریبین عورتوں کی ہنسی اور بات چیت کی آواز سنائی دی جب انہوں نے بینجر اور میش، فش چپس اور چکن کا شوربا پیش کیا، جن کی خوشبو ان کے ذائقے سے بہتر تھی۔ میں نے مچھلی اور چپس کو تین بیکار پکوانوں میں سے سب سے کم نقصان دہ چیز کے طور پر منتخب کیا اور بیٹھک کے راستے میں ایلف کے پاس سے گزرا۔ وہ اپنے گروہ میں بیٹھی ہوئی تھی، جو کہ سخت ترین مریضوں کا جتھا نظر آرہا تھا۔ جب میں اس کی میز کے پاس سے گزرا تو وہ کھانے کے بارے میں شکایت کر رہی تھی۔

"میں یہ گندگی نہیں کھاؤں گی۔" اس نے اپنی ٹرے کو دھکیل دیا۔

اس کے دائیں طرف کی مریضہ نے ٹرے کو اپنی طرف کھینچا، اسے ایلف کے ہاتھوں سے چھیننے کی کوشش کی، لیکن ایلف نے اس کے سر پر وار کر دیا۔

"لالچی کتیا!" ایلف چلائی۔ "واپس کرو مجھے!"

اس سے میز کے ارد گرد قہقہوں کی گونج پھیل گئی۔ ایلف نے اپنی پلیٹ واپس کھینچی اور

نئے ذائقے کے ساتھ اپنے کھانے میں مگن ہو گئی۔

میں نے دیکھا کہ کمرے کے پچھلے حصے میں ایلیشیا اکیلی بیٹھی تھی۔ وہ ایک چھوٹی سی مچھلی کو کسی بھوک کی کمی کا شکار پرندے کی طرح چن رہی تھی، اسے پلیٹ میں گھما رہی تھی، لیکن اسے منہ تک نہیں لا رہی تھی۔ میں اس کے ساتھ بیٹھنے کی آدھی لالچ میں تھا، لیکن اس کے خلاف فیصلہ کیا۔ شاید اگر وہ اوپر دیکھتی اور آنکھ سے رابطہ کرتی تو میں وہاں چلا جاتا۔ لیکن اس نے اپنی نظریں نیچی رکھیں، جیسے اپنے ارد گرد اور اپنے آس پاس کے لوگوں کو روکنے کی کوشش کر رہی ہو۔ میرا وہاں جانا، رازداری پر حملہ کرنے کی طرح محسوس ہوا، لہٰذا میں سب مریضوں سے کچھ فاصلے پر ایک میز کے آخر میں بیٹھ گیا، اور اپنی مچھلی اور چپس کھانے لگا۔ میں نے مچھلی کا صرف ایک نوالہ کھایا، جو بے ذائقہ تھی مچھلی، دوبارہ گرم کی گئی تھی، اور بیچ میں ٹھنڈی بھی تھی۔ میں نے ایلف کی تشخیص سے اتفاق کیا۔ میں اسے کوڑے دان میں ڈالنے ہی والا تھا کہ کوئی میرے سامنے بیٹھ گیا۔

مجھے حیرت ہوئی کہ یہ کرسچن تھا۔

"ٹھیک ہو؟" اس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں، اور تم؟"

کرسچن نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ بڑے عزم کے ساتھ چاول اور سالن کھانے میں پر جوش نظر آیا، جو کسی پتھر کی طرح سخت تھے۔ "میں نے ایلیشیا سے پینٹنگ کروانے والے تمہارے منصوبے کے بارے میں سنا ہے،" اس نے بھرے منہ سے کہا۔

"میں دیکھ رہا ہوں کہ خبریں تیزی سے سفر کر رہی ہیں۔"

"اس جگہ پر؟ تمہارا خیال ہے؟"

میں ہچکچایا۔ "ہاں۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ اس کے لئے اچھا ہوگا۔"

کرسچن نے مجھ پر ایک مشکوک نظر ڈالی۔ "محتاط رہو یار۔"

"وارننگ کے لئے شکریہ۔ لیکن اس کی ضرورت نہیں ہے۔"

"میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ بارڈر لائنز گمراہ کن ہوتی ہیں۔ یہاں بھی یہی ہو رہا ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ اس سے کچھ بہتری آسکتی ہے۔"

"وہ مجھے گمراہ نہیں کرے گی، کرسچن۔"

وہ ہنسا۔ "مجھے لگتا ہے کہ وہ یہ پہلے ہی کر چکی ہے۔ تم اسے وہی دے رہے ہو جو وہ چاہتی

ہے۔"

"میں اسے وہ دے رہا ہوں جس کی اس کو ضرورت ہے۔ اس میں فرق ہے۔"

"تم کیسے جانتے ہو کہ اسے کس چیز کی ضرورت ہے؟ تم اس کی حد سے زیادہ نشان دہی کر رہے ہو، جو صاف صاف نظر آ رہا ہے۔ وہ ایک مریضہ ہے۔ کیا تم یہ نہیں جانتے؟"

میں نے اپنا غصہ چھپانے کی کوشش کی اور اپنے گھڑی کی طرف دیکھا۔ "مجھے جانہ ہے۔"

میں نے کھڑے ہو کر اپنی ٹرے اٹھائی اور چلنا شروع کر دیا۔ لیکن کرسچن نے مجھے پیچھے سے آواز دی۔ "وہ تمہیں اکسائے گی تھیو۔ تم صرف انتظار کرو۔ پھر یہ مت کہنا کہ میں نے تم کو خبردار نہیں کیا تھا۔"

مجھے جھنجھلاہٹ محسوس ہوئی۔ اور وہ جھنجھلاہٹ پورا دن میرے ساتھ رہی۔

***

کام کے بعد، میں گروو سے نکلا اور سگریٹ کا ایک پیکٹ خریدنے کے لیے سڑک کے آخر میں چھوٹی دکان پر گیا۔ میں نے منہ میں سگریٹ ڈالا، اسے جلایا اور لمبا کش لیا۔ میں کیا کر رہا تھا، بمشکل سمجھ رہا تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ کرسچن نے کیا کہا تھا، میرا ذہن ان باتوں میں الجھا ہوا تھا جب کاریں تیزی سے گزر رہی تھیں۔ 'بارڈر لائنز گمراہ کن ہوتی ہیں'، میں نے اسے کہتے سنا۔

کیا یہ سچ تھا؟ کیا اسی لیے میں اتنا غصے میں تھا؟ کیا ایلیشیا نے مجھے جذباتی طور پر گمراہ کیا تھا؟ کرسچن نے واضح طور پر ایسا سوچا تھا، اور مجھے کوئی شک نہیں تھا کہ ڈائیومیڈس کو بھی اس پر شک ہے۔ کیا وہ صحیح تھے؟

اپنے ایمان کو دیکھتے ہوئے، مجھے اعتماد محسوس ہوا کہ جواب نفی میں تھا۔ میں ایلیشیا کی مدد کرنا چاہتا تھا، ہاں، لیکن میں اس کے بارے میں معروضی رہنے، محتاط رہنے، احتیاط سے چلنے، اور مضبوط حدود کو برقرار رکھنے کے قابل بھی تھا۔

میں غلط تھا۔ پہلے ہی بہت دیر ہو چکی تھی، اگرچہ میں یہ تسلیم نہیں کروں گا، یہاں تک کہ اپنے آپ سے بھی۔

***

میں نے جین فیلکس کو گیلری میں بلایا۔ میں نے پوچھا کہ ایلیشیا کے آرٹ کے مواد ،اس کے پینٹ، برش اور کینوس کہاں ہیں،" کیا وہ سب اسٹورتج میں ہے؟"

تھوڑا توقف کے بعد اس نے جواب دیا، "نہیں، اصل میں...... اس کا سارا سامان میرے پاس ہے۔"

"آپ کے پاس؟"

"جی ہاں۔ میں نے عدالتی کاروائی کے بعد اس کے اسٹوڈیو کو صاف کر دیا تھا اور اس کے تمام ابتدائی خاکے، نوٹ بک، ایسل (Easel)، تیل اور دیگر قابل چیزوں کو الگ سے رکھ دیا۔ میں یہ سب اس کے لیے محفوظ کر رہا ہوں۔"

"آپ کتنے اچھے ہیں۔"

"تو کیا آپ میری نصیحت پر عمل کر رہے ہیں؟ ایلیشیا کو پینٹنگ کرنے دے رہے ہیں؟"

"جی ہاں۔ اس سے کچھ اشارہ ملے گا یا نہیں یہ دیکھنا باقی ہے۔"

"اوہ، اس سے کچھ نہ کچھ تو ملے گا۔ آپ دیکھیں گے۔ میں صرف اتنا پوچھتا ہوں کہ آپ مجھے تیار شدہ پینٹنگز کو دیکھنے دیں۔"

اس کی آواز میں بھوک کا ایک عجیب سا تاثر تھا۔ میرے سامنے اس اسٹوریج روم میں ایلیشیا کی تصویروں کا اچانک ایک عکس ابھرا، جیسے وہ سب تصویریں کمبل میں بچوں کی طرح لپٹی ہوئی تھیں۔ کیا وہ واقعی ان کو اس کے لیے محفوظ رکھ رہا تھا؟ یا اس لیے کہ ان کا کھو جانا وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا؟

"کیا آپ مواد کو گروومیں رکھنے پر اعتراض کریں گے؟" میں نے کہا۔ "کیا یہ آسان ہوگا؟"

"اوہ، میں۔" وہ ایک لمحے کی ہچکچاہٹ تھی۔ میں نے اس کی پریشانی محسوس کی۔

میں نے خود کو اس کا بچاؤ کرتے ہوئے پایا۔ "اگر یہ آسان ہو تو میں انہیں یہاں سے اٹھا سکتا ہوں؟"

"ہاں، ہاں، شاید یہ بہتر ہوگا۔"

جین فیلکس وہاں آنے سے ڈر گیا، ایلیشیا کو دیکھنے سے ڈر گیا۔ کیوں؟ ان کے درمیان کیا تھا؟ ایسا کیا تھا جس کا وہ سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا؟

تائیسواں باب

"تم اپنے دوست سے کس وقت مل رہی ہو؟" میں نے پوچھا۔

"سات بجے، ریہرسل کے بعد۔" کیتھی نے اپنا کافی کپ میرے حوالے کیا۔ "اگر تم کو اس کا نام یاد نہیں ہے، بھیو، تو اس کا نام نکول ہے۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے جمائی لی۔

کیتھی نے مجھ پر ایک سخت نظر ڈالی۔ "تم جانتے ہو، یہ اچھی بات نہیں ہے کہ تم کو اس کا نام یاد نہیں ہے، وہ میری بہترین دوستوں میں سے ایک ہے۔ اور تم اس کی پارٹی میں بھی گئے تھے۔"

"یقیناً مجھے نکول یاد ہے۔ میں بس اس کا نام بھول گیا تھا۔"

کیتھی نے آنکھیں موند لیں۔ "تمہاری مرضی، نشے باز۔ میں نہانے جا رہی ہوں۔" وہ باورچی خانے سے باہر نکل گئی۔

میں اندر سے مسکرایا۔

سات بجے ہیں۔

***

پونے سات بجے میں دریا کے ساتھ جنوبی کنارے پر واقع کیتھی کی ریہرسل والی جگہ کی طرف چل پڑا۔

میں ریہرسل کے کمرے والے راستے میں ایک بینچ پر بیٹھ گیا، داخلی دروازے سے

دور، اس لیے کہ اگر وہ جلدی چلی گئی تو مجھے فوری طور پر دیکھ نہ پائے۔ ہر بار میں نے اپنا سر گھمایا اور اپنے کندھے پر نظر ڈالی۔ لیکن دروازہ سختی سے بند رہا۔

پھر، سات بج کر پانچ منٹ پر دروازہ کھلا۔ بلڈنگ سے نکلتے ہی اداکاروں کی متحرک گفتگو اور قہقہوں کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ لوگ دو تین گروہوں میں باہر گھومتے تھے۔ کیتھی کا کوئی نشان نہیں تھا۔

میں نے پانچ منٹ انتظار کیا۔ دس منٹ۔ لوگوں کی ہنگامہ آرائی رک گئی اور کوئی باہر نہ نکلا۔ وہ مجھ سے چھوٹ گئی ہوگی۔ وہ میرے پہنچنے سے پہلے ہی چلی گئی ہوگی۔ یا ممکن ہے کہ وہ یہاں آئی ہی نہ ہو؟

کیا وہ ریہرسل کے بارے میں جھوٹ بول رہی تھی؟

میں اٹھا اور داخلی دروازے کی طرف جانے لگا۔ مجھے تسلی کرنے کی ضرورت تھی۔ اگر وہ اندر ہی تھی اور اس نے مجھے دیکھ لیا تو پھر؟ میرے یہاں ہونے کا کیا جواز ہو سکتا ہے؟ کیا میں اسے سرپرائیز دینے آیا ہوں؟ ہاں، میں کہوں گا کہ میں اسے اور نکول کو رات کے کھانے کے لیے باہر لے جانے آیا تھا۔ کیتھی ہچکیاں لے کر باہر نہ نکلنے کے لیے کسی نہ کسی بہانے کے ساتھ جھوٹ بولے گی، 'نکول بیمار ہے، نکول نے پروگرام منسوخ کر دیا ہے،' اس لیے میں اور کیتھی اکیلے اکیلے ایک غیر آرام دہ شام گزاریں گے۔ ایک اور لمبی خاموش شام۔

میں داخلی دروازے پر پہنچا۔ میں نے ہچکچاتے ہوئے، زنگ آلود سبز ہینڈل کو پکڑا، اور دروازہ کھولا۔ میں اندر چلا گیا۔

ٹوٹے ہوئے کنکریٹ کے اندرونی حصے سے گیلی بو آ رہی تھی۔ کیتھی کی ریہرسل کی جگہ چوتھی منزل پر تھی، اسے ہر روز سیڑھیاں چڑھنے کے بارے میں شکایت تھی، اس لیے میں مرکزی سیڑھی پر چڑھ گیا۔ میں پہلی منزل پر پہنچا اور دوسری منزل پر چڑھنا شروع کر رہا تھا کہ میں نے سیڑھیوں پر ایک آواز سنی جو اوپر کی منزل سے آ رہی تھی۔ وہ کیتھی تھی۔ وہ فون پر تھی:

"میں جانتی ہوں، مجھے افسوس ہے۔ میں تم سے جلد ملوں گی۔ میں دیر نہیں کروں گی ......ٹھیک ہے، الوداع۔"

میں جم گیا، ہم ایک دوسرے سے ٹکرانے میں چند سیکنڈ کے فاصلے پر تھے۔ میں کونے کے آس پاس چھپ کر سیڑھیوں سے نیچے اترا۔ کیتھی مجھے دیکھے بغیر گزر گئی۔ وہ دروازے سے باہر

نکل گئی، اور دروازہ زور سے بند کر دیا۔

میں جلدی سے اس کے پیچھے گیا اور بلڈنگ سے باہر نکل گیا۔ کیتھی پل کی طرف تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی۔ میں نے مسافروں اور سیاحوں کے بیچ خود کو چھپاتے ہوئے اس کا پیچھا کیا، اور اس کو نظروں سے کھوئے بغیر فاصلہ رکھنے کی کوشش کی۔

وہ پل کو پار کر کے سیڑھیوں سے نیچے امبارکمینٹ ٹیوب اسٹیشن چلی گئی۔ میں اس کے پیچھے گیا، سوچ رہا تھا کہ وہ کون سی لائن میں سفر کرے گی۔

لیکن اس نے ٹیوب نہیں پکڑی۔ اس کے بجائے وہ سیدھی اسٹیشن سے گزر کر دوسری طرف سے باہر نکل گئی۔ وہ چیئرنگ کراس روڈ کی طرف چلتی رہی۔ میں نے پیچھا کیا۔ میں ٹریفک لائٹس میں اس سے چند قدم پیچھے کھڑا تھا۔ ہم نے چیئرنگ کراس روڈ پار کیا اور سوہو کی طرف بڑھے۔ میں تنگ گلیوں میں اس کا پیچھا کرتا رہا۔ اس نے پہلے دائیں اور پھر بائیں طرف رخ کیا۔ پھر وہ اچانک رک گئی۔ وہ لیکسنگٹن اسٹریٹ کے کونے پر کھڑی انتظار کر رہی تھی۔

تو یہ ملاقات کی جگہ تھی۔ ایک اچھی جگہ جو مرکزی، مصروف اور گمنام تھی۔ میں ہچکچایا اور کونے پر ایک پب میں گھس گیا۔ میں نے خود کو بار میں کھڑا پایا۔ بار کی کھڑکی سے سڑک کے اس پار کیتھی صاف صاف نظر آ رہی تھی۔ غضب ناک داڑھی والے بار کے ویٹر نے میری طرف دیکھا۔

"ہاں؟"

"ایک پنٹ۔ گنیز۔"

اس نے جمائی لی اور پنٹ لانے بار کے دوسری طرف چلا گیا۔ میں نے کیتھی پر نظریں جمائے رکھی۔ مجھے پورا یقین تھا کہ وہ مجھے کھڑکی سے نہیں دیکھ سکے گی، چاہے اس نے اس طرف دیکھا بھی ہو۔ ایک موقع پر کیتھی نے میری طرف دیکھا۔ میرا دل ایک سیکنڈ کے لیے رک گیا، مجھے یقین تھا کہ اس نے مجھے دیکھا ہے، لیکن نہیں، اس کی نظریں بھٹک گئیں۔

منٹ گزر گئے، اور کیتھی اب بھی انتظار کر رہی تھی۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا۔ میں اپنی پنٹ کے آہستہ سے گھونٹ لیتے ہوئے اُسے دیکھ رہا تھا۔ وہ جو کوئی بھی تھا، اپنا وقت لے رہا تھا۔ کیتھی کو اچھا نہیں لگ رہا ہوگا۔ کیتھی انتظار کرنا پسند نہیں کرتی تھی، حالانکہ وہ خود ہمیشہ دیر کرتی ہے۔ میں دیکھ سکتا تھا کہ وہ برہم ہو رہی تھی، اور بھویں چڑھا کر اپنی گھڑی دیکھ کر رہی تھی۔

ایک آدمی اس کی طرف سڑک عبور کر رہا تھا۔ چند سیکنڈوں میں اس نے گلی کو عبور کیا،

میں پہلے ہی اس کا اندازہ لگا چکا تھا۔ وہ بہت ہی اچھی جسامت والا تھا۔ اس کے سنہری بال کندھے تک لٹک رہے تھے، جس نے مجھے حیرت میں ڈال دیا، جیسا کہ کیتھی نے ہمیشہ کہا کہ وہ صرف میرے جیسے ہی کسی سیاہ بالوں اور آنکھوں والے مردوں کو پسند کرتی، جو کہ ایک دوسرا جھوٹ تھا۔

لیکن وہ آدمی اس کی دائیں طرف سے مڑ گیا۔ اس نے اس کی طرف دیکھا تک نہیں۔ جلد ہی وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ تو یہ وہ نہیں تھا۔ میں نے سوچا کہ کیا کیتھی اور میں دونوں ایک ہی بات سوچ رہے تھے؟ کیا وہ شدید دباؤ میں ایسے ہی کھڑی رہے گی؟

پھر اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ وہ مسکرائی۔ اس نے سڑک کے پار نظروں سے اوجھل کسی آدمی کی طرف ہاتھ ہلایا۔ آخر میں، میں نے سوچا۔ یہ وہی ہے۔ میں نے گردن گھما کر دیکھا۔

میری حیرت کی بات یہ ہے کہ، تقریباً تیس سال کا ایک سنہرے بالوں والا، ایک ناممکن طور پر مختصر اسکرٹ اور شاید اونچی ایڑیاں پہنے ہوئے، کیتھی کی طرف لپکا۔ میں نے اسے فوراً پہچان لیا۔ وہ نکول تھی۔ انہوں نے ایک دوسرے سے گلے مل کر بوسوں سے ایک دوسرے کا خیر مقدم کیا۔ وہ ہاتھوں میں ہاتھ لئے، باتیں کرتی اور ہنستی ہوئی چلی گئیں۔ لہذا کیتھی نکول سے ملنے کے بارے میں جھوٹ نہیں بول رہی تھی۔

میں نے صدمے کے ساتھ اپنے جذبات کا اندراج کیا، مجھے اس بات سے بہت سکون ملنا چاہیے تھا کہ کیتھی سچ کہہ رہی تھی۔ مجھے شکر گزار ہونا چاہیے تھا۔ لیکن ایسا نہیں تھا۔

میں مایوس تھا۔

اٹھائیسواں باب

"ٹھیک ہے، آپ کیا سوچتی ہیں ایلیشیا؟ بہت ساری روشنی؟ کیا یہ تمھیں اچھا لگتا ہے؟"

یوری نئے اسٹوڈیو کو فخر سے دکھا رہا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ گولڈفش باؤل کے ساتھ والے خالی کمرے کو استعمال کرنا چاہیے، اور میں نے اتفاق کیا۔ یہ کمرہ رووینا کے آرٹ تھراپی روم سے بہتر تھا، جس سے اس کی واضح دشمنی کی وجہ سے مشکلات پیدا ہوسکتیں تھیں۔ اب ایلیشیا کا اپنا ایک کمرہ ہوگا، جہاں وہ جب چاہے اور بغیر کسی رکاوٹ کے پینٹ کرنے کے لیے آزاد ہوگی۔

ایلیشیا نے ادھر ادھر دیکھا۔ اس کی ایسل (Easel) کو کھول کر کھڑکی کے پاس لگا دیا گیا تھا، جہاں سب سے زیادہ روشنی تھی۔ اس کا تیل والا ڈبہ میز پر کھلا پڑا تھا۔ ایلیشیا کے میز کے قریب آتے ہی یوری نے مجھے آنکھ ماری۔ وہ اس پینٹنگ اسکیم کے بارے میں پرجوش تھا، اور میں اس کی حمایت کے لیے شکر گزار تھا۔ یوری ایک کارآمد مددگار تھا، کیونکہ وہ عملے کا اب تک سب سے مقبول رکن تھا، خاص طور پر مریضوں میں۔ اس نے مجھے یہ کہتے ہوئے سر ہلایا، "گڈ لک، اب آپ اکیلے ہیں۔" پھر وہ چلا گیا۔ اس کے پیچھے دروازہ زور سے بند ہوگیا۔ لیکن ایلیشیا نے اسے سنا نہیں۔

وہ اپنی ہی دنیا میں تھی، میز پر جھکی ہوئی، اور ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اپنی پینٹنگ کا جائزہ لے رہی تھی۔ اس نے سیبل کے برش اٹھائے اور ان پر ہاتھ پھیرا، جیسے وہ نازک پھول ہوں۔ اس نے تیل کی تین ٹیوبز کھولیں، پرشین بلیو، انڈین یلو، کیڈمیم ریڈ اور انہیں قطار میں رکھ

دیا۔ وہ ایسل (Easel) پر خالی کینوس کی طرف متوجہ ہوئی۔ اس نے غور کیا۔ وہ کافی دیر تک وہیں کھڑی رہی۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ ایک جادوئی دنیا میں داخل ہو رہی ہے، ایک خواب بینی، اس کا دماغ کہیں اور تھا، وہ کسی طرح فرار ہونے کے بعد اس قید خانے سے بہت آگے کا سفر طے کر چکی تھی، جب تک کہ وہ واپس میز کی طرف متوجہ نہیں ہوئی۔ اس نے پیلیٹ (Palette) پر کچھ سفید رنگ نچوڑا اور اسے تھوڑی مقدار میں سرخ کے ساتھ ملا دیا۔ اس کو پینٹ برش کے ساتھ رنگ ملانے تھے: اس کے گروو پہنچتے ہی، اسٹیفنی کی طرف سے اس کے پیلیٹ نائیوز (Palette Knives) واضح وجوہات کی بناء پر فوری طور پر ضبط کر لیے گئے تھے۔

ایلیشیا نے برش کو کینوس پر اٹھایا اور ایک نشان بنایا۔ سفید جگہ کے وسط میں رنگ کا ایک ہی سرخ نشان۔

اس نے ایک لمحے کے لیے اس پر غور کیا۔ پھر ایک اور نشان بنایا۔ ایک اور۔ اور وہ جلد ہی بغیر کسی توقف یا ہچکچاہٹ کے، حرکت کی مکمل روانی کے ساتھ پینٹنگ کر رہی تھی۔ یہ ایلیشیا اور کینوس کے درمیان ایک طرح کا رقص تھا۔ میں وہیں کھڑا تھا، خاکے دیکھ رہا تھا جو وہ بنا رہی تھی۔

میں خاموش رہا، سانس لینے کی ہمت مشکل سے ہوئی۔ مجھے ایسا لگا جیسے میں کسی دوستانہ ماحول میں موجود ہوں، کسی جنگلی جانور کو جنم دیتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ اگرچہ ایلیشیا میری موجودگی سے واقف تھی، لیکن اسے کوئی اعتراض نہیں تھا۔ وہ کبھی کبھار پینٹنگ کرتے ہوئے اوپر دیکھتی، اور میری طرف بھی دیکھتی۔

تقریباً گویا وہ میرا مطالعہ کر رہی تھی۔

***

اگلے چند دنوں میں پینٹنگ نے آہستہ آہستہ شکل اختیار کر لی جو تقریباً خاکوں سے شروع ہوئی تھی۔ لیکن بڑھتی ہوئی تفصیل کے ساتھ پھر یہ کینوس سے قدیم تصویری حقیقت پسندانہ چمک کے ساتھ ابھر گئی۔

ایلیشیا نے سرخ اینٹوں کی ایک عمارت، ایک ہسپتال، بلاشبہ گروو پینٹ کیا تھا۔ یہ آگ تھی جو زمین پر جل رہی تھی۔ آگ سے بچنے پر دو اعداد و شمار قابل فہم تھے، ایک مرد اور ایک عورت۔ وہ عورت بلاشبہ ایلیشیا تھی، اس کے سرخ بالوں کا رنگ شعلوں جیسا تھا۔ میں نے اس آدمی کو خود کے طور پر پہچان لیا۔ میں ایلیشیا کو اپنے بازوؤں میں اٹھائے ہوئے تھا، اسے ہوا میں

پکڑے ہوئے تھا، جب کہ آگ میرے ٹخنوں کو چھو رہی تھی۔

میں یہ نہیں بتا سکا کہ آیا مجھے ایلیشیا کو بچاتے ہوئے دکھایا گیا ہے، یا اسے شعلوں میں پھینکتے ہوئے۔
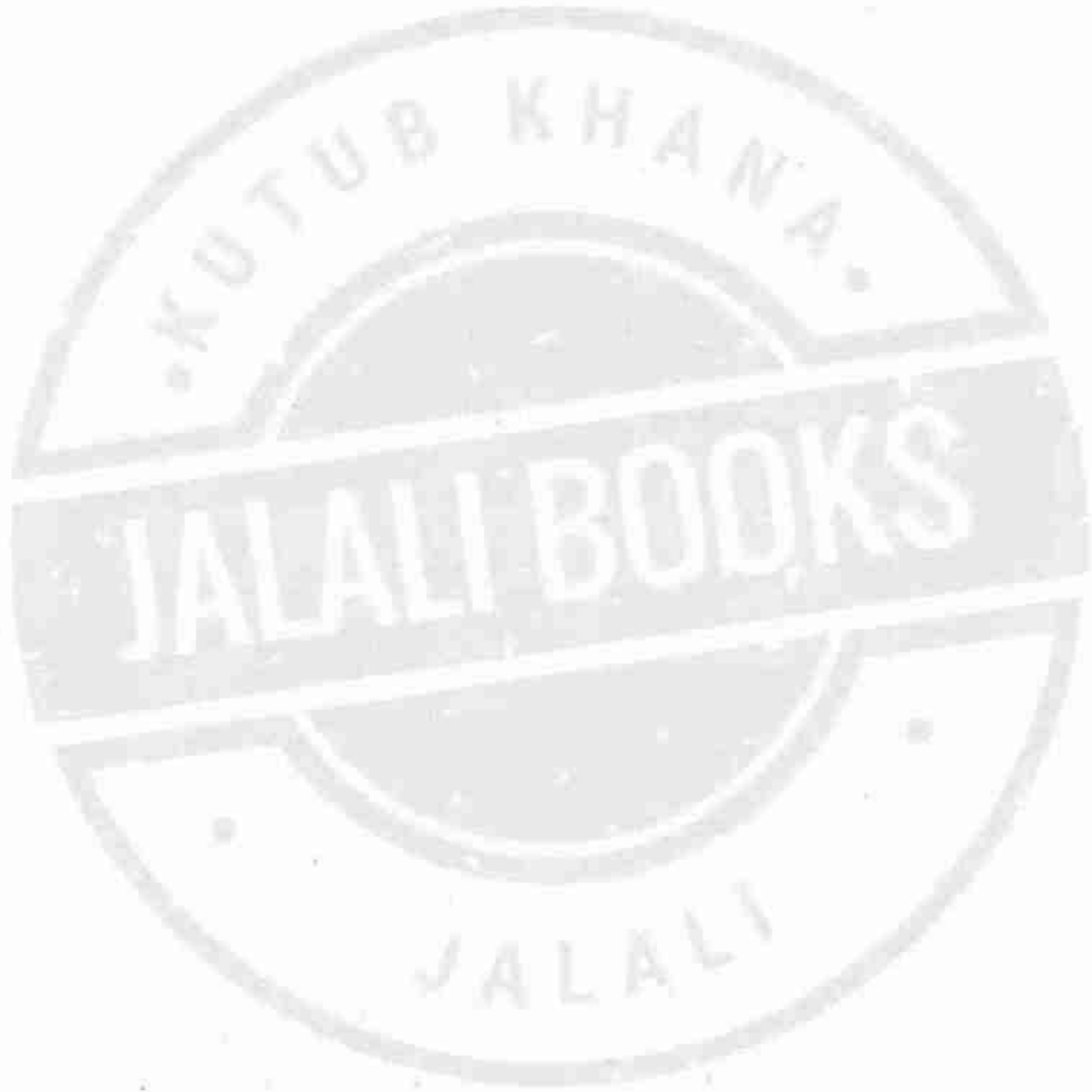
انتیسواں باب

"یہ بیہودہ پن ہے۔ میں یہاں برسوں سے آ رہی ہوں اور اس سے قبل کسی نے مجھے پہلے کال کرنے کو نہیں کہا۔ میں سارا دن انتظار میں کھڑی نہیں رہ سکتی۔ میں ایک انتہائی مصروف عورت ہوں۔"

ریسپشن ڈیسک کے پاس ایک امریکی خاتون کھڑی تھی، جو اسٹیفنی کلیرک سے اونچی آواز میں شکایت کر رہی تھی۔ میں نے باربی ہیل مین کو گیبرئل کے قتل کے حوالے سے اخبارات اور ٹی وی کوریج سے پہچان لیا۔ وہ ہیمپسٹڈ میں ایلیشیا کی پڑوسن تھی، جس نے گیبرئل کے قتل والی رات گولیوں کی آوازیں سنی تھیں اور پولیس کو فون کیا تھا۔

باربی ساٹھ کی دہائی کے وسط میں کیلیفورنیا کی سنہرے بالوں والی عورت تھی، یا ممکنہ طور پر اس سے بڑی تھی۔ اس نے چینل نمبر 5 کی پرفیوم لگائی ہوئی تھی، اور پلاسٹک سرجری بھی کروائی تھی۔ اس کا نام اس کی جسامت کے مطابق تھا، وہ ایک چونکا دینے والی باربی ڈول کی طرح لگ رہی تھی۔ ظاہر ہے کہ وہ جو چاہتی تھی اسے حاصل کرنے کی عادی تھی، اس لیے اس نے ریسپشن ڈیسک پر زوردار احتجاج کیا، جب معلوم ہوا کہ اسے کسی مریض سے ملنے کے لیے ملاقات کی ضرورت ہے۔

"مجھے مینیجر سے بات کرنے دو،" اس نے بڑے اشارے سے کہا، جیسے یہ نفسیاتی یونٹ کے بجائے کوئی ریسٹورنٹ ہو۔ "یہ بیہودہ پن ہے۔ مینیجر کدھر ہے؟"

"میں مینیجر ہوں، مسز ہیل مین،" اسٹیفنی نے کہا۔ "ہم پہلے بھی مل چکے ہیں۔"

یہ پہلا موقع تھا جب میں نے اسٹیفنی کی طرف سے مبہم طور پر ہمدردی محسوس کی، ورنہ جس طرح باربی نے دھاوا بول دیا تھا تو وہ قابل رحم نہیں تھی۔ باربی نے بہت زیادہ باتیں کیں اور تیزی سے کیں، کوئی وقفہ نہیں چھوڑا، اپنے مخالف کو جواب دینے کا وقت نہیں دیا۔

"ٹھیک ہے، آپ نے پہلے کبھی ملاقاتوں کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔" باربی زور سے ہنسی۔ "خدا خدا کرو! اس سے تو آئیوی (ریسٹورنٹ) میں میز حاصل کرنا آسان ہے۔"

میں ان کے ساتھ شامل ہوا اور اسٹیفنی کی طرف معصومیت سے مسکرا دیا۔ "کیا میں کوئی مدد کرسکتا ہوں؟"

اسٹیفنی نے مجھے غصے سے دیکھا۔ "نہیں شکریہ۔ میں انتظام کرسکتی ہوں۔"

باربی نے کچھ دلچسپی سے مجھے اوپر سے نیچے دیکھا۔ "تم کون ہو؟"

"میں تھیو فیبر ہوں۔ ایلیشیا کا تھراپسٹ۔"

"اوہ، واقعی؟" باربی نے کہا۔ "بہت اچھا" وارڈ مینیجرز کے برعکس تھراپسٹ واضح طور پر ایسی چیز تھی جس سے وہ تعلق رکھتی تھی۔ اس کے بعد سے، اس نے مکمل طور پر مجھ قبول کیا اور اسٹیفنی کے ساتھ ایسا سلوک کیا جیسے وہ ایک استقبال کرنے والی سے زیادہ کچھ نہیں ہے، جس کا مجھے اعتراف کرنا چاہیے کہ میں خوش ہو گیا۔

"اگر ہم پہلے نہیں ملے تو ضرور آپ نئے ہوں گے؟" میں نے جواب دینے کے لیے اپنا منہ کھولا، لیکن باربی پہلے ہی بول پڑی۔ "میں عام طور پر ہر دو مہینے بعد آتی ہوں۔ لیکن اس بار اچھی خاصی دیر ہو گئی، جیسا کہ میں امریکا میں اپنے خاندان سے ملنے گئی تھی، لیکن جیسے ہی میں واپس آئی، میں نے سوچا کہ مجھے اپنی ایلیشیا سے ملنا چاہیے، مجھے اس کی بہت یاد آتی ہے۔ ایلیشیا میری بہترین دوست تھی، تم جانتے ہو۔"

"نہیں، مجھے معلوم نہیں ہے۔"

"ارے ہاں۔ جب وہ ہمارے قریبی گھر میں شفٹ ہو گئے تو میں نے ایلیشیا اور گیبرئیل کو وہاں رہنے میں بہت مدد کی۔ ایلیشیا اور میں بہت قریب ہو گئے۔ ہم ہر چیز کے بارے میں ایک دوسرے پر اعتماد کرتے تھے۔"

"میں سمجھ گیا، اچھا۔"

یوری ریسپشن پر نمودار ہوا، اور میں نے اسے اشارہ کیا۔

"مسز ہیل مین ایلیشیا کو دیکھنے آئی ہے،" میں نے کہا۔

"مجھے باربی کہو، ہنی۔ یوری اور میں پرانے دوست ہیں۔" اس نے یوری کی طرف آنکھ ماری۔ "ہم ایک دوسرے کو کافی عرصے سے جانتے ہیں۔ وہ مسئلہ نہیں ہے، لیکن یہ عورت۔"

باربی نے اسٹیفنی کو مسترد کرتے ہوئے اس کی طرف اشارہ کیا، جسے آخرکار بولنے کا موقع مل گیا۔ "مجھے افسوس ہے مسز ہیل مین، لیکن آپ کے پچھلے سال یہاں آنے کے بعد ہسپتال کی پالیسی تبدیل ہو گئی ہے۔ ہم نے اپنی سیکورٹی سخت کر دی ہے۔ اب سے آپ کو پہلے فون کرنا پڑے گا۔"

"اوہ خدا، کیا ہمیں دوبارہ اس ذلت سے گزرنا ہوگا؟ اگر مجھے یہ سب ایک بار پھر سننا پڑا تو میں چیخوں گی۔ کیا زندگی پہلے ہی سے کافی پیچیدہ نہیں ہے؟"

اسٹیفنی نے ہار مان لی، اور یوری باربی کے آگے چلنے لگا۔ میں بھی ان کے پیچھے جانے لگا۔

ہم وزیٹرز روم میں داخل ہوئے اور ایلیشیا کا انتظار کرنے لگے۔ کمرے میں ایک میز اور دو کرسیاں تھیں، جس میں کھڑکیاں نہیں تھیں اور ایک مرجھائی ہوئی پیلی فلورسنٹ لائٹ جل رہی تھی۔ میں پیچھے کھڑا ہوا اور ایلیشیا کو دوسرے دروازے پر نمودار ہوتے دیکھا، اس کے ساتھ دو نرسیں تھیں۔ ایلیشیا نے باربی کو دیکھنے پر کوئی واضح ردعمل ظاہر نہیں کیا۔ وہ میز کے پاس آئی اور اوپر دیکھے بغیر بیٹھ گئی۔

باربی بہت زیادہ جذباتی لگ رہی تھی۔ "ایلیشیا، ڈارلنگ، میں نے تمہیں بہت یاد کیا ہے۔ تم بہت پتلی ہو گئی ہو، تمہارے پاس کچھ بھی نہیں بچا ہے۔ مجھے بہت دکھ ہو رہا ہے۔ تم کیسی ہو؟ باہر وہ خوفناک عورت مجھے تم سے ملنے نہیں دے رہی تھی۔ یہ ایک ڈراؤنا خواب تھا۔"

تو باتیں چلتی رہیں، باربی کی احمقانہ گفتگو کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ، اپنی ماں اور بھائی سے ملنے کے لیے سان ڈیاگو کے سفر کی تفصیلات۔ ایلیشیا بس وہیں خاموش بیٹھی رہی، اس کے چہرے پر جیسے نقاب تھا، نہ وہ کسی کو دھوکہ دے رہی تھی، نہ ہی دھوکہ کھا رہی تھی۔ تقریباً بیس منٹ کے بعد ملاقات کا اختتام ہوا۔ یوری ایلیشیا کو واپس لے جانے میں اس کی رہنمائی کر رہا تھا، وہ اتنی ہی غیر دلچسپ دکھائی دی جتنی کہ وہ آتے وقت تھی۔

میں باربی کے قریب پہنچا جب وہ گروو سے نکل رہی تھی۔ "کیا میں ایک بات پوچھ سکتا ہوں؟"

باربی نے سر ہلایا، جیسے وہ اس کی توقع کر رہی تھی۔" آپ مجھ سے ایلیشیا کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں؟ اب وقت ہوگیا ہے کہ کوئی مجھ سے بے تکے سوالات پوچھے! پاگل پولیس کچھ سننا ہی نہیں چاہتی تھی، کیونکہ ایلیشیا ہر وقت مجھ پر اعتماد کرتی تھی، آپ جانتے ہیں؟ ایلیشیا نے مجھے ایسی باتیں بتائیں جن پر آپ یقین نہیں کریں گے۔" باربی نے یہ بات بہت زور سے کہی اور مجھے ایک مدھم مسکراہٹ بھی دی۔ وہ جانتی تھی کہ اس نے میری دلچسپی کو جنم دیا ہے۔

"جیسا کہ؟"

باربی خفیہ انداز میں مسکرائی اور اپنا فرکوٹ کھینچ لیا۔" ٹھیک ہے، میں یہاں کچھ نہیں بتاسکتی۔ مجھے بہت دیر ہورہی ہے۔ آج شام کو آؤ۔ چھ بجے؟"

میں نے باربی کے گھر جانے کے امکان کو پسند نہیں کیا، مجھے پوری امید تھی کہ ڈیومیڈس کو پتہ نہیں چلے گا۔ لیکن میرے پاس کوئی چارہ نہیں تھا، میں جاننا چاہتا تھا کہ وہ کیا جانتی ہے۔ میں نے مجبوراً مسکرادیا۔" آپ کا ایڈریس کیا ہے؟"

تیسواں باب

باربی کا گھر، ہیمپسٹڈ ہیتھ کی سڑک کی دوسری جانب کئی گھروں میں سے ایک تھا، جو تالاب کے اوپر سے بھی نظر آتا تھا۔ گھر بڑا تھا اور شاید حیرت انگیز طور پر زیادہ قیمتی بھی۔

گیبرئل اور ایلیشیا کے قریبی گھر میں منتقل ہونے سے پہلے باربی کئی سالوں سے ہیمپسٹڈ میں مقیم تھی۔ اس کا سابقہ شوہر ایک انویسٹمنٹ بینکر تھا اور اس نے طلاق ہونے تک لندن اور نیویارک کے درمیان جگہیں بدلیں۔ اسے ایک چھوٹی اور اچھی بیوی مل گئی اور باربی کو گھر مل گیا۔ "تو ہم دونوں خوش تھے،" اس نے ہنستے ہوئے کہا۔ "خاص طور پر میں۔"

باربی کے گھر کو ہلکے نیلے رنگ سے پینٹ کیا گیا تھا، سڑک کے دوسرے گھروں کے برعکس، جو کہ سفید تھے۔ اس کے سامنے والا باغ چھوٹے چھوٹے درختوں اور گملوں میں پودوں سے سجا ہوا تھا۔

باربی نے دروازے پر میرا استقبال کیا۔ "ہیلو، ہنی۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ وقت پر آئے ہیں۔ یہ ایک اچھی علامت ہے۔ آجائیں۔"

وہ مجھے دالان سے ہوتے ہوئے کمرے میں لے گئی، وہ سارا وقت باتیں کرتی رہی۔ میں نے صرف جزوی طور پر سنا اور اپنے اردگرد کے ماحول کو دیکھا۔ گھر گرین ہاؤس کی طرح مہک رہا تھا۔ گھر پودوں اور پھولوں سے بھرا ہوا تھا، ہر سمت گلاب، سوسن کے پھول اور مختلف پھولوں کے پودے موجود تھے۔ دیواریں پینٹنگز، آئینے، اور فریم شدہ تصویروں سے بھری ہوئی تھیں۔ چھوٹے مجسموں، گلدانوں اور دیگر اشیاء نے میزوں اور ڈریسرز پر جگہ بنالی تھی۔ تمام اشیاء مہنگی

تھیں، لیکن وہ اس طرح رکھی ہوئی تھیں کہ ردی کی طرح لگ رہی تھیں۔ باربی کے ذہن کو نمائندگی کے طور پر لیا جائے، تو اس کی اندرونی دنیا میں اک بے ترتیبی نظر آئے گی۔ اس نے مجھے افراتفری، بے ترتیبی، لالچ اور ناقابل تسخیر بھوک کے بارے میں سوچنے پر مجبور کیا۔ میں حیران تھا کہ اس کا بچپن کیسا گزرا ہوگا۔

میں نے جگہ بنانے کے لیے دو ٹیسل والے کشن اٹھائے اور غیر آرام دہ صوفے پر بیٹھ گیا۔ باربی نے ڈرنکس کیبنیٹ کھولی اور دو گلاس نکالے۔

"اب تم کیا پینا چاہتے ہو؟ تم مجھے وہسکی پینے والے لگتے ہو۔ میرا سابق شوہر ایک دن میں ایک گیلن وہسکی پیتا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اسے مجھے برداشت کرنے کے لیے اس کی ضرورت ہے۔" وہ ہنسی۔ "میں دراصل شراب کا ذوق رکھتی ہوں۔ میں فرانس میں بورڈو کے علاقے میں ایک کورس پر بھی گئی تھی۔ مجھے اس کی اچھی پہچان ہے۔"

وہ تھوڑی دیر کے لیے رکی اور میں موقع پاتے ہی بولا۔ "مجھے وہسکی پسند نہیں ہے۔ میں زیادہ پینے والا نہیں ہوں......بس کبھی کبھار بیئر پی لیتا ہوں......"

"اوہ،" باربی کافی پریشان دکھائی دے رہی تھی۔ "میرے پاس بیئر نہیں ہے۔"

"اچھا، ٹھیک ہے، مجھے ڈرنک کی ضرورت نہیں ہے۔"

"ٹھیک ہے، میں پی لیتی ہوں ہنی، کسی گذرے دن کو یاد کرکے۔"

باربی نے خود کے لیے سرخ شراب کا ایک بڑا گلاس انڈیلا اور کرسی پر یوں بیٹھ گئی جیسے وہ کوئی اچھی بات چیت شروع کرنے والی ہو۔ "میں پوری تمہاری ہوں۔" وہ دلفریب انداز میں مسکرائی۔ "تم کیا جاننا چاہتے ہو؟"

"میرے پاس دو سوالات ہیں، اگر سب ٹھیک ہے تو......"

"ٹھیک ہے، آپ پوچھ سکتے ہیں۔"

"کیا ایلیشیا نے کبھی ڈاکٹر سے ملنے کا ذکر کیا تھا؟"

"ڈاکٹر؟" باربی اس سوال سے حیران ہوئی۔ "آپ کا مطلب ہے نفسیاتی طبیب؟"

"نہیں، میرا مطلب میڈیکل ڈاکٹر ہے۔"

"اوہ، ٹھیک ہے، مجھے......" باربی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ "دراصل، اب جب آپ نے اس کا ذکر کرلیا ہے تو، ہاں، وہ کسی ڈاکٹر سے علاج کرواتی تھی۔"

"کیا آپ اس کا نام جانتی ہیں؟"

"نہیں، میں نہیں جانتی، لیکن مجھے یاد ہے کہ میں نے اسے اپنے ڈاکٹر مونکس کے بارے میں بتایا تھا، جو کہ کمال کا ڈاکٹر ہے۔ اسے مرض جاننے کے لیے بس آپ کی طرف دیکھنا ہے اور وہ آپ کو بتا سکتا کہ آپ کو کیا بیماری ہے، اور اس کا کیا علاج ہے۔ یہ بہت حیران کن ہے۔"

باربی کے ڈاکٹر کی طرف سے غذا کی ایک طویل اور پیچیدہ وضاحت کے بعد، اور اس اصرار کے بعد کہ میں جلد ہی اس سے ملاقات کروں گا، میں صبر کھونے لگا تھا۔ اسے پٹڑی پر واپس لانے کے لیے کچھ محنت درکار تھی۔

"تم نے ایلیشیا کو قتل کے دن دیکھا تھا؟"

"ہاں، اس سے چند گھنٹے پہلے۔" باربی نے مزید شراب پینے کے لیے توقف کیا۔ "میں اسے ملنے گئی تھی۔ میں اکثر اس کے ہاں جاتی تھی۔ وہ کافی پیتی تھی، اور میں عام طور پر کوئی بھی چیز بوتل میں لیتی تھی۔ ہم گھنٹوں بات کرتے تھے۔ ہم بہت قریب تھے، تم جانتے ہو۔"

آپ کہتی جائیں، میں نے سوچا۔ لیکن میں نے پہلے ہی باربی کو تقریباً مکمل طور پر خود پرست قرار دے دیا تھا۔ مجھے شک تھا کہ وہ اپنی ضروریات کے کام کے علاوہ دوسروں سے تعلق رکھنے کے بھی قابل ہے۔ میں نے تصور کیا کہ ایلیشیا نے ان ملاقاتوں کے دوران زیادہ بات نہیں کی ہوگی۔

"اس دوپہر اس کی ذہنی حالت کیسی تھی؟"

باربی نے کندھے اچکائے۔ "وہ ٹھیک لگ رہی تھی۔ اس کے سر میں درد تھا، بس۔"

"کیا وہ ٹینشن میں نہیں تھی؟"

"کیا اس کو ہونا چاہئے تھا؟"

"ٹھیک ہے، حالات کے پیش نظر۔"

باربی نے مجھے حیرانی سے دیکھا۔ "تمہیں نہیں لگتا کہ وہ قصوروار تھی؟" وہ ہنسی۔ "اوہ، ہنی، میں نے سوچا کہ تم زیادہ ہوشیار ہو۔"

"مجھے ڈر ہے کہ میں ایسا نہیں ہوں۔"

"ایلیشیا کسی کو مار نہیں سکتی۔ وہ قاتل نہیں ہے۔ مجھ سے لکھوا لو۔ وہ بے قصور ہے۔ مجھے سو فیصد یقین ہے۔"

"میں متجسس ہوں کہ ثبوت کے پیش نظر آپ اتنی مثبت کیسے ہو سکتی ہیں۔"

"میں ان کے بارے میں کوئی بات نہیں کرتی۔ میرے پاس اپنے ثبوت ہیں۔"

"آپ کے پاس؟"

"پر شرط ہے۔لیکن پہلے...... مجھے یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ کیا میں آپ پر بھروسہ کر سکتی ہوں۔" باربی کی آنکھوں نے مجھے کسی بھوکے کی طرح تلاش کیا۔

میری نظر مسلسل اس پر تھی۔

پھر وہ یہی کہتی رہی، بالکل اسی طرح: "تم نے دیکھا، وہاں ایک آدمی کھڑا تھا۔"

"ایک آدمی؟"

"جی ہاں۔ وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔"

میں تھوڑا سا حیران ہوا اور فوراً چوکنا ہو گیا۔ "کیا مطلب، وہ کس کو دیکھ رہی تھی؟"

"بس جو میں نے کہا، وہ کسی کو دیکھ رہی تھی۔ میں نے پولیس کو بتایا،لیکن انہوں نے کوئی دلچسپی نہیں دکھائی۔ انہوں نے اس وقت اپنا ذہن بنا لیا تھا جب انہوں نے ایلیشیا کو گیبرئل کی باڈی اور بندوق کے ساتھ پایا۔ وہ کوئی اور کہانی سننا نہیں چاہتے تھے۔"

"کون سی کہانی۔ دراصل؟"

"میں تمہیں بتاؤں گی۔ اور آپ دیکھیں گے کہ میں آپ کو آج رات کیوں بلانا چاہتی تھی۔ یہ سب سننے کے قابل ہے۔"

بات کو جاری رکھو، میں نے سوچا۔لیکن میں نے کچھ نہیں کہا اور حوصلہ افزائی سے مسکرا دیا۔

اس نے اپنا گلاس دوبارہ بھرا۔ "یہ معاملہ قتل سے چند ہفتے پہلے شروع ہوا تھا۔ میں ایلیشیا سے ملنے گئی، ہم نے شراب پی، اور میں نے دیکھا کہ وہ معمول سے زیادہ پرسکون تھی۔ میں نے کہا، 'کیا تم ٹھیک ہو؟' اور وہ رونے لگی۔ میں نے اسے اس طرح پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ آنکھیں نکال کر رو رہی تھی۔ وہ عام طور پر کم بات کرتی تھی، آپ کو معلوم ہے......لیکن اس دن اس نے خود کو نہیں روکا۔ وہ بہت الجھن میں تھی، ایک بہت بڑی الجھن میں۔"

"اس نے کیا کہا؟"

"اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں نے پڑوس میں کسی کو گھومتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس

نے سڑک پر ایک آدمی کو دیکھا جو اسے دیکھ رہا تھا۔" یاربی ہچکچائی۔ "میں تمہیں دکھاتی ہوں۔ اس نے مجھے یہ شکست کیا تھا۔"

باربی نے ہاتھ بڑھا کر اپنا فون اٹھایا، اور اس نے اپنی تصاویر تلاش کرنا شروع کر دیں۔ اس نے فون میرے چہرے کے سامنے دے دیا۔

میں نے اسے گھورا۔ میں جو کچھ دیکھ رہا تھا اس کا احساس کرنے میں مجھے ایک سیکنڈ لگا۔ یہ ایک درخت کی دھندلی تصویر تھی۔

"یہ کیا ہے؟"

"یہ کیا لگتا ہے؟"

"ایک درخت؟"

"درخت کے پیچھے۔"

درخت کے پیچھے ایک بھوری رنگ کا دھبا تھا۔ یہ بجلی کے کھمبے سے لے کر کسی بڑے کتے تک کچھ بھی ہو سکتا تھا۔

"یہ ایک آدمی ہے۔ آپ اس کا خاکہ بالکل واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں۔"

میں قائل نہیں تھا، لیکن بحث نہیں کی۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ باربی کی توجہ ہٹ جائے۔

"سناتی جائیں۔"

"یہ آدمی ہے۔"

"لیکن پھر ہوا کیا؟"

باربی نے کندھے اچکائے۔ "کچھ نہیں۔ میں نے ایلیشیا کو کہا کہ وہ پولیس والوں کو بتائے۔ اور مجھے پتہ چلا کہ اس نے اپنے شوہر کو بھی اس کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔"

"اس نے گیبرئل کو نہیں بتایا تھا؟ کیوں؟"

"میں نہیں جانتی۔ مجھے احساس ہوا کہ وہ اتنا ہمدرد شخص نہیں تھا۔ بہر حال۔ میں نے اصرار کیا کہ وہ پولیس کو بتائے۔ لیکن اس نے کہا کہ اس کا کیا ہوگا؟ اس کی حفاظت کا کیا ہوگا؟ باہر ایک آدمی اس کی تاک میں رہتا ہے اور وہ اکیلی عورت ہے، آپ جانتے ہیں؟ وہ رات کو سونے کے وقت اپنے آپ کو محفوظ سمجھنا چاہتی تھی۔"

"کیا ایلیشیا نے آپ کے مشورے پر عمل کیا؟"

باربی نے سر ہلایا۔ "نہیں اس نے نہیں کیا۔ کچھ دنوں بعد، اس نے مجھے بتایا کہ اس نے اپنے شوہر کے ساتھ اس پر بات کی اور بتایا کہ وہ یہ سب دیکھ رہی ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ میں اس بات کو بھول جاؤں، اور گیبرئل سے اس کا ذکر نہ کروں۔ اس کے لیے یہ چیز بدبودار تھی۔ اور اس نے مجھے تصویر ڈیلیٹ کرنے کو کہا۔ لیکن میں نے ایسا نہیں کیا۔ جب اسے گرفتار کیا گیا تو میں نے وہ تصویر پولیس کو دکھائی۔ لیکن انہیں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ پہلے ہی اپنا ذہن بنا چکے تھے۔ لیکن میں مثبت ہوں کہ اس میں اور بھی بہت کچھ ہے۔ کیا میں آپ کو بتا سکتی ہوں؟" اس نے ڈرامائی سرگوشی میں اپنی آواز کو نیچے کیا۔ "ایلیشیا ڈر گئی تھی۔"

باربی نے اپنی شراب ختم کرتے ہوئے ایک ڈرامائی وقفہ کیا۔ وہ بوتل کے لیے پہنچی۔ "مجھے یقین ہے کہ آپ شراب نہیں پینا چاہتے ہونگے؟"

میں نے پھر سے انکار کر دیا، اس کا شکریہ ادا کیا، بہانہ بنایا اور چلا گیا۔ وہاں مزید ٹھہرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ اس کے پاس مجھے بتانے کے لیے اور کچھ نہیں تھا۔ میرے پاس سوچنے کے لیے کافی کچھ تھا۔

جب میں اس کے گھر سے نکلا تو اندھیرا تھا۔ میں اگلے دروازے کے باہر ایلیشیا کے پرانے گھر کے پاس ایک لمحے کے لیے رکا۔ اسے مقدمے کے فوراً بعد فروخت کر دیا گیا تھا، اور اب وہاں ایک جاپانی جوڑا رہتا تھا۔ وہ۔ باربی کے بقول۔ سب سے زیادہ غیر دوستانہ تھے۔ اس نے کئی بار پیش قدمی کی، جس کی انہوں نے مزاحمت کی تھی۔ میں نے سوچا کہ اگر باربی میرے پڑوس میں رہتی ہے تو میں کیسا محسوس کرتا، لامتناہی طور وہ بار بار وہاں آتی۔ میں حیران تھا کہ ایلیشیا اس کے بارے میں کیسا محسوس کرتی تھی۔

میں نے سگریٹ جلایا اور سوچا جو ابھی سنا تھا۔ تو ایلیشیا نے باربی کو بتایا کہ کوئی آدمی اسے دیکھ رہا تھا۔ پولیس نے غالباً سوچا ہوگا کہ باربی اپنی توجہ حاصل کرنے کی کوشش میں تھی، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اس کی کہانی کو نظر انداز کر دیا تھا۔ مجھے حیرت نہیں ہوئی، باربی کی باتوں کو سنجیدگی سے لینا مشکل کام تھا۔

اس کا مطلب یہ تھا کہ ایلیشیا کافی خوفزدہ تھی کہ وہ باربی سے مدد کے لیے اپیل کرتی تھی ، اور اس کے بعد گیبرئل سے۔ پھر کیا؟ کیا ایلیشیا نے کسی اور پر اعتماد کیا؟ مجھے جاننے کی ضرورت تھی۔

میں نے اچانک اپنے آپ کو ایک بچہ تصور کیا۔ ایک چھوٹا بچہ جو خطرے سے مرا جا رہا ہے، جو اپنے تمام خوف، تمام درد کو تھامے ہوئے ہے۔ لامتناہی رفتار سے، بے چین اور خوفزدہ، اپنے پاگل باپ کے خوف میں تنہا۔ کس کو بتائے۔ کوئی سننے والا نہیں۔ ایلیشیا نے بھی اسی طرح مایوسی محسوس کی ہوگی، یا اس نے باربی پر کبھی اعتماد نہیں کیا ہوگا۔

میں کانپ گیا، اور اپنے سر کے پچھلے حصے پر دو آنکھیں محسوس کیں۔

میں نے ادھر ادھر دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔ میں اکیلا تھا۔ گلی خالی، سایہ دار اور خاموش تھی۔

۞

اکتیسواں باب
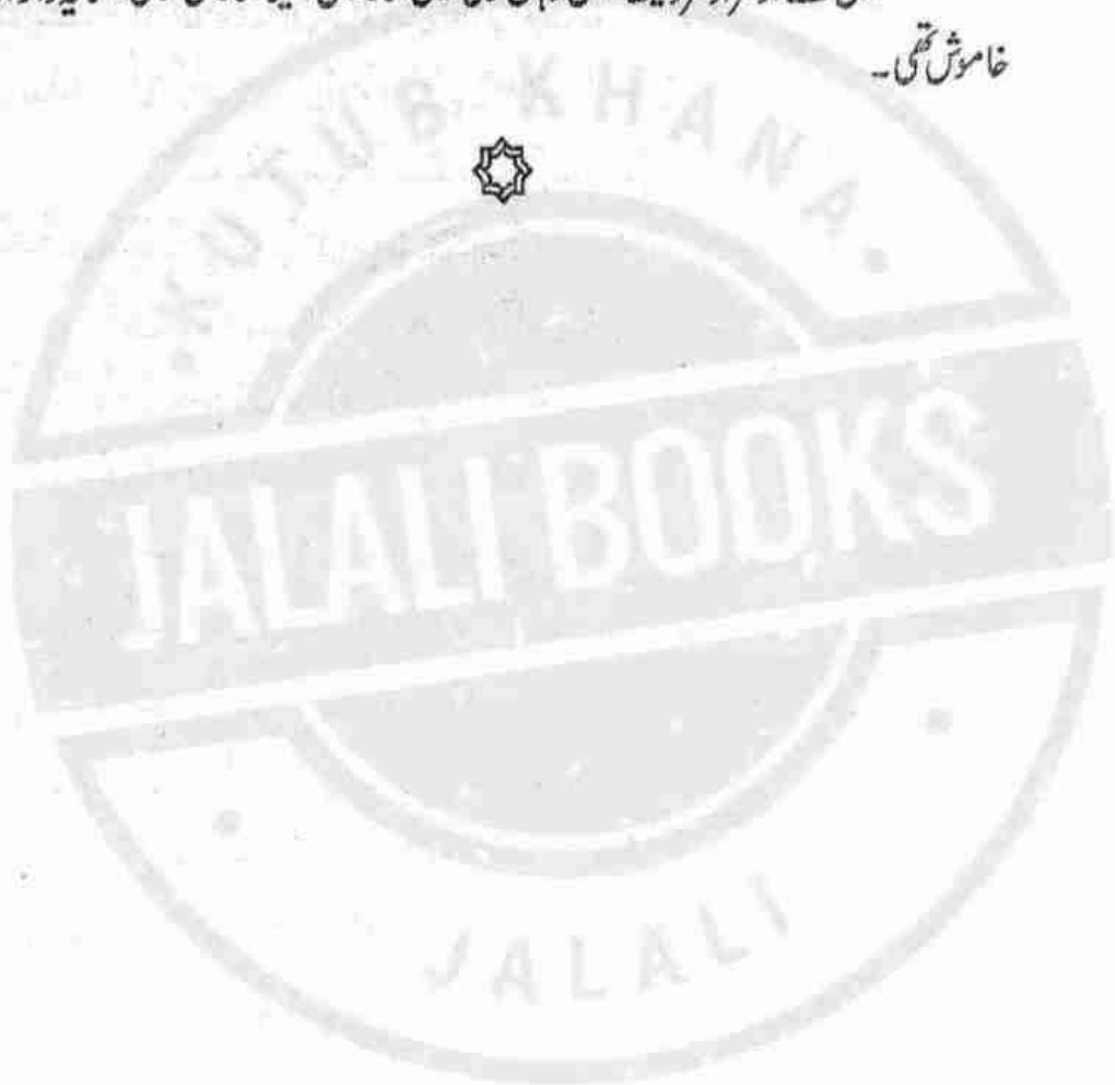
میں اگلی صبح گروو پہنچا۔ میں ایلیشیا سے اس بارے میں بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا جو باربی نے مجھے بتائی تھی۔ لیکن جیسے ہی میں رسپشن پر پہنچا، میں نے ایک عورت کی چیخ کی آواز سنی۔ راہداریوں میں اذیت ناک چیخیں گونج رہی تھیں۔

"کیا ہوا ہے؟ کیا ہو رہا ہے؟"

سیکورٹی گارڈ نے میرے سوالوں کو نظر انداز کر دیا۔ وہ میرے پاس سے وارڈ کی طرف بھاگا۔ میں اس کے پیچھے چل پڑا۔ میرے قریب آتے ہی چیخیں بلند ہوتی گئیں۔ مجھے امید تھی کہ ایلیشیا ٹھیک ہے اور وہ اس میں شامل نہیں تھی، لیکن کسی نہ کسی طرح مجھے برا احساس ہوا۔

میں نے کونے کا رخ کیا۔ گولڈ فش باؤل کے باہر نرسوں، مریضوں اور سیکورٹی عملے کا ہجوم جمع تھا۔ ڈیومیڈس فون پر بات کر رہا تھا، پیرامیڈیکس کو بلا رہا تھا۔ اس کی قمیض خون سے بھری ہوئی تھی، لیکن اپنے خون سے نہیں۔ دو نرسیں فرش پر گھٹنے ٹیکتے ایک چیختی خاتون کی مدد کر رہی تھیں۔ وہ عورت ایلیشیا نہیں تھی۔

وہ ایلف تھی۔

ایلف اپنے خون آلود چہرے کو پکڑے، کراہ رہی تھی، اذیت سے چیخ رہی تھی۔ اس کی آنکھ سے خون بہہ رہا تھا۔ اس کی آنکھ کی ساکٹ میں کوئی چیز پھنس گئی تھی، جو لٹک رہی تھی۔ وہ چیز کسی چھڑی کی طرح لگ رہی تھی، لیکن چھڑی نہیں تھی۔ میں ایک ہی وقت میں جان گیا کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک پینٹ برش تھا۔

ایلیشیا دیوار کے ساتھ کھڑی تھی، جسے یوری اور ایک نرس نے روک رکھا تھا۔ لیکن اسے روکنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ بالکل پرسکون تھی، بالکل ساکت، کسی مجسمے کی طرح۔ اس کے تاثرات نے مجھے السیسٹس کی پینٹنگ کی یاد دلائی۔ خالی اور غیر موثر۔ اس نے سیدھا میری طرف دیکھا۔

پہلی بار، میں نے خوف محسوس کیا۔

۞

بتیسواں باب
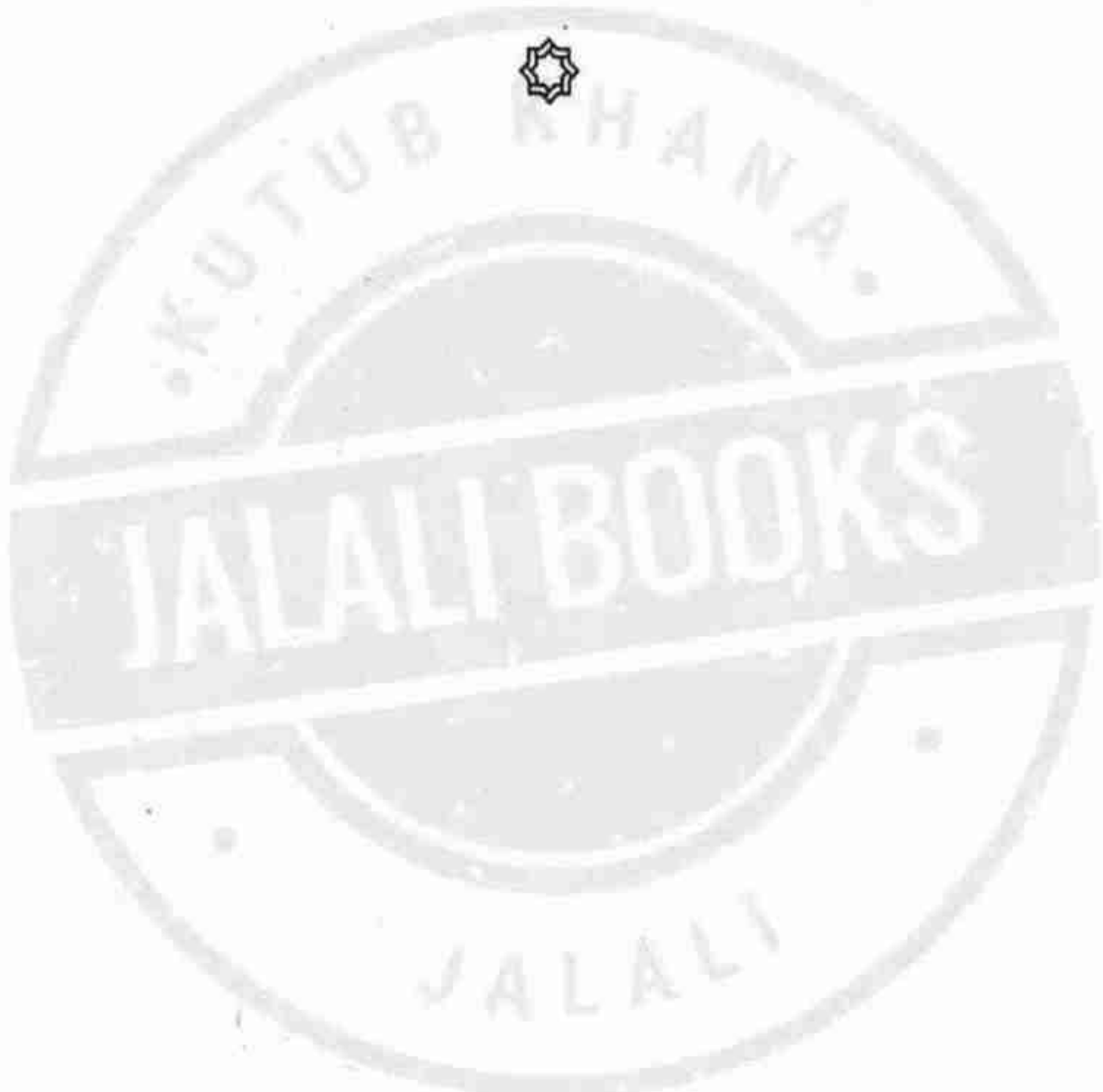
"ایلف کیسی ہے؟" میں گولڈفش باؤل میں انتظار کر رہا تھا اور یوری کے ایمرجنسی وارڈ سے واپس آنے پر اسے پکڑ لیا۔

"بہتر ہے۔" اس نے زور سے آہ بھری۔ "جس کی ہم سب سے بہتر امید کر سکتے ہیں۔"

"میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"ایلف؟ یا ایلیشیا؟"

"ایلف، پہلے۔"

یوری نے سر ہلایا۔ "وہ چاہتے ہیں کہ آج رات وہ آرام کرے، میں آپ کو صبح اس کے پاس لے جاؤں گا۔"

"کیا ہوا تھا؟ کیا تم وہاں تھے؟ میرا مطلب ہے کہ کیا ایلیشیا کو مشتعل کیا گیا تھا؟"

یوری نے پھر آہ بھری اور کندھے اچکائے۔ "میں نہیں جانتا۔ ایلف ایلیشیا کے اسٹوڈیو کے باہر گھوم رہی تھی۔ کسی نہ کسی قسم کی محاذ آرائی ضرور ہوئی ہوگی۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کس بات پر لڑی تھیں۔"

"کیا تمہارے پاس چابی ہے؟ آیئے چلتے ہیں اور ایک نظر ڈالتے ہیں۔ دیکھیں کہ کیا ہمیں کوئی سراغ مل سکتا ہے۔"

ہم گولڈفش باؤل کو چھوڑ کر ایلیشیا کے اسٹوڈیو کی طرف چل پڑے۔ یوری نے دروازہ

کھولا۔اس نے لائٹ جلائی۔

اور ایسل (Easel) پر، وہ جواب لکھا ہوا تھا جس کی ہم تلاش کر رہے تھے۔

ایلیشیا کی پینٹنگ۔شعلوں میں بھڑکنے والی گرو و کی تصویر کو خراب کر دیا گیا تھا۔ لفظ 'پھوہڑ عورت' اس کے اوپر سرخ رنگ میں لکھا ہوا تھا۔

میں نے سر ہلایا۔"ہاں، یہ اس کی وضاحت کرتا ہے۔"

"تمہیں لگتا ہے کہ یہ ایلف نے کیا ہے؟"

"اور کون کر سکتا ہے؟"

***

میں نے ایلف کو ایمرجنسی وارڈ میں پایا۔ وہ بستر پر لیٹی تھی اور اس کو ڈرپ لگی ہوئی تھی۔ایک آنکھ کو ڈھانپ کر اس کے سر کے گرد پٹیاں باندھی گئی تھیں۔وہ تکلیف اور غصے میں تھی۔

"بھاڑ میں جاؤ۔" اس نے مجھے دیکھتے ہی کہا۔

میں بیڈ کے پاس کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔میں نرمی اور احترام سے بولا۔"مجھے افسوس ہے، ایلف۔میں معذرت چاہتا ہوں۔یہ سب ہونا ایک خوفناک چیز ہے۔ایک المیہ ہے۔"

"بہت اچھا، ٹھیک ہے۔اب بھاڑ میں جاؤ اور مجھے اکیلا چھوڑ دو۔"

"مجھے بتاؤ کیا ہوا؟"

"اس کتیا نے میری آنکھ نکال لی۔یہی ہوا ہے۔"

"اس نے ایسا کیوں کیا؟ کیا آپ دونوں کی لڑائی ہوئی؟"

"تم مجھ پر الزام لگانے کی کوشش کر رہے ہو؟ میں نے کچھ نہیں کیا!"

"میں تم پر الزام لگانے کی کوشش نہیں کر رہا ہوں۔میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اس نے ایسا کیوں کیا۔"

"کیونکہ اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے، اس لیے۔"

"کیا اس کا پینٹنگ سے کوئی تعلق نہیں ہے؟ میں نے دیکھا ہے تم نے کیا کیا ہے۔تم نے اس کی پینٹنگ کو خراب کیا، ہے نا؟"

ایلف نے اپنی باقی آنکھ کو تنگ کیا، پھر مضبوطی سے بند کر دیا۔

"یہ سب کرنا ایک بیکار عمل تھا، ایلف۔یہ اس کے جواب کا جواز نہیں بنتا، لیکن پھر

بھی۔"

"پینٹنگ کے لیے اس نے ایسا نہیں کیا۔" ایلف نے آنکھ کھولی اور مجھے طنزیہ نظر سے دیکھا۔

میں ہچکچایا۔"اچھا؟ پھر اس نے تم پر حملہ کیوں کیا؟"

ایلف نے ہونٹوں کو ایک طرح کی مسکراہٹ میں موڑ دیا۔ وہ بولی نہیں۔ ہم چند لمحے ایسے ہی بیٹھے رہے۔ میں اٹھنے ہی والا تھا کہ وہ بولی۔

"میں نے اسے سچ کہا تھا۔"

"کون سا سچ؟"

"کہ تم اس سے پیار کرتے ہو۔"

میں یہ سن کر چونک گیا۔

اس سے پہلے کہ میں جواب دیتا، ایلف حقارت سے بولتی چلی گئی۔"تم اس سے پیار کرتے ہو، دوست۔ میں نے اسے یہ کہا۔ 'وہ تم سے پیار کرتا ہے'۔ تھیو اور ایلیشیا ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہیں اور ایک دوسرے کو چوم رہے ہیں۔" ایلف ہنسنے لگی، ایک خوفناک چیخنے والی ہنسی۔ میں دیکھ سکتا ہوں۔ ایلیشیا جنون میں مبتلا ہو گئی ہے، گول گھوم رہی ہے، اپنا پینٹ برش اٹھا رہی ہے...... اور اسے ایلف کی آنکھ میں پیوست کر رہی ہے۔

"وہ پاگل ہے۔" ایلف روہانسی، غم زدہ اور تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔"وہ ایک نفسیاتی مریضہ ہے۔"

ایلف کو باندھی ہوئی پٹیاں دیکھ کر میں کچھ نہیں کر سکا، لیکن حیران رہ گیا کہ کیا وہ صحیح کہہ رہی تھی۔

تینتیسواں باب

میٹنگ ڈیومیڈس کے دفتر میں ہوئی، لیکن اسٹیفنی کلیرک نے شروع سے ہی اس کا کنٹرول سنبھال لیا۔ اب جب کہ ہم نفسیات کی تصوراتی دنیا چھوڑ کر صحت اور حفاظت کی حقیقی سلطنت میں داخل ہو چکے تھے تو ہم اس کے دائرہ اختیار میں تھے، اور وہ یہ جانتی تھی۔ ڈیومیڈس کی بیزارکن خاموشی کو دیکھتے ہوئے، یہ واضح تھا کہ وہ بھی واقف تھا۔

اسٹیفنی اپنے بازو باندھ کر کھڑی تھی۔ اس کی خوشی واضح تھی۔ میں نے اندازا لگایا کہ وہ ایک انچارج ہونے پر کافی پرجوش تھی، کیوں کہ وہ کسی سے بغیر پوچھے فیصلہ کرنے کا حق رکھتی تھی۔ اس کے فیصلے کو رد کر کے، اس کے خلاف ہوتے، ہم سب نے اس کو ناراض کیا تھا، اس کے خلاف ٹیم بنائی تھی۔ اب وہ اپنے انتقام کا مزہ لے رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ کل صبح کا واقعہ مکمل طور پر ناقابل قبول تھا۔ "میں نے ایلیشیا کو پینٹ کرنے کی اجازت کے خلاف مخالفت کی تھی، لیکن مجھے مسترد کر دیا گیا تھا۔ انفرادی مراعات ہمیشہ حسد اور ناراضگی کو جنم دیتے ہیں۔ میں جانتی تھی کہ ایسا کچھ ہوگا۔ اب سے تحفظ کو زیادہ ترجیح دینی ہوگی۔"

"کیا اسی لیے ایلیشیا کو اکیلا کیا گیا ہے؟" میں نے کہا۔ "تحفظ کے مفاد میں؟"

"وہ خود کے لئے اور دوسروں کے لئے خطرہ ہے۔ اس نے ایلف پر حملہ کیا ہے، وہ اسے مار سکتی تھی۔"

"اس کو مشتعل کیا گیا تھا۔"

ڈیومیڈس نے سر ہلایا اور تھکے ہوئے انداز میں بولا۔ "مجھے نہیں لگتا کہ اشتعال انگیزی کی کوئی بھی سطح اس قسم کے حملے کا جواز پیش کرتی ہے۔"

اسٹیفنی نے سر ہلایا۔ "بالکل۔"

"یہ ایک الگ تھلگ واقعہ تھا،" میں نے کہا۔ "ایلیشیا کو تنہائی میں رکھنا صرف ظالمانہ نہیں۔ وحشیانہ ہے۔ میں نے براڈ مور میں مریضوں کو تنہائی کا شکار دیکھا تھا۔ وہ ایک چھوٹے سے

کمرے میں بند تھے، جن میں کھڑکیاں بھی نہیں تھیں، دوسرا فرنیچر تو دور کی بات، ان میں بستر کے لیے ہی بمشکل جگہ تھی۔ تنہائی میں گزارے ہوئے گھنٹے یا دن کسی کو بھی پاگل بنانے کے لیے کافی ہیں، خاص طور پر ان کو جو پہلے ہی سے ہی غیر مستحکم ہیں۔"

اسٹیفنی نے کندھے اچکائے۔ "کلینک کے مینیجر کے طور پر، مجھے کوئی بھی کارروائی کرنے کا اختیار ہے، جسے میں ضروری سمجھتی ہوں۔ میں نے کرسچن سے اس کی رہنمائی کے لیے پوچھا ہے، اور اس نے مجھ سے اتفاق کیا ہے۔"

"ہاں، اس نے ضرور کیا ہوگا۔"

کمرے کے اس پار، کرسچن میری طرف دیکھ کر مسکرایا۔ میں محسوس کر سکتا تھا کہ ڈیومیڈس مجھے دیکھ رہا تھا۔ میں جانتا تھا کہ وہ کیا سوچ رہا ہے۔ میں اسے ذاتی طور پر لے رہا تھا، اور اپنے جذبات کو ظاہر کر رہا تھا۔ لیکن میں نے پرواہ نہیں کی۔

"اسے بند کر دینا جواب نہیں ہے۔ ہمیں اس سے بات کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اسے سمجھنے کی ضرورت ہے۔"

"میں بالکل سمجھتا ہوں،" کرسچن نے بھاری، سرپرستانہ لہجے میں کہا، جیسے وہ کسی کند ذہن بچے سے بات کر رہا ہو۔ "یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے، تھیو۔"

"میری وجہ سے؟"

"اور کس کی وجہ سے؟ تم چیزوں کو بگاڑ رہے ہو۔"

"کس معنی میں؟"

"یہ سچ ہے، ہے نا؟ تم نے اس کی دوائی کم کرنے کی مہم چلائی۔"

میں ہنسا۔ "یہ شاید ہی کوئی مہم تھی۔ یہ ایک مداخلت تھی۔ وہ آنکھوں کی پتلیوں تک نشہ آور تھی۔ بے حس۔"

"بے تکی بات۔"

میں ڈیومیڈس کی طرف متوجہ ہوا۔ "امید ہے کہ آپ سنجیدگی سے مجھ پر الزام لگانے کی کوشش نہیں کر رہے ہیں؟ کیا یہاں بس یہی ہو رہا ہے؟"

ڈیومیڈس نے اپنی نظر بچا کے اپنا سر ہلایا۔ "بلکل بھی نہیں۔ بہر حال، یہ واضح ہے کہ اس کی تھراپی نے اسے غیر مستحکم کر دیا ہے۔ تمہاری تھراپی نے اسے للکارا ہے۔ مجھے شبہ ہے کہ اسی

وجہ سے یہ ناخوشگوار واقعہ پیش آیا ہے۔"

"میں اسے قبول نہیں کرتا۔"

"آپ اسے واضح طور پر بہت قریب سے دیکھ سکتے ہیں۔" ڈیومیڈس نے اپنا ہاتھ ہلایا اور آہ بھری، ایک آدمی شکست کھا گیا۔ "ہم مزید غلطیوں کے متحمل نہیں ہو سکتے، ایسے نازک موڑ پر نہیں، جیسا کہ آپ جانتے ہیں، یونٹ کا مستقبل داؤ پر لگا ہوا ہے۔ ہماری ہر غلطی سے ٹرسٹ کو بہانہ مل رہا ہے کہ وہ ہماری ہسپتال کو بند کر دیں۔"

مجھے اس کی شکست خوردگی اور تھکی ہوئی قبولیت پر شدید غصہ محسوس ہوا۔ "جواب یہ نہیں ہے کہ اسے نشہ دے کر چابی پھینک دی جائے۔ ہم جیلر نہیں ہیں۔"

"میں متفق ہوں۔" اندرا نے میرا حوصلہ بڑھاتے ہوئے، مجھے ایک مسکراہٹ دی اور کہا، "مسئلہ یہ ہے کہ ہم کسی قسم کی بھی رسک لینے سے کتراتے ہیں، ہم کوئی بھی چانس لینے کے بجائے ان کو زیادہ دوائیاں دے دیتے ہیں۔ ہمیں پاگل پن کو نظرانداز کرنے کے بجائے اس کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے بہت بہادر ہونے کی ضرورت ہے۔"

کرسچن نے آنکھیں گھمائیں اور اعتراض کرنے ہی والا تھا، لیکن ڈیومیڈس نے سر ہلاتے ہوئے پہلے بات کی۔ "اس کے لیے بہت دیر ہو چکی ہے۔ یہ میری غلطی ہے۔ ایلیشیا سائیکو تھراپی کے لیے موزوں نہیں تھی۔ مجھے اس کی اجازت کبھی نہیں دینی چاہیے تھی۔"

ڈیومیڈس نے کہا کہ اس نے خود کو موردالزام ٹھہرایا، لیکن میں جانتا تھا کہ وہ واقعی مجھ پر الزام لگا رہا ہے۔ سب کی نظریں مجھ پر تھیں: ڈیومیڈس کی مایوس کن نگاہیں، کرسچن کی نگاہیں، کچھ طنزیہ کچھ فاتحانہ، اسٹیفنی کی مخالفانہ نگاہ اور اندرا کی تشویشناک نظر۔

میں نے آہستہ بولنے کی کوشش کی جیسے کوئی التجا کر رہا ہوں۔ "اگر ضروری ہو تو ایلیشیا کی پینٹنگ بند کر دی جائے۔ لیکن اس کی تھراپی کو نہ روکا جائے۔ یہ اس تک پہنچنے کا واحد راستہ ہے۔"

ڈیومیڈس نے سر ہلایا۔ "مجھے شک ہے کہ وہ ناقابل رسائی ہے۔"

"بس مجھے کچھ اور وقت دیں۔"

"نہیں۔" ڈیومیڈس کی آواز میں حتمی فیصلے نے مجھے بتایا کہ مزید بحث کرنا بے معنی ہے۔ بات ختم ہو چکی تھی۔

چونتیسواں باب

ڈیومیڈس نے برف باری کے بارے میں غلط کہا تھا۔ برف نہیں پڑی، اس کے بجائے اس دوپہر تیز بارش شروع ہوگئی۔ گرج اور بجلی کی چمک کے ساتھ ڈھول کی تھاپ کی طرح ایک طوفان برپا تھا۔

میں نے کھڑکی سے بارش کو دیکھتے ہوئے تھراپی روم میں ایلیشیا کا انتظار کیا۔

میں نے تھکا ہوا اور اداس محسوس کیا۔ سارا معاملہ وقت کا ضیاع تھا۔ اس سے پہلے کہ میں اس کی مدد کرسکوں، میں نے ایلیشیا کو کھو دیا تھا۔ اب میں کچھ نہیں کر پاؤں گا۔

دروازے پر دستک ہوئی۔ یوری ایلیشیا کو تھراپی روم میں لے آیا۔ وہ میری توقع سے زیادہ بدتر لگ رہی تھی۔ وہ پیلی اور کسی بھوت جیسی لگ رہی تھی۔ وہ اناڑی پن سے آگے بڑھی، اور اس کی دائیں ٹانگ مسلسل کانپ رہی تھی۔ کمینہ کرسچن، میں نے سوچا۔ وہ بہت زیادہ نشے میں تھی۔

یوری کے جانے کے بعد ایک طویل وقفہ ہوا۔ ایلیشیا نے میری طرف نہیں دیکھا۔ بالآخر میں ہی بولا، زور سے اور واضح طور پر، یہ یقینی بنانے کے لیے کہ وہ سمجھ گئی ہے۔

"ایلیشیا۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کو تنہائی میں رکھا گیا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کو اس سے گزرنا پڑ رہا ہے۔"

کوئی ردعمل نہیں۔

میں ہچکچایا۔ "مجھے ڈر ہے کہ آپ نے ایلف کے ساتھ جو کچھ کیا، اس کی وجہ سے ہماری تھراپی ختم کردی گئی ہے۔ یہ میرا فیصلہ نہیں تھا۔ میں اس سے بہت دور تھا۔ لیکن میں اب کچھ نہیں کرسکتا۔ میں تم کو یہ موقع فراہم کرنا چاہوں گا کہ جو کچھ ہوا اس کے بارے میں بات کریں۔ تم ایلف پر حملے کا سبب اور وضاحت بیان کرو۔ اور ندامت کا اظہار کرو، مجھے یقین ہے کہ تم پچھتا رہی ہو۔"

ایلیشیا نے کچھ نہیں کہا۔ مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ میرے الفاظ اس کی دوائیوں والے

غبار میں داخل ہو رہے ہیں کہ نہیں۔

"میں آپ کو بتاؤں گا کہ مجھے کیسا لگتا ہے۔ سچ پوچھو تو مجھے غصہ آتا ہے۔ مجھے غصہ آتا ہے کہ ہمارا کام ٹھیک سے شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو رہا ہے، اور مجھے غصہ ہے کہ آپ نے بھی کوشش نہیں کی۔"

ایلیشیا کا سر ہل گیا۔ اس کی نظریں میری طرف اٹھیں۔

"تم ڈرتی ہو، میں جانتا ہوں۔ میں تمہاری مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، لیکن تم مجھے اس کی اجازت نہیں دے رہی ہو۔ اور اب مجھے نہیں معلوم کہ کیا کرنا چاہیے۔"

میں شکست کھا کر خاموش ہو گیا۔

پھر ایلیشیا نے کچھ ایسا کیا جسے میں کبھی نہیں بھولوں گا۔

اس نے اپنا کانپتا ہوا ہاتھ میری طرف بڑھایا۔ وہ کچھ پکڑ رہی تھی۔ ایک چھوٹی سی چمڑے کی نوٹ بک۔

"یہ کیا ہے؟"

کوئی جواب نہیں۔ اس نے اسے پکڑے رکھا۔

میں نے تجسس سے اس کی طرف دیکھا۔ "کیا تم چاہتی ہو کہ میں اسے لے لوں؟"

کوئی ردعمل نہیں۔ میں نے جھجک کر آہستہ سے اس کی کانپتی انگلیوں سے نوٹ بک لے لی۔ میں نے اسے کھولا اور صفحات بدلتا رہا۔ یہ ایک ہی ہاتھ سے لکھی ڈائری تھی، ایک جنرل۔

ایلیشیا کا جنرل۔

ہینڈ رائٹنگ کو دیکھتے ہوئے محسوس ہوا کہ یہ افراتفری کی حالت میں لکھا گیا تھا، خاص طور پر آخری صفحات، جہاں تحریریں بمشکل پڑھنے کے قابل تھیں۔

پورے صفحے کے مختلف زاویوں میں لکھے گئے مختلف پیراگراف کو جوڑنے والے تیر (Arrows)، کچھ صفحات پر بے مقصد خاکے اور ڈرائنگ نے اصل متن کو ڈھانپ لیا تھا اور انہیں تقریباً ناقابل استنباط بنا دیا تھا۔

میں نے تجسس سے بھری ایلیشیا کی طرف دیکھا۔ "مجھے اس کا کیا کرنا ہے؟"

سوال بالکل غیر ضروری تھا۔ یہ واضح تھا کہ ایلیشیا کیا چاہتی تھی۔

وہ چاہتی تھی کہ میں اسے پڑھوں۔

تیسرا حصہ

جہاں کچھ نہ ہو وہاں مجھے عجیب و غریب چیزیں لکھنی نہیں چاہیے۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ ڈائری رکھنے کا خوف ہے: آپ ہر چیز کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں، آپ موقع کی تلاش میں ہیں، اور آپ مسلسل سچائی کو پھیلا رہے ہیں۔

-جین پال سارتر

اگرچہ میں فطری طور پر ایماندار نہیں ہوں، لیکن میں کبھی کبھی اتفاقاً ایسا ہو جاتا ہوں۔

-ولیم شیکسپیئر، سرما کی کہانی
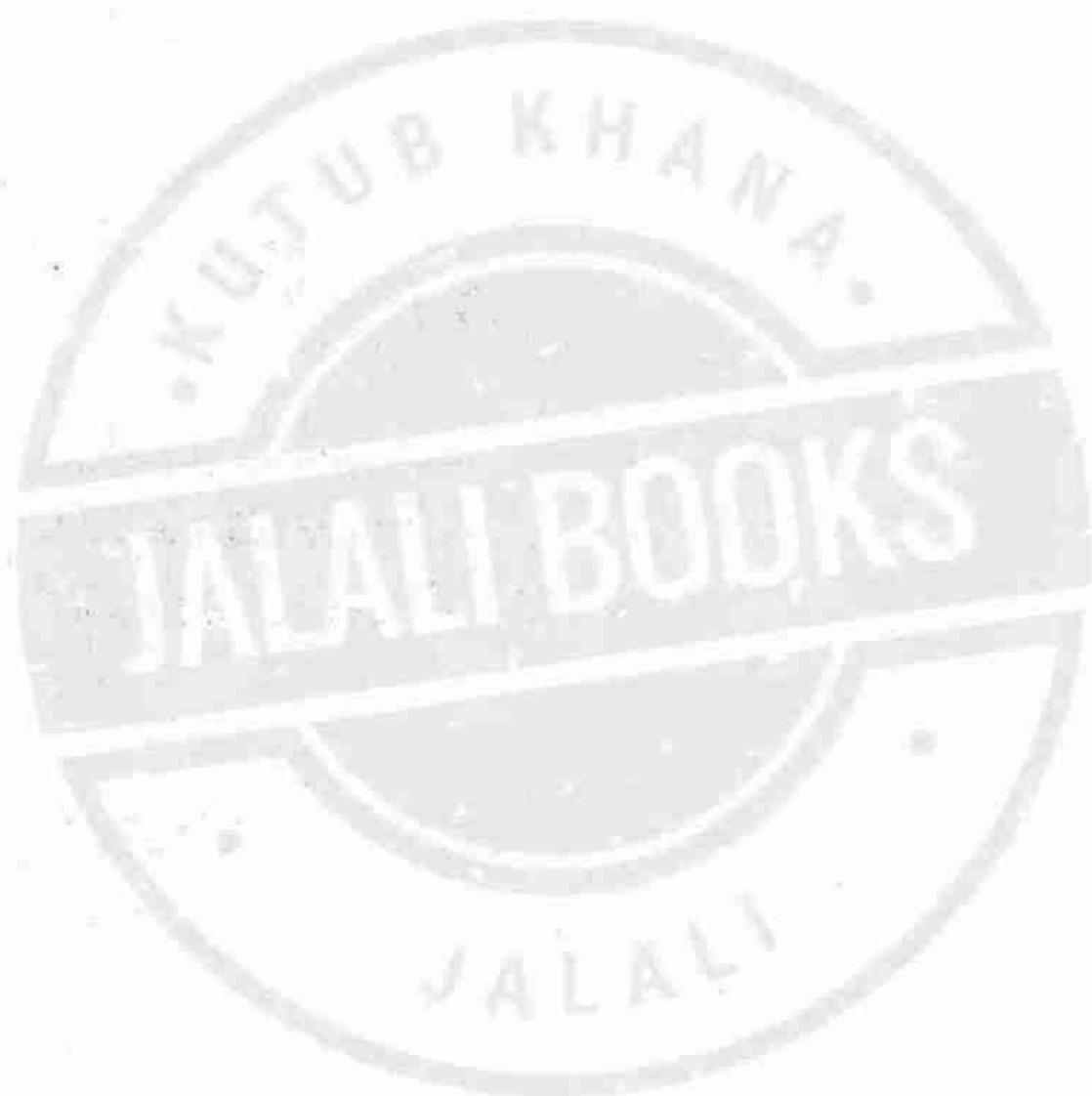
ایلیشیا بیرنسن کی ڈائری

8 آگست

آج کچھ عجیب ہوا۔

میں باورچی خانے میں کافی بناتے وقت کھڑکی سے باہر دن میں خواب دیکھ رہی تھی۔ اور پھر میں نے کچھ دیکھا، یا کسی کو باہر دیکھا۔ کسی آدمی کو۔ میں نے اسے دیکھا کیونکہ وہ بالکل ساکت کھڑا تھا۔ ایک مجسمے کی طرح، اور گھر کا سامنا کر رہا تھا۔ وہ پارک کے داخلی دروازے سے سڑک کی دوسری طرف تھا۔ وہ ایک درخت کے سائے میں کھڑا تھا۔ وہ لمبا اور اچھی طرح سے بنا ہوا تھا۔ میں اس کا چہرا نہیں دیکھ سکی، کیونکہ اس نے دھوپ کا چشمہ اور ٹوپی پہن رکھی تھی۔

میں یہ نہیں بتا سکتی تھی کہ وہ مجھے کھڑکی سے دیکھ سکتا ہے یا نہیں، لیکن ایسا لگا جیسے وہ مجھے گھور رہا ہو۔ میں نے سوچا کہ یہ عجیب ہے۔ میں بس اسٹاپ پر سڑک کے پار انتظار کرنے والے لوگوں کو دیکھنے کی عادی ہوں، لیکن وہ بس کا انتظار نہیں کر رہا تھا۔ وہ گھر کو گھور رہا تھا۔

میں نے محسوس کیا کہ میں وہاں کئی منٹوں سے کھڑی ہوں، اس لیے میں نے خود کو کھڑکی سے ہٹ جانے پر مجبور کیا۔ میں اسٹوڈیو چلی گئی۔ میں نے پینٹ کرنے کی کوشش کی لیکن توجہ نہیں دے سکی۔ میرا ذہن اس آدمی کی طرف واپس جاتا رہا۔ میں نے اپنے آپ کو مزید بیس منٹ تک روکے رکھنے پر فیصلہ کیا۔ پھر میں باورچی خانے میں واپس جا کر دیکھوں گی۔ اگر وہ اب بھی موجود تھا تو پھر؟ وہ کچھ غلط نہیں کر رہا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ چور ہو، گھر کا معائنہ کر رہا ہو۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ میرا پہلا خیال تھا۔ لیکن وہ اس طرح کیوں کھڑا ہے، اتنا واضح؟ شاید وہ یہاں منتقل ہونے کا سوچ رہا تھا؟ ہوسکتا ہے کہ وہ گلی کے آخر میں گھر خرید رہا ہو؟ ایسا ممکن ہے۔

لیکن جب میں باورچی خانے میں واپس آئی اور کھڑکی سے باہر جھانکا تو وہ جا چکا تھا۔ گلی خالی تھی۔

مجھے لگتا ہے کہ میں کبھی نہیں جان پاؤں گی کہ وہ کیا کر رہا تھا۔ کتنا عجیب ہے۔

O

10 آگسٹ

میں کل رات جین فیلکس کے ساتھ کھیل دیکھنے گئی تھی۔ گیبرئل نہیں چاہتا تھا، لیکن بہرحال میں چلی گئی۔ میں اس سے خوفزدہ تھی، لیکن میں نے سوچا کہ اگر میں وہ کروں جو جین فیلکس چاہتا تھا اور اس کے ساتھ چلی جاؤں تو شاید بات وہیں ختم ہو سکتی ہے۔ ویسے بھی میں ایسی ہی امید کر رہی تھی۔

ہم نے جلدی سے ملنے کا فیصلہ کیا تا کہ ڈرنک بھی کر سکیں۔ یہ اس کا خیال تھا۔ اور جب میں وہاں پہنچی تو ابھی ہلکی سی روشنی تھی۔ آسمان پر سورج دھیما تھا اور دریا خون آلود تھا۔ جین فیلکس نیشنل تھیٹر کے باہر میرا انتظار کر رہا تھا۔ میں نے اسے دیکھا، اس سے پہلے کہ وہ مجھے دیکھتا۔ وہ ماتھے پر بل ڈالے ہجوم کا جائزہ لے رہا تھا۔ اگر ابھی تک مجھے شک تھا کہ میں جو کچھ کر رہی ہوں وہ درست ہے تو وہ اس کے غصے میں بھرے چہرے کو دیکھ کر غائب ہو گیا۔ مجھ پر ایک بھیانک قسم کا خوف چھا گیا اور میں نظر بچا کے وہاں سے نکلنا ہی چاہ رہی تھی کہ اس نے مجھے دیکھ لیا۔ اس نے مڑ کر مجھے دیکھا، ہاتھ ہلایا، اور میں اس کے پاس چلا گئی۔ میں نے مسکرانے کا ڈرامہ کیا، اور اس نے بھی۔

"میں بہت خوش ہوں کہ تم آ گئی،" جین فیلکس نے کہا۔ "مجھے خدشہ تھا کہ تم نہیں آؤ گی۔ کیا ہم اندر جا کر ڈرنک کریں؟"

ہم نے پیش کمرے میں شراب پی۔ کوئی بھی بات کرنا عجیب تھا، کم از کم۔ ہم نے آنے والے دوسرے دن کا بھی ذکر نہیں کیا۔ ہم نے کسی کے بھی بارے میں بھی بات نہیں کی، بلکہ جین فیلکس نے تھوڑی بات کی اور میں نے سنا۔ ہم نے فقط دو ڈرنکس لیے۔ میں نے کچھ نہیں کھایا تھا، اس لیے میں نے خود کو تھوڑا نشے میں محسوس کیا۔ میرے خیال میں شاید یہ جین فیلکس کا ارادہ تھا۔ وہ مجھے مشغول کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا، لیکن بات چیت بہت ہی کم ہو گئی، جو کمپوزنگ اور اسٹیج

کے بارے میں تھی۔ اس کے منہ سے نکلنے والی ہر چیز کے آغاز۔'کیا یہ مزے کی بات نہیں تھی جب......' یا 'کیا تم کو یاد ہے جب ہم......' سے لگتا تھا جیسے اس نے اس امید پر چھوٹی چھوٹی یادیں سنائی ہوں جیسے وہ میرے عزم کو کمزور کر دیں گی اور مجھے یاد دلائیں گی کہ ہم نے کتنا وقت ایک ساتھ گزارا ہے اور ہم کتنے قریب تھے۔ جس چیز کا اسے احساس نہیں ہوتا وہ یہ ہے کہ میں نے اپنا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور اب اس کی کہی ہوئی کوئی بھی بات اسے تبدیل نہیں کر سکتی۔

آخر میں، مجھے خوشی ہوئی کہ میں وہاں گئی تھی۔ اس لیے نہیں کہ میں جین فیلکس سے ملی، بلکہ اس لیے کہ میں نے ڈرامہ دیکھا۔ السیسٹس کوئی المیہ نہیں ہے جس کے بارے میں میں نے سنا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ غیر واضح ہے، کیونکہ یہ ایک چھوٹی قسم کی گھریلو کہانی ہے، یہی وجہ ہے کہ مجھے یہ بہت پسند آئی۔ اس کہانی کا تعلق ایتھنز کے ایک چھوٹے سے مضافاتی گھر سے ہے۔ مجھے اس کا پیمانہ پسند آیا۔ ایک پیچیدہ، انسان دوست انقلاب جو بااثر کرداروں اور روزمرہ کی زندگی کی حکمت عملی پر مرکوز تھا۔ ایک آدمی کو موت کی سزا سنائی گئی، اور اس کی بیوی السیسٹس، اسے بچانا چاہتی ہے۔ السیسٹس کا کردار ادا کرنے والی اداکارہ یونانی مجسمے کی طرح لگ رہی تھی، اس کا چہرہ حیرت انگیز تھا۔ میں اسے پینٹ کرنے کے بارے میں سوچتی رہی۔ میں نے اس کی تفصیلات حاصل کرنے اور اس کے ایجنٹ سے رابطہ کرنے کے بارے میں سوچا۔ میں نے جین فیلکس سے اس کا ذکر کرنا چاہا، لیکن میں نے خود کو روک لیا۔ میں اسے اپنی زندگی میں کسی بھی سطح پر شامل نہیں کرنا چاہتی تھی۔ آخر میں میری آنکھوں میں آنسو تھے۔ السیسٹس مر جاتی ہے اور دوبارہ جنم لیتی ہے۔ وہ لفظی طور پر مردوں میں سے واپس آ جاتی ہے۔ یہاں کچھ ہے جس کے بارے میں مجھے سوچنے کی ضرورت ہے۔ مجھے ابھی تک قطعی طور پر یقین نہیں ہے۔ بلاشبہ، جین فیلکس نے اس ڈرامے پر ہر طرح کے ردعمل کا اظہار کیا، لیکن ان میں سے کوئی بھی مجھے متاثر نہیں کر سکا، اس لیے میں نے اس پر توجہ دینی چھوڑ دی۔

میں السیسٹس کی موت اور پھر سے جی اٹھنے کو اپنے دماغ سے نہیں نکال سکی۔ جب ہم پل کے پار اسٹیشن پر واپس چلے گئے تو میں اس کے بارے میں سوچتی رہی۔ جین فیلکس نے پوچھا کہ کیا میں ایک اور ڈرنک لینا چاہتی ہوں، لیکن میں نے کہا کہ میں تھک گئی ہوں۔ ایک اور عجیب سی خاموشی تھی۔ ہم اسٹیشن کے دروازے کے باہر کھڑے ہو گئے۔ میں نے شام کے لیے اس کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ بہت مزیدار تھی۔

"بس ایک اور ڈرنک لو،" جین فیلکس نے کہا۔"ایک اور۔ پرانے وقتوں کی خاطر؟"

"نہیں مجھے جانا چاہیے۔"

میں نے جانے کی کوشش کی اور اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔

"ایلیشیا،" اس نے کہا۔"میری بات سنو۔ مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔"

"نہیں، پلیز ایسا نہ کرو، کہنے کو کچھ نہیں ہے، سچ میں۔"

"میری بات سنو۔ یہ وہ نہیں ہے جو تم سمجھ رہی ہو۔"

اور وہ ٹھیک تھا، ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ میں توقع کر رہی تھی کہ جین فیلکس ہماری دوستی کا واسطہ دے گا، یا گیلری چھوڑنے پر مجھے شرمسار کرنے کی کوشش کرے گا۔ لیکن اس نے جو کہا وہ مجھے بالکل حیران کر گیا۔

"آپ کو محتاط رہنے کی ضرورت ہے،" اس نے کہا۔"تم آس پاس کے لوگوں پر بہت زیادہ بھروسہ کر رہی ہو۔ مت کرو۔ ان پر بھروسہ نہ کرو۔"

میں نے خالی نظروں سے اسے دیکھا۔ مجھے بولنے میں ایک سیکنڈ لگا۔

"تم کیا کہ رہے ہو؟ تمہارا مطلب وہ کون ہے؟"

جین فیلکس نے صرف سر ہلایا اور کچھ نہیں کہا۔ اس نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور چل دیا۔ میں نے اسے پکارا لیکن وہ نہیں رکا۔

"جین فیلکس۔ رکو۔"

اس نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ میں نے اسے کونے میں غائب ہوتے دیکھا۔ میں وہیں ساکت کھڑی رہی۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ کیا سوچنا ہے۔ وہ کیا کر رہا تھا۔ ایک پراسرار وارننگ دے کر اس طرح چلا گیا۔ میرا اندازہ ہے کہ وہ مجھے خبردار کرنا چاہتا تھا اور مجھے غیر یقینی اور غلط اقدام کا احساس دلانا چاہتا تھا۔ اور وہ کامیاب ہو گیا۔

اس نے مجھے غصے میں چھوڑ دیا۔ اب، ایک طرح سے، اس نے میرے لیے آسانی بھی پیدا کی۔ اب میں نے اسے اپنی زندگی سے نکالنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ 'میرے آس پاس کے لوگوں' کے بارے میں اس کا کیا مطلب تھا۔ غالباً اس کا مطلب گیبرئل ہے؟ لیکن کیوں؟

نہیں میں ایسا نہیں کر رہی ہوں۔ یہ بالکل وہی ہے جو جین فیلکس چاہتا تھا۔ میں ذہنی الجھن میں رہوں۔ میں اس کا وہم اپنے دماغ پر سوار کروں، اور وہ میرے اور گیبرئل کے بیچ میں آ جائے۔

میں اس کے دھوکے میں نہیں آؤں گی ۔ میں اسے اور کچھ نہیں سمجھ رہی۔

میں گھر واپس چلی آئی۔ گیبرئل بستر پر سورہا تھا۔ وہ نیند میں تھا۔ اسے شوٹنگ کے لیے صبح پانچ بجے جانا تھا۔ لیکن میں نے اسے جگایا، اور ہم نے سیکس کیا۔ میں نے اس کو حد تک قریب نہیں پایا، یا اس کو اپنے اندار کی گہرائی سے محسوس نہیں کیا۔ میں اس کے ساتھ چپکنا چاہتی تھی۔ میں اس کے اندر غائب ہو جانا چاہتی تھی۔

○

11 آگسٹ

میں نے اس آدمی کو دوبارہ دیکھا۔ اس بار وہ تھوڑا دور تھا۔ وہ پارک میں دور ایک بینچ پر بیٹھا تھا۔ لیکن یہ وہی تھا، میں بتا سکتی تھی کہ اس موسم میں زیادہ تر لوگ شرٹس، ٹی شرٹس اور ہلکے رنگوں کے لباس پہنے ہوئے تھے، اور اس نے گہرے رنگ کی شرٹ، ٹراؤزر، سیاہ چشمہ اور ٹوپی پہن رکھی تھی۔ اس کا منہ گھر کی طرف تھا اور وہ اسے دیکھ رہا تھا۔

مجھے ایک مزاحیہ خیال آیا۔ شاید وہ چور نہیں، ایک پینٹر ہے۔ شاید وہ میری طرح پینٹر ہے اور وہ گلی یا گھر پینٹ کرنے کے بارے میں سوچ رہا ہے۔ لیکن جیسے ہی میں نے یہ سوچا، مجھے معلوم ہوا کہ یہ سچ نہیں ہے۔ اگر وہ واقعی گھر یا گلی کو پینٹ کرنے جا رہا تھا، تو وہ صرف وہاں نہیں بیٹھا ہوتا۔ وہ خاکے بنا رہا ہوتا۔

میں نے بڑی گہرائی سے اس بات پر سوچا اور میں نے گیبرئل کو فون کیا۔ یہ ایک غلطی تھی۔ میں بتا سکتی تھی کہ وہ مصروف تھا۔ اور اب یہ رہ گیا تھا کہ میں اسے فون کروں کہ مجھے لگتا ہے کہ ہمارے گھر کو کوئی دیکھ رہا ہے۔

یقیناً، میں صرف یہی کہہ سکتی تھی کہ ایک آدمی گھر کو دیکھ رہا ہے۔

ہوسکتا ہے کہ وہ مجھے دیکھ رہا ہو۔

○

13 آگسٹ

وہ دوبارہ وہاں تھا۔

آج صبح وہ گیبرئل کے جانے کے فوراً بعد ہی ظاہر ہوا۔ میں نے شاور لیا اور اسے ہاتھ

روم کی کھڑکی سے دیکھا۔ وہ اس بار قریب تھا۔ وہ باہر بس اسٹاپ پر کھڑا تھا۔ جیسے وہ کسی بس کا انتظار کر رہا ہو۔

میں نہیں جانتی کہ وہ کس کو بیوقوف بنا رہا ہے۔

میں نے جلدی سے کپڑے پہنے اور اسے بہتر طریقے سے دیکھنے کے لیے باورچی خانے میں چلی گئی۔ لیکن وہ جا چکا تھا۔

میں نے فیصلہ کیا کہ گیبرئل کے گھر پہنچنے پر اس سے بات کروں گی۔ میں نے سوچا کہ وہ اسے نظر انداز کر دے گا، لیکن اس نے اس بات کو سنجیدگی سے لیا۔ وہ کافی پریشان لگ رہا تھا۔

"کیا وہ جین فیلکس تو نہیں ہے؟" اس نے فوراً کہا۔

"نہیں ہرگز نہیں۔ تم یہ سوچ بھی کیسے سکتے ہو؟"

میں نے حیرانی اور غصے سے بولنے کی کوشش کی۔ لیکن حقیقت میں میں نے اس پر بھی حیرت کا اظہار کیا تھا۔ آدمی اور جین فیلکس کی ایک ہی جسامت تھی۔ یہ جین فیلکس ہو سکتا ہے، لیکن اس کے باوجود میں اس پر یقین نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ مجھے اس طرح ڈرانے کی کوشش نہیں کرے گا۔ یا کرے گا؟

"جین فیلکس کا نمبر کیا ہے؟" گیبرئل نے کہا۔ "میں اسے ابھی فون کرتا ہوں۔"

"ڈارلنگ، ایسا مت کرو، پلیز۔ مجھے یقین ہے کہ یہ وہ نہیں ہے۔"

"تمہیں یقین ہے؟"

"بالکل۔ یسا کچھ بھی نہیں ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ میں اس بات کو اتنا کیوں بڑھا رہی ہوں۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔"

"وہ وہاں کتنی دیر سے تھا؟"

"زیادہ دیر نہیں۔ ایک گھنٹہ یا تھوڑا زیادہ۔ اور پھر وہ غائب ہو گیا۔"

"کیا مطلب، غائب ہو گیا؟"

"وہ بس غائب ہو گیا۔"

"اوہ۔ کیا یہ تمہارا وہم تو نہیں ہے؟"

اس نے جس طریقے سے کہا تو مجھے تھوڑا غصہ آیا۔ "یہ میرا وہم نہیں ہے۔ تم کو مجھ پر یقین کرنے کی ضرورت ہے۔"

"میں تم پر یقین کرتا ہوں۔"

لیکن میں بتا سکتی ہوں کہ اس نے مجھ پر مکمل یقین نہیں کیا۔ اس نے صرف جزوی طور پر مجھ پر یقین کیا۔ اس کا ایک حصہ مجھ پر ٹوک رہا تھا، جس سے مجھے غصہ آتا ہے، سچ کہوں تو۔ اسی غصے کی حالت میں مجھے آگے نہیں بولنا ہے۔ یا تو میں اسے لکھ ڈالوں، جس پر مجھے افسوس رہے گا۔

O

14 آگسٹ

میں جاگتے ہی بستر سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ میں نے کھڑکی سے دیکھا، اس امید سے کہ وہ آدمی دوبارہ وہاں ہوگا۔ تاکہ گیبرئل بھی اسے دیکھ سکے۔ لیکن اس کا کوئی نام ونشان نہیں تھا۔ تو میں نے خود کو اور بھی بیوقوف محسوس کیا۔

میں نے آج دوپہر گرمی کے باوجود بھی سیر کے لیے جانے کا فیصلہ کیا۔ میں عمارتوں، سڑکوں اور دوسرے لوگوں سے دور پارک میں اپنے خیالات کے ساتھ تنہا رہنا چاہتی تھی۔ میں راستے کے دونوں طرف پھیلی ہوئی سورج کی تپش سے گزرتے ہوئے پارلیمنٹ ہل تک چلی گئی۔ مجھے ایک بینچ ملی جو خالی تھی، اور میں بیٹھ گئی۔ میں نے دور سے چمکتے لندن کو دیکھا۔

جب میں وہاں تھی، میں کسی چیز کے لیے پورا وقت پر جوش تھی۔ میں اپنے کندھے کو دیکھتی رہی۔ لیکن کچھ نظر نہیں آیا۔ لیکن کوئی نہ کوئی وہاں تھا۔ ہر وقت۔ میں اسے محسوس کر سکتی تھی۔ مجھ پر نظر رکھی جا رہی تھی۔

واپسی پر میں تالاب کے پاس سے گزری۔ میں نے اوپر دیکھا۔ اور وہ وہاں تھا۔ وہ آدمی۔ وہ دوسری طرف پانی کے اس پار کھڑا تھا، اتنا دور کہ صاف نظر نہیں آ رہا تھا، لیکن وہ وہی تھا۔ میں جانتی تھی کہ یہ وہی ہے۔ وہ بالکل ساکت کھڑا تھا۔ بے حرکت، اور مجھے گھور رہا تھا۔

میں نے خوف کی ایک ٹھنڈی کپکپی محسوس کی۔ میں نے جبلت سے کام کیا:

"جین فیلکس؟" میں چلائی۔ "کیا یہ تم ہو؟ یہ سب بند کرو۔ میرا پیچھا کرنا چھوڑ دو!"

اس نے کوئی حرکت نہیں کی۔ میں نے جتنی تیزی سے ہو سکتا تھا، حرکت کی۔ میں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا، فون نکالا، اور اس کی تصویر کھینچی۔ اس سے کیا فائدہ ہوگا، مجھے اندازہ نہیں ہے۔ پھر میں نے مڑ کر تالاب کے آخری سرے تک تیزی سے چلنا شروع کر دیا، جب تک میں

مرکزی راستے تک نہ پہنچی، میں نے پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔ مجھے ڈر تھا کہ وہ میرے پیچھے ہوگا۔

میں نے مڑ کر دیکھا، وہ نہیں تھا۔

مجھے امید ہے کہ یہ جین فیلکس نہیں ہے۔ واقعی بھی۔

جب میں گھر پہنچی تو بہت گھبرائی ہوئی تھی۔ میں نے پردہ کھینچا اور لائٹس بند کر دیں۔ میں نے کھڑکی سے باہر جھانکا۔ وہ وہاں تھا:

وہ آدمی سڑک پر کھڑا مجھے گھور رہا تھا۔ میں جم گئی۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ کیا کرنا چاہیے۔

جب کسی نے میرا نام پکارا تو میں تقریباً چونک گئی:

"ایلیشیا؟ ایلیشیا، کیا تم وہاں ہو؟"

وہ باربی ہیل مین تھی، پڑوس کی خوفناک عورت۔ میں کھڑکی چھوڑ کر پچھلے دروازے پر گئی اور اسے کھولا۔ باربی دروازے سے اندر آئی۔ اس نے ہاتھ میں شراب کی بوتل پکڑی ہوئی تھی۔

"ہیلو، ہنی۔ میں نے دیکھا کہ تم اسٹوڈیو میں نہیں تھی۔ میں حیران تھی کہ تم کہاں ہو؟"

"میں باہر تھی، ابھی واپس آئی ہوں۔"

"ابھی پینے کا وقت ہے۔" اس نے یہ بات بچوں جیسی آواز میں کہی جیسے وہ کبھی کبھی بولتی ہے۔ جس سے مجھے بیزاری ہوتی ہے۔

"دراصل، مجھے کام کرنا ہے۔"

"بس جلدی میں پی لیتے ہیں۔ اور پھر مجھے بھی کہیں جانا ہے۔ میں نے آج رات اپنی اطالوی کلاس کے لیے حاضر ہونا ہے۔ ٹھیک ہے؟"

جواب کا انتظار کیے بغیر وہ اندر چلی آئی، اس نے باورچی خانے میں اندھیرا ہونے کے بارے میں کچھ کہا اور مجھ سے پوچھے بغیر پردے کھولنے لگی۔ میں اسے روکنے ہی والی تھی، لیکن جب میں نے باہر دیکھا تو سڑک پر کوئی نہیں تھا۔ آدمی جا چکا تھا۔

مجھے نہیں معلوم کہ میں نے باربی کو اس کے بارے میں کیوں بتایا۔ میں اسے پسند نہیں کرتی یا اس پر بھروسہ نہیں کرتی۔ لیکن میں ڈر گئی تھی، مجھے لگتا ہے، اور مجھے کسی سے بات کرنے کی ضرورت تھی، اور وہ آگئی تھی۔ ہم نے ایک ڈرنک لی، جو غیر مشابہ تھی، اور میں رونے لگی۔ باربی نے ایک بار خاموشی سے مجھے بڑی آنکھوں سے دیکھا۔ میرے رونے کے بعد، اس نے اپنی

شراب کی بوتل نیچے رکھی اور کہا،"اس کا مطلب تمہیں اور مضبوط ہونے کی ضرورت ہے۔"اس نے وہسکی کے دو اور گلاس بھرے۔

"پیو،"اس نے ایک گلاس مجھے دیا۔"تمہیں اس کی ضرورت ہے۔"

وہ ٹھیک تھی۔ مجھے اس کی ضرورت تھی۔ میں نے اسے جلدی سے ختم کیا، جس سے مجھے تکلیف ہوئی۔ اب جبکہ بار بی بول رہی تھی اور میری سننے کی باری تھی۔ اس نے کہا، وہ مجھے ڈرانا نہیں چاہتی تھی، لیکن یہ اچھا نہیں لگتا۔"میں نے دس لاکھ مرتبہ ٹی وی شوز میں ایسے دیکھا ہے۔ وہ اپنے کسی مقصد کے لیے پہلے تمہارے گھر کا جائزہ لے رہا ہے، ٹھیک ہے۔"

"تمہیں لگتا ہے کہ وہ چور ہے؟"

بار بی نے کندھے اچکائے۔"یا کوئی زنا کار (Rapist)۔ کیا فرق پڑتا ہے؟ یہ جیسی بھی ہے، بری خبر ہے۔"

میں ہنسی۔ میں نے خوشی محسوس کی کہ کوئی میری بات کو سنجیدگی سے لے رہا ہے۔ چاہے وہ بار بی ہی کیوں نہ ہو۔ میں نے اسے اپنے فون پر تصویر دکھائی، لیکن وہ متاثر نہیں ہوئی۔

"مجھے بھیج دینا تاکہ میں اپنا چشمہ لگا کر اسے دیکھ سکوں۔ تصویر مجھے دھندلی سی لگتی ہے۔ مجھے بتاؤ، کیا تم نے ابھی تک اپنے شوہر سے اس کا ذکر کیا ہے؟"

میں نے جھوٹ بولنے کا فیصلہ کیا۔"نہیں۔ ابھی تک نہیں۔"

بار بی نے ایک مضحکہ خیز شکل بنائی۔"کیوں نہیں؟"

"میں نہیں جانتی، مجھے لگتا ہے کہ گیبرئل کو لگے گا ہے کہ میں مبالغہ آرائی کر رہی ہوں۔ یا اس کا تصور کر رہی ہوں۔"

"کیا تم سچ میں اس کا تصور کر رہی ہو؟"

"نہیں۔"

بار بی خوش دکھائی دے رہی تھی۔"اگر گیبرئل تمہاری سنجیدگی کو نہیں سمجھتا تو ہم مل کر پولیس کے پاس جائیں گے۔ تم اور میں۔ میں ان کو قائل کر سکتی ہوں، مجھ پر یقین کرو۔"

"شکریہ، لیکن مجھے یقین ہے کہ اس کی ضرورت نہیں ہوگی۔"

"یہ بہت ہی ضروری ہے۔ اس بات کو سنجیدگی سے لو، ہنی۔ مجھ سے وعدہ کرو کہ جب وہ دوبارہ نظر آئے گا تو تم گیبرئل کو بتاؤ گی؟"

میں نے سر ہلایا۔لیکن میں نے گیبرئل سے مزید کچھ نہ کہنے کا فیصلہ کیا۔ بتانے کو کچھ نہیں تھا۔ میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے کہ وہ شخص میرا پیچھا کر رہا تھا یا مجھے دیکھ رہا تھا۔ باربی ٹھیک تھی، تصویر کچھ بھی ثابت نہیں کرتی۔

یہ سب میرے تصور میں تھا۔ یہی بات گیبرئل کہے گا۔ بہتر ہے کہ اسے کچھ بھی نہ بتایا جائے، وہ دوبارہ پریشان ہو جائے گا۔ میں اسے پریشان نہیں کرنا چاہتی۔

میں یہ بات بھول جاؤں گی۔

O

4:00 صبح

یہ ایک بری رات رہی ہے۔

گیبرئل تقریباً دس بجے تھکا ہوا گھر لوٹا تھا۔ اس کا دن بہت طویل تھا اور وہ جلد سونا چاہتا تھا۔ میں نے بھی سونے کی کوشش کی، لیکن نیند نہیں آئی۔

پھر چند گھنٹے پہلے میں نے ایک شور سنا جو باغ سے آ رہا تھا۔ میں اٹھ کر پچھلی کھڑکی کی طرف گئی۔ میں نے باہر دیکھا۔ میں کسی کو نہیں دیکھ سکتی تھی، لیکن مجھے محسوس ہوا کہ کسی کی مجھ پر نظر ہے۔ سائے میں کھڑا کوئی آدمی مجھے دیکھ رہا تھا۔

میں خود کو کھڑکی سے دور کرنے میں کامیاب ہو گئی اور بیڈروم کی طرف بھاگی۔ میں نے گیبرئل کو جگایا۔

"آدمی باہر ہے......" میں نے کہا، "وہ گھر کے باہر کھڑا ہے۔"

گیبرئل نہیں جانتا تھا کہ میں کس کے بارے میں بات کر رہی ہوں۔ جب وہ سمجھ گیا تو اسے غصہ آنے لگا۔ "مسیح کی خاطر۔ اسے چھوڑ دو اور مجھے آرام کرنے دو۔ مجھے تین گھنٹوں میں کام پر پہنچنا ہے۔ میں یہ گھٹیا کھیل نہیں کھیلنا چاہتا۔"

"یہ کوئی کھیل نہیں ہے۔ آؤ اور دیکھو...... پلیز۔"

ہم کھڑکی کے پاس گئے۔

اور ظاہر ہے، وہ آدمی وہاں نہیں تھا۔ وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔

میں چاہتی تھی کہ گیبرئل باہر جائے اور دیکھے، لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔ وہ ناراض ہو کر واپس چلا گیا۔ میں نے اس سے اخذ کرنے کی کوشش کی، لیکن اس نے کہا کہ وہ مجھ سے بات

نہیں کر رہا، اور اسپیئر روم میں سو گیا۔

میں واپس بستر پر نہیں گئی۔ میں تب سے یہاں بیٹھی ہوں، انتظار کر رہی ہوں، سن رہی ہوں، کسی بھی آواز پر ہوشیار ہو رہی ہوں، کھڑکیوں کو دیکھ رہی ہوں۔ ابھی تک اس کا کوئی نشان نہیں ہے۔

صرف چند گھنٹے باقی ہیں۔ جلد ہی روشنی پھیل جائے گی۔

○

15 آگسٹ

گیبرئل شوٹنگ پر جانے کے لیے تیار ہوا اور نیچے آیا۔ جب اس نے مجھے کھڑکی سے دیکھا تو محسوس کیا کہ میں ساری رات جاگی ہوں۔ وہ خاموش ہو گیا اور عجیب طریقے سے پیش آنے لگا۔

"ایلیشیا، بیٹھو۔ ہمیں بات کرنے کی ضرورت ہے۔"

"جی ہاں، ہمیں بات کرنے کی ضرورت ہے۔ اس حقیقت کے بارے میں جس پر آپ مجھ پر یقین نہیں کرتے۔"

"مجھے یقین ہے کہ تم بھی میری بات پر یقین کرو گی۔"

"یہ وہ بات نہیں ہے۔ میں بے وقوف نہیں ہوں۔"

"میں نے کبھی نہیں کہا کہ تم بیوقوف ہو۔"

"پھر تم کیا کہنا چاہتے ہو؟"

میں نے سوچا کہ ہم لڑنے والے ہیں، اس لیے گیبرئل نے جو کہا میں حیران رہ گئی۔ وہ سرگوشی میں بولا۔ میں اسے بمشکل سن سکی تھی۔ اس نے کہا:

"میں چاہتا ہوں کہ تم کسی سے بات کرو۔ پلیز۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟ پولیس والے سے؟"

"نہیں،" گیبرئل نے غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "پولیس والے سے نہیں۔"

میں سمجھ گئی کہ اس کا کیا مطلب ہے، وہ کیا کہہ رہا ہے۔ لیکن مجھے اس کی بات سننے کی ضرورت تھی۔ میں چاہتی تھی کہ وہ اس کو ہجے کرے۔ "پھر کون؟"

"ڈاکٹر سے۔"

"میں کسی ڈاکٹر کو نہیں دکھاؤں گی، گیبرئل۔"

"تم کو میرے لئے ایسا کرنے کی ضرورت ہے۔تم اور میں ایک سمجھوتا کرتے ہیں۔" اس نے دوبارہ کہا: "مجھے تم سے سمجھوتا کرنے کی ضرورت ہے۔"

"میں تمہارا مطلب نہیں سمجھی۔ سمجھوتا کیسا؟ میں ٹھیک ہوں۔"

"نہیں تم ٹھیک نہیں ہو۔نہیں ہو!"

وہ بہت تھکا ہوا اور بہت پریشان لگ رہا تھا۔ میں اسے تسکین دینا چاہتی تھی۔ میں اسے تسلی دینا چاہتی تھی۔ "ٹھیک ہے ڈیئر،" میں نے کہا۔ "سب ٹھیک ہو جائے گا، آپ دیکھنا۔"

گیبرئل نے سر ہلایا، جیسے اسے میری بات پر یقین نہ ہو۔ "میں ڈاکٹر ویسٹ سے ملاقات کرنے جا رہا ہوں، اور کوشش کرتا ہوں کہ وہ تم کو جتنی جلدی ہو سکے دیکھ لے۔ ممکن ہے تو آج ہی۔" اس نے جھجک کر میری طرف دیکھا۔ "ٹھیک ہے؟"

گیبرئل نے میرا ہاتھ تھامنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ میں اسے تھپڑ مار کر نوچنا چاہتی تھی۔ میں اسے کاٹنا چاہتی تھی، یا میز پر مار کر چیخنا چاہتی تھی، "تم کو لگتا ہے کہ میں پاگل ہوں، لیکن میں پاگل نہیں ہوں۔نہیں ہوں میں پاگل! نہیں ہوں، نہیں ہوں!"

لیکن میں نے ان میں سے کوئی کام نہیں کیا۔ اس کے بجائے میں نے سر ہلایا اور گیبرئل کا ہاتھ پکڑ کر تھام لیا۔

"ٹھیک ہے، ڈارلنگ،" میں نے کہا۔ "جیسا تم چاہو۔"

○

16 آگسٹ

میں آج ڈاکٹر ویسٹ سے ملنے گئی۔نا چاہتے ہوئے بھی میں چلی گئی۔

میں اس سے نفرت کرتی ہوں، میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ میں اس سے اور اس کے تنگ گھر سے نفرت کرتی ہوں۔ میں اس عجیب، چھوٹے کمرے میں بیٹھے، اس کے کتے کے بھونکنے کی آواز سنتی ہوں۔ اس نے کبھی بھونکنا بند نہیں کیا، جب تک میں وہاں تھی۔ میں نے اسے چپ کروانے کے لیے چیخنا چاہا، اور میں سوچتی رہی کہ ڈاکٹر ویسٹ اس کے بارے میں کچھ کہیں گا، لیکن اس نے ایسا برتاؤ کیا جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو۔شاید وہ نہیں کہہ سکا۔ اور میں جو کچھ بول رہی تھی، وہ سن نہیں رہا تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ کیا ہوا ہے۔ میں نے اسے اس آدمی کے بارے

میں بتایا جو گھر کو دیکھ رہا تھا، اور یہ بھی کہ میں نے اسے پارک میں اپنے پیچھے آتے ہوئے دیکھا تھا۔ میں نے یہ سب بتایا، لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ بس اپنی اس چھوٹی سی مسکراہٹ کے ساتھ وہیں بت بنا رہا۔ اس نے مجھے ایسے دیکھا جیسے میں کوئی کیڑا یا کچھ اور ہوں۔ میں جانتی ہوں کہ وہ گیبرئل کا دوست ہے، لیکن میں یہ سمجھ نہیں پائی کہ وہ دوست کیسے ہو سکتے تھے۔ گیبرئل بہت پرجوش ہے، اور جبکہ ڈاکٹر ویسٹ کی طبیعت اس کے متضاد تھی۔ کسی ڈاکٹر کے بارے میں ایسا کہنا عجیب بات ہے، لیکن اس میں کوئی بھی رحم دلی نہیں تھی۔

جب میں نے اسے اس آدمی کے بارے میں بتایا، تو اس نے بولنا ہی بند کر دیا۔ مسلسل خاموشی تھی۔ نیچے کتے کی بس ایک ہی آواز تھی۔ میں نے ذہنی طور پر بھونکنے کی آوازوں سے بچنے کے لیے خیال کو دوسری طرف مائل کر دیا۔ مجھے حیرت ہوئی جب ڈاکٹر ویسٹ نے سچ مچ بات کی۔

"اس سے پہلے بھی تم یہاں آئی ہو ایلیشیا۔ کیا تم نہیں آئی؟"

میں نے خالی نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔ مجھے یقین نہیں تھا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ "کیا میں یہاں پہلے بھی آئی ہوں؟"

اس نے سر ہلایا۔ "جی ہاں۔ تم آئی ہو۔"

"میں جانتا ہوں کہ تم کو لگتا ہے کہ میں ایسا سوچ رہا ہوں۔ میں سوچ نہیں رہا ہوں۔ یہ حقیقت ہے۔"

"تم نے پچھلی بار بھی یہی باتیں کہیں تھیں۔ تم کو یاد ہے؟ تم کو پتا ہے کہ کیا ہوا تھا؟"

میں نے جواب نہیں دیا۔ میں اس سے کوئی اتفاق نہیں کرنا چاہتی تھی۔ میں ایک نافرمان بچے کی طرح وہیں بیٹھی، اس کی طرف دیکھتی رہی۔

ڈاکٹر ویسٹ نے جواب کا انتظار نہیں کیا۔ وہ بات کرتا رہا، مجھے یاد دلاتا رہا کہ میرے باپ کے مرنے کے بعد کیا ہوا، مجھے جس ٹوٹ پھوٹ کا سامنا کرنا پڑا، وہ بے وقوفانہ الزامات جو میں نے لگائے۔ وہ عقیدہ، جس طرح مجھے دیکھا جا رہا تھا، میرا پیچھا کیا جا رہا تھا، وغیرہ۔ "تو، تم نے دیکھا، تم پہلے بھی یہاں آ چکی ہو؟"

"لیکن وہ مختلف تھا، وہ صرف ایک گمان تھا۔ تب میں نے حقیقت میں کبھی کسی کو نہیں دیکھا تھا۔ لیکن اس بار میں نے اسے دیکھا ہے۔"

"اور تم نے کس کو دیکھا؟"

"میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا۔ ایک آدمی۔"

"اس کے وصف بیان کرو۔"

میں ہچکچائی۔ "میں نہیں کر سکتی۔"

"کیوں نہیں؟"

"میں اسے واضح طور پر نہیں دیکھ سکی۔ میں نے تم سے کہا ہے۔ وہ بہت دور تھا۔"

"میں سمجھ گیا، ٹھیک ہے۔"

"اس کی شکل نظر نہیں آ رہی تھی۔ اس نے ٹوپی پہن رکھی تھی۔ اور دھوپ والا چشمہ۔"

"اس موسم میں بہت سے لوگ دھوپ کے چشمے پہنتے ہیں، اور ٹوپیاں بھی۔ کیا ان کی شکلیں نظر نہیں آتی؟"

میری طبیعت بگڑنے لگی۔ "میں جانتی ہوں کہ تم کیا کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔"

"اور وہ کیا ہے؟"

"تم یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہو کہ میں دوبارہ پاگل ہو رہی ہوں۔ جیسے بابا کے مرنے کے بعد ہوئی تھی۔"

"کیا تمہارے خیال میں ایسا ہی ہو رہا ہے؟"

"نہیں۔ میں اس وقت بیمار تھی۔ اس بار میں بیمار نہیں ہوں۔ میرے ساتھ کوئی معاملہ نہیں ہے۔ اس حقیقت کے علاوہ کہ کوئی میری جاسوسی کر رہا ہے اور تم مجھ پر یقین نہیں کرتے!"

ڈاکٹر ویسٹ نے سر ہلایا، لیکن کہا کچھ نہیں۔ اس نے اپنی نوٹ بک میں ایک دو چیزیں لکھ دیں۔

"تم کو دوبارا دواؤں پر لانا پڑے گا۔ احتیاط کے طور پر۔ ہمیں اس مرض کو ہاتھ سے نکلنے نہیں دینا چاہتے۔"

میں نے سر ہلایا۔ "میں کوئی گولیاں نہیں لے رہی۔"

"میں سمجھ گیا۔ ٹھیک ہے، اگر تم دوا سے انکار کرتی ہو، تو اس کے نتائج سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔"

"کیا نتائج؟ کیا تم مجھے دھمکی دے رہے ہو؟"

"اس کا مجھ سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ میں تمہارے شوہر کی بات کر رہا ہوں۔ تمہارے خیال میں گیبرئل کن مشکلات سے گذرا تھا جب پچھلی بار تم بیمار ہوئی تھیں؟"

میں نے تصور کیا کہ گیبرئل نیچے کھڑا ہے، اور کمرے میں بھونکتے ہوئے کتے کے ساتھ میرا انتظار کر رہا ہے۔"...میں نہیں جانتی۔ تم اس سے کیوں نہیں پوچھ لیتے؟"

"کیا تم چاہتی ہو کہ وہ دوبارہ ان کٹھنائیوں سے گزرے؟ کیا تم کو لگتا ہے کہ اس کی کوئی حد ہے جہاں تک وہ جا سکتا ہے؟"

"تم کیا کہ رہے ہو؟ کیا میں گیبرئل کو کھو دوں گی؟ تم یہی سوچ رہے ہو؟"

ایسا کہتے ہوئے بھی میں نے خود کو بیمار محسوس کیا۔ اسے کھو دینے کا خیال۔ میں برداشت نہیں کر سکی۔ میں اس کی سلامتی کے لیے کچھ بھی کر دوں گی۔ یہاں تک کہ دکھاوا بھی کر دوں گی کہ میں پاگل ہوں، جب کہ میں جانتی ہوں کہ میں نہیں ہوں۔ تو میں نے قبول کر لیا۔ میں نے ڈاکٹر ویسٹ کے ساتھ 'ایماندار' ہونے پر اتفاق کیا کہ میں کیا سوچ رہی ہوں اور کیا محسوس کر رہی ہوں، اور اگر مجھے کوئی آوازیں سنائی دیں تو اسے بتاؤں گی۔ میں نے وہ گولیاں لینے کا وعدہ کیا جو اس نے مجھے دی تھیں، اور یہ بھی کہ میں دو ہفتوں میں چیک اپ کے لیے واپس آؤں گی۔

ڈاکٹر ویسٹ خوش نظر آیا۔ اس نے کہا کہ اب ہم نیچے جا سکتے ہیں اور گیبرئل سے مل سکتے ہیں۔ جب وہ میرے سامنے نیچے گیا تو میں نے سوچا کہ اسے سیڑھیوں سے نیچے گرا دوں۔ کاش میں کر سکتی۔

گیبرئل گھر جاتے راستے میں زیادہ خوش دکھائی دے رہا تھا۔ گاڑی چلاتے ہوئے وہ میری طرف دیکھتا رہا اور مسکراتا رہا۔ "بہت اچھا۔ مجھے تم پر فخر ہے۔ ہمارے دکھ دور ہوتے جا رہے ہیں، تم دیکھنا۔"

میں نے سر ہلایا لیکن کچھ نہیں کہا۔ کیونکہ یہ بکواس تھی۔ دکھ 'ہم' سے دور نہیں ہونگے۔ اور مجھے اکیلے ہی ان سے نمٹنا پڑے گا۔

کسی کو بتانا بھی غلطی تھی۔ کل میں باربی سے کہوں گی کہ وہ اس بات کو بھول جائے۔ میں بھی اس بات کو بھول چکی ہوں، اور میں اس کے بارے میں دوبارہ بات نہیں کرنا چاہتی۔ وہ سوچے گی کہ میں عجیب ہوں اور وہ ناراض ہو جائے گی، کیونکہ میں اس کے ساتھ اس پر بات نہیں کروں گی، اور اس کے ساتھ ٹھیک سے پیش آؤں گی تو وہ جلد ہی اس کے بارے میں

سب بھول جائے گی۔ جہاں تک گیبرئل کا تعلق ہے، میں اس کے دماغ کو ٹھنڈا رکھوں گی۔ میں ایسا کام کرنے جارہی ہوں جیسے سب کچھ معمول پر آ گیا ہو۔ میں شاندار کارکردگی پیش کروں گی۔ میں اس بات کو ایک سیکنڈ کے لیے بھی اپنے دماغ سے پھسلنے نہیں دوں گی۔

راستے میں واپسی پر ہم فارمیسی گئے اور گیبرئل نے میری دوائی لی۔ ایک بار جب ہم دوبارہ گھر گئے تو ہم باورچی خانے میں چلے گئے۔

اس نے مجھے ایک گلاس پانی کے ساتھ پیلی گولیاں دیں۔ "یہ ابھی لے لو۔"

"میں بچی نہیں ہوں۔ تمہیں انہیں میرے ہاتھ میں دینے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"میں جانتا ہوں تم بچی نہیں ہو۔ میں صرف اس بات کو یقینی بنانا چاہتا ہوں کہ تم انہیں کھاؤ گی، پھینک نہیں دو گی۔"

"میں کھاتی ہوں۔"

"تو جلدی سے کھاؤ۔"

گیبرئل نے مجھے گولیاں منہ میں ڈالتے اور پانی کے گھونٹ بھرتے دیکھا۔

"تم بہت اچھی لڑکی ہو۔" اس نے کہا، اور میرے گال کو چوما۔ وہ کمرے سے نکل گیا۔

جس لمحے گیبرئل مڑا، میں نے گولیاں تھوک دیں۔ میں نے انہیں سنک میں تھوک دیا اور پانی میں بہادیا۔ میں کوئی دوا نہیں لے رہی ہوں۔ ڈاکٹر ویسٹ نے مجھے پچھلی بار جو دوائیاں دی تھیں وہ تقریباً مجھے پاگل بنا چکی تھیں۔ اور میں دوبارہ یہ خطرہ مول لینے نہیں جارہی ہوں۔

مجھے اب عقل کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ مجھے تیار رہنے کی ضرورت ہے۔

O

17 آگست

میں نے اس ڈائری کو چھپانا شروع کر دیا ہے۔ اسپیئر بیڈروم میں ایک ڈھیلا فلور بورڈ ہے۔ میں اسے فلور بورڈ کے نیچے نظروں سے دور رکھ رہی ہوں۔ میں اصل میں اس ڈائری کے ساتھ کوئی بھی بے ایمانی نہیں کرنا چاہتی۔ اسے ادھر ادھر چھوڑ دینا غیر محفوظ ہے۔ میں تصور کرتی ہوں کہ گیبرئل ڈائری کو ادھر اُدھر تلاش کر رہا ہے، اسے پڑھنے کے لیے بے تاب ہو رہا ہے، اور پھر اسے کھول کر پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ اگر اسے پتہ چلا کہ میں دوائی نہیں لے رہی ہوں، تو وہ

دھوکہ دہی محسوس کرے گا، اسے بہت چوٹ لگی گی، اور میں وہ برداشت نہیں کرسکتی۔

خدا کا شکر ہے کہ میرے پاس یہ ڈائری لکھنے کے لیے موجود ہے۔ یہ مجھے ہوش وحواس میں رکھتی ہے۔ کوئی اور نہیں ہے جس سے میں بات کرسکوں۔

○

21 آگسٹ

میں تین دن سے باہر نہیں گئی۔ میں گیبرئل کے سامنے یہ بہانہ کر رہی ہوں کہ میں دوپہر کو چہل قدمی لیے جا رہی ہوں جب وہ باہر ہوتا ہے، لیکن یہ سچ نہیں ہے۔

باہر جانے کا خیال مجھے خوفزدہ کر دیتا ہے۔ میں بھی بے نقاب ہو جاؤں گی۔ کم از کم یہاں، گھر میں، میں جانتی ہوں کہ میں محفوظ ہوں۔ میں کھڑکی کے پاس بیٹھ کر راہگیروں کو دیکھ سکتی ہوں۔ میں ہر اس چہرے کا جائزہ لے رہی ہوں جو اس آدمی کے چہرے سے ملتا ہے۔ لیکن مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیسا دکھتا ہے، یہی مسئلہ ہے۔ وہ اپنا بھیس بدل کر میرے سامنے گھوم سکتا ہے، جس پر کسی کا بھی دھیان نہیں جا سکتا۔

یہ ایک تشویشناک سوچ ہے۔

○

22 آگسٹ

ابھی تک اس کا کوئی سراغ نہیں ہے۔ لیکن مجھے توجہ نہیں کھونی چاہیے۔ یہ صرف وقت کی بات ہے۔ جلد یا بدیر وہ واپس آجائے گا۔ مجھے تیار رہنے کی ضرورت ہے۔ مجھے قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔

میں آج صبح اٹھی تو مجھے گیبرئل کی بندوق یاد آئی۔ میں اسے اسپیئر روم سے منتقل کرنے جا رہی ہوں۔ میں اسے نیچے رکھوں گی جہاں میں اسے آسانی سے اٹھا سکتی ہوں۔ میں اسے کھڑکی کے پاس باورچی خانے کی الماری میں رکھ دوں گی۔ جیسے اگر مجھے اس کی ضرورت ہو تو یہ وہاں موجود ہو۔

میں جانتی ہوں کہ یہ پاگل پن ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس سے کچھ نہیں ملے گا۔ مجھے امید ہے کہ میں اس آدمی کو دوبارہ کبھی نہیں دیکھوں گی۔

لیکن مجھے ایک خوفناک احساس ہے کہ میں اسے دیکھوں گی۔

وہ کدھر ہے؟ وہ یہاں کیوں نہیں آیا؟ کیا وہ میری چوکسی کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ مجھے کھڑکی پر محتاط رہنا چاہیے۔

انتظار کرتے رہنا چاہیے۔

دیکھتے رہنا چاہیے۔

○

23 آگسٹ

میں سوچنا شروع کر رہی ہوں کہ میں نے پورے معاملے کا تصور کیا ہے۔ شاید میں نے کیا بھی ہو۔

گیبرئل مجھ سے پوچھتا رہتا ہے کہ میں کیسا محسوس کر رہی ہوں۔ اگر میں ٹھیک ہوں۔ میں بتا سکتی ہوں کہ وہ پریشان ہے، میرے اصرار کے باوجود بھی کہ میں ٹھیک ہوں۔ میری اداکاری اب اسے قائل نہیں کرتی۔ مجھے مزید کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ میں سارا دن کام پر توجہ مرکوز کرنے کا بہانہ کرتی ہوں، جبکہ درحقیقت میں دماغ سے کام نہیں کر سکتی تھی۔ میں نے اس سے کوئی تعلق کھو دیا ہے، جیسے پینٹنگز کو ختم کرنے کا کوئی محرک۔ جیسا کہ میں یہ لکھ رہی ہوں، میں ایمانداری سے یہ نہیں کہہ سکتی کہ مجھے لگتا ہے کہ میں دوبارہ پینٹ کر پاؤں گی، جب تک کہ میں ان چیزوں سے جان نہیں چھڑا لیتی۔

میں اس بارے میں بہانہ بنا رہی ہوں کہ میں باہر کیوں نہیں جانا چاہتی، لیکن گیبرئل نے آج رات مجھے بتایا کہ میرے پاس کوئی چارہ نہیں ہے۔ میکس نے ہمیں باہر کھانے کے لیے بلایا ہے۔

میں میکس کو دیکھنے سے بدتر کچھ نہیں سوچ سکتی۔ میں نے گیبرئل سے یہ کہہ کر پروگرام منسوخ کرنے کی کوشش کی کہ مجھے کام کرنے کی ضرورت ہے، لیکن اس نے مجھے بتایا کہ میرا وہاں ہونا ضروری ہے۔ اس نے اصرار کیا اور میرے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔ میں نے ہار مان لی اور ہاں کہہ دی۔

میں آج رات کے بارے میں سارا دن پریشان رہی ہوں۔ کیونکہ جیسے ہی میرا ذہن

اس بات پر سوچنا شروع ہوا۔ سب کچھ اپنی جگہ پر گرتا دکھائی دیا۔ ہر بات سمجھ میں آنے لگی۔ مجھے نہیں معلوم کہ میں نے اس کے بارے میں پہلے کیوں نہیں سوچا۔ یہ بہت واضح تھا۔

میں اب سمجھ گئی۔ آدمی۔ جو مجھے دیکھتا ہے۔ جین فیلکس نہیں ہے۔ جین فیلکس اس قسم کا کام کرنے کے لیے اتنا شدت پسند یا مکار نہیں ہے۔ بھلا اور کون مجھے ستانا، ڈرانا یا سزا دینا چاہتا ہے۔

میکس۔

یقیناً یہ میکس ہے۔ یہ میکس ہی ہو سکتا ہے۔ وہ مجھے پاگل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

میں اس سے خوفزدہ ہوں، لیکن مجھے کسی نہ کسی طرح ہمت کرنی چاہیے۔ میں آج رات ایسا کرنے جا رہی ہوں۔

میں اس کا سامنا کرنے جا رہی ہوں۔

○

24 آگسٹ

گھر کے اندر اتنا عرصہ رہنے کے بعد کل رات باہر جانا عجیب اور قدرے خوفناک محسوس ہوا۔

باہر کی دنیا بہت بڑی محسوس ہوئی۔ میرے ارد گرد ایک خالی جگہ اور اوپر بڑا آسمان۔ میں نے خود کو بہت چھوٹا محسوس کیا اور گیبرئل کا ساتھ دینے کے لیے اس کے بازو کو تھام لیا۔

اگرچہ ہم اپنے پرانے پسندیدہ آگسٹوز ریسٹورنٹ پر گئے، پھر بھی میں نے خود کو محفوظ محسوس نہیں کیا۔ ریسٹورنٹ آرام دہ یا مانوس محسوس نہیں ہوا جیسا کہ پہلے ہوا کرتا تھا۔ ریسٹورنٹ کسی نہ کسی طرح مختلف لگ رہا تھا۔ اور اس سے مختلف بو آ رہی تھی۔ وہاں کچھ جلنے کی بو آ رہی تھی۔ میں نے گیبرئل سے پوچھا کہ کیا باورچی خانے میں کسی چیز کو آگ لگی ہے، لیکن اس نے کہا کہ جس کا میں تصور کر رہی ہوں، وہ ایسا کچھ بھی سونگھ نہیں سکتا۔

"سب کچھ ٹھیک ہے،" اس نے کہا۔ "بس پرسکون ہو جاؤ۔"

"میں پرسکون ہوں۔ کیا میں پرسکون نہیں لگ رہی ہوں؟"

گیبرئل نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے سختی سے اپنا جبڑا بند کر دیا، جس طرح سے وہ ناراض ہوتا ہے۔ ہم بیٹھ گئے اور خاموشی سے میکس کا انتظار کرنے لگے۔

میکس اپنی ریسپشنسٹ کو ڈنر پر لے آیا۔اس کو تانیا کہہ کر بلاتے ہیں۔ بظاہر انہوں نے ڈیٹنگ شروع کر دی ہے۔میکس ایسا برتاؤ کر رہا تھا جیسے وہ تانیا سے شدید متاثر ہو،اس کے دونوں ہاتھ اس کے ہاتھوں کے اوپر تھے،اسے چھو رہے تھے،اسے چوم رہے تھے۔اور وہ ہر وقت مجھے گھورتا رہا۔کیا اس نے سوچا کہ میں حسد کروں گی؟ وہ خوفناک ہے۔وہ مجھے بیمار کر دیگا۔

تانیا نے محسوس کیا کہ کچھ ہو رہا ہے۔اس نے میکس کو ایک دو بار مجھے گھورتے ہوئے دیکھ لیا۔ مجھے تانیا کو اس کے بارے میں خبردار کرنا چاہئے۔اسے بتا دینا چاہیے کہ وہ کہاں پھنس رہی ہے۔شاید میں اسے بتاؤں گی،لیکن ابھی نہیں۔میرے پاس اس وقت دوسری ترجیحات ہیں۔

میکس نے کہا کہ وہ باتھ روم جا رہا ہے۔میں نے ایک لمحہ انتظار کیا اور پھر اپنے موقع سے فائدہ اٹھایا۔میں نے کہا کہ مجھے بھی باتھ روم جانے کی ضرورت ہے۔میں میز چھوڑ کر اس کے پیچھے چلی گئی۔

میں میکس سے کونے میں ٹکرائی اور اس کا بازو پکڑ لیا۔میں نے اسے سختی سے پکڑا۔

"یہ سب بند کرو،" میں نے کہا۔"بند کرو!"

میکس پریشان لگ رہا تھا۔"کیا بند کروں؟"

"تم میری جاسوسی کر رہے ہو،میکس۔وہ تم ہو جو مجھے دیکھتا ہے۔میں جانتی ہوں وہ تم ہو۔"

"کیا؟ مجھے نہیں معلوم کہ تم کس کے بارے میں بات کر رہی ہو،ایلیشیا۔"

"مجھ سے جھوٹ مت بولو۔" مجھے اپنی آواز پر قابو پانا مشکل ہو رہا تھا۔میں چیخنا چاہتی تھی۔"میں نے تمہیں دیکھا ہے،ٹھیک ہے؟ میں نے ایک تصویر بھی کھینچی ہے۔تمہاری تصویر!"

میکس ہنسا۔"تم کیا کہہ رہی ہو؟ مجھے چھوڑ دو پاگل کتیا۔"

میں نے اس کے منہ پر تھپڑ مارا۔تیز۔

اور پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو تانیا وہیں کھڑی تھی۔ایسا لگ رہا تھا کہ اس نے بھی تھپڑ کھائی ہو۔

تانیا نے میکس کو دیکھتے ہوئے میری طرف دیکھا،لیکن کہا کچھ نہیں۔وہ ریسٹورنٹ سے باہر نکل گئی۔

میکس نے میری طرف دیکھا، اور اس سے پہلے کہ وہ اس کا پیچھا کرتا، اس نے ہڑ بڑا کر کہا، "مجھے نہیں معلوم کہ تم کس کے بارے میں بات کر رہی ہو۔ میں تمہاری جاسوسی نہیں کرتا۔ اب میرے راستے سے ہٹ جاؤ۔"

جس طرح اس نے یہ کہا، اتنے غصے، اتنی حقارت سے، میں بتا سکتی تھی کہ میکس سچ بول رہا تھا۔ میں نے اس پر یقین کیا۔ میں اس پر یقین نہیں کرنا چاہتی تھی۔ لیکن میں نے کیا۔

لیکن اگر یہ میکس نہیں ہے..... تو کون ہے؟

O

25 آگسٹ

میں نے ابھی کچھ سنا ہے۔ باہر شور ہے۔ میں نے کھڑکی سے دیکھا۔ اور میں نے کسی کو سائے میں چلتے ہوئے دیکھا۔

یہ وہی آدمی ہے۔ وہ باہر ہے۔

میں نے گیبرئل کو فون کیا لیکن اس نے نہیں اٹھایا۔ کیا میں پولیس کو کال کروں؟ مجھے نہیں معلوم کہ کیا کرنا چاہئے۔ میرا ہاتھ اس قدر کانپ رہا ہے کہ میں بمشکل ہی فون کر سکتی ہوں۔

میں اسے سن سکتی ہوں۔ نیچے۔ وہ کھڑکیوں اور دروازوں پر ہاتھ مار رہا ہے۔ وہ اندر آنے کی کوشش کر رہا ہے۔

مجھے یہاں سے نکلنا ہے۔ مجھے بھاگنے کی ضرورت ہے۔

اوہ میرے خدا۔ میں اسے سن سکتی ہوں۔

وہ اندر ہے۔

وہ گھر کے اندر ہے۔
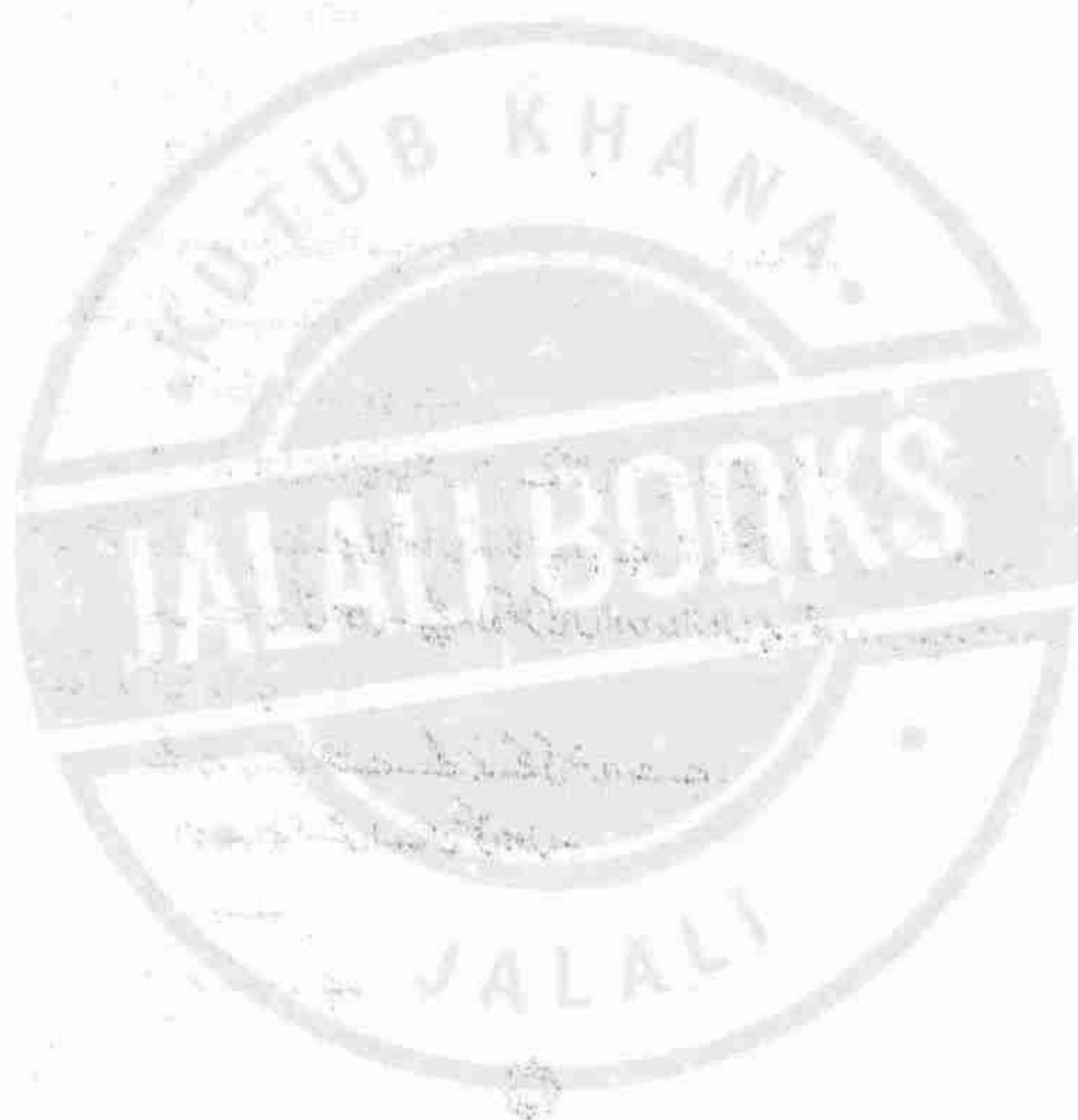
چوتھا حصہ

تھراپی کا مقصد ماضی کو درست کرنا نہیں ہے۔ بلکہ مریض کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ اپنے ماضی کا سامنا کر سکے، اور اس پر رنجیدہ ہو۔

-ایلس ملر

پہلا باب

میں نے ایلیشیا کی ڈائری بند کی اور اسے اپنی ڈیسک پر رکھ دیا۔

میں وہیں ساکن بیٹھا، کھڑکی کے باہر بارش کا شور سنتا رہا۔ میں نے جو کچھ پڑھا، اسے سمجھنے کی کوشش کی۔ واضح طور پر ایلیشیا بیرنسن کا معاملہ میرے خیال سے کہیں زیادہ تھا۔ وہ میرے لیے ایک بند کتاب کی طرح تھی، اب وہ کتاب کھلی تھی اور اس کے مندرجات نے مجھے حیرت میں ڈال دیا تھا۔

میرے پاس بہت سارے سوالات تھے۔ ایلیشیا کو شبہ تھا کہ اسکی چوکسی کی جا رہی ہے۔ کیا اس نے کبھی اس آدمی کی شناخت دریافت کی؟ کیا اس نے کسی کو بتایا؟ مجھے معلوم کرنا تھا۔ جہاں تک میں جانتا تھا، اس نے صرف تین لوگوں پر اعتماد کیا۔ گیبرئل، باربی، اور وہ پراسرار ڈاکٹر ویسٹ۔ کیا وہ وہیں رک گئی، یا اس نے کسی اور کو بھی بتایا؟ ایک اور سوال۔ ڈائری اچانک کیوں ختم ہوگئی؟ کیا اور بھی باتیں تھیں جو کہیں اور لکھی گئیں تھیں؟ یا شاید ایک اور ڈائری ہے جو اس نے مجھے نہیں دی؟ اور میں حیراں ہوں کہ اس نے مجھے اپنی ڈائری کیوں دی؟ اس کا کیا مقصد ہوسکتا ہے؟ وہ یقینی طور پر کچھ بات چیت کر رہی تھی۔ اور یہ تقریبا چونکا دینے والی بے تکلفی تھی۔ کیا یہ نیک نیتی کا اشارہ تھا۔ جو ظاہر کرتا ہے کہ وہ مجھ پر کتنا بھروسہ کرتی ہے؟ یا اس سے بھی زیادہ کوئی بھیانک چیز؟

کچھ اور ہی تھا، مجھے جانچنے کی ضرورت تھی۔ ڈاکٹر ویسٹ۔ وہ ڈاکٹر جس نے ایلیشیا کا علاج کیا تھا۔ وہ ایک اہم کردار اور گواہ تھا جو قتل کے وقت اس کی ذہنی حالت کے بارے میں اہم معلومات فراہم کرسکتا ہے۔ ڈاکٹر ویسٹ نے ایلیشیا کے مقدمے کی گواہی بھی نہیں دی تھی۔ کیوں؟

اس کا ابھی تک کوئی ذکر ہی نہیں ہوا۔ جب تک میں نے اس کا نام اس کی ڈائری میں نہیں دیکھا، ایسا لگتا تھا جیسے وہ موجود ہی نہیں تھا۔ وہ کتنا جانتا تھا؟ وہ سامنے کیوں نہیں آیا؟

ڈاکٹر ویسٹ۔

یہ وہی آدمی نہیں ہو سکتا۔ یقیناً یہ ایک اتفاق ہی تھا۔ مجھے معلوم کرنا ہوگا۔

میں نے ڈائری کو اپنی ڈیسک کی دراز میں رکھ کر اسے لاک کیا۔ پھر، تقریباً جلدی ہی میں نے اپنا خیال بدل دیا۔ میں نے دراز کا تالا کھولا اور ڈائری نکالی۔ بہتر ہے میں اسے اپنے پاس ہی رکھوں۔ اس کا اپنی نظروں سے اوجھل نہ ہونا ہی اس کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔ میں نے اسے اپنے کوٹ کی جیب میں ڈالا اور اپنا بازو اوپر رکھ دیا۔

میں اپنے دفتر سے نکل گیا۔ میں نیچے چلا گیا اور راہداری کے ساتھ ساتھ چلتا رہا، یہاں تک کہ میں آخر کار ایک دروازے تک پہنچا۔

میں ایک لمحے کے لیے وہاں کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ دروازے پر ایک باریک سا نام لکھا ہوا تھا: ڈاکٹر سی ویسٹ۔

میں نے دستک دینے کی زحمت نہیں کی۔ میں دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔

دوسرا باب

کرسچن اپنے ڈیسک کے پیچھے بیٹھا کانٹے (Chopstick) کے ساتھ سشی (Sushi) کھا رہا تھا۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔

"کیا تم نہیں جانتے کہ دستک کس طرح کرتے ہیں؟"

"مجھے تھوڑی سی بات کرنی ہے۔"

"ابھی نہیں، میں دوپہر کے کھانے میں مصروف ہوں۔"

"اس میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ بس ایک چھوٹا سا سوال تھا۔ کیا تم نے کبھی ایلیشیا بیرنسن کا علاج کیا ہے؟"

کرسچن نے منہ میں بھرے چاول نگل لیے اور مجھ پر ایک خالی نظر ڈالی۔ "کیا مطلب ہے تمہارا؟ تم جانتے ہو کہ میں اس کا علاج کرتا ہوں۔ میں اس کی دیکھ بھال والی ٹیم کا انچارج ہوں۔"

"میرا مطلب یہاں نہیں ہے۔ میرا مطلب ہے کہ اس کے گروہ میں داخل ہونے سے پہلے؟"

میں نے کرسچن کو قریب سے دیکھا۔ جو میں جاننا چاہتا تھا، اس کے تاثر نے مجھے وہ بتا دیا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس نے کانٹا نیچے کر دیا۔

"تم کیا کہہ رہے ہو؟"

میں نے جیب سے ایلیشیا کی ڈائری نکالی اور اسے تھام لیا۔

"تم کو اس میں دلچسپی ہو سکتی ہے۔ یہ ایلیشیا کی ڈائری ہے۔ یہ قتل تک کے دنوں میں

لکھی گئی تھی۔ میں نے اسے پڑھ لیا ہے۔"

کرسچن حیران اور تھوڑا سا گھبرا گیا۔" یہ تمہیں کہاں سے ملی؟"

"ایلیشیا نے مجھے دی ہے۔ میں نے اسے پڑھ لیا ہے۔"

"اس کا مجھ سے کیا تعلق ہے؟"

"اس نے ڈائری میں تمہارا ذکر کیا ہے۔"

"میرا؟"

"بظاہر تم اس کا گروو میں داخل ہونے سے پہلے نجی طور پر علاج کر رہے تھے۔ مجھے اس کا علم نہیں تھا۔"

"میں سمجھا نہیں۔ شاید کوئی غلط فہمی ہے۔"

" مجھے ایسا نہیں لگتا۔ تم نے اسے کئی سالوں تک ایک نجی مریض کے طور پر دیکھا ہے۔ اور پھر بھی تم اپنے ثبوت کی اہمیت کے باوجود بھی مقدمے میں گواہی دینے کے لیے کبھی نہیں آئے۔ نہ ہی تم نے یہ تسلیم کیا ہے کہ یہاں آنے سے پہلے تم ایلیشیا کو جانتے تھے۔ غالباً اس نے تم کو فوراً پہچان لیا۔ یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ وہ خاموش ہے۔"

میں بہت غصے میں تھا اور میں نے یہ بات بڑی سختی سے کہی۔ میں اب سمجھ گیا تھا کہ کرسچن ایلیشیا کے متعلق میری مخالفت کیوں کر رہا تھا۔ ایلیشیا کو خاموش رکھنا ہی اس کے مفاد میں تھا۔

" تم کسی کتیا کے ایک خودغرض بیٹے ہو کرسچن، تم جانتے ہو؟"

کرسچن نے بڑھتی ہوئی مایوسی کے ساتھ میری طرف دیکھا۔" بھاڑ میں جاؤ" وہ بڑی سانس لیتے بولا۔" بھاڑ میں جاؤ تھیو، سنو۔ ایسا کچھ نہیں ہے جو نظر آتا ہے۔"

"واقعی؟"

"ڈائری میں اور کیا لکھا ہے؟"

" لکھنے کو اور کیا رہ گیا۔"

کرسچن نے اس سوال کا جواب نہیں دیا۔ اس نے ہاتھ بڑھایا۔" کیا میں اسے دیکھ سکتا ہوں؟"

" معاف کرنا،" میں نے سر ہلایا۔" میں یہ مناسب نہیں سمجھتا۔"

کرسچن بولتے ہوئے اپنے کانٹوں سے کھیل رہا تھا۔" مجھے یہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ لیکن

میرا کوئی قصور نہیں تھا۔ تم کو مجھ پر یقین کرنا ہوگا۔"

"میں ڈر رہا ہوں کہ شاید نہیں کر پاؤں گا۔ اگر تم بے گناہ تھے تو قتل کے بعد سامنے کیوں نہیں آئے؟"

"کیونکہ میں واقعی بھی ایلیشیا کا ڈاکٹر نہیں تھا۔ میرا مطلب ہے، میں اس کا مقرر ڈاکٹر نہیں تھا۔ میں نے یہ صرف گیبرئل کے کہنے پر کیا۔ ہم دوست تھے۔ ہم یونیورسٹی میں اکٹھے تھے۔ میں ان کی شادی میں بھی تھا۔ میں نے اسے برسوں سے نہیں دیکھا تھا۔ جب تک کہ اس نے اپنی بیوی کے لیے ماہر نفسیات کی تلاش میں مجھے فون نہیں کیا۔ وہ اپنے باپ کی موت کے بعد بیمار ہوگئی تھی۔"

"اور کیا تم نے اپنی خدمات رضا کارانہ طور پر پیش کیں؟"

"نہیں۔ بالکل نہیں۔ بات بالکل اس کے برعکس تھی۔ میں اسے ایک ساتھی ڈاکٹر کے پاس بھیجنا چاہتا تھا، لیکن اس نے اصرار کیا کہ میں اسے دیکھوں۔ گیبرئل نے کہا کہ ایلیشیا پورے خیال کے خلاف انتہائی مزاحمت کار تھی، اور حقیقت یہ ہے کہ میں گیبرئل کا دوست تھا، اور اس بات کا امکان زیادہ ہوگیا کہ وہ زیادہ تعاون کرے گی۔ میں راضی نہیں تھا، ظاہر ہے۔"

"مجھے نہیں لگتا۔"

کرسچن نے مجھے زخمی نظر سے دیکھا۔ "طنز کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"تم نے اس کا علاج کہاں کیا؟"

وہ ہچکچایا۔ "اپنی گرل فرینڈ کے گھر۔ لیکن جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا،" اس نے جلدی سے کہا، "جیسا کہ میں اس کا مقرر ڈاکٹر نہیں تھا۔ میں نے اسے شاذ و نادر ہی دیکھا۔ کبھی کبھی، بس۔"

"اور ان نایاب مواقع پر کیا آپ نے فیس لی تھی؟"

کرسچن نے پلکیں جھپکیں اور میری نظروں سے گریز کیا۔ "ہاں، گیبرئل نے فیس کی ادائیگی پر بہت اصرار کیا، لہذا میرے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔"

"کیش میں لی ہوگی، میرا خیال ہے؟"

"تھیو!"

"کیا فیس نقد میں تھی؟"

"ہاں، لیکن۔"

"اور کیا تم نے ان کو ظاہر کیا ہے؟"

کرسچن نے اپنا ہونٹ کاٹا اور جواب نہیں دیا۔ تو اس کا جواب نفی میں تھا۔ اسی لیے وہ ایلیشیا کے مقدمے میں سامنے نہیں آیا تھا۔ میں حیران تھا کہ وہ کتنے دوسرے مریضوں کو غیر مقررہ طور پر دیکھ رہا ہے اور ان سے ہونے والی آمدنی کا شمار نہیں کر رہا ہے۔

"دیکھو۔ اگر ڈیومیڈس کو پتہ چل جاتا ہے۔ تو میں اپنی نوکری کھو سکتا ہوں۔ تم جانتے ہو، ہے نا؟" اس کی آواز میں ہمدردی کی التجا تھی۔

لیکن مجھے کرسچن سے کوئی ہمدردی نہیں تھی۔ صرف حقارت محسوس ہوئی۔ "پروفیسر کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا، لیکن میڈیکل کونسل کا کیا ہوگا؟ تم اپنا لائسنس کھو بیٹھو گے۔"

"اگر تم بولے تو۔ تمہیں کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس وقت تک تو سب ٹھیک ہے، ہے نا؟ میرا مطلب ہے، یہ میرا کیریئر ہے جس کے بارے میں ہم بات کر رہے ہیں، پلیز۔"

"تمہیں یہ پہلے سوچنا چاہیے تھا، ہے نا؟"

"تھیو، پلیز......"

کرسچن کو یقیناً میرے سامنے اس طرح رینگنے سے نفرت ہوئی ہوگی، لیکن اس کی تڑپ دیکھ کر مجھے کوئی اطمینان نہیں ہوا، صرف جلن ہوئی۔ میرا اس بارے میں ڈیومیڈس کے ساتھ بات کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ ابھی تک تو نہیں۔ اگر میں اسے لٹکائے رکھوں تو وہ میرے بہت کام آ سکتا ہے۔

"ٹھیک ہے،" میں نے کہا۔ "فی الحال کسی اور کو جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"شکریہ۔ سچ میں، میرا مطلب ہے۔ میں تمہارا مقروض ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔ اور؟"

"تم کیا چاہتے ہو؟"

"میں چاہتا ہوں کہ تم بات کرو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے ایلیشیا کے بارے میں بتاؤ۔"

"تم کیا جاننا چاہتے ہو؟"

"سب کچھ۔"

تیسرا باب

کرسچن اپنے کانٹے سے کھیلتے ہوئے مجھے گھور رہا تھا۔ بولنے سے پہلے اس نے چند سیکنڈ کے لیے سوچا۔

"بتانے کے لیے بہت کچھ نہیں ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ کیا سننا چاہتے ہیں۔ یا میں کہاں سے بات شروع کروں؟"

"شروع سے بتاؤ۔ تم اسے کئی سالوں سے دیکھ رہے تھے نہ؟"

"نہیں۔ میرا مطلب ہے، ہاں۔ لیکن میں نے تم کو بتایا کہ اتنی بار نہیں جتنا تم سمجھتے ہو۔ میں نے اسے اس کے باپ کے مرنے کے بعد دو تین بار دیکھا تھا۔"

"آخری مرتبہ کب؟"

"قتل سے تقریباً ایک ہفتہ پہلے۔"

"اور تم اس کی ذہنی حالت کو کیسے بیان کرو گے؟"

"اوہ۔" کرسچن اپنی کرسی پر جھک گیا، اب وہ آرام دہ محسوس کر رہا تھا کہ وہ محفوظ زمین پر تھا۔ "وہ انتہائی بے وقوف، فریبی اور نفسیاتی تھی۔ لیکن وہ پہلے بھی ایسی ہی تھی۔ وہ مزاج کی تبدیلی کا ایک دیرینہ نمونہ رکھتی تھی۔ وہ ہمیشہ اوپر نیچے ہوتی رہتی تھی۔"

"تشخیص کو چھوڑ دو، بس مجھے حقائق بتاؤ۔"

کرسچن نے مجھے کسی زخمی کی طرح دیکھا، اور بحث نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ "تم کیا جاننا چاہتے ہو؟"

"کیا ایلیشیا نے تم کو راز کی بات بتائی کہ اس کی جاسوسی کی جارہی ہے، ٹھیک ہے؟"
کریچن نے مجھے ایک خالی نظر دی۔ "جاسوسی؟"
"کوئی اس کی جاسوسی کررہا تھا۔ کیا اس نے تم کو اس بارے میں بتایا تھا؟"
کریچن نے مجھے عجیب نظروں سے دیکھا۔ پھر میری حیرت پر ہنس دیا۔
"کیا مزاق ہے؟"
"تم واقعی اس پر یقین نہیں کرتے؟ پیپنگ ٹام (Peeping Tom) کھڑکیوں سے جاسوسی کررہا تھا؟"
"تمہیں یہ سچ نہیں لگتا؟"
"یہ اس کا وہم تھا۔ مجھے سوچنا چاہئے تھا کہ یہ سچ ہے۔"
میں نے ڈائری کی طرف اشارہ کیا۔ "اس نے اس بارے میں کافی یقین سے لکھا ہے۔ میں نے تو یقین کرلیا ہے۔"
"ٹھیک ہے، یقیناوہ قائل لگ رہی تھی۔ میں اس پر بھی یقین کرلیتا اگر میں اس کے بارے میں بہتر نہ جانتا۔ وہ ایک نفسیاتی واقعے کا شکار تھی۔"
"تو تم کہتے رہے، وہ ڈائری میں نفسیاتی نہیں لگتی، بس ڈر گئی تھی۔"
"اس کی ایک تاریخ تھی۔ اس کے ساتھ وہی ہوا جو اس کے ہیمپسٹڈ میں آنے سے پہلے ہوا تھا۔ اس لیے ہی انہیں نقل مکانی کرنی پڑی۔ اس نے سڑک کے پار ایک بزرگ شخص پر اپنی جاسوسی کا الزام لگایا تھا۔ بڑا ہنگامہ کھڑا ہوا۔ پتہ چلا کہ بوڑھا آدمی اندھا تھا۔ اسے دیکھ بھی نہیں سکتا تھا۔ وہ ہمیشہ انتہائی غیر مستحکم تھی، لیکن یہ اس کے باپ کی خودکشی تھی جس نے اسے ایسا کردیا۔ وہ کبھی صحت یاب نہیں ہوئی۔"
"کیا اس نے تمہارے ساتھ اپنے باپ کے بارے میں کبھی بات کی؟"
کریچن نے کندھے اچکائے۔ "کبھی نہیں۔ وہ ہمیشہ اس بات پر اصرار کرتی کہ وہ اس سے بہت پیار کرتی ہے اور ان کا ایک بہت ہی پیارا رشتہ تھا۔ جیسا کہ یہ ہوسکتا ہے، اور اس کی ماں نے خود کو مار ڈالا۔ سچ پوچھو تو، میں خوش قسمت تھا کہ ایلیشیا سے کچھ باتیں معلوم کرسکا۔ وہ تعاون کرنے والی بالکل بھی نہیں تھی۔ تم تو جانتے ہو کہ وہ کیسی ہے۔"
"بظاہر وہ تمہارے جیسی نہیں ہے،" اس سے پہلے کہ وہ مداخلت کرتا میں نے کہہ دیا،

"کیا اس نے اپنے باپ کی موت کے بعد خودکشی کی کوشش کی تھی؟"

کرسچن نے کندھے اچکائے۔ "اگر تم کو پسند آئے تو میں اس بات کو ویسا نہیں سمجھتا۔"

"پھر کیسا سمجھتے ہو؟"

"یہ خودکشی جیسا رویہ تھا، لیکن مجھے یقین نہیں آتا کہ وہ مرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔ وہ اتنی نشہ آور تھی کہ واقعی بھی خود کو نقصان پہنچانا چاہتی تھی۔ اس نے دوائی کی زیادہ مقدار لی، جو واضح نظر آ رہا تھا۔ وہ گیبرئل کو اپنی تکلیفوں سے خبردار کر رہی تھی۔ وہ کمینی ہمیشہ سے اس کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اگر مجھے اس کی رازداری کا احترام نہ کرنا پڑتا تو میں نے اسے خبردار کرتا کہ اس آگ سے نکل جائے۔"

"کتنی بدقسمتی ہے کہ تم ایک اخلاقی آدمی ہو۔"

کرسچن نے چونک کر کہا۔ "تھیو، میں جانتا ہوں کہ تم بہت ہمدرد آدمی ہو۔ یہی چیز تم کو ایک اچھا تھراپسٹ بناتی ہے۔ لیکن تم ایلیشیا بیرنسن کے لیے اپنا وقت ضائع کر رہے ہو۔ قتل سے پہلے، اس کے پاس خود شناسی، ذہنیت یا تم اسے جو بھی نام دو۔ سب تھیں۔ اس نے اپنا آپ اپنے فن کو سونپ دیا۔ وہ تمہاری ساری ہمدردیوں اور مہربانیوں کا ردعمل ظاہر کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اس کے ٹھیک ہونے کے بلکل بھی امکانات نہیں ہیں۔ بلکل بھی نہیں۔"

کرسچن نے یہ بات طنزیہ انداز میں کہی۔ جس میں ایسی تباہ شدہ عورت کے لیے قطعی طور پر قابل شناخت ہمدردی نہیں تھی۔ ایک سیکنڈ کے لیے، میں نے سوچا کہ شاید کرسچن پاگل تھا، ایلیشیا نہیں۔ یہ بہت زیادہ معنی خیز تھا۔

میں کھڑا ہو گیا۔ "میں ایلیشیا سے ملنے جا رہا ہوں۔ مجھے کچھ جوابات چاہئیں۔"

"ایلیشیا سے؟" کرسچن نے چونک کر دیکھا۔ "اور تم انہیں کیسے حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟"

"اس سے پوچھ کر۔"

اور میں باہر نکل گیا۔

چوتھا باب

میں نے اس وقت تک انتظار کیا جب تک کہ ڈیومیڈس اپنے دفتر میں غائب نہیں ہوا، اس وقت اسٹیفنی ٹرسٹ کے ساتھ میٹنگ میں تھی۔ پھر میں گولڈفش باؤل میں چلا گیا اور یوری کو ڈھونڈ ھ لیا۔

"مجھے ایلیشیا سے ملنا ہے۔"

"جی ہاں؟" یوری نے مجھ پر ایک عجیب سی نظر ڈالی۔ "لیکن۔ میرا خیال ہے کہ تھراپی تو بند کر دی گئی ہے؟"

"بلکل۔ مجھے اس کے ساتھ ذاتی بات چیت کرنی ہے، بس۔"

"ٹھیک ہے، میں دیکھتا ہوں۔" یوری مشکوک لگ رہا تھا۔ "ٹھیک ہے، تھراپی روم کو قبضے میں کر لیا گیا ہے، باقی دو پہر تک اندرا وہاں مریضوں کو دیکھے گی۔" اس نے ایک لمحے کے لیے سوچا۔ "آرٹ روم فارغ ہے، اگر آپ کو وہاں ملنے میں کوئی اعتراض نہ ہو تو؟ لیکن کام جلدی میں نپٹانا پڑے گا۔"

اس نے تفصیل نہیں بتائی لیکن میں جانتا تھا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ ہمیں جلدی میں باتیں ختم کرنی تھیں، تاکہ ہمیں کوئی نہ دیکھ سکے، نہ ہی اسٹیفنی کو اطلاع دے۔ میں شکر گزار تھا کہ یوری میری طرف تھا۔ وہ واضح طور پر ایک اچھا آدمی تھا۔ جب ہم پہلی بار ملے تھے تو میں نے اس کے بارے میں غلط اندازہ لگا کر شرمندگی محسوس کی تھی۔

"شکریہ۔ میں تمہیں داد دیتا ہوں۔"

یوری مجھے دیکھ کر مسکرایا۔ "میں اسے دس منٹ میں وہاں لے آتا ہوں۔"

***

یوری اپنے قول کی طرح اچھا تھا۔ دس منٹ بعد، ایلیشیا اور میں آرٹ روم میں تھے۔ایک دوسرے کے بالمقابل، پینٹ کی چھینٹوں کے سامنے۔

میں غیر یقینی محسوس کرتے ہوئے ایک کمزور اسٹول پر بیٹھ گیا۔ ایلیشیا کے بیٹھتے ہی وہ بالکل پرجوش دکھائی دی۔ جیسے وہ کسی پورٹریٹ کے لیے پوز دے رہی ہو، یا پینٹ کرنے والی ہو۔

"مجھے اسے پڑھنے کی اجازت دینے کے لئے آپ کا شکریہ۔" میں نے اس کی ڈائری نکال کر اپنے سامنے رکھ دی۔ "یہ میرے لیے اک بہت بڑی خوشنودی ہے کہ آپ نے مجھے اتنی ذاتی چیز سونپی۔"

میں مسکرایا تاکہ اک خالی جذبے کو بھر سکوں۔ ایلیشیا کے تاثر سخت اور ناقابل برداشت تھے۔ میں نے سوچا کہ کیا وہ مجھے ڈائری دینے پر پشیمان ہے۔ کیا اس نے خود کو مکمل طور پر بے نقاب کرنے پر شرمندگی کا احساس محسوس کیا؟

میں نے ایک وقفہ کیا، پھر آگے بڑھا، "ڈائری اچانک ختم ہو جاتی ہے، جس کا کوئی نہ کوئی نتیجہ آخر تک یقینی تھا۔" میں نے ڈائری کے باقی خالی صفحات کو پلٹ کر دیکھا۔ "یہ ڈائری ہماری تھراپی کی طرح ہے۔نامکمل، ادھوری۔"

ایلیشیا نہیں بولی۔ اس نے بس گھور کر دیکھا۔ میں نہیں جانتا کہ میں کیا توقع کر رہا ہوں، یہ تو بلکل بھی نہیں۔ میں نے فرض کیا تھا کہ مجھے ڈائری ملنے سے کسی قسم کی تبدیلی کا اشارہ ملا ہے، جس میں کوئی درخواست، کوئی شروعات، یا کسی مقام پر پہنچنے کی نمائندگی شامل تھی، لیکن میں یہاں اُسی موڑ پر واپس، ایک ناقابل تسخیر دیوار کا سامنا کر رہا تھا۔

"آپ جانتی ہیں، مجھے امید تھی کہ ان صفحات کے ذریعے مجھ سے بالواسطہ بات کرنے کے بعد آپ ایک قدم آگے بڑھاؤ گی اور مجھ سے ذاتی طور پر بات کرو گی۔"

کوئی ردعمل نہیں۔

"میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ مجھے اس لیے دی کیونکہ آپ مجھ سے بات کرنا چاہتی تھیں۔ اور آپ نے رابطہ بھی کیا۔ اس کو پڑھ کر مجھے آپ کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہوا۔ آپ کتنی تنہا، الگ تھلگ اور خوفزدہ تھیں۔ اور آپ کی صورتحال۔ جتنی میں سمجھ پایا تھا۔ اس سے

کہیں زیادہ پیچیدہ تھی۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر ویسٹ کے ساتھ آپ کا تعلق۔"

میں نے کرسچن کا نام لیتے ہی اس کی طرف دیکھا۔ میں نے اک قسم کے ردعمل کی امید کی۔ وہ آنکھیں تنگ کرے گی، جبڑے پر زور ڈالے گی۔ کچھ بھی کرے گی، لیکن اس نے کچھ بھی نہیں کیا، آنکھ بھی نہیں جھپکائی۔

"مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ گروہ میں داخل ہونے سے پہلے کرسچن ویسٹ کو جانتی تھیں۔ اس نے تم کو کئی سالوں تک نجی طور پر دیکھا۔ تم نے واضح طور پر اپنی آمد کے چند ماہ بعد اسے پہچانا ہوگا، جب وہ پہلی بار یہاں کام کرنے آیا تھا۔ جب اس نے آپ کو پہچاننے سے انکار کیا ہوگا تو آپ کو عجیب لگا ہوگا۔ اور شاید کافی پریشان کن بھی، میں سمجھ سکتا ہوں؟"

یہ میں نے سوال کے طور پر پوچھا، لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ کرسچن کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ ایلیشیا نے دور دیکھا، بیزار، مایوس۔ جیسے میں نے کوئی موقع گنوا دیا ہو اور کسی غلط راستے پر چل پڑا ہوں۔ وہ مجھ سے کسی چیز کی توقع کر رہی تھی، جس کی فراہمی میں میں ناکام رہا۔

ہاں، ابھی تک میری بات پوری نہیں ہوئی تھی۔

"کچھ اور بھی ہے۔ ڈائری کچھ سوالات اٹھاتی ہے۔ ایسے سوالات جن کے جوابات کی ضرورت ہے۔ کچھ چیزیں معنی نہیں رکھتیں۔ وہ میرے پاس دیگر ذرائع سے حاصل کردہ معلومات کے مطابق نہیں ہیں۔ اب جب کہ آپ نے مجھے اسے پڑھنے کی اجازت دی ہے تو میں مزید تحقیق کرنے کا پابند ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ بات کو سمجھ گئی ہوں گی۔"

میں نے ایلیشیا کو ڈائری واپس دے دی۔ اس نے اسے لیا اور اس پر انگلیاں رکھ دیں۔ ہم ایک لمحے کے لیے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

"میں آپ کے ساتھ ہوں، ایلیشیا،" میں نے آخر کار کہا۔ "آپ یہ جانتی ہو، ہے نا؟"

وہ کچھ نہ بولی۔

میں نے اسے ہاں کے طور پر لیا۔

پانچواں باب

کیتھی لاپرواہ ہو رہی تھی۔ یہ ناگزیر تھا، مجھے لگتا ہے۔ اتنے عرصے سے بیوفا ہونے کے ساتھ ساتھ وہ سست بھی ہونے لگی تھی۔

جب میں گھر واپس آیا تو وہ کہیں جا رہی تھی۔

"میں چہل قدمی کے لیے جا رہی ہوں،" اس نے اپنے سنیکرز کو کھینچتے ہوئے کہا۔ "میں زیادہ دیر نہیں لگاؤں گی۔"

"کیا میں بھی کچھ ایکسرسائز کر سکتا ہوں؟ مجھے کمپنی دو گی؟"

"نہیں، مجھے اپنی لائن پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔"

"اگر تم چاہو تو میں بھی کوشش کر سکتا ہوں۔"

"نہیں،" کیتھی نے سر ہلایا۔ "یہ مجھے اکیلے آسان لگتا ہے۔ میں اس عمل کو دہراتی رہتی ہوں۔ جس کے لیے میں اپنا سر پکڑ کے بیٹھ نہیں سکتی، تم جانتے ہو نہ؟ میں پارک کے ارد گرد چلتی رہتی ہوں، پریکٹس کو بلند آوازوں سے دہراتی ہوں۔ اس وقت میری شکل دیکھنے جیسی ہوتی ہے۔"

مجھے ہار ماننی پڑی۔ کیتھی نے یہ سب مجھے پورے خلوص کے ساتھ، مسلسل آنکھ کا رابطہ برقرار رکھتے ہوئے کہا۔ وہ ایک قابل ذکر اداکارہ تھیں۔

میری اداکاری میں بھی بہتری آ رہی تھی۔ میں نے اسے ایک گرم اور کھلی مسکراہٹ دی۔ "چلو تم مزے سے ایکسرسائز کرو۔"

اس کے فلیٹ سے نکلنے کے بعد میں نے اس کا پیچھا کیا۔ میں نے محتاط فاصلہ رکھا، لیکن

اس نے ایک بار بھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ جیسا کہ میں نے کہا، وہ لا پرواہ ہو رہی تھی۔

وہ پارک کے داخلی دروازے تک تقریباً پانچ منٹ تک چلتی رہی۔ جب وہ دروازے کے قریب پہنچی تو سائے سے ایک آدمی نمودار ہوا۔ اس کی پیٹھ میری طرف تھی اور میں اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس کے بال سیاہ تھے اور وہ مجھ سے لمبا تھا۔ وہ اس کے پاس گئی اور اس نے اسے قریب کیا۔ وہ چومنے لگے۔ کیتھی نے اپنے آپ کو اس کے حوالے کیا تو وہ اسے بھوکوں کی طرح چومنے لگا۔ یہ عجیب تھا۔ کم از کم یہ کہنا کہ اس کو کسی غیر آدمی نے بانہوں میں پکڑ رکھا تھا۔ پھر اس کے ہاتھ کیتھی کے کپڑوں کے اندر چھاتیوں کو چھونے لگے۔

میں جانتا تھا کہ مجھے چھپنا چاہیے۔ میں بے نقاب اور صاف نظروں میں تھا۔ اگر کیتھی نے مڑ کر دیکھا تو وہ مجھے ضرور دیکھ لے گی۔ لیکن میں حرکت نہیں کر سکا۔ اور میڈوسا (Medusa) کو دیکھتے ہوئے، میں پتھر بن گیا۔

آخرکار انہوں نے چومنا بند کیا اور بانہوں میں بانہیں ڈالے پارک میں چلے گئے۔ میں ان کے پیچھے چلا گیا۔ میں ہوش وحواس کھو بیٹھا تھا۔ پیچھے سے، دور سے، وہ آدمی مجھ سے مختلف نہیں لگ رہا تھا۔ چند سیکنڈ کے لیے میں ایک الجھن کا شکار ہوا، مجھے محسوس ہوا کہ میں خود کو کیتھی کے ساتھ پارک میں چلتے دیکھ رہا ہوں۔

کیتھی اس آدمی کو درختوں سے بھرے حصے کی طرف لے گئی۔ وہ اس کے پیچھے تھا، اور وہ غائب ہو گئے۔

میں نے اپنے پیٹ میں خوف کا اک بیمار احساس محسوس کیا۔ میری سانسیں گہری، ست اور بھاری ہو گئیں۔ میرے جسم کا ہر حصہ مجھے کہہ رہا تھا کہ جاؤ۔ بھاگو۔ بھاگو۔ لیکن میں نے ایسا نہیں کیا۔ میں ان کے پیچھے جنگل میں چلا گیا۔

میں نے ہر ممکن حد تک ہلکا سا شور مچانے کی کوشش کی، لیکن ٹہنیاں میرے پیروں کے نیچے ٹوٹتی گئیں، اور شاخیں مجھ پر پنجہ دار بن گئیں۔ میں انہیں کہیں نہیں دیکھ سکتا تھا، درخت اتنے گھنے اور بڑھے ہوئے تھے کہ میں اپنے آگے صرف چند فٹ ہی دیکھ سکتا تھا۔

میں رک گیا اور سنتا رہا۔ میں نے درختوں میں سرسراہٹ سنی، لیکن یہ ہوا بھی ہو سکتی تھی۔ پھر میں نے کچھ غیر متزلزل سنا، ایک دھیمی آواز، میں نے ایک دم پہچان لی۔

کیتھی کراہ رہی تھی۔

میں نے قریب جانے کی کوشش کی، لیکن شاخوں نے مجھے جکڑ لیا اور میں جالے میں مکھی کی طرح قابو ہو گیا۔ میں وہاں دھیمی روشنی میں کھڑا ٹہنیوں اور زمین کی تیز بو میں سانس لے رہا تھا۔ میں نے کیتھی کو کراہتے ہوئے سنا جب وہ اس سے جنسی تعلق کر رہی تھی۔ وہ بھی جانوروں کی طرح کراہ رہا تھا۔

میں نفرت سے جل گیا۔ یہ شخص نہ جانے کہاں سے آ کر میری زندگی پر حملہ آور ہوا تھا۔ اس نے دنیا کی وہ چیز چوری کی، اسے بہکایا اور بگاڑ دیا جو میرے لیے قیمتی تھی۔ یہ سب شیطانی تھا۔ کسی غیبی طاقت کی طرح۔ شاید وہ بالکل بھی انسان نہیں تھا، لیکن کسی بددل دیوتا کا آلہ کار تھا جو مجھے سزا دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔ کیا خدا مجھے سزا دے رہا تھا؟ کیوں؟ محبت کرنے کے سوا میرا کیا قصور تھا؟ کیا میرا قصور یہ تھا کہ میں نے بہت گہرائی سے پیار کیا، بہت زیادہ؟

کیا یہ شخص اس سے پیار کرتا تھا؟ مجھے اس پر شک ہوا۔ اس طرح تو نہیں جس طرح سے میں اس سے پیار کرتا ہوں۔ وہ صرف اس کا جسم استعمال کر رہا تھا۔ وہ میری طرح اس کی دیکھ بھال نہیں کر سکتا تھا۔ میں کیتھی کے لیے مر سکتا تھا۔

میں اس کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔

میں نے اپنے باپ کے بارے میں سوچا۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ اس صورت حال میں کیا کر سکتا تھا۔ وہ آدمی کو قتل کر دیتا۔ آدمی بنو۔ میں اپنے والد کو چیختے ہوئے سن سکتا تھا۔ سخت بنو۔ کیا مجھے یہی کرنا چاہیے تھا؟ اسے مار دوں؟ اس بات کا قائل بن جاؤں؟ یا اس مصیبت سے نکلنے کا ایک طریقہ تھا۔ کیتھی سے سمجھوتا کر کے اسے اور خود کو آزاد کر دوں۔ ایک بار جب اسے اس نقصان کا غم ہو گیا تو یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا، اس کے لیے وہ آدمی صرف ایک یاد بن کر رہ جائے گا، وہ اسے آسانی سے بھول جائی گی، اور ہم پہلے کی طرح آگے بڑھ سکتے ہیں۔ اور میں اب یہ کر سکتا ہوں، یہاں، پارک میں۔ میں اسے تالاب میں گھسیٹتا، اس کا سر پانی کے اندر ڈبو سکتا ہوں۔ میں اسے وہیں زور سے پکڑ سکتا ہوں جب تک کہ اس کا جسم تڑپ کر میرے بازوؤں میں دم توڑ نہ دے۔ یا میں ٹیوب پر سوار ہو کے اس کے گھر جا سکتا ہوں، پلیٹ فارم پر اس کے بالکل پیچھے کھڑا ہو سکتا ہوں، اور۔ ایک تیز دھکے سے۔ اسے آنے والی ٹرین کی پٹڑی پر پھینک سکتا ہوں۔ یا کسی سنسان گلی میں اس کے پیچھے جا کر، اینٹ پکڑ کر اس کے دماغ کو باہر نکال سکتا ہوں۔ نہیں کر سکتا؟

کیتھی کی آہیں اچانک تیز ہو گئیں، اور میں نے اس کی کراہوں کو پہچان لیا جو اس وقت

عروج پر تھیں۔ پھر ایک خاموشی چھا گئی۔ ایک ہلکے سے قہقہے نے مجھے روک دیا جسے میں اچھی طرح جانتا تھا۔ میں ٹوٹی ہوئی ٹہنیوں پر ان کے قدموں کی آوازیں سن سکتا تھا۔

میں نے چند لمحے انتظار کیا۔ پھر اپنے اردگرد شاخوں کو توڑ کر، ہاتھ کھجاتے، ہوئے درختوں سے باہر نکل گیا۔

جب میں وہاں سے باہر نکلا تو میری آنکھیں آنسوؤں سے نیم اندھی تھیں۔ میں نے انہیں اپنی زخمی مٹھی سے صاف کیا۔

میں بھاگتا گیا، کہیں نہیں جا رہا تھا۔ میں دیوانے کی طرح یہاں وہاں بھٹکتا رہا۔

چھٹا باب

"جین فیلکس؟"

ریسپشن ڈیسک پر کوئی نہیں تھا، اور جب میں نے فون کیا تو کسی نے بھی جواب نہیں دیا۔
میں ایک لمحے کے لیے ہچکچایا، پھر گیلری میں چلا گیا۔

میں راہداری کے ساتھ ساتھ چل پڑا جہاں السیسٹس کی تصویر لگی ہوئی تھی۔ میں نے ایک بار پھر پینٹنگ کو دیکھا۔ ایک بار پھر، میں نے اسے سمجھنے کی کوشش کی، اور ایک بار پھر میں ناکام رہا۔ تصویر کے بارے میں کسی چیز نے اس کی وضاحت کی تردید کی۔ ورنہ اس کا جو بھی مطلب تھا جو مجھے ابھی سمجھنا باقی تھا۔ وہ کیا تھا؟

پھر۔ جیسے ہی میں نے کسی چیز کو محسوس کیا، میری سانسیں تیزی ہوگئیں۔ ایلیشیا کے پیچھے، اندھیرے میں، اگر آپ نے پینٹنگ کو غور سے دیکھا، تو سائے کے سب سے تاریک حصے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ جیسے ایک ہولوگرام جو دو جہتوں سے تین جہتوں میں بدل جاتا ہے، جب آپ اسے کسی خاص زاویے سے دیکھتے ہیں تو ایک اور شکل پھٹ کر سامنے آ جاتی ہے۔ سائے سے آگے...... ایک آدمی کی شکل۔ اندھیرے میں چھپا ہوا آدمی جو دیکھ رہا ہے، ایلیشیا کی جاسوسی کر رہا ہے۔

"آپ کیا چاہتے ہیں؟"

آواز نے مجھے چونکا دیا۔ میں مڑ گیا۔

جین فیلکس مجھے دیکھ کر خاص خوش نہیں ہوا۔ "آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"

میں پینٹنگ میں موجود شخص کی نشاندہی کرنے اور جین فیلکس سے اس کے بارے میں پوچھنے والا تھا، لیکن میں نے خود کو سمجھایا کہ یہ ایک برا خیال بھی ہو سکتا ہے۔

اس کے بجائے میں مسکرایا۔ "میرے پاس ابھی دو سوالات تھے۔ کیا یہ بہتر وقت ہے؟"

"بلکل نہیں۔ میں نے آپ کو وہ سب کچھ بتا دیا ہے جو میں جانتا ہوں۔ یقیناً اب کچھ نہیں ہو سکتا؟"

"دراصل، کچھ نئی چیزیں سامنے آئی ہیں۔"

"اور وہ کیا ہیں؟"

"ٹھیک ہے، ایک تو یہ کہ میں نہیں جانتا تھا کہ ایلیشیا آپ کی گیلری چھوڑنے کا سوچ رہی تھی۔"

جین فیلکس کے جواب دینے سے پہلے ایک سیکنڈ کا وقفہ تھا۔ اس کی آواز سخت لگ رہی تھی، جیسے ربڑ بینڈ پھٹنے والا ہو۔

"آپ کیا کہہ رہے ہیں؟"

"یہ سچ ہے؟"

"اس سے آپ کا کیا؟"

"ایلیشیا میری مریضہ ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں اس سے دوبارہ بات کروں۔ لیکن اب میں دیکھ رہا ہوں کہ اگر وہ خاموش رہتی ہے تو یہ آپ کے مفاد میں ہو سکتا ہے۔"

"اس کا کیا مطلب ہے؟"

"ٹھیک ہے، جب تک کوئی بھی اس کے دستبردار ہونے کی خواہش کے بارے میں نہیں جانتا، آپ اس کے آرٹ ورک کو غیر معینہ مدت تک روک سکتے ہیں۔"

"آپ مجھ پر کس چیز کا الزام لگا رہے ہیں؟"

"میں آپ پر بالکل بھی الزام نہیں لگا رہا ہوں، صرف ایک حقیقت بیان کر رہا ہوں۔"

جین فیلکس ہنسا۔ "اس کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔ میں اپنے وکیل سے رابطہ کروں گا۔ اور ہسپتال سے باضابطہ شکایت کروں گا۔"

"مجھے نہیں لگتا کہ آپ کریں گے۔"

"اور ایسا کیوں نہیں کروں گا؟"

"ٹھیک ہے، آپ نے دیکھا، میں نے آپ کو یہ نہیں بتایا کہ میں نے کیسے سنا کہ ایلیشیا گیلری کو چھوڑنے کا ارادہ کر رہی تھی۔"

"جس نے بھی آپ کو بتایا ہے وہ جھوٹ بول رہا ہے۔"

"ایلیشیا ہی بول رہی تھی۔"

"کیا؟" جین فیلکس دنگ رہ گیا۔ "تمہارا مطلب ہے...... اس نے بات کی ہے؟"

"ایک طرح سے۔ اس نے مجھے اپنی ڈائری پڑھنے کے لیے دی ہے۔"

"اس کی۔ ڈائری؟" اس نے چند بار پلکیں جھپکائیں، جیسے اسے معلومات پر کارروائی کرنے میں دشواری ہو رہی ہو۔ "میں نہیں جانتا تھا کہ ایلیشیا نے ڈائری رکھی ہے۔"

"ہاں، اس نے ڈائری لکھی ہے۔ اس نے آپ کی پچھلی چند ملاقاتوں کو بھی تفصیل سے بیان کیا ہے۔"

میں نے اور کچھ نہیں کہا۔ مجھے ضرورت نہیں تھی۔ یہ ایک بڑا وقفہ تھا۔ جین فیلکس خاموش تھا۔

"میں رابطے میں رہوں گا،" میں نے کہا۔ میں مسکرایا اور باہر نکل گیا۔

جیسے ہی میں سوہو گلی میں داخل ہوا، میں نے جین فیلکس کو اس طرح چونکا دینے پر خود کو تھوڑا سا قصوروار محسوس کیا۔ لیکن میں نے یہ جان بوجھ کر کیا گیا تھا۔ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ چھیڑ خانی کا اس پر کیا اثر پڑے گا، وہ کیسا ردعمل ظاہر کرے گا، وہ کیا کرے گا۔

اب مجھے انتظار کر کے، دیکھنا تھا۔

***

سوہو سے گزرتے، میں نے ایلیشیا کے کزن پال روز کو فون کرنا چاہا کہ میں آ رہا ہوں۔ میں اس گھر میں غیر اعلانیہ طور پر جانا نہیں چاہتا تھا اور پچھلی بار کی طرح استقبال کا خطرہ مول لینا نہیں چاہتا تھا۔ میرے سر پر لگی چوٹ ابھی تک پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی تھی۔

میں نے سگریٹ سلگاتے فون اپنے کان اور کندھے کے درمیان پھنسا دیا۔ پہلی گھنٹی پر فون کا جواب دینے سے پہلے میرے پاس سانس لینے کا بمشکل وقت تھا۔ مجھے امید تھی کہ یہ پال ہوگا، لیڈیا نہیں۔ اور میں خوش قسمت تھا۔

"ہیلو؟"

"پال، میں تھیو فیبر بات کر رہا ہوں۔"

"اوہ، ہیلو دوست۔ معذرت کے ساتھ کہ میں آہستہ بات کر رہا ہوں۔ ماں جھپکی لے رہی ہے، اور میں اسے پریشان نہیں کرنا چاہتا۔ تمہارا سر کیسا ہے؟"

"بہت بہتر، شکریہ۔"

"اچھا اچھا۔ میں کیا مدد کرسکتا ہوں؟"

"ہاں، مجھے ایلیشیا کے بارے میں کچھ نئی معلومات ملی ہیں۔ میں تم سے اس بارے میں بات کرنا چاہتا تھا۔"

"کیسی معلومات؟"

میں نے اسے بتایا کہ ایلیشیا نے مجھے اپنی ڈائری پڑھنے کے لیے دی تھی۔

"اس کی ڈائری؟ میں نہیں جانتا تھا کہ اس کی ڈائری بھی ہے۔ اس میں کیا لکھا ہے؟"

"سامنے بات کرنا آسان ہوسکتا ہے۔ کیا تم آج فارغ ہو؟"

پال ہچکچایا۔ "بہتر ہو گا کہ تم گھر نہ آؤ۔ امی...... ٹھیک ہے، وہ تمہاری آخری ملاقات سے زیادہ خوش نہیں تھی۔"

"ہاں، میں نے محسوس کیا تھا۔"

"چوراہے کے پاس، سڑک کے آخر میں ایک پب ہے۔ وائٹ بیئر۔"

"ہاں، مجھے یاد ہے۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ کس وقت؟"

"پانچ کے قریب؟ اس وقت میں تھوڑا وقت نکالنے کے قابل ہوسکتا ہوں۔"

میں نے پیچھے سے لیڈیا کو چیختے ہوئے سنا۔ ظاہر ہے وہ جاگ چکی تھی۔

"مجھے جانا ہے۔ میں آپ سے بعد میں ملتا ہوں۔" پال نے فون بند کر دیا۔

***

چند گھنٹے بعد، میں واپس کیمبرج جا رہا تھا۔ ٹرین میں، میں نے میکس بیرنسن کو ایک اور فون کال کی۔ میں کال کرنے سے پہلے ہچکچایا۔ اس نے پہلے بھی ڈیومیڈس سے شکایت کی تھی، اس لیے وہ مجھے دوبارہ سن کر خوش نہیں ہوگا۔ لیکن میں جانتا تھا کہ میرے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔

تانیہ نے فون اٹھایا۔ اس کی طبیعت اب بہتر ہو چکی تھی، لیکن میں اس کی آواز میں تناؤ سن سکتا تھا، جب اسے احساس ہوا کہ میں کون ہوں۔ "مجھے نہیں لگتا۔ میرا مطلب ہے، میکس مصروف ہے۔ وہ سارا دن میٹنگ میں رہتا ہے۔"

"میں واپس کال کروں گا۔"

"مجھے یقین نہیں ہے کہ یہ ایک اچھا خیال ہے۔ میں۔"

میں پس منظر میکس کو کچھ کہتے ہوئے سن سکتا تھا، اور تانیا کا جواب بھی: "میں ایسا نہیں کہہ رہی ہوں، میکس۔"

میکس نے فون پکڑا اور مجھ سے براہ راست بات کی: "میں نے تانیا کو صرف اتنا کہا تھا کہ تم سے کہے کہ تم بھاڑ میں جاؤ۔"

"آہ۔"

"تم نے یہاں پھر کال کر کے غلطی کی ہے۔ میں نے پہلے ہی ایک بار پروفیسر ڈیومیڈس سے تمہاری شکایت کی تھی۔"

"ہاں، میں اس سے واقف ہوں۔ بہر حال کچھ نئی معلومات سامنے آئی ہیں، اور ان کا سیدھا تعلق آپ سے ہے۔ اس لیے میں نے محسوس کیا کہ میرے پاس آپ کے ساتھ رابطے میں رہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔"

"کونسی معلومات؟"

"ایلیشیا کی ایک ڈائری ہے، جسے قتل والے ہفتوں میں لکھا گیا تھا۔"

لائن کی دوسری طرف خاموشی تھی۔ میں ہچکچایا۔

"ایلیشیا نے آپ کے بارے میں کچھ تفصیل سے لکھا ہے، میکس۔ اس نے لکھا ہے کہ آپ اس کے لیے رومانوی جذبات رکھتے ہو۔ میں سوچ رہا تھا کہ۔"

ایک کلک سنائی دی۔ اس نے فون بند کر دیا تھا۔ سب ٹھیک چل رہا ہے۔ میں نے میکس کے آگے چارہ پھینک دیا تھا۔ اور اب مجھے یہ دیکھنے کے لیے انتظار کرنا پڑے گا کہ وہ کیسا ردعمل ظاہر کرے گا۔

میں نے محسوس کیا کہ میں میکس بیرنسن سے تھوڑا سا ڈرتا ہوں، جیسے تانیا اس سے ڈرتی تھی۔ مجھے اس کا مشورہ یاد آ گیا۔ پال سے بات کرو، اس سے پوچھو۔ کیا؟ اس رات کے بارے میں کچھ، جس رات ایلیشیا کی ماں حادثے میں فوت ہوگئی تھی۔ جب میکس نمودار ہوا تو مجھے تانیا کا چہرا یاد آیا، وہ کس طرح خاموش ہوگئی تھی اور اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی تھی۔ نہیں، میں نے سوچا، میکس بیرنسن کو کم نہیں سمجھا جانا چاہیے۔

یہ ایک خطرناک غلطی ہوگی۔

ساتواں باب

جیسے ہی ٹرین کیمبرج کے قریب پہنچی، زمین کی تزئین ہموار ہوگئی اور درجہ حرارت کم ہوگیا۔ اسٹیشن سے نکلتے ہی میں نے اپنا کوٹ پہن لیا۔ ہوا میرے چہرے پر کسی برفیلے ریزر کی طرح کاٹ رہی تھی۔ میں نے پال سے ملنے کے لیے پب کا راستہ لیا۔

وائٹ بیئر ایک پرانی جگہ تھی -ایسا لگتا تھا جیسے گزشتہ سالوں کے دوران عمارت کے اصل ڈھانچے میں کئی تبدیلیاں کی گئی تھیں۔ دو طالب علم اسکارف میں لپٹے باہر بیئر گارڈن میں اپنے پنٹوں کے ساتھ ہوا کا مزا لے رہے تھے اور سگریٹ نوشی بھی کر رہے تھے۔ کئی جگہ پر آتشدان میں جلنے والی آگ کی وجہ سے اندر درجہ حرارت بہت زیادہ گرم تھا، جس نے سردی سے تسکین فراہم کی۔

میں نے شراب پی اور پال کے لیے اردگرد دیکھا۔ بار میں کئی چھوٹے کمرے تھے اور روشنی بھی کم تھی۔ میں نے سائے میں موجود اعداد وشمار کو دیکھا، اسے تلاش کرنے کی ناکام کوشش کی۔ میں نے سوچا کہ غیر قانونی ملاقات کے لیے یہ ایک اچھی جگہ ہے۔ مجھے تو ایسا محسوس ہوا۔

میں نے پال کو ایک چھوٹے سے کمرے میں اکیلا پایا۔ وہ دروازے سے ہٹ کر آگ کے پاس بیٹھا تھا۔ میں نے اس کی بڑی سائز کی وجہ سے اسے فوراً پہچان لیا۔ اس کی چوڑی پیٹھ نے آگ کو تقریباً نظروں سے اوجھل کر دیا تھا۔

"پال؟"

وہ اچک کر آگے بڑھا۔ وہ چھوٹے سے کمرے میں دیو جیسا لگ رہا تھا۔ اسے چھت

سے ٹکرانے سے بچنے کے لیے تھوڑا سا جھکنا پڑا۔

"سب ٹھیک ہے؟" اس نے کہا۔ ایسا لگا جیسے وہ ڈاکٹر کی کسی بری خبر کے لیے خود کو تیار کر رہا ہے۔ اس نے میرے لیے کچھ جگہ بنائی، اور میں آگ کے سامنے بیٹھ گیا۔ اپنے چہرے اور ہاتھوں پر آگ کی گرمی محسوس کرنے سے مجھے راحت محسوس ہوئی۔

"یہاں لندن سے زیادہ سردی ہے۔ ہوا اور بھی زیادہ ٹھنڈی ہے۔"

"ہوا سائبیریا سے سیدھی آتی ہے، سب یہی کہتے ہیں۔" پال نے بغیر توقف کے بات جاری رکھی، واضح طور پر وہ بڑی بڑی باتیں کرنے کے موڈ میں تھا، "ڈائری کا کیا مسئلہ ہے؟ میں کبھی نہیں جانتا تھا کہ ایلیشیا نے ڈائری رکھی ہے۔"

"ہاں، اس کے پاس ڈائری ہے۔"

"اور اس نے تمہیں دی؟"

میں نے سر ہلایا۔

"اور؟ ڈائری کیا کہتی ہے؟"

"ڈائری خاص طور پر قتل سے پہلے کے آخری دو مہینوں کی تفصیلات بتاتی ہے۔ اور کچھ تضادات بھی ہیں جن کے بارے میں میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں۔"

"کون سے تضادات؟"

"اس کے اور تمہارے بارے میں۔"

"تم کیا کہہ رہے ہو؟" اس نے اپنا پنٹ نیچے رکھا اور دیر تک مجھے گھورا۔ "کیا مطلب؟"

"ٹھیک ہے، تم نے مجھے بتایا کہ تم نے قتل سے پہلے کئی سالوں تک ایلیشیا کو نہیں دیکھا تھا۔"

پال ہچکچایا۔ "میں نے کہا تھا؟"

"اور ڈائری میں ایلیشیا کہتی ہے کہ وہ گیبریل کے قتل ہونے سے چند ہفتے پہلے تم سے ملی تھی۔ وہ کہتی ہیں کہ تم اس کے ہیمپسٹڈ والے گھر آئے تھے۔"

میں نے اسے گھورتے ہوئے دیکھا۔ وہ اندر ہی اندر جھلس رہا تھا۔ وہ اپنے بڑے جسم میں اچانک ایک لڑکے کی طرح لگ رہا تھا۔ پال ڈر گیا تھا، یہ واضح تھا۔ اس نے لمحہ بھر کے لیے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے ایک نظر مجھ پر ڈالی۔

"کیا میں ڈائری پر ایک نظر ڈال سکتا ہوں؟"

میں نے سر ہلایا۔ "مجھے نہیں لگتا کہ یہ مناسب ہوگا۔ بہر حال میں ڈائری اپنے ساتھ نہیں لایا۔"

"پھر میں کیسے جان سکتا ہوں کہ ڈائری میں یہ لکھا ہوا ہے؟ تم جھوٹ بھی بول سکتے ہو۔"

"میں جھوٹ نہیں بول رہا۔ وہ تم تھے۔ تم نے مجھ سے جھوٹ بولا، پال۔ کیوں؟"

"لیکن اس سے تمہارا کیا واسطہ ہے؟"

"مجھے ڈر ہے، یہ میرا کام ہے۔ ایلیشیا کی خیریت میری فکر ہے۔"

"اس کی خیریت کا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ میں نے اسے کوئی تکلیف نہیں دی۔"

"میں نے کبھی نہیں کہا کہ تم نے ایسا کیا۔"

"تو پھر۔"

"تم بتاتے کیوں نہیں کہ کیا ہوا تھا؟"

پال نے کندھے اچکائے۔ "یہ ایک لمبی کہانی ہے۔" اس نے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا، پھر مان گیا۔ کسی کے ساتھ بات شیئر کرنے پر، میں نے آخر کار اس کو پر سکون محسوس کیا۔ "میں بری طرح پھنس گیا تھا۔ مجھے ایک مسئلہ تھا، آپ جانتے ہیں کہ میں جوا کھیل رہا تھا اور پیسے ادھار لے رہا تھا، اور اسے واپس کرنے کے قابل نہیں تھا۔ مجھے اپنا کام سیدھا کرنے کے لیے کچھ نقد رقم کی ضرورت تھی۔"

"اور تم نے ایلیشیا سے پیسے مانگے؟ کیا تمہیں پیسے ملے؟"

"ڈائری کیا کہتی ہے؟"

"اس میں ایسا کچھ نہیں لکھا۔"

پال نے جھجک کر سر ہلایا۔ "نہیں، اس نے مجھے کچھ نہیں دیا۔ اس نے کہا کہ وہ پیسے نہیں دے سکتی۔"

وہ پھر سے جھوٹ بول رہا تھا۔ کیوں؟

"تو پھر پیسے کیسے ملے؟"

"میں۔ میں نے اپنی بچت میں سے نکالے تھے۔ مجھے خوشی ہوگی اگر یہ بات ہمارے درمیان رہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میری امی کو پتہ چلے۔"

"مجھے نہیں لگتا کہ اس میں لیڈیا کو شامل کرنے کی کوئی وجہ ہے۔"

"واقعی؟" پال کے چہرے پر تھورا رنگ واپس آ گیا۔ وہ زیادہ پر امید نظر آ رہا تھا۔ "شکریہ۔ مجھے بہت اچھا لگا۔"

"کیا ایلیشیا نے کبھی تم کو بتایا ہے کہ اسے شبہ ہے کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے؟"

پال نے اپنا گلاس نیچے کیا اور مجھ پر ایک حیرت زدہ نظر ڈالی۔ میں دیکھ سکتا تھا کہ اس نے پال کو نہیں بتایا تھا۔ "کوئی اسے دیکھ رہا تھا؟ آپ کا کیا مطلب ہے؟"

میں نے اسے وہ کہانی سنائی جو میں نے ڈائری میں پڑھی تھی۔ ایلیشیا کے شبہات کے بارے میں جب وہ ایک اجنبی کو دیکھ رہی تھی، اور آخر کار اسے یہ خدشہ تھا کہ اس کے اپنے گھر میں اس پر حملہ ہو رہا ہے۔

پال نے سر ہلایا۔ "اس کا دماغ کم کام کرتا تھا۔"

"آپ کو لگتا ہے کہ اس نے اس کا تصور کیا ہوگا؟"

"ہاں، اس کا کوئی بھی سبب ہو سکتا ہے، ہے نا؟" پال نے کندھے اچکائے۔ "تمہیں نہیں لگتا کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا تھا؟ میرا مطلب ہے، مجھے لگتا ہے کہ یہ ممکن ہے۔"

"ہاں، یہ ممکن ہے۔ تو کیا اس نے تم سے اس بارے میں کبھی کچھ نہیں کہا؟"

"ایک لفظ بھی نہیں۔ لیکن ایلیشیا اور میں نے کبھی زیادہ بات بھی نہیں کی، آپ جانتے ہیں۔ وہ ہمیشہ خاموش رہتی تھی۔ ہم سب ایک خاندان کے طور پر تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایلیشیا کہتی تھی کہ یہ کتنا عجیب تھا کہ وہ دوستوں کے گھر جاتی تو ان کے خاندان والے آپس میں ہنستی اور مذاق کرتے، چیزوں کے بارے میں گفتگو کرتے، اور ایک ہمارا ہی خاندان تھا جو بہت خاموش رہتا تھا۔ ہم نے کبھی بات نہیں کی۔ میری ماں کے علاوہ، جو حکم جاری کرتی تھی۔"

"اور ایلیشیا کا والد؟ ورنن؟ وہ کیسا تھا؟"

"ورنن بھی زیادہ بات نہیں کرتا تھا۔ ایوا کے مرنے کے بعد وہ بھی ذہنی طور پر ٹھیک نہیں تھا۔ اس کے بعد وہ کبھی ویسا نہیں ہو پایا، نہ ہی ایلیشیا۔"

"اس سے مجھے کچھ یاد آتا ہے۔ ایک چیز تھی جو میں تم سے پوچھنا چاہتا تھا۔ جس کا ذکر تانیا نے مجھ سے کیا تھا۔"

"تانیا بیرنسن؟ تم نے اس سے بات کی؟"

"بہت مختصر۔اس نے مجھے مشورہ دیا کہ میں تم سے بات کروں۔"

"تانیا نے تم سے کہا؟" پال کے گال لال ہو گئے۔"میں۔میں اسے اچھی طرح سے نہیں جانتا، لیکن وہ ہمیشہ مجھ پر بہت مہربان رہی ہے۔وہ ایک اچھی، بہت اچھی انسان ہے۔وہ ایک دو بار مجھ سے اور امی سے ملنے آئی تھی۔" پال کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی اور وہ ایک لمحے کے لیے دور تک دیکھنے لگا۔

میں نے سوچا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔میں حیران تھا کہ میکس نے اس کے بارے میں کیسا محسوس کیا ہوگا۔

"تانیہ نے کیا کہا؟" اس نے پوچھا۔

"اس نے مشورہ دیا کہ میں تم سے اس چیز کے بارے میں پوچھوں۔جو کار حادثے کے بعد رات میں ہوا تھا۔وہ تفصیل میں نہیں گئی۔"

"ہاں، میں جانتا ہوں کہ اس کا کیا مطلب ہے۔میں نے اسے مقدمے کے دوران بتایا تھا۔میں نے اس سے کہا کہ وہ کسی کو نہ بتائے۔"

"اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔مجھے بتانا تم پر منحصر ہے۔اگر تم چاہو۔یقیناً، اگر تم نہیں چاہتے۔"

پال نے اپنا پنٹ نکالا اور کندھے اچکائے۔"یہ بات اتنی خاص بھی نہیں ہے، لیکن یہ آپ کو ایلیشیا کو سمجھنے میں مدد دے سکتی ہے۔وہ۔" وہ جھجک کر خاموش ہو گیا۔

"کہو۔"

"ایلیشیا...... سب سے پہلا کام جو ایلیشیا نے کیا، جب وہ ہسپتال سے گھر پہنچی۔گھر والوں نے اسے حادثے کے بعد ایک رات کے لیے اندر رکھا۔وہ گھر کی چھت پر چڑھ گئی۔میں نے بھی وہی کیا۔ہم ساری رات وہاں بیٹھے رہے، کافی دیر تک۔اس کے بعد ایلیشیا اور میں ہر وقت وہاں چلے جاتے تھے۔وہ ہماری خفیہ جگہ تھی۔"

"چھت پر؟"

پال ہچکچایا۔اس نے سوچتے ہوئے ایک لمحے کے لیے میری طرف دیکھا۔اس نے فیصلہ کیا۔

"چلو بھئی،" وہ کھڑا ہو گیا۔"میں تمہیں دکھاتا ہوں۔"

آٹھواں باب

جب ہم قریب پہنچے تو گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

"یہاں آؤ،" پال نے کہا۔ "میرے پیچھے چلو۔"

گھر کے پہلو میں لوہے کی سیڑھی موجود تھی۔ ہم نے اس پر اپنا راستہ بنایا۔ ہمارے پیروں کے نیچے کیچڑ جمی ہوئی تھی، جو سخت لہروں اور ریزوں کی شکل میں تھی۔ میرا انتظار کیے بغیر پال اوپر چڑھنے لگا۔

لحہ بہ لحہ ٹھنڈ بڑھ رہی تھی۔ میں سوچ رہا تھا کہ کیا یہ اتنا اچھا خیال تھا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا اور سیڑھی پر پہلا قدم رکھا، جو کہ برفیلی اور پھسلنی تھی، جس پر بیل اگ آئی تھی۔

میں نے دوڑتے ہوئے اپنا راستہ بنایا۔ جب میں اوپر پہنچا، میری انگلیاں بے حس ہو چکی تھیں اور ہوا میرے چہرے کو کچل رہی تھی۔ میں چھت پر اوپر چڑھ گیا۔ پال میرا انتظار کر رہا تھا اور ایک پر جوش، نوعمر انداز میں مسکرا رہا تھا۔ پتلا سا چاند ہمارے اوپر لٹکا ہوا تھا۔ باقی اندھیرا تھا۔

اچانک پال میری طرف لپکا، اس کے چہرے پر ایک عجیب سا تاثر تھا۔ جب اس کا بازو میری طرف بڑھا تو میں نے گھبراہٹ محسوس کی۔ میں اس سے بچنے کے لیے پیچھے ہٹ گیا، لیکن اس نے مجھے پکڑ لیا۔ ایک خوفناک لمحے کے لیے میں نے سوچا کہ وہ مجھے چھت سے پھینک دے گا۔

اس کے بجائے اس نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا۔ "تم کنارے کے بہت قریب ہو۔ یہاں درمیان میں رہو۔ یہ زیادہ محفوظ ہے۔"

میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ یہ ایک برا خیال تھا۔ میں پال کے آس پاس دور تک خود کو محفوظ نہیں سمجھ رہا تھا۔ میں نیچے اترنے کا مشورہ دینے ہی والا تھا کہ اس نے اپنا سگریٹ نکالا اور مجھے پیش کیا۔ میں نے ہچکچاہٹ کی، پھر میں نے لے لیا۔ لائٹر نکال کر سگریٹ جلاتے ہوئے میری انگلیاں کانپ رہی تھیں۔

ہم وہاں کھڑے رہے اور ایک لمحے کے لیے خاموشی سے سگریٹ نوشی کرتے رہے۔

"یہ وہ جگہ ہے جہاں ہم بیٹھتے تھے۔ ایلیشیا اور میں۔ ہر روز، دیر تک۔"

"تمہاری عمر کتنی تھی؟"

"میں تقریباً سات یا شاید آٹھ سال کا تھا۔ ایلیشیا کی عمر بھی دس سے زیادہ نہیں تھی۔"

"تم لوگ سیڑھیاں چڑھنے میں تھوڑے ماہر تھے۔"

"مجھے ایسا لگتا ہے۔ ہمارے لیے یہ عام تھا۔ جب ہم نوعمر تھے تو اوپر آ کے سگریٹ اور بیئر پیتے تھے۔"

میں نے ایک نوعمر ایلیشیا کا خاکہ بنانے کی کوشش کی، جو اس کے باپ اور اس کی بدمعاش خالہ سے چھپ رہی تھی۔ پال، اس کا پیارا چھوٹا کزن، سیڑھی کے پیچھے چل رہا تھا، اسے تنگ کر رہا تھا جب کہ وہ خاموش اور اپنے خیالات کے ساتھ اکیلی رہنا چاہتی تھی۔

"یہ چھپنے کی اچھی جگہ ہے،" میں نے کہا۔

پال نے سر ہلایا۔ "انکل ورنن سیڑھی نہیں چڑھ سکتے تھے۔ وہ بھی امی کی طرح بہت وزنی تھا۔"

"میں بمشکل اوپر چڑھ سکا ہوں۔ یہ بیلیں جیسے موت کا جال ہوں۔"

"یہ بیل نہیں ہے، یہ چنبیلی ہے۔" پال نے سبز انگوروں کو دیکھا جو سیڑھی کی چوٹی تک پھیلے ہوئے تھے۔ "ابھی تک کوئی پھول نہیں کھلا۔ بہار سے پہلے تو آسرہ بھی نہیں۔ عطری مہک آتی ہے، جب پھول کھلتے ہیں۔" وہ ایک لمحے کے لیے یادوں میں کھویا ہوا لگا۔ "یہ حیرت انگیز ہے۔"

"کیا؟"

"کچھ نہیں۔" اس نے کندھے اچکائے۔ "وہ چیزیں جو مجھے یاد ہیں...... میں ابھی چنبیلی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ وہ اس دن پورے آب وتاب میں تھی، حادثے کے دن، جب ایوا ماری گئی تھی۔"

میں نے ادھر ادھر دیکھا۔ "تم اور ایلیشیا یہاں اکٹھے آئے تھے، تم نے کہا؟"

اس نے سر ہلایا۔ "ماں اور انکل ورنن وہاں ہمیں ڈھونڈ رہے تھے۔ ہم انہیں پکارتے ہوئے سن سکتے تھے۔ لیکن ہم نے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ ہم چھپتے رہے۔ تب وہ حادثہ ہوا۔"

اس نے سگریٹ نکال کر مجھے ایک عجیب سی مسکراہٹ دی۔ "اسی لیے میں تمہیں یہاں لایا ہوں۔ لہٰذا تم اسے دیکھ سکتے ہو۔ جرم کا منظر۔"

"جرم؟"

پال نے جواب نہیں دیا، اور مجھ پر ہنستا۔

"کیا جرم، پال؟"

"ورنن کا جرم۔ انکل ورنن اچھے آدمی نہیں تھے، تم نے دیکھا۔ بالکل بھی نہیں۔"

"تم کیا کہنا چاہ رہے ہو؟"

"ٹھیک ہے، جب اس نے یہ کیا۔"

"کیا کیا؟"

"اس نے ایلیشیا کو مار ڈالا۔"

میں نے پال کی طرف دیکھا، اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا۔ "ایلیشیا کو مار ڈالا؟ تم کیا کہہ رہے ہو؟"

پال نے نیچے زمین کی طرف اشارہ کیا۔ "انکل ورنن وہاں امی کے ساتھ نیچے کھڑا تھا۔ وہ نشے میں تھا۔ امی اسے اندر لے جانے کی کوشش کرتی رہیں، لیکن وہ وہیں کھڑا ایلیشیا کے لیے چیختا رہا۔ وہ اس سے بہت ناراض تھا۔ وہ بہت پاگل ہو رہا تھا۔"

"کیونکہ ایلیشیا چھپ رہی تھی؟ لیکن، وہ ایک بچی تھی، جس کی ماں ابھی مری تھی۔"

"وہ ایک گھٹیا آدمی تھا۔ وہ بس آنٹی ایوا کی پرواہ کرتا تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ تبھی اس نے یہ کہا تھا۔"

"کیا کہا تھا؟" میں صبر کھو رہا تھا۔ "میں سمجھ نہیں پا رہا کہ تم مجھ سے کیا کہہ رہے ہو۔ حقیقت میں کیا ہوا تھا؟"

"ورنن اس بارے میں بتا رہا تھا کہ وہ ایوا سے کتنا پیار کرتا ہے۔ وہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ 'میری لیڈی'، وہ کہتا رہا، 'بچاری'، 'میری ایوا...... اسے کیوں مرنا پڑا؟ موت اس کو ہی

کیوں آئی؟اس کے بجائے ایلیشیا کیوں نہیں مری؟‘‘

میں حیران رہ کر ایک لمحے کے لیے پال کی طرف دیکھتا رہا۔ مجھے یقین نہیں تھا کہ میں سمجھ گیا ہوں۔ ’’’اس کے بجائے ایلیشیا کیوں نہیں مری؟‘‘‘

’’اس نے یہی کہا تھا۔‘‘

’’ایلیشیا نے یہ سنا؟‘‘

’’ہاں۔اور ایلیشیا نے مجھ سے کچھ سرگوشی کی۔میں اسے کبھی نہیں بھولوں گا۔‘اس نے مجھے مار ڈالا‘، اس نے کہا،‘بابا نے مجھے مار ڈالا۔‘‘‘

میں نے بے آواز، پال کی طرف دیکھا۔میرے سر میں گھنٹیاں بجنے لگیں، گونجنے لگیں ۔یہ وہی تھا جس کی میں تلاش کر رہا تھا۔میں نے اسے ڈھونڈ لیا، معمے کا گم شدہ ٹکڑا، جو آخر کار یہاں کیمبرج کی ایک چھت پر مل گیا۔

***

لندن واپسی کے تمام راستے، میں نے جو کچھ سنا تھا اس کے مضمرات کے بارے میں سوچتا رہا۔میں اب سمجھ گیا تھا کہ السیسٹس کی ایلیشیا کے ساتھ کیا نسبت تھی۔جس طرح ایڈمیٹس نے جسمانی طور پر السیسٹس کو موت کی سزا دی تھی، اسی طرح ورنن روز نے اپنی بیٹی کو نفسیاتی طور پر موت کی سزا سنائی تھی۔ایڈمیٹس نے ضرور کسی نہ کسی سطح پر السیسٹس سے محبت کی ہوگی، لیکن ورنن محبت کرنے والا نہیں تھا، وہ صرف نفرت ہی کرتا تھا۔اس نے نفسیاتی طور پر بچی کو قتل کیا تھا۔اور ایلیشیا کو یہ معلوم تھا۔

’’اس نے مجھے مار ڈالا‘‘ اس نے کہا۔’’بابا نے مجھے مار ڈالا۔‘‘

اب، آخر کار، میرے پاس کام کرنے کے لیے کچھ تھا۔وہ کچھ جس کے بارے میں میں جانتا تھا۔بچوں پر نفسیاتی زخموں کے جذباتی اثرات بلوغت میں کیسے ظاہر ہوتے ہیں۔اس کا تصور کریں۔آپ کے والد وہ ہستی ہیں جس پر آپ اپنی بقا کے لیے انحصار کرتے ہیں، اور وہی ہستی آپ کی موت کی خواہش کرے تو؟ یہ ایک بچے کے لیے کتنا خوفناک ہونا چاہیے، کتنا تکلیف دہ ہو گا۔آپ کی عزت نفس کا احساس کیسے بکھر جائے گا، اور وہ درد بہت زیادہ ہوگا، جو محسوس کرنے کے لیے بہت بڑا ہو، اس لیے آپ اسے نگل لینے، دبانے اور دفن کرنے کی کوشش کریں گے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ اپنے صدمے کی حقیقت سے رابطہ کھو دیں گے، اس کے اسباب

کی جڑوں کو الگ کر دیں گے، اور بھول جائیں گے۔ لیکن ایک دن، تمام دکھ اور غصہ ایک ساتھ پھٹ جائے گا، جیسے ڈریگن کے پیٹ سے آگ نکلتی ہے۔ اور آپ بندوق اٹھالیں گے۔ آپ اس غصے کو اپنے والد پر نہیں اتاریں گے، جو مر گیا ہے اور دل سے بھی اتر گیا ہے، کیوں کہ وہ آپ کی پہنچ سے باہر ہے۔ بلکہ آپ اسے اپنے شوہر پر اتاریں گے، جس نے آپ کی زندگی میں اپنی جگہ لی تھی، جس نے آپ سے پیار کیا اور آپ کے ساتھ بستر پر سویا۔ آپ اس کے سر میں پانچ بار گولی ماریں گے، ممکنہ طور پر یہ جانے بغیر کہ کیوں۔

رات کے وقت ٹرین لندن واپسی کے لیے چلتی رہی۔ آخر کار، میں نے سوچا۔ بہر حال میں جانتا تھا کہ ایلیشیا تک کیسے پہنچنا ہے۔

اب ہم شروع کر سکتے ہیں۔

نواں باب

میں ایلیشیا کے ساتھ خاموشی سے بیٹھا رہا۔

میں اس خاموشی میں بہتر محسوس کر رہا تھا، اس کو برداشت کر رہا تھا اور اس میں ڈھل رہا تھا۔ ایلیشیا کے ساتھ اس چھوٹے سے کمرے میں بیٹھنا، خاموشی اختیار کرنا تقریباً آرام دہ ہو گیا تھا۔

ایلیشیا نے اپنے ہاتھ گود میں تھامے ہوئے تھے۔ جنہیں وہ کبھی پکڑ رہی تھی تو کبھی چھوڑ رہی تھی۔ وہ میرا سامنا کر رہی تھی، میری طرف نہیں دیکھ رہی تھی، بلکہ کھڑکی کی سلاخوں سے باہر دیکھ رہی تھی۔ بارش رک گئی تھی، اور بادل لمحہ بہ لمحہ الگ ہو کر ہلکے نیلے آسمان کو ظاہر کر رہے تھے۔ پھر ایک اور بادل نمودار ہوا جس نے آسمان کو سرمئی رنگ سے ڈھانپ لیا۔ تب میں بولا۔

"مجھے ایک اہم چیز کے بارے میں پتا چلا ہے۔ آپ کے کزن نے مجھے کچھ بتایا ہے۔"

میں نے یہ بات بہت ہی نرمی سے کہی۔ اس نے کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا، تو میں آگے بڑھا۔

"پال نے کہا کہ جب تم چھوٹی تھیں، تو تم نے اپنے باپ سے کچھ تباہ کر دینے والے الفاظ سنے تھے۔ کار حادثے کے بعد، جس میں آپ کی ماں کی موت ہو گئی......"

مجھے یقین تھا کہ وہ گھٹنے ٹیکنے والا ردعمل ظاہر کرے گی، کسی قسم کا اعتراف کرے گی۔ میں نے انتظار کیا، لیکن ایسا کچھ نظر نہیں آیا۔

"مجھے حیرت ہے کہ آپ کیسا محسوس کر رہی ہونگی کہ پال نے مجھے یہ سب بتایا ہے۔ یہ کسی کے اعتماد کو دھوکہ دینے جیسا لگتا ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اس کے ذہن میں آپ کے لیے بہترین مفادات ہیں۔ آخر آپ میری دیکھ بھال میں ہیں۔"

کوئی ردعمل نہیں۔ میں ہچکچایا۔

"اگر میں آپ کو کچھ بتاؤں تو آپ کو مدد مل سکتی ہے۔ نہیں۔ شاید یہ مطلب پرستی ہے۔ شاید یہ میں ہوں تو تھوڑی مدد مل سکتی ہے۔ سچ یہ ہے کہ میں آپ کو آپ کے خیال سے بہتر سمجھ سکتا ہوں۔ بہت زیادہ انکشافات کرنے کی خواہش کے بغیر، تم نے اور میں نے اسی طرح کے بچپن کا تجربہ کیا ہے، ایک جیسے باپوں کا سامنہ کیا ہے۔ اور ہم دونوں سے جتنی جلدی ہوسکا، گھر سے نکل گئے۔ لیکن ہم نے جلد ہی دریافت کرلیا کہ نفسیات کی دنیا میں جغرافیائی فاصلہ بہت ہی چھوٹا ہوتا ہے۔ کئی چیزیں اتنی آسانی سے پیچھے رہ نہیں جاتیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کا بچپن کتنا ضرر رساں تھا۔ یہ ضروری ہے کہ آپ سمجھو کہ یہ کتنا سنجیدہ ہے۔ آپ کے والد نے جو کہا وہ نفسیاتی قتل کے مترادف ہے۔ اس نے آپ کو مار دیا تھا۔"

اس بار اس نے ردعمل ظاہر کیا۔

اس نے تیزی سے میری طرف دیکھا۔ اس کی آنکھیں جیسے میرے اندر جل رہی تھیں۔ اگر نگاہ مار سکتی، تو یقیناً میں مر گیا ہوتا۔ میں نے بغیر کوئی خوف کھائے، اس کی قاتلانہ نگاہوں میں جھانکا۔

"ایلیشیا۔ یہ ہمارا آخری موقع ہے۔ میں اب یہاں پروفیسر ڈیومیڈس کے علم یا اجازت کے بغیر بیٹھا ہوں۔ اگر میں آپ کی خاطر اس طرح کے اصولوں کو توڑتا رہا تو مجھے نوکری سے نکال دیا جائے گا۔ ممکن ہے کہ آپ مجھے آخری بار دیکھ رہی ہو۔ کیا آپ سمجھ رہی ہیں؟"

میں نے یہ بات بغیر کسی امید یا جذبات، آس یا احساس سے خالی ہوکر کہی۔ میں دیوار وں سے سر ٹکراتے ٹکراتے بیزار ہوگیا تھا۔ مجھے کسی قسم کے جواب کی توقع نہیں تھی۔ اور تب......

میں نے سوچا کہ میں نے اس کا تصور کیا ہے۔ میں نے سوچا کہ میں کچھ سن رہا ہوں۔ میں نے بے دم ہوکر اسے گھور کر دیکھا۔ میں نے اپنے سینے میں دل کی دھڑکن محسوس کی۔ بات کرتے ہوئے میرا منہ خشک ہوگیا۔

"کیا۔ کیا آپ نے...... ابھی کچھ کہا؟"

ایک اور خاموشی۔ مجھ سے غلطی ہوئی ہوگی۔ میں نے اس کا تصور کیا ہوگا۔ لیکن پھر......

یہ دوبارہ ہوا۔

ایلیشیا کے ہونٹ دھیرے دھیرے، درد سے ہلے، اس کی آواز ابھرتے ہی تھوڑی سی ٹوٹ گئی، جیسے کرکراہٹ کرنے والے دروازے کو تیل کی ضرورت تھی۔

"کیا......؟" اس نے سرگوشی کی۔ پھر وہ رک گئی۔ پھر دوبارہ: "کیا......کیا۔"

ایک لمحے کے لیے ہم صرف ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ میری آنکھیں دھیرے دھیرے آنسوؤں سے بھر گئیں۔

"میں کیا چاہتا ہوں؟ میں چاہتا ہوں کہ آپ بات کرتی رہو۔ بات کرو۔ مجھ سے بات کرو، ایلیشیا۔"

ایلیشیا نے مجھے گھور کر دیکھا۔ وہ کچھ سوچ رہی تھی۔ وہ ایک فیصلے پر پہنچی۔

اس نے دھیرے سے سر ہلایا۔ "ٹھیک ہے۔"

دسواں باب

"اس نے کیا کہا؟"

پروفیسر ڈیومیڈس نے حیرت سے مجھے گھور کر دیکھا۔ ہم باہر تھے، سگریٹ پی رہے تھے میں بتا سکتا ہوں کہ وہ پرجوش تھا کیونکہ اس نے بغیر دیکھے اپنا سگار زمین پر پھینک دیا تھا۔ اور بولا، "ایلیشیا سچ میں بولی؟"

"ہاں۔"

"ناقابل یقین۔ تو تم نے ٹھیک کہا تھا۔ تم صحیح تھے، اور میں غلط تھا۔"

"بلکل بھی نہیں۔ پروفیسر صاحب، آپ کی اجازت کے بغیر اسے دیکھنا میرے لیے مناسب نہ تھا۔ مجھے افسوس ہے، بس میرے پاس ایک خصلت تھی......"

ڈیومیڈس مسکرایا اور میرا جملہ مکمل کیا۔ "تم نے اپنی خوبی کی پیروی کی۔ میں بھی ایسا ہی کرتا، تھیو۔ بہت اچھا۔"

میں اس بات کو پھیلانے کے حق میں نہیں تھا۔ "ہمیں ابھی تک اس بات پر انحصار نہیں کرنا چاہیے۔ یہ بھی ایک مرحلے کا عبور ہے۔ لیکن اس کی کوئی گارنٹی نہیں ہے۔ وہ کسی بھی وقت واپس پلٹ سکتی ہے یا پیچھے ہٹ سکتی ہے۔"

ڈیومیڈس نے سر ہلایا۔ "بالکل صحیح۔ ہمیں جلد از جلد ایک باضابطہ جائزے کا اہتمام کرنا چاہیے اور ایلیشیا کا انٹرویو کرنا چاہیے۔ اسے ایک پینل کے سامنے لائیں۔ تم اور میں اور ٹرسٹ کا کوئی فرد۔ ایسا جو لین کر سکتی ہے، وہ کافی بے ضرر ہے۔"

"آپ بہت تیزی سے آگے جا رہے ہیں۔آپ میری بات نہیں سن رہے ہیں۔ یہ بہت جلد بازی ہوگی۔اس طرح کی کوئی بھی چیز اسے ڈرا سکتی ہے۔ ہمیں آہستہ آہستہ آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔"

"ٹھیک ہے، لیکن یہ ضروری ہے کہ ٹرسٹ کو اس بات کا پتہ ہو۔"

"نہیں ابھی نہیں۔ شاید وہ دوبارہ بات نہ کرے۔ چلو انتظار کرتے ہیں۔ابھی کوئی اعلان نہ کریں۔ابھی تک نہیں۔"

ڈیومیڈس نے سر ہلایا اور راضی ہوگیا۔اس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر میرے کندھے پر رکھا۔"بہت اچھے۔ مجھے تم پر فخر ہے۔"

میں نے ایک چھوٹا سا فخر محسوس کیا۔ایک بیٹا جسے اس کے باپ نے مبارکباد دی ہو۔ میں ڈیومیڈس کو خوش کرنے، مجھ پر اس کے ایمان کو درست ثابت کرنے اور اس کو پُرفخر بنانے والی اپنی خواہش سے آگاہ تھا۔ میں نے تھوڑا جذباتی محسوس کیا۔ میں نے جذبات چھپانے کے لیے سگریٹ جلایا۔"اب کیا؟"

"اب تم چلتے رہو۔ ایلیشیا کے ساتھ کام جاری رکھو۔"

"اور اگر اسٹیفنی کو پتہ چل جائے تو؟"

اسٹیفنی کو بھول جاؤ، میں اسے سنبھال لوں گا۔تم ایلیشیا پر توجہ دو۔

اور میں نے ایسا ہی کیا۔

***

ہمارے اگلے سیشن کے دوران، ایلیشیا اور میں نے مسلسل بات کی۔ یا بلکہ، ایلیشیا نے ہی بات کی اور میں نے سنا۔اتنی خاموشی کے بعد ایلیشیا کو سننا ایک انجان اور کچھ پریشان کن تجربہ رہا۔ پہلے تو وہ ہچکچاتے ہوئے بولی، عارضی طور پر۔اپنی ٹانگوں پر چلنے کی کوشش کر رہی تھی جو کچھ عرصے سے استعمال نہیں ہوئی تھیں۔اس نے جلد ہی محسوس کیا کہ اس کی چستی، قدموں اور بولنے کی رفتار میں تیزی آگئی ہے۔اس کے لفظوں میں بھی ایسی روانی آگئی، جیسے وہ کبھی خاموش نہیں تھی۔جو کہ وہ ایک عرصے سے تھی۔

سیشن ختم ہوا تو میں اپنے دفتر چلا گیا۔ میں ڈیسک پر بیٹھا اسے نقل کر رہا تھا، جو کچھ کہا گیا تھا۔ جو میرے ذہن میں تازہ تھا۔ میں نے ہر چیز کو لفظ بہ لفظ لکھا، اسے جتنا ممکن ہو سکا،

درست اور ٹھیک طریقے سے محفوظ گیا۔

جیسا کہ آپ دیکھیں گے، یہ ایک ناقابل یقین کہانی ہے۔اس میں کوئی شک نہیں ہے۔
چاہے آپ اس پر یقین کریں یا نہ کریں، یہ آپ پر منحصر ہے۔
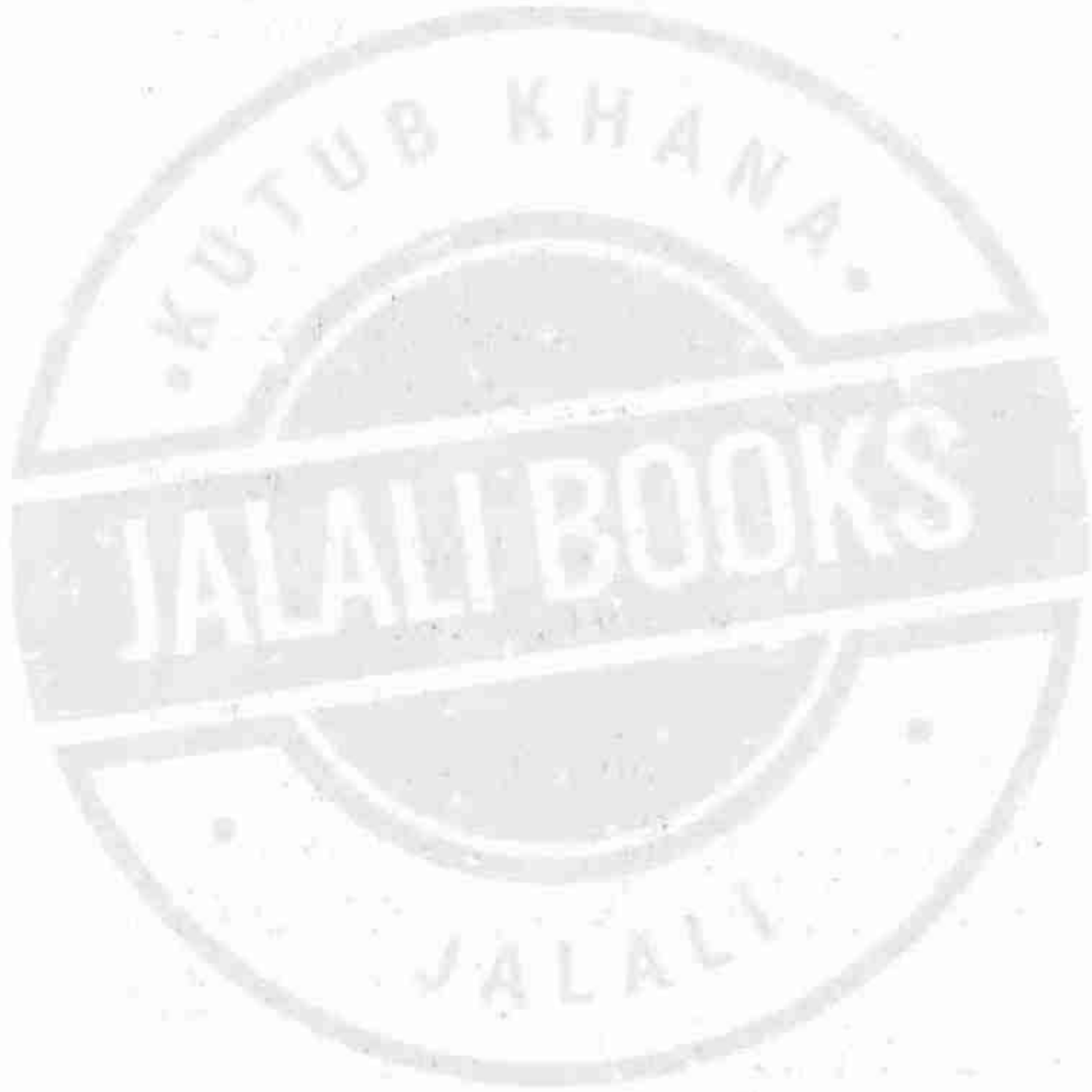
گیارہواں باب

ایلیشیا تھراپی روم میں میرے سامنے کرسی پر بیٹھی تھی۔

"شروع کرنے سے پہلے، میرے پاس کچھ سوالات ہیں۔ کچھ چیزیں جو میں واضح کرنا چاہوں گا۔"

کوئی جواب نہیں۔ ایلیشیا نے اپنی ناقابل سمجھ نظر سے میری طرف دیکھا۔

"خاص طور پر، میں آپ کی خاموشی کو سمجھنا چاہتا ہوں۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ آپ نے بولنے سے انکار کیوں کیا۔"

ایلیشیا اس سوال سے مایوس لگ رہی تھی۔ وہ مڑ کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

ہم ایک منٹ تک اسی طرح خاموش بیٹھے رہے۔ میں نے اس بے یقینی حالت پر قابو پانے کی کوشش کی جو میں محسوس کررہا تھا۔ کیا وہ پیش رفت عارضی تھی؟ کیا حالات پھر سے پہلے جیسے ہو جائیں گے؟ میں ایسا نہیں ہونے دے سکتا۔

"ایلیشیا۔ میں جانتا ہوں کہ یہ مشکل ہے۔ لیکن ایک بار جب آپ نے مجھ سے بات کرنا شروع کردی تو یہ آپ کے لیے آسان ہو جائے گا، میرا یقین کرو۔"

کوئی ردعمل نہیں۔

"کوشش کرو۔ پلیز۔ جب آپ نے اتنی جرئت دکھائی ہے، تو ہمت نہ ہاریں۔ بتائیں۔ مجھے بتائیں...... مجھے بتائیں آپ کیوں نہیں بولتیں۔"

ایلیشیا نے پیچھے مڑ کر مجھے ٹھنڈی نظروں سے دیکھا۔ وہ دھیمی آواز میں بولی:

"کچھ نہیں...... کہنے کو کچھ نہیں ہے۔"

"میں اس پر یقین نہیں کرتا۔ مجھے لگتا ہے کہ کہنے کو بہت کچھ ہے۔"

ایک وقفہ۔ کندھے کا اچکنا۔ "شاید۔ شاید...... آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔"

"بتائیں۔"

وہ ہچکچائی۔ "پہلے پہل، جب گیبرئل ...... جب وہ مر گیا۔ میں نہیں کر سکی، میں نے کوشش کی...... لیکن میں بات نہیں کر سکی۔ میں نے اپنا منہ کھولا۔ لیکن کوئی آواز نہیں نکلی۔ جیسے خواب میں...... جہاں آپ چیخنے کی کوشش کرتے ہیں...... لیکن چیخ نہیں سکتے۔"

"آپ صدمے کی حالت میں تھیں۔ لیکن اگلے چند دنوں میں، آپ کو اپنی آواز خود کی طرف لوٹتی ہوئی محسوس ہوئی ہوگی......؟"

"تب تک یہ بے معنی لگ رہا تھا۔ کافی دیر ہو چکی تھی۔"

"بہت دیر؟ اپنے دفاع میں بات کرنے کے لیے؟"

ایلیشیا نے مجھے اپنی نگاہوں کی گرفت میں لے لیا، اس کے ہونٹوں پر ایک خفیہ مسکراہٹ تھی۔ وہ بولی نہیں۔

"بتائیں آپ نے پھر سے بات کیوں شروع کی؟"

"تم کو جواب معلوم ہے۔"

"واقعی؟"

"تمہاری وجہ سے۔"

"میری وجہ سے؟" میں نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

"کیونکہ تم یہاں آئے ہو۔"

"اور اس سے فرق پڑتا ہے؟"

"تمام فرق۔ پڑ گیا...... تمام فرق۔" ایلیشیا نے اپنی آواز دھیمی کی اور پلک جھپکتے ہوئے میری طرف دیکھا۔ "میں چاہتی ہوں کہ تم سمجھو کہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے۔ مجھے کیسا محسوس ہوتا ہے۔ یہ اہم ہے...... آپ سمجھتے ہیں۔"

"میں سمجھنا چاہتا ہوں۔ اسی لیے آپ نے مجھے ڈائری دی، ہے نا؟ کیونکہ آپ چاہتی ہیں کہ میں سمجھوں۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ وہ لوگ جو آپ کے لیے سب سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں،

اس آدمی کے بارے میں آپ کی کہانی پر یقین نہیں کرتے تھے۔شاید آپ سوچ رہی ہوں گی۔
میں آپ پر یقین کرتا ہوں۔"

"تم کو مجھ پر یقین ہے۔" یہ کوئی سوال نہیں تھا بلکہ حقیقت کا سادہ سا بیان تھا۔

میں نے سر ہلایا۔"ہاں، میں آپ پر یقین کرتا ہوں۔تو ہم وہاں سے کیوں نہ شروع کریں؟ آپ کی لکھی ہوئی آخری ڈائری میں آپ کے گھر میں گھسنے والے شخص کو بیان کیا گیا ہے۔ پھر کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں۔"

"کچھ نہیں؟"

اس نے سر ہلایا۔"لیکن یہ وہ نہیں تھا۔"

"کون نہیں تھا؟ پھر کون تھا؟"

"وہ جین فیلکس تھا۔وہ چاہتا تھا۔وہ نمائش کے بارے میں بات کرنے آیا تھا۔"

"آپ کی ڈائری کو دیکھتے ہوئے، ایسا نہیں لگتا کہ آپ آنے والے لوگوں (Visitors) کے لیے صحیح دماغی حالت میں تھیں۔"

ایلیشیا نے کندھے اچکا کر تسلیم کیا۔

"کیا وہ زیادہ دیر ٹھہرا تھا؟"

"نہیں۔میں نے اسے جانے کو کہا۔وہ نہیں چاہتا تھا۔وہ پریشان تھا۔وہ مجھ پر تھوڑا سا چیخا، لیکن تھوڑی دیر بعد چلا گیا۔"

"اور پھر؟ جین فیلکس کے جانے کے بعد کیا ہوا؟"

ایلیشیا نے سر ہلایا۔"میں اس کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی۔"

"نہیں؟"

"ابھی تو نہیں۔"

ایلیشیا کی آنکھیں ایک لمحے کے لیے میری آنکھوں میں دیکھتی رہیں۔پھر وہ سلاخوں کے پیچھے سیاہ آسمان کو دیکھتے ہوئے کھڑکی کی طرف بڑھیں۔جس طرح سے وہ اپنا سر جھکا رہی تھی، وہ تقریباً بے ہودہ تھی، اور اس کے منہ کے کونے سے ایک مسکراہٹ ابھرتی ہوئی دکھائی دی۔وہ لطف اندوز ہو رہی ہے، میں نے سوچا۔جیسے میں اس کے اختیار میں تھا۔

"آپ کس بارے میں بات کرنا چاہتی ہیں؟" میں نے پوچھا۔

"میں نہیں جانتی۔ کچھ نہیں۔ میں صرف بات کرنا چاہتی ہوں۔"

اور ہم نے بات کی۔ ہم نے لیڈیا اور پال کے بارے میں بات کی، اور اس کی ماں کے بارے میں، اور موسم گرما کے بارے میں، جس میں اس کی موت ہوئی تھی۔ ہم نے ایلیشیا کے بچپن اور میرے بارے میں بات کی۔ میں نے اسے اپنے باپ اور اس گھر میں پرورش پانے کے بارے میں بتایا۔ وہ میرے ماضی کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننے کے لیے متجسس لگ رہی تھی اور اس چیز کے بارے میں بھی، جس نے مجھے وہ بنا دیا جو میں ہوں۔

مجھے یہ سوچنا یاد ہے۔اب واپس نہیں جانا ہے۔ ہم تھراپسٹ اور مریض کے درمیان ہر رکاوٹ کو ختم کر رہے تھے۔ جلد ہی یہ بتانا ناممکن ہوگا کہ کون کیا تھا۔

بارہواں باب

اگلی صبح، ہم دوبارہ ملے۔ ایلیشیا اس دن کسی نہ کسی طرح مختلف لگ رہی تھی۔ زیادہ محفوظ، زیادہ محتاط۔ میرے خیال میں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ گیبرئل کی موت کے دن کے بارے میں بات کرنے کے لیے خود کو تیار کر رہی تھی۔

وہ میرے سامنے بیٹھی اور غیر معمولی طور پر اس نے سیدھا میری طرف دیکھا اور آنکھوں سے رابطہ برقرار رکھا۔ وہ بغیر کوئی اشارہ کیے بولنے لگی۔ آہستہ آہستہ، سوچ سمجھ کر، اس نے خبرداری کے ساتھ ہر فقرے کا انتخاب کیا، جیسے وہ احتیاط سے کینوس پر برش استعمال کر رہی تھی۔

"میں اس دوپہرا کیلی تھی۔ میں جانتی تھی کہ مجھے پینٹ کرنا ہے، لیکن دن بہت گرم تھا، مجھے نہیں لگتا تھا کہ میں اس کا سامنا کر سکتی تھی۔ لیکن میں نے کوشش کرنے کا فیصلہ کیا۔ لہذا میں نے چھوٹا پنکھا لیا جو میں نے باغ والے اسٹوڈیو کے لیے خریدا تھا، اور پھر......"

"اور پھر؟"

"میرے فون کی گھنٹی بجی۔ وہ گیبرئل تھا۔ وہ فون کر رہا تھا کہ وہ شوٹنگ سے دیر سے واپس آئے گا۔"

"کیا وہ عام طور پر بھی ایسا کرتا تھا؟ یہ بتانے کے لیے کہ آج اسے دیر ہو جائے گی؟"

ایلیشیا نے مجھے ایک عجیب سی نظر دی، جیسے اسے یہ سوال عجیب لگا ہو۔ اس نے سر ہلایا۔ "نہیں۔ کیوں؟"

"میں نے سوچا کہ شاید اس نے کسی اور وجہ سے فون کیا ہو۔ یہ دیکھنے کے لیے کہ آپ کیسا محسوس کررہی تھیں؟ تمہاری ڈائری سے ایسا لگتا ہے کہ وہ تمہاری ذہنی حالت کے بارے میں فکر مند تھا۔"

"اوہ،" ایلیشیا نے کہا، اور حیران رہ گئی۔ اس نے دھیرے سے سر ہلایا۔ "اچھا، میں سمجھ گئی۔ ہاں، ہاں، شاید۔"

"مجھے افسوس ہے۔ میں نے خود کو روکا۔ چلو۔ فون کال کے بعد کیا ہوا؟"

ایلیشیا ہچکچائی۔ "میں نے اسے دیکھا۔"

"اسے؟"

"آدمی۔ میرا مطلب ہے، میں نے اس کا سایا دیکھا، جو کھڑکی پر منعکس تھا۔ وہ اندر تھا۔ اسٹوڈیو کے اندر۔ بلکل میرے پیچھے۔"

ایلیشیا نے آنکھیں موندلیں اور خاموش بیٹھی رہی۔ ایک طویل وقفہ تھا۔

میں نرمی سے بولا۔ "کیا آپ اسے بیان کرسکتی ہیں؟ وہ کیسا دکھتا تھا؟"

اس نے آنکھیں کھولیں اور ایک لمحے کے لیے میری طرف دیکھا۔ وہ لمبا اور مضبوط تھا۔ میں اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اس نے ایک ماسک۔ ایک سیاہ ماسک پہنا ہوا تھا۔ لیکن میں اس کی آنکھیں دیکھ سکتی تھی۔ وہ سیاہ سوراخوں جیسی تھیں۔ ان میں بالکل بھی روشنی نہیں تھی۔"

"آپ نے اسے دیکھ کر کیا کیا؟"

"کچھ نہیں۔ میں بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔ میں اسے دیکھتی رہی۔ اس کے ہاتھ میں چھری تھی۔ میں نے پوچھا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ اس نے بات نہیں کی۔ اور میں نے کہا کہ میرے پاس باورچی خانے میں پیسے ہیں، میرے بیگ میں۔ اور اس نے سر ہلا کر کہا، 'مجھے پیسے نہیں چاہیے'۔ اور وہ ہنس پڑا۔ ایک خوفناک ہنسی، جیسے شیشہ ٹوٹا ہو۔ اس نے چاقو میرے گلے پر رکھا۔ بلیڈ کا تیز سرہ میرے گلے پر، میری جلد پر تھا...... اس نے مجھے اپنے ساتھ گھر میں آگے چلنے کو کہا۔"

ایلیشیا نے اسے یاد کرتے ہی آنکھیں بند کرلیں۔ "وہ مجھے اسٹوڈیو سے باہر لان میں لے گیا۔ ہم گھر کی طرف چل پڑے۔ میں گلی کا دروازا دیکھ سکتی تھی، جو چند میٹر کے فاصلے پر تھا۔ میں اس کے بہت قریب تھی۔ اور میرے اندر کسی چیز نے قبضہ کرلیا۔ وہ میرے فرار ہونے کا واحد موقع تھا۔ تو میں نے اسے زور سے مارا اور اس سے الگ ہوگئی۔ اور میں بھاگی۔ میں

دروازے کی طرف بھاگی۔" اس نے آنکھیں کھول دیں، اور وہ اس کو یاد کر کے مسکرا دی۔" چند سیکنڈ کے لیے، میں آزاد تھی۔"

اس کی مسکراہٹ مدھم ہوگئی۔

" پھر۔وہ مجھ پر کود پڑا۔ میری پیٹھ پر۔ ہم زمین پر گر گئے۔ اس کا ہاتھ میرے منہ پر تھا، اور میں نے اپنے گلے پر سرد چاقو محسوس کیا۔ اس نے کہا کہ اگر میں چلائی تو وہ مجھے مار ڈالے گا۔ ہم وہاں چند سیکنڈ کے لیے لیٹے رہے، اور میں اس کی سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی، جن سے بدبو آ رہی تھی۔ پھر اس نے مجھے کھینچا اور گھر میں گھسیٹ کر لے گیا۔"

"اور پھر؟ پھر کیا ہوا؟"

"اس نے دروازہ بند کر دیا۔ اب میں پھنس گئی تھی۔"

ایلیشیا کی سانسیں اکھڑ رہی تھیں اور اس کے گال تمتما اٹھے۔ میں فکر مند تھا کہ وہ پریشان ہو رہی ہے، اور میں اس پر زیادہ زور ڈالنے سے محتاط تھا۔

"کیا آپ کو وقفے کی ضرورت ہے؟"

اس نے سر ہلایا۔" آگے بڑھتے ہیں۔ میں نے یہ سب بتانے کے لیے کافی انتظار کیا ہے۔ میں اسے ختم کرنا چاہتی ہوں۔"

"کیا آپ کو یقین ہے؟ کچھ دیر کا وقفہ اچھا خیال ہو سکتا ہے۔"

وہ ہچکچائی۔" کیا میں سگریٹ پی سکتی ہوں؟"

"سگریٹ؟ میں نہیں جانتا تھا کہ آپ سگریٹ پیتی ہیں۔"

"میں نہیں۔ میں۔ نہیں پیتی۔ کیا آپ مجھے ایک سگریٹ دے سکتے ہیں؟"

"آپ کو کیسے پتا کہ میں سگریٹ پیتا ہوں؟"

"میں تم سے سونگھ سکتی ہوں۔"

"اوہ،" میں تھوڑا سا شرمندگی محسوس کرتے ہوئے مسکرایا۔ "ٹھیک ہے،" میں کھڑا ہو گیا۔" چلو باہر چلتے ہیں۔"

تیرہواں باب

احاطہ مریضوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہ سب اپنے اپنے گروہوں میں گھل مل گئے تھے اور گپ شپ، بحث اور سگریٹ نوشی کر رہے تھے، کچھ ایک دوسرے کو گلے لگا رہے تھے اور کچھ خود کو گرم رکھنے کے لیے زمیں پر زور سے پیر مار کر چل رہے تھے۔

ایلیشیا نے سگریٹ کو اپنی لمبی اور پتلی انگلیوں کے درمیان پکڑ کر ہونٹوں پر رکھا۔ میں نے اس کا سگریٹ سلگایا۔ جیسے ہی شعلے نے اس کے سگریٹ کی نوک کو چھوا۔ وہ سرخ ہو گئی۔ اس نے گہری سانس لی، اس کی نظریں میری طرف تھیں۔ وہ تقریباً خوش لگ رہی تھی۔

"آپ سگریٹ نہیں پئیں گے؟ یا یہ نامناسب ہے؟ کسی مریض کے ساتھ سگریٹ پینا؟"

وہ میرا مذاق اڑا رہی ہے، میں نے سوچا۔ لیکن وہ درست تھی۔ کسی بھی قانون نے عملے کے ممبر اور مریض کو ایک ساتھ سگریٹ پینے سے منع نہیں کیا تھا۔ لیکن اگر عملہ تمباکو نوشی کرتا تھا، تو وہ عمارت کے فائر اسکیپ (Fire Escape) میں جا کر ایسا کرتا تھا۔ انہوں نے یقینی طور پر مریضوں کے سامنے ایسا نہیں کیا۔ یہاں صحن میں کھڑے ہو کر اس کے ساتھ سگریٹ نوشی کرنا گناہ کی طرح محسوس ہوا۔ میں شاید اس کا تصور کر رہا تھا، لیکن مجھے لگا کہ ہمیں دیکھا جا رہا ہے۔ میں نے کھڑکی سے کرسچن کو ہماری جاسوسی کرتے ہوئے محسوس کیا۔ مجھے اس کے الفاظ یاد آ گئے: "بارڈر لائنز گمراہ کن ہوتی ہیں۔" میں نے ایلیشیا کی آنکھوں میں دیکھا۔ وہ گمراہ کن نہیں تھیں، لیکن وہ دوستانہ بھی نہیں تھیں۔ ان آنکھوں کے پیچھے ایک بہت بڑی سوچ چل رہی تھی، ایک تیز ذہانت، جو ابھی جاگ رہی تھی۔ ایلیشیا بیرنسن ایک قوت تھی جس کا تصور کیا جا سکتا تھا۔ مجھے اب بات سمجھ میں

آ گئی تھی۔

شاید اسی لیے کرسچن نے اسے پرسکون رکھنے کی ضرورت محسوس کی تھی۔ کیا وہ اس سے خوفزدہ تھا کہ وہ کیا کر سکتی ہے۔ کیا کہہ سکتی ہے؟ میں نے خود اس سے تھوڑا سا خوف محسوس کیا۔ خوفزدہ نہیں، بالکل۔ لیکن ہوشیار، پریشان۔ میں جانتا تھا کہ مجھے اپنے قدم سنبھالنے ہوں گے۔

"کیوں نہیں؟" میں نے کہا۔ "میں بھی پیتا ہوں۔"

میں نے سگریٹ منہ میں ڈال کر سلگایا۔ ہم نے ایک لمحے کے لیے خاموشی سے تمباکو نوشی کی، آنکھوں کا رابطہ برقرار رکھا، ایک دوسرے سے صرف چند انچ دور رہے، جب تک کہ میں نے ایک عجیب و غریب شرمندگی محسوس نہیں کی اور اپنی نگاہیں نہ ہٹائیں۔ میں نے صحن کی طرف اشارہ کر کے بات کو ٹالنے کی کوشش کی۔

"کیا ہم چل کر بات کریں؟"

ایلیشیا نے سر ہلایا۔ "ٹھیک ہے۔"

ہم صحن کے چاروں طرف دیواروں کے گرد گھومنے لگے۔ دوسرے مریض ہمیں دیکھ رہے تھے۔ مجھے تعجب تھا کہ وہ کیا سوچ رہے ہیں۔ ایلیشیا لاپرواہ لگ رہی تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ ان پر توجہ نہیں دیتی تھی۔ ہم ایک لمحے کے لیے خاموشی سے چلتے رہے۔

آخرکار اس نے کہا، "کیا تم چاہتے ہو کہ میں آگے بڑھوں؟"

"اگر آپ چاہتی ہیں، ہاں...... کیا آپ تیار ہیں؟"

ایلیشیا نے سر ہلایا۔ "ہاں میں تیار ہوں۔"

"جب آپ گھر کے اندر تھیں تو کیا ہوا؟"

"اس آدمی نے کہا...... اس نے کہا کہ وہ ڈرنک کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ میں نے اسے گیبرئل کی ایک بیئر دی۔ 'میں بیئر نہیں پیتا'۔ میرے پاس گھر میں اور کچھ نہیں تھا۔"

"اور پھر؟"

"وہ بولا۔"

"کیا کہا؟"

"مجھے یاد نہیں۔"

"واقعی؟"

"ہاں۔"

وہ خاموش ہوگئی۔

میں نے اس کو اشارہ کرنے سے پہلے، جب تک میں برداشت کر سکتا تھا، انتظار کیا، "چلیں جاری رکھیں۔ آپ باورچی خانے میں تھیں۔ آپ کیسا محسوس کر رہی تھیں؟"

"میں نہیں...... مجھے کچھ بھی محسوس کرنا یاد نہیں ہے۔"

میں نے سر ہلایا۔ "وہ شدید کشیدگی کا ردعمل کا تھا، کوئی غیر معمولی حالات نہیں تھے۔ جب ہم پر حملہ ہوتا ہے تو ایک تیسرا، اتنا ہی عام ردعمل ہوتا ہے۔ ہم جم جاتے ہیں۔"

"میں جمی نہیں تھی۔"

"نہیں؟"

"نہیں۔" اس نے مجھ پر ایک بے رحمانہ نظر ڈالی۔ "میں خود کو تیار کر رہی تھی۔ میں تیار ہو رہی تھی...... لڑنے کے لیے۔ اسے مارنے کے لیے۔"

"میں سمجھ گیا، اچھا۔ اور آپ اسے کس چیز سے مارنے کا ارادہ کر رہیں تھیں؟"

"گیبرئل کی بندوق سے۔ میں جانتی تھی کہ مجھے بندوق تک پہنچنا ہے۔"

"کیا بندوق باورچی خانے میں تھی؟ آپ نے اسے وہاں رکھا تھا؟ یہی آپ نے ڈائری میں بھی لکھا ہے۔"

ایلیشیا نے سر ہلایا۔ "ہاں، کھڑکی کے پاس الماری میں۔" اس نے گہری سانس لی اور سگریٹ کے دھوئیں کی ایک لمبی لکیر کو ہوا میں اڑا دیا۔ "میں نے اسے بتایا کہ مجھے پانی کی ضرورت ہے۔ میں گلاس لینے گئی۔ میں باورچی خانے سے گزری۔ جس کا فاصلہ صرف چند قدم تھا۔ قدم بہ قدم میں الماری کے پاس پہنچی۔ میرا ہاتھ کانپ رہا تھا...... میں نے اسے کھولا......"

"اور؟"

"الماری خالی تھی۔ وہاں بندوق نہیں تھی۔ اور پھر میں نے اسے کہتے سنا۔ گلاس آپ کی دائیں طرف الماری میں ہیں۔ میں نے مڑ کر دیکھا، اور بندوق وہاں تھی۔ اس کے ہاتھ میں۔ وہ اسے میری طرف تان کر ہنس رہا تھا۔"

"اور پھر؟"

"پھر؟"

"آپ کیا سوچ رہی تھی؟"

"یہ میرا فرار ہونے کا آخری موقع تھا، اور اب۔ وہ مجھے مارنے والا تھا۔"

"کیا آپ کو یقین تھا کہ وہ آپ کو مار دے گا؟"

"میں جانتی تھی کہ وہ مجھے مار دے گا۔"

"تو پھر اس نے دیر کیوں کی؟ اس نے گھر میں داخل ہوتے ہی ایسا کیوں نہیں کیا؟"

ایلیشیا نے جواب نہیں دیا۔ میں نے اس کی طرف دیکھا۔ مجھے حیرت ہوئی کہ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

"جب میں چھوٹی تھی، آنٹی لیڈیا کے پاس ایک بلی کا بچہ ہوا کرتا تھا۔ ایک چتکبری بلی۔ میں اسے زیادہ پسند نہیں کرتی تھی۔ وہ جنگلی تھی، اور کبھی کبھی اپنے پنجوں سے مجھ پر حملہ کر دیتی تھی۔ وہ بے رحم اور ظالم تھی۔"

"کیا جانور جبلت سے ہٹ کر کام نہیں کرتے؟ کیا وہ ظالم ہو سکتے ہیں؟"

ایلیشیا نے غور سے میری طرف دیکھا۔ "وہ ظالم ہو سکتے ہیں۔ وہ تھی۔ وہ کھیت سے چیزیں لے کر آتی تھی۔ چوہے یا چھوٹے پرندے جو اس نے پکڑے ہوتے تھے، اور وہ ہمیشہ آدھے زندہ ہوتے تھے۔ زخمی، لیکن زندہ۔ وہ انہیں ایسے ہی رکھتی اور ان کے ساتھ کھیلتی۔"

"میں سمجھ گیا، اچھا۔ ایسا لگتا ہے جیسے آپ کہہ رہی ہوں کہ آپ اس آدمی کا شکار تھیں؟ کہ وہ تمہارے ساتھ کوئی گھٹیا کھیل کھیل رہا تھا۔ کیا یہ صحیح ہے؟"

ایلیشیا نے اپنے سگریٹ کا ٹکڑا زمین پر گرا کر اس پر قدم رکھا۔ "مجھے ایک اور سگریٹ دو۔"

میں نے اسے پیکٹ دے دیا۔ اس نے ایک سگریٹ نکالا اور خود ہی سلگا لیا۔ وہ ایک لمحے کے لیے سگریٹ پیتی رہی۔ "گیبرئل آٹھ بجے گھر آ رہا تھا، جس میں ابھی دو گھنٹے باقی تھے۔ میں وال کلاک کو گھور رہی تھی۔ 'کیا بات ہے؟' اس نے کہا۔ 'کیا تم کو میرے ساتھ وقت گزارنا پسند نہیں ہے؟' اور اس نے بندوق سے میرے جسم پر حملہ کیا، اسے میرے بازوؤں پر اوپر نیچے رگڑ کر۔" وہ یاد سے کانپ گئی۔ "میں نے کہا کہ گیبرئل کسی بھی لمحے گھر آنے والا ہے۔ 'تو کیا؟' اس نے پوچھا۔ 'کیا وہ تمہیں بچائے گا؟'"

"پھر آپ نے کیا کہا؟"

"میں نے کچھ نہیں کہا۔ میں صرف وال کلاک کو گھورتی رہی...... اور پھر میرے فون کی گھنٹی بجی۔ وہ گیبرئل تھا۔ اس نے مجھے فون کا جواب دینے کو کہا۔ اس نے بندوق میرے سر پر رکھی ہوئی تھی۔"

"اور؟ گیبرئل نے کیا کہا؟"

"اس نے کہا...... اس نے کہا کہ شوٹنگ ایک ڈراؤنے خواب میں بدل رہی ہے، اس لیے مجھے اس کے بغیر کھانا کھا لینا چاہیے۔ وہ دس بجے تک واپس نہیں آئے گا۔ میں نے فون بند کر دیا۔ میں نے کہا، 'میرے شوہر گھر آ رہے ہیں۔ وہ چند منٹوں میں پہنچنے والا ہے۔ تم کو ابھی جانا چاہیے، اس سے پہلے کہ وہ آ جائے۔' وہ آدمی صرف ہنسا۔ 'لیکن میں نے اسے کہتے سنا ہے کہ وہ دس بجے تک واپس نہیں آئے گا'، اس نے کہا۔ 'ہمارے پاس قتل کرنے کے لیے گھنٹے ہیں۔ کوئی رسی لاؤ'، اس نے کہا، 'ٹیپ یا کچھ اور۔ میں تمہیں باندھنا چاہتا ہوں۔'"

"میں نے ویسا ہی کیا جیسا اس نے کہا۔ میں جانتی تھی کہ اب یہ سب فضول ہے۔ میں جانتی تھی کہ یہ سب کیسے ختم ہونے والا ہے۔"

ایلیشیا نے بات روک کر میری طرف دیکھا۔ میں اس کی آنکھوں میں جذبہ دیکھ سکتا تھا۔ میں نے سوچا کہ کیا میں اس کو بہت زیادہ زور دینے پر مجبور کر رہا ہوں۔

"شاید ہمیں ایک وقفہ لینا چاہیے۔"

"نہیں، مجھے بات ختم کرنی ہے۔ مجھے بولنے دیں۔"

وہ اب تیزی سے بول رہی تھی۔ "میرے پاس کوئی رسی نہیں تھی، اس لیے اس نے کینوس لٹکانے والی تار لے لی۔ وہ مجھے نشست گاہ میں لے آیا۔ اس نے ڈائننگ ٹیبل کے نیچے سے ایک کرسی نکالی، اور مجھے بیٹھنے کو کہا۔ اس نے مجھے کرسی سے باندھ کر میرے ٹخنوں کے گرد تار لپیٹنا شروع کر دی۔ میں ان تاروں کو اپنے اندر کاٹتا ہوا محسوس کر سکتی تھی۔ 'پلیز'، میں نے کہا، 'پلیز۔' لیکن اس نے نہیں سنا۔ اس نے میری کلائیاں میری پیٹھ کے پیچھے باندھ دیں۔ تب مجھے یقین تھا کہ وہ مجھے مارنے والا ہے۔ کاش...... کاش وہ مجھے مار دیتا۔"

اس نے زمین پر تھوک دیا۔ میں اس کی سختی سے چونک گیا۔

"آپ مرنا کیوں چاہتی تھیں؟"

"کیونکہ اس نے جو کچھ کیا وہ بدتر تھا۔"

ایک لمحے کے لیے میں نے سوچا کہ وہ رونے والی ہے۔ میں نے اسے پکڑنے، اسے اپنی بانہوں میں لینے، اسے چومنے، اسے یقین دلانے، اس سے وعدہ کرنے کی خواہش کی کہ وہ محفوظ ہے۔ لیکن میں نے خود کو روک لیا۔ میں نے سرخ اینٹوں کی دیوار پر سگریٹ مسل دیا۔

"لگتا ہے کہ آپ کا زیادہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ میں خود آپ کا خیال رکھنا چاہتا ہوں، ایلیشیا۔"

"نہیں۔" اس نے مضبوطی سے سر ہلایا۔ "میں تم سے یہ نہیں چاہتی۔"

"آپ کیا چاہتی ہیں؟"

ایلیشیا نے جواب نہیں دیا۔ وہ مڑی اور واپس اندر چلی گئی۔

چودھواں باب

میں نے تھراپی روم کی لائٹ جلائی اور دروازہ بند کر دیا۔ جب میں نے مڑ کر دیکھا تو ایلیشیا پہلے ہی بیٹھ چکی تھی۔ لیکن اپنی کرسی پر نہیں، وہ میری کرسی پر بیٹھی تھی۔

عام طور پر، میں اس کے اس طرح کے برتاؤ کو ظاہر کرنے کی معنی کے بارے میں سوچتا، لیکن، میں نے بہر حال ایسا نہیں کیا۔ اگر میری کرسی پر بیٹھنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ مجھ سے زیادہ طاقت رکھتی تو ٹھیک ہے، اس نے جو کیا ٹھیک ہے۔ میں اس کی کہانی کے اختتام تک پہنچنے کے لیے بے چین تھا، اب جب کہ ہم نتیجے کے بہت قریب تھے، تو میں صرف بیٹھ گیا اور اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔ اس نے آدھی آنکھیں بند کر لیں اور بالکل ساکت ہو گئی۔

آخر کار اس نے کہا، "مجھے کرسی سے باندھ دیا گیا تھا، اور جب بھی میں نے ادھر ادھر حرکت کی تو تاریں میری ٹانگوں میں گہرائی تک کاٹتی گئیں، اور ان میں سے خون نکل آیا۔ مجھے اپنے خیالات کے بجائے زخموں پر توجہ مرکوز کرنے سے راحت مل رہی تھی۔ میرے خیالات بہت خوفناک تھے۔ میں نے سوچا کہ میں گیبرئل کو دوبارہ کبھی نہیں دیکھ سکوں گی۔ میں نے سوچا کہ میں مر جاؤں گی۔"

"آگے کیا ہوا؟"

"ایسا محسوس ہوا ہم وہاں ساری عمر ایسے ہی بیٹھے رہیں گے۔ یہ عجیب بات ہے۔ میں نے ہمیشہ خوف کو سرد احساس کے طور پر سوچا ہے، لیکن ایسا نہیں ہے۔ یہ آگ کی طرح جلتا ہے۔ کمرے میں بہت گرمی تھی، کھڑکیاں بند تھیں اور پردے کھینچے ہوئے تھے۔ پھر بھی، گرم ہوا

لگ رہی تھی۔ پسینے کے موتی میری پیشانی سے نیچے اتر کر میری آنکھوں سے ٹپک رہے تھے۔ اس سے مجھے شراب اور پسینے کی بدبو آ رہی تھی، جب وہ پی رہا تھا اور بات بھی کر رہا تھا۔ وہ بولتا رہا۔ میں نے اس کی بہت سی باتیں نہیں سنی۔ مجھے ایک بڑی مکھی کی بھنبھناہٹ سنائی دی، جو پردے اور کھڑکی کے درمیان گونج رہی تھی۔ وہ پھنس گئی تھی اور شیشے سے ٹکرا رہی تھی، دھڑ، دھڑ، دھڑ۔ اس نے میرے اور گیبرئل کے بارے میں سوالات پوچھے۔ ہماری ملاقات کیسے ہوئی، ہم کتنے عرصے تک ساتھ رہے، ہم خوش تھے؟ میں نے سوچا کہ اگر میں اس سے بات کرتی رہوں تو میرے پاس زندہ رہنے کا بہتر موقع ہے۔ تو میں نے اس کے سوالات کا جواب دیا۔ اپنے بارے میں، گیبرئل کے بارے میں، میرے کام کے بارے میں۔ اس نے جو کچھ پوچھا، میں نے بتایا، تاکہ وقت مل سکے۔ میں وال کلاک پر توجہ مرکوز کرتی رہی۔ اس کی ٹک ٹک سنتی رہی۔ اور پھر اچانک دس بج گئے۔ اور پھر...... دس تیس۔ اور گیبرئل ابھی تک گھر نہیں آیا تھا۔"

"'اس نے دیر کر دی ہے،' اس نے کہا۔ 'شاید وہ نہیں آ رہا ہے۔'"

"وہ آ رہا ہے،" میں نے کہا۔

"ٹھیک ہے، یہ اچھی بات ہے کہ میں یہاں تم کو کمپنی دے رہا ہوں۔"

"اور پھر گیارہ بج رہے تھے، اور میں نے باہر کار کی آواز سنی۔ آدمی نے کھڑکی کے پاس جا کر باہر دیکھا۔ 'وقت کی اتنی پابندی؟' اس نے کہا۔"

***

آگے جو ہوا۔ ایلیشیا نے کہا۔ تیزی سے ہوا۔

اس آدمی نے ایلیشیا کو پکڑا اور اس کی کرسی کو ایسے گھمایا کہ اس کا رخ دروازے کی طرف ہو گیا۔ اس نے کہا کہ وہ گیبرئل کے سر میں گولی مار دے گا اگر وہ ایک لفظ بھی بولی یا کوئی آواز بھی نکالی تو۔ پھر وہ غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد لائیٹیں بجھ گئیں اور ہر سمت اندھیرا چھا گیا۔ دالان میں سامنے والا دروازہ کھلا پھر بند ہو گیا۔

"ایلیشیا؟" گیبرئل نے پکارا۔

کوئی جواب نہیں آیا، اور اس نے دوبارہ اس کا نام پکارا۔ وہ نشست گاہ میں چلا گیا۔ اور اسے آتش دان کے پاس بیٹھا دیکھا۔ اس کا چہرا آتش دان کی طرف تھا جبکہ پیٹھ سامنے تھی۔

"تم اندھیرے میں کیوں بیٹھی ہو؟" گیبرئل نے پوچھا۔ کوئی جواب نہیں۔ "ایلیشیا؟"

ایلیشیا خاموش رہنے کے لیے لڑ رہی تھی۔ وہ چیخنا چاہتی تھی، لیکن اس کی آنکھیں اندھیرے کی عادی ہو چکی تھیں اور وہ اپنے سامنے، کمرے کے کونے میں، سائے میں آدمی کی چمکتی ہوئی بندوق دیکھ سکتی تھی۔ وہ گیبرئل کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ ایلیشیا اس کی خاطر خاموش رہی۔

"ایلیشیا؟" گیبرئل اس کی طرف بڑھا۔ "کیا ہوا ہے؟"

جیسے ہی گیبرئل نے اسے چھونے کے لیے ہاتھ بڑھایا، وہ شخص اندھیرے سے اچک کر آگے بڑھا۔ ایلیشیا نے چیخ ماری، لیکن بہت دیر ہو چکی تھی اور گیبرئل کو فرش پر گرا دیا گیا۔ اس کے اوپر آدمی تھا۔ اس نے بندوق کو ہتھوڑے کی طرح اٹھایا گیا اور ایک بار، دو بار، تین بار۔ ایک بیمار آواز کے ساتھ گیبرئل کے سر پر مارتا گیا اور وہ بے ہوش ہو گیا، اس سے خون بہنے لگا۔ اس شخص نے گیبرئل کو کھینچ کر کرسی پر بٹھا دیا۔ اس نے تار کا استعمال کرتے ہوئے اسے باندھ دیا۔ ہوش میں آتے ہی گیبرئل نے ہلچل مچا دی۔

"کیا بات ہے؟ کیا۔"

اس آدمی نے بندوق اٹھائی جس کا نشانہ گیبرئل کی طرف تھا۔ گولی چلی تھی۔ ایک اور۔ پھر ایک اور۔ ایلیشیا چیخنے لگی۔ وہ شخص فائرنگ کرتا رہا۔ اس نے گیبرئل کے سر میں چھ گولیاں ماریں۔ پھر اس نے بندوق فرش پر پھینک دی۔

اور کچھ کہے بغیر چلا گیا۔

پندرہواں باب

تو یہ بات ہے۔ ایلیشیا بیرنسن نے اپنے شوہر کو نہیں مارا۔ ایک بے چہرہ شخص ان کے گھر میں گھس گیا اور، بظاہر بے مقصد، رات کے غائب ہونے سے پہلے گیبرئل کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔ ایلیشیا بالکل بے قصور تھی۔

اگر آپ اس کے بیان پر یقین کر رہے ہیں۔

میں نے نہیں کیا۔ اس کے ایک لفظ پر بھی نہیں۔

اس کی واضح تضادات اور غلطیوں کے علاوہ۔ جیسے کہ گیبرئل کو چھ گولیاں نہیں ماری گئی تھیں، بلکہ صرف پانچ، ان میں سے ایک گولی چھت پر چلائی گئی تھی۔ اور نہ ہی ایلیشیا کو کرسی سے بندھا ہوا پایا گیا تھا، لیکن وہ کمرے کے بیچ میں کھڑی اپنی کلائیوں کو کاٹ رہی تھی۔ ایلیشیا نے مجھ سے اس شخص کی طرف سے تاریں کھولنے کا کوئی ذکر نہیں کیا، اور نہ ہی یہ بیان کیا کہ اس نے پولیس کو شروع سے ہی ان واقعات کے بارے میں کیوں نہیں بتایا۔ نہیں، میں جانتا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہی تھی۔ میں ناراض تھا کہ اس نے بری طرح اور بے مقصد، میرے سامنے جھوٹ بولا تھا۔ ایک لمحے کے لیے میں نے سوچا کہ کیا وہ میرا امتحان لے رہی ہے کہ میں نے اس کی کہانی کو قبول کر لیا ہے؟ اگر ایسا ہے تو میں بھی بہت پرعزم تھا کہ ایسا کچھ ظاہر نہیں کروں گا۔

میں وہاں خاموشی سے بیٹھ گیا۔

غیر معمولی طور پر، ایلیشیا پہلے بولی۔ "میں تھکی ہوئی ہوں۔ میں آرام کرنا چاہتی ہوں۔"

میں نے سر ہلایا۔ میں اعتراض نہیں کر سکا۔

"چلیں کل جاری رکھیں گے،" اس نے کہا۔

"کیا اور بھی کچھ کہنا ہے؟"

"جی ہاں۔ ایک آخری چیز۔"

"بہت اچھا۔ کل۔"

یوری راہداری میں انتظار کر رہا تھا۔ وہ ایلیشیا کو اس کے کمرے میں لے گیا، اور میں اپنے دفتر چلا گیا۔

جیسا کہ میں نے کہا ہے، برسوں سے میرا یہ عمل رہا ہے کہ سیشن ختم ہوتے ہی میں اسے تحریر کرتا ہوں۔ پچھلے پچاس منٹوں کے دوران کہی گئی باتوں کو درست طریقے سے ریکارڈ کرنے کی صلاحیت ایک تھراپسٹ کے لیے انتہائی اہمیت کی حامل ہے، ورنہ بہت سارے تفصیلات یاد نہیں رہتے اور جذبات کی فوری طاقت ختم ہو جاتی ہے۔

میں اپنے ڈیسک پر بیٹھ گیا اور جتنی جلدی ہو سکتا، وہ سب لکھ دیا جو ہمارے درمیان ہوا تھا۔ جیسے ہی میں فارغ ہوا، میں اپنے نوٹس کے صفحات کو پکڑ کر راہداریوں سے گزرا۔

میں نے ڈیومیڈس کے دروازے پر دستک دی۔ کوئی جواب نہ آیا تو میں نے پھر دستک دی۔ پھر بھی کوئی جواب نہیں ملا۔ میں نے آہستہ سے دروازہ کھولا ۔ اور وہاں ڈیومیڈس موجود تھا، اپنے تنگ صوفے پر گہری نیند سو رہا تھا۔

"پروفیسر؟" میں اک بار پھر بلند آواز میں بولا: "پروفیسر ڈیومیڈس؟"

وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے میری طرف آنکھیں جھپکائیں۔

"یہ سب کیا ہے؟ کیا بات ہے؟"

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔ کیا میں تھوڑی دیر کے بعد آؤں؟"

ڈیومیڈس نے جھک کر سر ہلایا۔ "میں تھوڑی دیر کے لیے سو گیا تھا۔ میں ہمیشہ دوپہر کے کھانے کے بعد ایسا کرتا ہوں۔ اس سے مجھے دوپہر کا وقت گزارنے میں مدد ملتی ہے۔ جیسے جیسے آپ بڑے ہوتے جاتے ہیں یہ ایک ضرورت بن جاتی ہے۔" اس نے جمائی لی اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ "اندر آؤ، تھیو۔ بیٹھ جاؤ۔ تم کو دیکھ کر لگتا ہے کہ کوئی اہم بات ہے۔"

"میرے خیال میں ایسا ہی ہے، ہاں۔"

"ایلیشیا؟"

میں نے سر ہلایا۔ میں ڈیسک کے سامنے بیٹھ گیا۔ وہ اس کے پیچھے بیٹھ گیا۔ اس کے بال ایک طرف چپکے ہوئے تھے اور وہ ابھی تک آدھا سویا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"کیا مجھے بعد میں آنا چاہیے؟"

ڈیومیڈس نے سر ہلایا۔ اس نے جگ سے پانی کا گلاس انڈیلا۔ "میں ابھی جاگ رہا ہوں۔ چلو بات کیا ہے؟"

"میں ایلیشیا کے ساتھ رہا ہوں، اس سے بات کر رہا ہوں۔ مجھے کچھ نگرانی کی ضرورت ہے۔"

ڈیومیڈس نے سر ہلایا۔ محسوس ہوا وہ کافی دیر سے جاگ رہا تھا، اور زیادہ دلچسپی لے رہا تھا۔ "بتاؤ۔"

میں نے اپنے نوٹس پڑھنا شروع کر دیے۔ میں اسے پورے سیشن میں لے گیا۔ میں نے اس کے الفاظ کو بہت درستگی سے دہرایا اور وہ کہانی بیان کی جو اس نے مجھے سنائی تھی: کس طرح وہ شخص جو اس کی جاسوسی کر رہا تھا۔ گھر میں گھس آیا، اسے قیدی بنایا، اور گیبرئل کو گولیاں مار کر قتل کر دیا۔

جب میں فارغ ہوا تو ایک طویل وقفہ تھا۔ ڈیومیڈس کے تاثرات بے شناخت تھے۔ اس نے اپنی ڈیسک کی دراز سے سگار کا پیکٹ نکالا۔ اس نے ایک چھوٹی سی سلور رنگ کی گیلوٹین نکالی، اور سگار کے سرے کو اس میں ڈال کر اس کا ٹکڑا کاٹ دیا۔

"آیئے انسداد منتقلی (Countertransference) سے شروع کرتے ہیں۔ مجھے اپنے جذباتی تجربے کے بارے میں بتاؤ۔ شروع سے بتاؤ۔ جب وہ تم کو اپنی کہانی سنا رہی تھی تو کس قسم کے احساسات سامنے آ رہے تھے؟"

میں نے ایک لمحے کے لیے اس کے بارے میں سوچا۔ "میں پرجوش محسوس کر رہا تھا، مجھے لگتا ہے.....اور فکرمند بھی، اور تھوڑا ڈرا ہوا بھی۔"

"ڈرا ہوا؟ یہ تمہارا خوف تھا یا اس کا؟"

"دونوں، میں تصور کرتا ہوں۔"

"اور تمہیں کس بات کا ڈر تھا؟"

"مجھے یقین نہیں ہے۔ شاید ناکامی یا خوف کا۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں، میں اس پر

بہت زیادہ محنت کر رہا ہوں۔"

ڈیومیڈس نے سر ہلایا۔"اور کچھ؟"

"ناکامی بھی۔ میں اپنے سیشنز کے دوران اکثر مایوسی محسوس کرتا ہوں۔"

"اور ناراضگی بھی؟"

"ہاں، مجھے ایسا لگتا ہے۔"

"تم ایک مایوس باپ کی طرح محسوس کر رہے ہو جو ایک مشکل بچے کے ساتھ معاملہ طے کر رہا ہے؟"

"جی ہاں۔ میں اس کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن مجھے نہیں معلوم کہ وہ مدد چاہتی ہے کہ نہیں۔"

اس نے سر ہلایا۔"اپنے مزاج میں غصے کا احساس رکھو۔ اس کے بارے میں زیادہ بات کرو۔ دیکھو چیزیں کیسے ظاہر ہوتی ہیں؟"

میں ہچکچایا۔"ٹھیک ہے، میں اکثر سر درد کے ساتھ سیشن چھوڑ دیتا ہوں۔"

ڈیومیڈس نے سر ہلایا۔"ہاں بالکل۔ نتیجہ کسی نہ کسی طرح باہر آتا ہے۔'ایک زیر تربیت جو فکر مند نہیں ہے، بیمار ہو جائے گا' یہ کس نے کہا ہے؟"

"میں نہیں جانتا۔" میں نے کندھے اچکائے۔"میں بیمار اور پریشان ہو گیا ہوں۔"

ڈیومیڈس مسکرایا۔"تم اب زیر تربیت نہیں رہے۔ حالانکہ یہ احساسات کبھی بھی مکمل طور پر دور نہیں ہوتے ہیں۔" اس نے اپنا سگار اٹھایا۔"آؤ باہر چلتے ہیں۔"

***

ہم فائر اسکیپ (Fire Escape) میں آ گئے۔ ڈیومیڈس نے ایک لمحے کے لیے چیزوں پر غور کرتے اپنے سگار کا کش لگایا۔ بالآخر وہ کسی نتیجے پر پہنچا۔

"وہ جھوٹ بول رہی ہے، تم جانتے ہو۔"

"آپ کا مطلب اس شخص کے بارے میں جس نے گیبرئل کو مار دیا؟ میں بھی ایسا ہی سمجھتا ہوں۔"

"صرف اتنا ہی نہیں۔"

"اور کیا؟"

"سارے کا سارا قصہ بناوٹی ہے۔ میں اس کے ایک لفظ پر بھی یقین نہیں کرتا۔"

میں نے ضرور اسے حیرانی سے دیکھا ہوگا۔ مجھے شبہ تھا کہ وہ ایلیشیا کی کہانی کے کچھ عناصر پر یقین نہیں کرے گا۔ مجھے توقع نہیں تھی کہ وہ پوری چیز کو مسترد کر دے گا۔

"تمہیں اس آدمی پر یقین نہیں ہے؟"

"نہیں، میں نہیں کرتا۔ مجھے یقین نہیں ہے کہ وہ کبھی موجود تھا۔ یہ اس کا گمان ہے۔ شروع سے آخر تک۔"

"آپ کو اتنا یقین کس چیز سے ملتا ہے؟"

ڈیومیڈس نے مجھے ایک عجیب سی مسکراہٹ دی۔ "تم اسے میرا وجدان سمجھو۔ اور اس کے ساتھ سالوں کا پیشہ ورانہ تجربہ بھی۔" میں نے مداخلت کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے مجھے روک دیا۔ "یقینا، میں تم سے اتفاق کرنے کی توقع نہیں کرتا، تھیو۔ تم ایلیشیا کے ساتھ گہرائی تک جا چکے ہو، اور تمہارے جذبات اس کے ساتھ اون کی الجھی ہوئی گیند کی طرح جڑے ہوئے ہیں۔ یہی اس طرح کی نگرانی کا مقصد ہے۔ تم کو اون کے گانٹھیں سلجھانے میں مدد کرنی ہے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ تمہارا اور اس جذبا کیا ہے۔ اور ایک بار جب تم کچھ فاصلہ اور وضاحت حاصل کر لو گے تو مجھے یقیں ہے کہ تم ایلیشیا بیرنسن کے ساتھ اپنے تجربے کے بارے میں بالکل مختلف محسوس کرو گے۔"

"مجھے یقین نہیں ہے کہ میں آپ کا مطلب سمجھ سکتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے، سچ پوچھو تو مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہارے ساتھ ڈرامہ کر رہی ہے۔ تمہیں اشاروں پر چلا رہی ہے۔ اور یہ ایک ایسا کردار ہے جس کے بارے میں مجھے یقین ہے کہ خاص طور پر آپ کی بہادری یا رومانوی جبلتوں کو کھینچنے کے لیے تخلیق کیا گیا ہے۔ مجھ پر یہ بات شروع سے ہی عیاں تھی کہ تم اسے بچانے کا ارادہ رکھتے ہو۔ مجھے یقین ہے کہ ایلیشیا کو بھی یہ واضح نظر آ رہا ہوگا۔ اس لیے اس نے تم کو بہکانے کی کوشش کی ہے۔"

"آپ کرسچن جیسی باتیں کر رہے ہیں۔ اس نے مجھے بہکایا نہیں ہے۔ میں مریض کے جنسی منصوبوں کی مزاحمت کرنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہوں۔ مجھے کم نہ سمجھیں پروفیسر۔"

"اسے بھی کم مت سمجھو۔ وہ اپنا کام بہترین طریقے سے انجام دے رہی ہے۔"

ڈیومیڈس نے سر ہلایا اور سرمئی بادلوں کی طرف دیکھا۔ "حملے کی زد میں ایک اکیلی اور کمزور عورت

کو تحفظ کی ضرورت رہتی ہے۔ایلیشیا نے خود کو مظلوم کے طور پر اور اس پراسرار آدمی کو ولن (Villian) کے طور پر پیش کیا ہے۔جبکہ حقیقت میں ایلیشیا اور وہ آدمی ایک ہی ہیں۔اس نے ہی گیبرئل کو قتل کیا ہے۔وہ قصوروار ہے۔اور وہ اب بھی اس جرم کو قبول کرنے سے انکار کر رہی ہے۔وہ اس طرح تصوراتی، الگ اور لاتعلق بن کے بے گناہ بن جاتی ہے اور تم اس کے محافظ ہو جاتے ہو۔اور یوں اس کے تصوراتی دھوکے میں آکر تم اسے اپنی تمام ذمہ داریوں سے لاتعلق ہونے کی اجازت دے رہے ہو۔"

"میں اس سے متفق نہیں ہوں۔مجھے یقین نہیں ہے کہ وہ شعوری طور پر جھوٹ بول رہی ہے۔کم از کم، ایلیشیا کو یقین ہے کہ اس کی کہانی سچ ہے۔"

"ہاں وہ مانتی ہے۔ایلیشیا حملے کی زد میں ہے۔لیکن اپنی نفسیات سے، جس کا بیرونی دنیا سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔"

میں جانتا تھا کہ یہ سچ نہیں ہے، لیکن مزید بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔میں نے سگریٹ سلگایا۔

"آپ کے خیال میں مجھے کس طرح سے کام کرنا چاہیے؟"

"تم کو اسے سچ کا سامنا کرنے پر مجبور کرنا ہوگا۔تب ہی اس کے صحت یاب ہونے کی امید ممکن ہے۔تم کو اس کی کہانی قبول کرنے کے لیے صاف صاف انکار کرنا چاہیے۔اس کو چیلنج کرو۔مطالبہ کرو کہ وہ تم کو سچ بتائے۔"

"اور کیا آپ کو لگتا ہے کہ وہ ایسا کرے گی؟"

اس نے کندھے اچکائے۔"سب،" اس نے زور سے سگار کے دھویں کو اندر کھینچا، "ایسا ہی سمجھتے ہیں۔"

"بہت اچھا۔میں کل اس سے بات کروں گا۔میں اس کا سامنا کروں گا۔"

ڈیومیڈس قدرے بے چین نظر آیا اور اپنا منہ اس طرح کھولا جیسے وہ مزید کچھ کہنے والا ہو۔لیکن اس نے اپنا ارادہ بدل دیا۔اس نے سر ہلایا اور سگار کو زمین پر پھینک کر کچل دیا۔

"کل۔"

سولہواں باب

کام کے بعد، میں دوبارہ کیتھی کے پیچھے پارک میں گیا۔ یقینی طور پر، اس کا عاشق اسی جگہ پر انتظار کر رہا تھا جہاں وہ آخری بار ملے تھے۔ انہوں نے نوعمروں کی طرح ایک دوسرے کو چھُوا اور چوما۔

کیتھی نے میری سمت دیکھا، اور ایک سیکنڈ کے لیے میں نے سوچا کہ اس نے مجھے دیکھا ہے، لیکن نہیں۔ اس کی آنکھیں صرف اس آدمی کے لیے تھیں۔ میں نے اس بار اسے بہتر طور پر دیکھنے کی کوشش کی۔ لیکن میں نے پھر بھی اس کا چہرہ ٹھیک سے نہیں دیکھا، لیکن میں اس کو جسامت سے پہچان گیا تھا۔ مجھے یہ احساس تھا کہ میں نے اسے پہلے کہیں دیکھا تھا۔

وہ کیمڈن کی طرف چل پڑے اور ایک روز اینڈ کراؤن نامی پب میں غائب ہو گئے، جو کہ ایک بے کار سی جگہ ہے۔ میں سامنے کیفے میں انتظار کر رہا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ باہر آئے۔ کیتھی اسے چومتی ہوئی اس پر فدا ہو رہی تھی۔ انہوں نے کچھ دیر تک سڑک پر ایک دوسرے کو بوسے دیے۔ میں نے انہیں دیکھا اور اپنے دل میں۔ جو نفرت سے جل رہا تھا۔ درد محسوس کیا۔

آخر کار اس نے اسے الوداع کہا، اور وہ ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ اس نے دور چلنا شروع کر دیا۔ وہ آدمی مڑ کر مخالف سمت چل پڑا۔ میں کیتھی کے پیچھے نہیں گیا۔

میں نے اس آدمی کا پیچھا کیا۔

وہ ایک بس اسٹاپ پر انتظار کر رہا تھا۔ میں اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ میں نے اس کی پیٹھ اور کندھوں کی طرف دیکھا۔ میں نے اس پر حملے کا تصور کیا، اسے آنے والی بس کے نیچے

دھکیلنے کا سوچا۔ لیکن میں نے اسے دھکا نہیں دیا۔ وہ بس میں چڑھا تو میں بھی اسی بس میں سوار ہو گیا۔

میں نے سوچا کہ وہ سیدھا گھر جائے گا، لیکن وہ نہیں گیا۔ اس نے ایک دو بار بسیں بدلیں۔ میں دور سے اس کا تعاقب کرتا رہا۔ وہ ایسٹ اینڈ پر گیا، جہاں وہ آدھے گھنٹے کے لیے گودام میں غائب رہا۔ پھر اس نے ایک اور بس میں سفر کیا۔ اس نے ایک دو فون کالز کیں، دھیمی آواز میں بات کی اور بار بار قہقہہ لگایا۔ میں نے سوچا کہ کیا وہ کیتھی سے بات کر رہا تھا۔ میں مایوسی اور ناکامی کی شدت محسوس کر رہا تھا۔ لیکن میں بھی ضد پر تھا اور ہار ماننے سے انکار کر دیا۔

آخر کار اس نے گھر کا راستہ لیا۔ وہ بس سے اتر کر ایک خاموش درختوں والی سڑک کی طرف مڑ گیا۔ وہ ابھی تک فون پر بات کر رہا تھا۔ میں نے اپنا فاصلہ برقرار رکھتے ہوئے اس کا پیچھا کیا۔ گلی سنسان تھی۔ وہ اگر پلٹتا تو مجھے دیکھ لیتا۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔

میں ایک گھر سے گزرا جس کی پتھریلی زمین پر باغ اگا ہوا تھا، جس کے پودے رسیلے تھے۔ میں نے بغیر سوچے سمجھے کام کیا۔ ایسا لگتا تھا کہ میرا جسم خود ہی حرکت کر رہا تھا۔ میں نے باغ کی چھوٹی دیوار کے اوپر سے ایک پتھر اٹھا لیا۔ میں اس کا وزن اپنے ہاتھوں میں محسوس کر سکتا تھا۔ میرے ہاتھ جانتے تھے کہ کیا کرنا ہے: انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اسے مار ڈالیں، بیکار کی کھوپڑی کو توڑ ڈالیں۔ میں اس کے ساتھ ساتھ ہو لیا، بے خیالی کے عالم میں، اس کے پیچھے رینگتا ہوا، خاموشی سے زمین پر چلتا رہا۔ میں اس کے قریب تر ہوتا چلا گیا۔ جلد ہی میں اس کے بلکل قریب تھا۔ میں نے پتھر اٹھایا اور اسے اپنی پوری طاقت سے اس پر توڑنے کی تیاری کی۔ میں اسے زمین پر گرا دوں گا اور اس کے دماغ کو کچل دوں گا۔ میں اس کے بہت قریب تھا، اگر وہ اب بھی اپنے فون پر بات نہیں کر رہا ہوتا تو اس نے مجھے سن لیا ہوتا۔

اب: میں نے پتھر کو اٹھایا، اور۔

میرے پیچھے، میری بائیں جانب سے سامنے کا دروازہ کھلا۔ لوگوں کے گھر سے نکلتے ہی اچانک ان کی گفتگو کی آواز بلند ہو گئی۔ وہ سب شکریہ اور الوداع کے الفاظ استعمال کر رہے تھے۔ میں جم گیا۔ میرے سامنے، کیتھی کا عاشق رک گیا اور اس نے گھر کی سمت دیکھا جہاں سے شور کی آوازیں آ رہی تھیں۔ میں ایک طرف ہٹ کر درخت کے پیچھے چھپ گیا۔ اس نے مجھے نہیں دیکھا۔

وہ پھر سے چلنے لگا، لیکن میں رک گیا۔ اس رکاوٹ نے مجھے اپنے مقصد سے ہٹا دیا۔ پتھر میرے ہاتھ سے زمین پر گر گیا۔ میں نے اسے درخت کے پیچھے سے دیکھا۔ وہ ٹہلتا ہوا ایک گھر کے دروازے تک آیا، اسے کھولا، اور اندر چلا گیا۔

چند سیکنڈ بعد باورچی خانے میں لائٹ جلی۔ وہ کھڑکی سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔ گلی سے صرف آدھا کمرہ نظر آ رہا تھا۔ وہ کسی سے بات کر رہا تھا جسے میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔ باتیں کرتے کرتے اس نے شراب کی بوتل کھولی۔ دونوں نے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ پھر میں نے اس کے ساتھی کی ایک جھلک دیکھی۔ وہ ایک عورت تھی۔ کیا یہ اس کی بیوی تھی؟ میں اسے واضح طور پر نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس نے اپنے بازو اس کے گلے میں ڈالے اور اسے چوما۔

تو میں اکیلا نہیں تھا جس کو دھوکہ دیا گیا تھا۔ وہ میری بیوی کو چومنے کے بعد گھر واپس آیا اور کھانا کھایا جو اس عورت نے اس کے لیے بنایا تھا۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہ تھا۔ میں جانتا تھا کہ میں اسے ایسے نہیں چھوڑ سکتا۔ مجھے کچھ کرنا ہوگا۔ لیکن کیا؟ قتل کے منصوبے کے تصورات کے باوجود بھی میں قاتل نہیں تھا۔ میں اسے مار نہیں سکتا۔

مجھے اس سے زیادہ ہوشیار رہنے کے بارے میں سوچنا پڑے گا۔

سترھواں باب

میں نے صبح ہوتے ہی ایلیشیا سے وضاحت طلب کرنے کا منصوبہ بنایا۔ میں نے اسے یہ تسلیم کرانے کا ارادہ کیا کہ اس نے گیبرئل کو قتل کرنے والے شخص کے بارے میں مجھ سے جھوٹ بولا تھا اور اب اسے سچ کا سامنا کرنے پر مجبور کروں گا۔

بدقسمتی سے، مجھے کبھی موقع نہیں ملا۔

یوری رسپشن میں میرا انتظار کر رہا تھا۔ "تھیو، مجھے تم سے بات کرنی ہے۔"

"کیا بات ہے؟"

میں نے اسے قریب سے دیکھا۔ اس کا چہرہ راتوں رات بوڑھا ہو رہا تھا۔ وہ سکڑا ہوا، پیلا اور خون سے خالی لگ رہا تھا۔ کچھ برا ہوا تھا۔

"ایک ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ ایلیشیا۔ اس نے اوورڈوز لے لیا ہے۔"

"کیا؟ کیا وہ ہے۔؟"

یوری نے سر ہلایا۔ "وہ ابھی تک زندہ ہے، لیکن۔"

"خدا کا شکر ہے۔"

"لیکن وہ کوما میں ہے۔ یہ اچھا نہیں ہے۔"

"وہ کہاں ہے؟"

یوری مجھے کئی بند راہداریوں کے ذریعے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں لے گیا۔ ایلیشیا ایک پرائیویٹ کمرے میں تھی۔ اس کے جسم پر ای سی جی مشین کے الیکٹروڈز چسپیدہ تھے

اور وہ وینٹی لیٹر پر تھی۔اس کی آنکھیں بند تھیں۔

کریچن وہاں ایک اور ڈاکٹر کے ساتھ موجود تھا۔وہ ایمرجنسی روم کے ڈاکٹر کے برعکس پیلا لگ رہا تھا۔جس کی جلد دھوپ کی وجہ سے سنولائی ہوئی تھی۔ظاہر ہے کہ وہ ابھی چھٹی سے واپس آئی ہوگی۔لیکن وہ تروتازہ نظر نہیں آرہی تھی۔وہ تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔

"ایلیشیا کیسی ہے؟"میں نے کہا۔

ڈاکٹر نے سرہلایا۔"ٹھیک نہیں ہے۔وہ کوما میں چلی گئی ہے۔اس کے سانس لینے کا عمل ناکام ہوگیا ہے۔"

"اس نے کیا لیا؟"

"کسی قسم کا اوپیئڈ (Opioid)۔یا شاید ہائیڈروکوڈون (Hydrocodone)۔"

یوری نے سرہلایا۔"اس کے ڈیسک پر گولیوں کی ایک خالی بوتل پڑی تھی۔"

"اسے کس نے دیکھا؟"

"میں نے،"یوری نے کہا۔"وہ بستر کے پاس فرش پر پڑی تھی۔وہ سانس نہیں لے رہی تھی۔میں نے سوچا وہ مرچکی ہے۔"

"کوئی اندازہ ہے کہ اس نے گولیاں کہاں سے لیں؟"

یوری نے کریچن کی طرف دیکھا جس نے کندھے اچکائے۔"ہم سب جانتے ہیں کہ وارڈوں میں زیادہ تر دوائیاں ہی استعمال ہوتی ہیں۔"

"دوائیاں ایلف ہی سنبھالتی ہے نہ؟"میں نے کہا۔

کریچن نے سرہلایا۔"ہاں، مجھے ایسا لگتا ہے۔"

اندرا اندر آئی۔اس نے قریب سے دیکھا۔وہ ایلیشیا کے پاس کھڑی ہو کر ایک لمحے کے لیے اسے دیکھتی رہی۔"اس کا دوسروں پر بھیانک اثر پڑے گا۔اس طرح کا جب بھی کوئی معاملہ ہوتا ہے تو دوسرے مریضوں کی صحت اور زیادہ خراب ہوجاتی ہے۔"وہ بیٹھ گئی اور اس نے ایلیشیا کا ہاتھ پکڑ کر دبایا۔میں نے وینٹی لیٹر کو اٹھتے اور گرتے دیکھا۔ایک لمحے کے لیے خاموشی چھا گئی۔

"میں خود کو قصوروار ٹھہراتا ہوں،"میں نے کہا۔

اندرا نے سرہلایا۔"یہ تمہاری غلطی نہیں ہے، تھیو۔"

"مجھے اس کی بہتر طریقے سے دیکھ بھال کرنی چاہیے تھی۔"

"تم نے اپنی پوری کوشش کی۔تم نے اس کی مدد کی۔سب سے زیادہ۔"

"کیا کسی نے ڈیومیڈس کو بتایا ہے؟"

کرسچن نے سر ہلایا۔"ہم ابھی تک اسے ملنے میں کامیاب نہیں ہو سکے ہیں۔"

"کیا تم نے اس کے موبائل پر کال کی؟"

"میں نے کئی بار اس کے گھر پر بھی فون کرنے کی کوشش کی ہے۔"

یوری کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔"لیکن۔میں نے پروفیسر ڈیومیڈس کو یہاں دیکھا تھا۔وہ یہیں تھا۔"

"واقعی؟"

"ہاں، میں نے اسے آج صبح سویرے دیکھا تھا۔وہ راہداری کے دوسرے سرے میں موجود تھا، اور جلدی میں دکھائی دے رہا تھا۔کم از کم، مجھے لگتا ہے کہ وہ ڈیومیڈس ہی تھا۔"

"عجیب بات ہے۔وہ ضرور گھر چلا گیا ہوگا۔اس سے دوبارہ رابطہ کرو۔"

یوری نے سر ہلایا۔اس نے ہکا بکا کسی بھی طرح دور دیکھا۔ایسا لگتا تھا کہ اس نے اس بات کو دل پر لیا ہے۔مجھے اس پر ترس آ گیا۔

کرسچن کا پیجر (Pager) اسے چونکا کر بند ہو گیا۔وہ جلدی سے کمرے سے نکل گیا، اس کے بعد یوری اور ڈاکٹر بھی چلے گئے۔

اندرا نے جھجک کر دھیمی آواز میں کہا۔"کیا تم ایلیشیا کے ساتھ اکیلے کچھ لمحے گزارنا چاہتے ہو؟"

میں نے اثبات میں سر ہلایا، یقین نہیں تھا کہ بول سکوں گا۔اندرا نے اٹھ کر ایک سیکنڈ کے لیے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا۔پھر وہ باہر نکل گئی۔

ایلیشیا اور میں اکیلے تھے۔

میں اس کے بیڈ کے پاس بیٹھ گیا۔میں نے آگے بڑھ کر ایلیشیا کا بازو پکڑ لیا۔اس کے ہاتھ کے پیچھے ایک کیتھیٹر لگا ہوا تھا۔میں نے آہستہ سے اس کا ہاتھ تھاما اور اس کی ہتھیلی اور اس کی کلائی پر اپنا ہاتھ پھیرا۔میں نے اپنی انگلی سے اس کی کلائی کو زور دیا اور اس کی جلد کے نیچے کی رگوں کو محسوس کیا، اور اس کے گہرے زخموں کے نشانات کو بھی، جو اس کی خودکشی کی کوششوں سے

ابھر آئے تھے۔

تو یہ سب یوں ہی ختم ہونے جا رہا تھا۔ ایلیشیا پھر خاموش ہو گئی اور اس بار اس کی خاموشی ہمیشہ کے لیے رہ جائے گی۔

میں حیران تھا کہ ڈیومیڈس کیا کہے گا۔ میں تصور کر سکتا تھا کہ کرسچن اسے کیا بتائے گا۔ کرسچن کسی نہ کسی طرح مجھ پر الزام لگانے کا راستہ تلاش کر لے گا: جن جذبات کو میں نے تھراپی کے دوران ابھارا تھا وہ ایلیشیا کی برداشت سے بہت زیادہ تھے۔ اس نے خود کو تسکین دینے کی کوشش کے طور پر ہائیڈروکوڈون کا استعمال کیا۔ زیادہ مقدار میں دوا کا استعمال ایک حادثہ ہو سکتا ہے، میں ڈیومیڈس کو یہ کہتے ہوئے سن سکتا تھا، لیکن یہ رویہ خود کش تھا۔ اور ایسا ہی ہوگا۔

لیکن ایسا نہیں تھا۔

کچھ نظر انداز کیا گیا تھا۔ کوئی اہم چیز، جس پر کسی نے توجہ نہیں دی تھی - یہاں تک کہ یوری نے بھی نہیں، جب اس نے ایلیشیا کو بستر پر بے ہوش پایا، تو گولیوں کی ایک خالی بوتل اس کی ڈیسک پر پڑی تھی، ہاں، اور دو گولیاں فرش پر بھی موجود تھیں، تو یقیناً یہ سمجھا جا سکتا تھا کہ اس نے زیادہ مقدار میں ڈوز لی تھی۔

لیکن یہاں، میری انگلی کے نیچے، ایلیشیا کی کلائی پر، کچھ زخم اور ایک چھوٹا سا نشان ایسا تھا جس سے ایک بہت ہی مختلف کہانی کا پتا چل سکتا تھا۔

رگ کے ساتھ ایک چھوٹا سا سوراخ، جو ہائپوڈرمک سوئی کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ حقیقت کو ظاہر کرتا ہے: ایلیشیا نے خودکشی کی مد میں گولیوں کی زیادہ مقدار نہیں لی تھی۔ اسے مارفین کی بھاری مقدار میں انجکشن لگایا گیا تھا۔ اس نے اوورڈوز نہیں لیا تھا۔

اسے قتل کرنے کوشش کی گئی تھی۔

اٹھارواں باب

ڈیومیڈس آدھے گھنٹے بعد واپس آیا۔ اس نے کہا کہ وہ ٹرسٹ کے ساتھ میٹنگ میں تھا، پھر سگنل فیل ہونے کی وجہ سے وہ راستے میں ہی پھنس گیا، اور اسے دیر ہوگئی۔ اس نے یوری سے کہا کہ وہ مجھے اندر بھیج دے۔

یوری نے مجھے اپنے دفتر میں پایا۔ "پروفیسر ڈیومیڈس یہاں ہیں۔ وہ اسٹیفنی کے ساتھ ہے۔ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔"

"شکریہ۔ میں جلدی پہنچتا ہوں۔"

میں نے بدی کی توقع کرتے ہوئے ڈیومیڈس کے دفتر کا راستہ لیا۔ الزام دھرنے کے لیے قربانی کا بکرا چاہیے ہوتا ہے۔ براڈمور میں خودکشی کے واقعات سے میں پہلے ہی واقف ہوں۔ عملے کا جو بھی رکن خودکشی کرنے والے کے قریب ہوتا تھا، اسے جوابدہ ٹھہرایا جاتا تھا، خواہ وہ بھلے تھراپسٹ، ڈاکٹر یا نرس ہی کیوں نہ ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسٹیفنی میرے لیے کوئی سزا تجویز کر رہی ہوگی۔

میں نے دروازے پر دستک دی اور اندر چلا گیا۔ اسٹیفنی اور ڈیومیڈس ڈیسک کے دونوں طرف کھڑے تھے۔ ان کی کشیدہ خاموشی کو دیکھتے ہوئے، میں نے محسوس کیا کہ میں نے ان کی باتوں میں خلل ڈالا تھا۔

ڈیومیڈس پہلے بولا۔ وہ واضح طور پر مشتعل تھا، اور اس کے ہاتھ پوری جگہ پر حرکت کر رہے تھے۔ "خوفناک کام۔ خطرناک۔ ظاہر ہے اس سے برا کوئی وقت نہیں آ سکتا۔ یہ معاملہ

ٹرسٹ کو بند کرنے کا بہترین بہانہ فراہم کر رہا ہے۔"

اسٹیفنی نے کہا، "میں شاید ہی سوچتی ہوں کہ ٹرسٹ فوری طور پر ہماری تشویش کا باعث ہے۔ مریضوں کی حفاظت سب سے پہلے آتی ہے۔ ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ کیا ہوا ہے۔" وہ میری طرف متوجہ ہوئی۔ "اندرا نے ذکر کیا کہ تم نے ایلف پر ڈرگس کا کاروبار کرنے کا شبہ ظاہر کیا ہے؟ اور اسی طرح ہائیڈرو کوڈون ایلیشیا کے ہاتھ لگ گئے؟"

میں ہچکچایا۔ "ٹھیک ہے، پر میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔ یہ وہ چیز ہے جس کے بارے میں میں نے کچھ نرسوں کو بات کرتے ہوئے سنا ہے۔ لیکن در حقیقت کچھ اور ہے میرے خیال میں آپ کو معلوم ہونا چاہیے۔"

اسٹیفنی نے سر ہلاتے ہوئے مجھے روکا۔ "ہم جانتے ہیں کہ کیا ہوا ہے۔ اس میں ایلف شامل نہیں ہے۔"

"نہیں؟"

"کرسچن نرسوں کے اسٹیشن سے گزر رہا تھا، اور اس نے دیکھا کہ دوائیوں کی الماری کھلی رہ گئی ہے۔ اسٹیشن پر کوئی نہیں تھا۔ یوری نے اسے کھلا چھوڑ دیا تھا۔ کوئی بھی اندر جا کر وہاں سے دوائی اٹھا سکتا تھا۔ اور کرسچن نے ایلیشیا کو کونے کے ارد گرد چھپتے بھی دیکھا تھا۔ وہ حیران تھا کہ وہ اس وقت وہاں کیا کر رہی تھی۔ اب یقیناً بات سمجھ میں آتی ہے۔"

"یہ سب دیکھ کر کرسچن کتنا خوش ہوا ہوگا۔"

میرا لہجہ طنزیہ تھا۔ لیکن اسٹیفنی نے اس پر غور نہیں کیا۔ "کرسچن ہی واحد آدمی نہیں ہے جس نے یوری کو لاپرواہ دیکھا ہے، میں نے بھی اکثر محسوس کیا ہے کہ وہ سیکیورٹی کے بارے میں بہت زیادہ پرسکون رہتا ہے۔ اس کا مریضوں کے ساتھ بہت دوستانہ رویہ ہے۔ اس کو مشہور ہونے کی بہت بڑی فکر رہتی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ اس قسم کی چیزیں پہلے بھی نہ ہوئی ہوں۔"

"میں سمجھ گئی۔" میں نے دیکھا اور میں اب سمجھ گیا تھا کہ اسٹیفنی میرے ساتھ اتنی خوش اخلاق کیوں تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ میں نشانے سے چوک گیا تھا، اور اس نے یوری کو قربانی کے بکرے کے طور پر چنا تھا۔

"یوری ہمیشہ بہت محتاط لگتا ہے،" میں نے ڈیومیڈس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ کیا وہ مداخلت کرے گا۔ "میں واقعی بھی نہیں سوچتا۔"

ڈیومیڈس نے کندھے اچکائے۔ "میری ذاتی رائے یہ ہے کہ ایلیشیا ہمیشہ سے خودکشی کی کوشش کرتی آئی ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں، جب کوئی مرنا چاہتا ہے، اس کی حفاظت کے لیے ہماری بہترین کوششوں کے باوجود بھی اسے روکنا اکثر ناممکن ہو جاتا ہے۔"

"کیا یہ ہمارا کام نہیں ہے؟" اسٹیفنی بولی۔ "اسے روکنا؟"

"نہیں۔" ڈیومیڈس نے سر ہلایا۔ "ہمارا کام ان کو ٹھیک کرنے میں مدد کرنا ہے۔ لیکن ہم خدا نہیں ہیں۔ ہمیں زندگی اور موت پر اختیار نہیں ہے۔ ایلیشیا بیرنسن مرنا چاہتی تھی۔ اور وہ کسی وقت بھی مکمل طور پر کامیاب ہونے کی پابند تھی۔ یا کم از کم جزوی طور پر۔"

میں ہچکچایا۔ اگر آج کچھ نہیں ہوا تو کبھی نہیں ہو گا۔

"مجھے اتنا یقین نہیں ہے کہ یہ سچ ہے،" میں نے کہا۔ "مجھے نہیں لگتا کہ یہ خودکشی کی کوشش تھی۔"

"تمہیں لگتا ہے کہ یہ حادثہ تھا؟"

"نہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ یہ کوئی حادثہ تھا۔"

ڈیومیڈس نے مجھ پر ایک متجسس نظر ڈالی۔ "تم کیا کہنا چاہ رہے ہو، تھیو؟ اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے؟"

"مجھے یقین نہیں ہے کہ یوری نے ایلیشیا کو ڈرگس دی ہوں۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ کرسچن غلط ہے؟"

"نہیں،" میں نے کہا۔ "کرسچن جھوٹ بول رہا ہے۔"

ڈیومیڈس اور اسٹیفنی نے چونک کر میری طرف دیکھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنی بولنے کی صلاحیت بحال کر پاتے، میں آگے بڑھا۔

میں نے انہیں جلدی سے وہ سب کچھ بتایا جو میں نے ایلیشیا کی ڈائری میں پڑھا تھا: کہ کرسچن گیبریل کے قتل سے پہلے ایلیشیا کا نجی طور پر علاج کر رہا تھا۔ وہ ان کئی نجی مریضوں میں سے ایک تھی جنہیں اس نے غیر سرکاری طور پر دیکھا تھا، اور وہ مقدمے میں گواہی دینے کے لیے بھی نہیں آیا تھا، بلکہ جب ایلیشیا کو گروو میں داخل کیا گیا تو اس سے ناآشنائی کا بہانہ کیا۔ "اس میں بھی شک نہیں کہ وہ ایلیشیا کے دوبارہ بات کرنے کے خلاف تھا،" میں نے کہا۔ "اگر وہ بولتی تو اسے بے نقاب کرنے کے حق میں ہوتی۔"

اسٹیفنی نے خالی نظروں سے میری طرف دیکھا۔ "لیکن۔تم یہ کیا کہہ رہے ہو؟تم سنجیدگی سے یہ نہیں کر سکتے کہ وہ۔"

"ہاں، میں کہہ رہا ہوں۔ یہ اوورڈوز نہیں تھا، بلکہ اسے قتل کرنے کی کوشش تھی۔"

"ایلیشیا کی ڈائری کہاں ہے؟" ڈیومیڈس نے مجھ سے پوچھا۔ "کیا وہ تمہارے پاس ہے؟"

میں نے سر ہلایا۔ "نہیں، ابھی میرے پاس نہیں ہے۔ میں نے اسے ایلیشیا کو واپس کر دیا۔ وہ اس کے کمرے میں ہوگی۔"

"تو پھر ہمیں اسے حاصل کرنا ہوگا۔" ڈیومیڈس اسٹیفنی کی طرف متوجہ ہوا۔ "لیکن پہلے، مجھے لگتا ہے کہ ہمیں پولیس کو بلانا چاہیے۔ کیا خیال ہے؟"

انیسواں باب

اس کے بعد چیزیں تیزی سے آگے بڑھتی گئیں۔

پولیس افسران پورے گرد و میں پھیل گئے، جو سوالات پوچھ رہے تھے، تصویریں کھینچ رہے تھے، اور جنہوں نے ایلیشیا کے اسٹوڈیو اور اس کے کمرے کو بھی سیل کر دیا۔ اس تفتیش کی قیادت چیف انسپکٹر سٹیون ایلن کر رہے تھا، جو بہت مظبوط اور گنجا تھا۔ اس نے پڑھنے والے بڑے شیشہ پہن رکھے تھے جو اس کی آنکھوں کو بدنما اور بڑا ظاہر کر رہے تھے، جو دلچسپی اور تجسس سے بھرے ہوئے تھے۔

ایلن نے میری کہانی کو پوری دلچسپی سے سنا۔ میں نے اسے وہ سب بتایا جو میں نے ڈیومیڈس سے کہا تھا، اور میں نے اسے اپنے نوٹس بھی دکھائے۔

"آپ کا بہت شکریہ، مسٹر فیبر۔"

"مجھے تھیو کہیں۔"

"میں چاہتا ہوں کہ آپ ایک باضابطہ بیان دیں، پلیز۔ اور میں وقت پر آپ سے مزید بات کروں گا۔"

"ہاں ضرور۔"

انسپکٹر ایلن نے ڈیومیڈس کے دفتر کی کمان سنبھالی۔ وہ باہر تک مجھے چھوڑنے آیا۔ میں ایک جونیئر افسر کو اپنا بیان سنانے کے بعد راہداری میں انتظار کر رہا تھا۔ جلد ہی، کرسچن کو ایک پولیس افسر دروازے تک لے گیا۔ وہ بے چین، خوفزدہ اور مجرم لگ رہا تھا۔ میں مطمئن تھا کہ اس

پر جلد ہی الزام عائد کیا جائے گا۔

اب انتظار کے سوا اور کوئی کام نہیں تھا۔ گروو سے باہر جاتے ہوئے، میں گولڈفش باؤل سے گزرا۔ میں نے اندر جھانکا۔ اور جو کچھ میں نے دیکھا۔ میں ہکا بکا رہ گیا۔

ایلف کو یوری دوائیں دے رہا تھا، اور وہ کچھ نقدی جیب میں ڈال رہا تھا۔

ایلف جلدی میں وہاں سے ہٹ گئی اور اس نے مجھے حقارت اور نفرت سے دیکھا۔

"ایلف،" میں نے کہا۔

"بھاڑ میں جاؤ۔" وہ جلدی جلدی چلنے لگی اور کونے کے آس پاس غائب ہوگئی۔

یوری گولڈفش باؤل سے باہر نکلا اور مجھے دیکھتے ہی ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ حیرت سے اٹک کر بولا۔ "میں۔ میں نے آپ کو وہاں نہیں دیکھا۔"

"ظاہر ہے، نہیں دیکھا ہوگا۔"

"ایلف اپنی دوائی بھول گئی تھی۔ میں صرف اسے وہ رہا تھا۔"

"میں سمجھ گیا، اچھا۔"

تو یوری لین دین کر کے ایلف کو فراہمی کر رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ وہ اور کیا کرنے والا ہے۔ شاید میں نے اسٹیفنی سے اتنے پر عزم طریقے سے اس کا دفاع کرنے میں بہت جلد بازی کی تھی۔ بہتر ہے کہ میں اس پر نظر رکھوں۔

"میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں،" اس نے مجھے گولڈفش باؤل سے دور کرتے ہوئے کہا۔ "ہمیں مسٹر مارٹن کے بارے میں کیا کرنا چاہیے؟"

"کیا مطلب؟" میں نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا۔ "تمہارا مطلب جین فیلکس مارٹن ہے؟ اس کا کیا کرنا ہے؟"

"ہاں، وہ گھنٹوں سے یہاں موجود ہے۔ وہ آج صبح ایلیشیا سے ملنے آیا ہے اور تب سے انتظار کر رہا ہے۔"

"کیا؟ تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟ تمہارا مطلب ہے کہ وہ اس وقت یہاں ہے؟"

"معذرت کے ساتھ، ابھی جو کچھ ہو رہا ہے اس سے دماغ کام نہیں کر رہا۔ وہ انتظار گاہ میں ہے۔"

"میں سمجھ گیا۔ ٹھیک ہے، بہتر ہے کہ میں جا کر اس سے بات کروں۔"

میں نے جو کچھ سنا تھا اس کے بارے میں سوچتے ہوئے تیزی سے نیچے ریسپشن پر پہنچا۔جین فیلکس یہاں کیا کر رہا تھا؟ میں حیران تھا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔اس کا کیا مطلب تھا۔

میں انتظارگاہ میں گیا اور ادھر ادھر دیکھا۔

لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔

۞
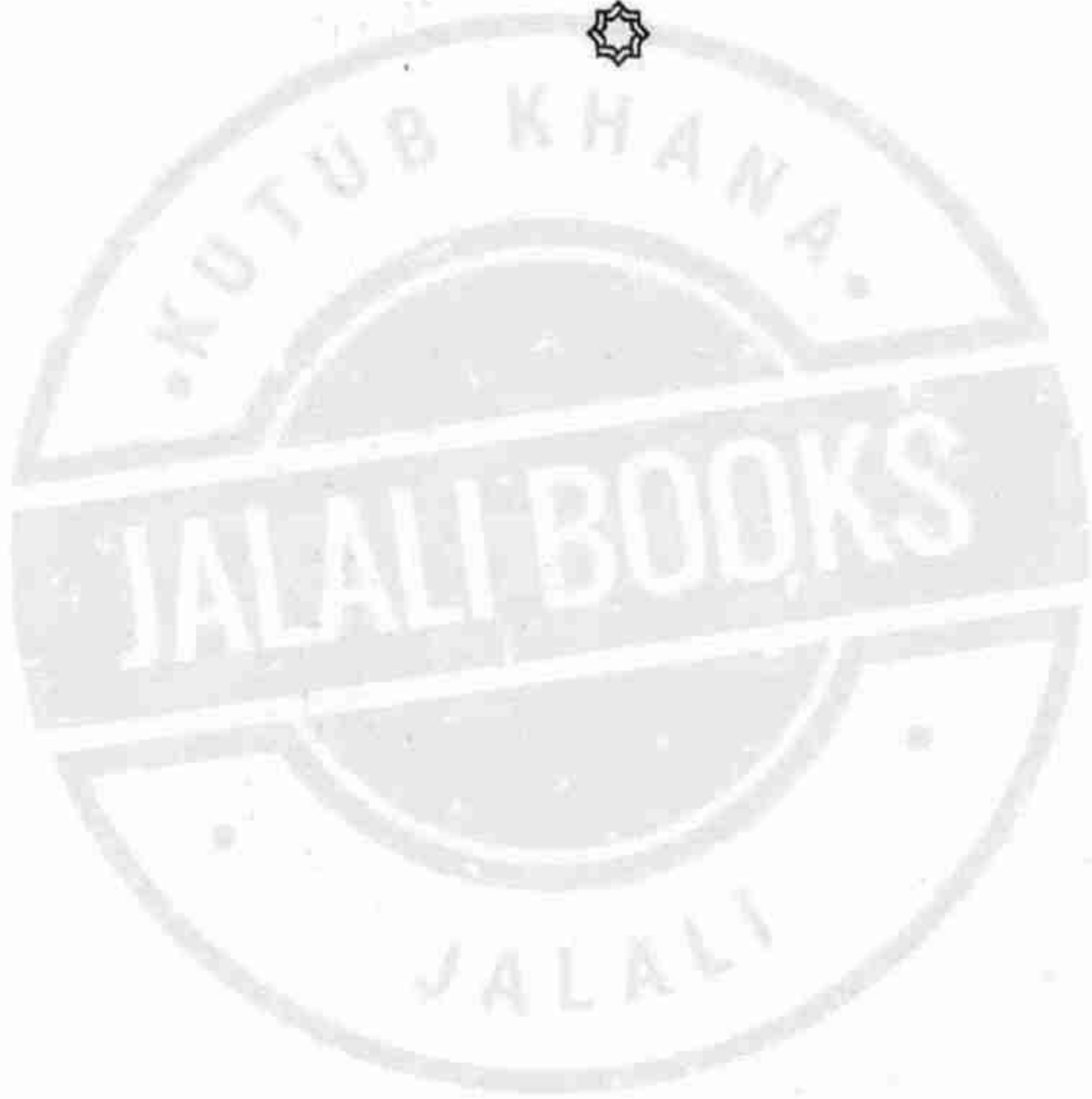
بیسواں باب

میں نے گرووسے نکلتے ہی سگریٹ جلایا۔ میں نے ایک آدمی کی آواز سنی جو میرا نام
لے رہا تھا۔ میں نے اوپر دیکھا، اس امید میں کہ یہ جین فیلکس ہوگا۔ لیکن وہ نہیں تھا۔
یہ میکس بیرنسن تھا۔ وہ کار سے باہر نکل کر میری جانب تیزی سے بڑھتا آ رہا تھا۔
"کیا بات ہے؟" اس نے چلایا۔ "کیا ہوا؟" میکس کا سرخ چہرہ غصے سے بھرا ہوا
تھا۔ "انہوں نے ابھی مجھے فون کر کے ایلیشیا کے بارے میں بتایا ہے۔ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے؟"
میں ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ "میرے خیال میں آپ کو پرسکون ہونے کی ضرورت
ہے، مسٹر بیرنسن۔"
"پرسکون ہو جاؤں؟ میری بھابھی آپ کی لاپرواہی کی وجہ سے کوما میں گئی ہے۔"
میکس نے مٹھی کو سختی سے بند کیا، اور ہاتھ اوپر اٹھایا۔ میں نے سوچا کہ وہ مجھے گھونسہ
مارنے والا ہے۔
لیکن تانیا نے اسے روک دیا۔ وہ جلدی سے آگے بڑھی۔ وہ میکس کی طرح غصے میں
نظر آ رہی تھی۔ لیکن وہ مجھ سے نہیں، میکس سے ناراض تھی۔ "بس کرو، میکس! مسیح کی خاطر۔ کیا
چیزیں زیادہ بگڑ نہیں گئیں ہیں؟ یہ تھیو کی غلطی نہیں ہے۔"
میکس نے اسے نظر انداز کیا اور میری طرف پلٹا۔ اس کی آنکھوں میں وحشت تھی۔
"ایلیشیا تمہاری دیکھ بھال میں تھی،" وہ چلایا۔ "تم نے یہ سب کیسے ہونے دیا؟ کیسے؟"
میکس کی آنکھیں غصے سے بھر آئیں۔ وہ اپنے جذبات کو چھپانے کی کوئی کوشش نہیں

کر رہا تھا۔ وہ وہیں کھڑا روتا رہا۔ میں نے تانیا کی طرف دیکھا۔ وہ واضح طور پر ایلیشیا کے لیے اس کے جذبات سے واقف تھی۔ تانیا مایوس اور خالی خالی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ کچھ بولے بغیر مڑی اور واپس اپنی کی گاڑی کی طرف چلی گئی۔

میں جلد سے جلد میکس سے دور ہونا چاہتا تھا۔ میں چلتا رہا۔

وہ گالی گلوچ کرتا رہا۔ میں نے سوچا کہ وہ میرے پیچھے آئے گا، لیکن اس نے ایسا نہیں کیا، وہ وہی کھڑا رہا، ایک ٹوٹے ہوئے آدمی کی طرح، میرے پیچھے مجھے پکارتا رہا، دردمندی سے چیخ رہا تھا:

”میں تمہیں ذمہ دار سمجھتا ہوں۔ میری بچاری ایلیشیا، میری ایلیشیا.....تم اس کی قیمت ادا کرو گے! میری بات سن رہے ہو؟“

میکس چیختا رہا لیکن میں نے اسے نظر انداز کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں اس کی آواز خاموش ہوگئی۔ میں اکیلا تھا۔

میں چلتا رہا۔

اکیسواں باب

میں اس گھر میں واپس چلا گیا جہاں کیتھی کا عاشق رہتا تھا۔ میں ایک گھنٹے تک وہاں کھڑا دیکھتا رہا۔ بالآخر دروازہ کھلا، اور وہ باہر نکلا۔ میں نے اسے جاتے ہوئے دیکھا۔ وہ کہاں جا رہا تھا؟ کیا وہ کیتھی سے ملنے جا رہا تھا؟ میں نے ہچکچاہٹ محسوس کی، لیکن اس کا پیچھا کرنے کا ارادہ مسترد کر دیا۔ اس کے بجائے میں اس گھر کو دیکھتا رہا۔

میں نے کھڑکیوں سے اس کی بیوی کو دیکھا۔ جیسا کہ میں نے دیکھا، میں نے محسوس کیا کہ مجھے اس کی مدد کے لیے کچھ کرنا پڑے گا۔ وہ میرے جیسی تھی اور میں اس جیسا: ہم دو معصوم مظلوم تھے، جن کے ساتھ دغا ہوئی تھی، دھوکہ ہوا تھا۔ اسے یقین تھا کہ یہ آدمی اس سے پیار کرتا ہے۔ لیکن وہ اس سے پیار نہیں کرتا تھا۔

شاید میں غلط تھا، یہ فرض کرتے ہوئے کہ وہ اس معاملے کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی؟ شاید وہ جانتی ہو؟ شاید انہوں نے جنسی طور پر کھلے تعلقات کا لطف اٹھایا ہو اور وہ بھی اتنی ہی بدتہذیب تھی؟ لیکن کسی طرح میں نے ایسا نہیں سوچا۔ وہ معصوم لگ رہی تھی، جیسا کہ میں نے ایک بار دیکھا تھا۔ اسے سمجھانا میرا فرض تھا۔ میں اس آدمی کے بارے میں سچائی ظاہر کر سکتا تھا جس کے ساتھ وہ رہ رہی تھی، جس کے بستر کی شریک تھی۔ میرے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔ مجھے اس کی مدد کرنی تھی۔

میں اگلے چند دنوں میں وہاں جاتا رہا۔ ایک دن وہ گھر سے نکل کر سیر کو چلی گئی۔ میں نے اپنا فاصلہ برقرار رکھتے ہوئے اس کا پیچھا کیا۔ میں فکر مند تھا کہ اس نے مجھے ایک موقع پر دیکھا

تھا، لیکن اگر اس نے دیکھا بھی تو میں اس کے لیے صرف ایک اجنبی تھا۔ لمحے کے لئے۔

میں چلا گیا اور ایک دو خریداری کی۔ میں پھر واپس آ گیا۔ میں سڑک کے اس پار کھڑا گھر کو دیکھ رہا تھا۔ میں نے اسے دوبارہ کھڑکی کے پاس کھڑے ہوتے دیکھا۔

میرے پاس کوئی منصوبہ نہیں تھا، جیسا کہ صرف ایک مبہم، بے خبر خیال تھا کہ مجھے کیا کرنے کی ضرورت ہے۔ بلکہ ایک ناتجربہ کار فنکار کی طرح، میں جانتا تھا کہ میں جو نتیجہ چاہتا ہوں، اسے جانے بغیر کیسے حاصل کر سکتا ہوں۔ میں نے کچھ دیر انتظار کیا، پھر گھر کی طرف چل پڑا۔ میں نے دروزا دیکھا جو کھلا ہوا تھا، اور میں نے باغ میں قدم رکھا۔ میں نے ایڈرینالین (Adrenaline) کو اچانک بڑی تیزی سے محسوس کیا۔ ایک لرزش جو کسی اور کی ملکیت پر غیر قانونی طور پر دخل اندازی کرتے وقت محسوس ہوتی ہے۔

پھر میں نے پچھلا دروازہ کھلتے دیکھا۔ میں نے کہیں چھپنے کی جگہ تلاش کی۔ میں نے گھاس کے پار چھوٹا سمر ہاؤس دیکھا۔ میں خاموشی سے لان کے اس پار بھاگا اور اندر کھسک گیا۔ میں ایک لمحے کے لیے اپنی سانس روکے وہیں کھڑا رہا۔ میرا دل دھڑک رہا تھا۔ کیا اس نے مجھے دیکھ لیا تھا؟ میں نے اس کے قدموں کی آہٹ سنی۔ اب واپس جانے میں بہت دیر ہو چکی ہے۔ میں نے اپنی پچھلی جیب میں ہاتھ ڈالا اور میں نے خریدا ہوا کالا بالاکلوا (Balaclava) نکالا، اور اسے اپنے سر پر کھینچ لیا۔ میں نے دستانے کا جوڑا بھی پہن لیا۔

وہ اندر چلی گئی۔ وہ فون پر تھی: "ٹھیک ہے، ڈارلنگ۔ میں تم سے آٹھ بجے ملوں گی۔ ہاں، میں بھی تم سے پیار کرتی ہوں۔"

اس نے کال ختم کی اور بجلی کا پنکھا چلایا۔ وہ پنکھے کے سامنے کھڑی تھی، اس کے بال ہوا میں اڑ رہے تھے۔ اس نے پینٹ برش اٹھایا اور ایک ایسل (Easel) پر رکھے کینوس کے قریب گئی۔ وہ میری طرف پیچھے ہو کر کھڑی ہو گئی۔ پھر اس نے کھڑکی میں میرا عکس دیکھا۔ مجھے لگتا ہے کہ اس نے سب سے پہلے میرا چاقو دیکھ لیا تھا۔ وہ اکڑ گئی اور آہستہ سے پلٹ گئی۔ اس کی آنکھیں خوف سے پھیلی ہوئی تھیں۔ ہم خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

یہ پہلا موقع تھا جب میں ایلیشیا بیرنسن کے سامنے آیا تھا۔

باقی، جو کچھ کہتے ہیں، تاریخ ہے۔
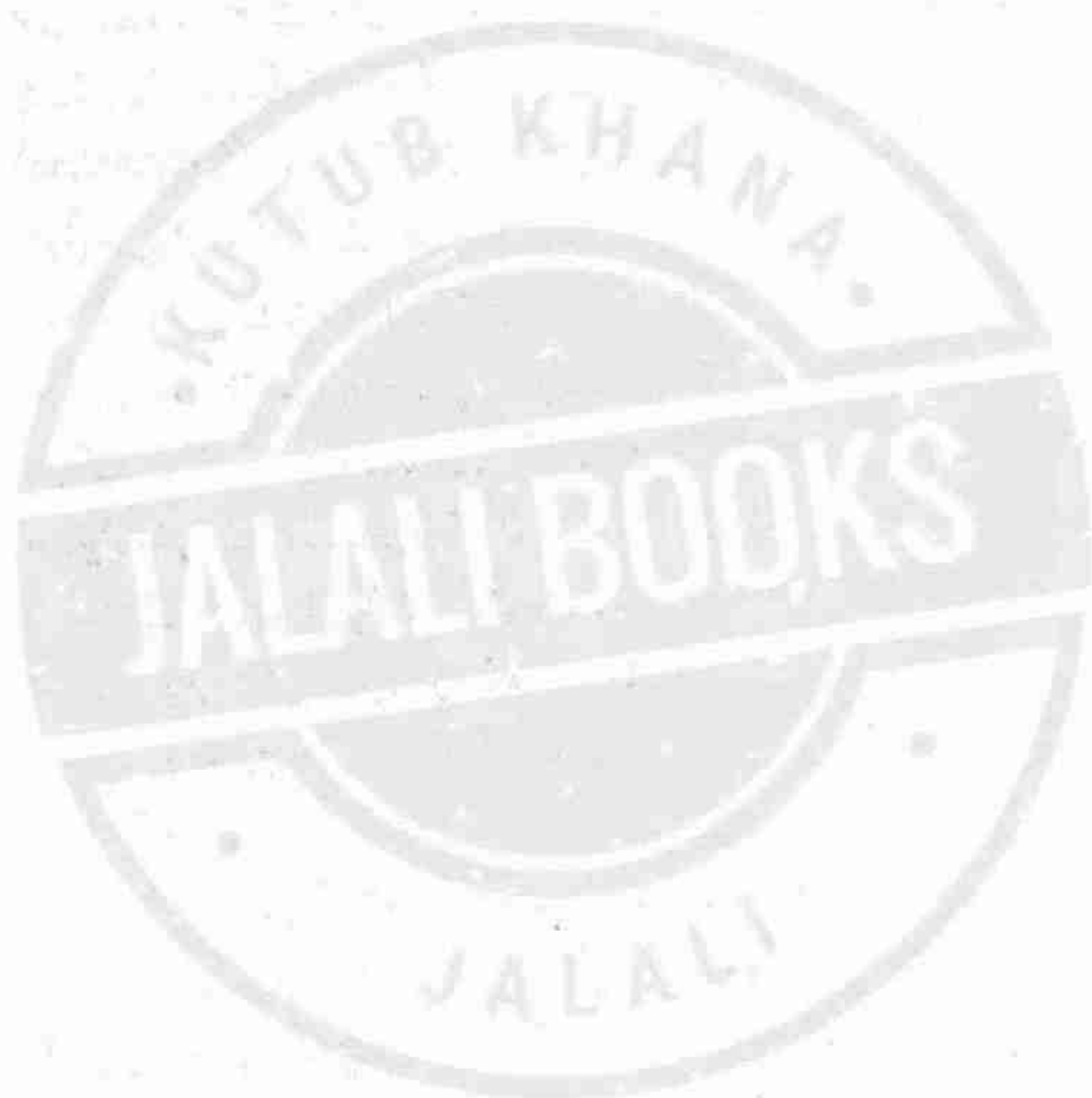
پانچواں حصہ

اگر میں اپنے آپ کے لیے دلائل پیش کروں، تو میرا منہ میری مذمت کرے گا۔

-جاب 20:9

پہلا باب
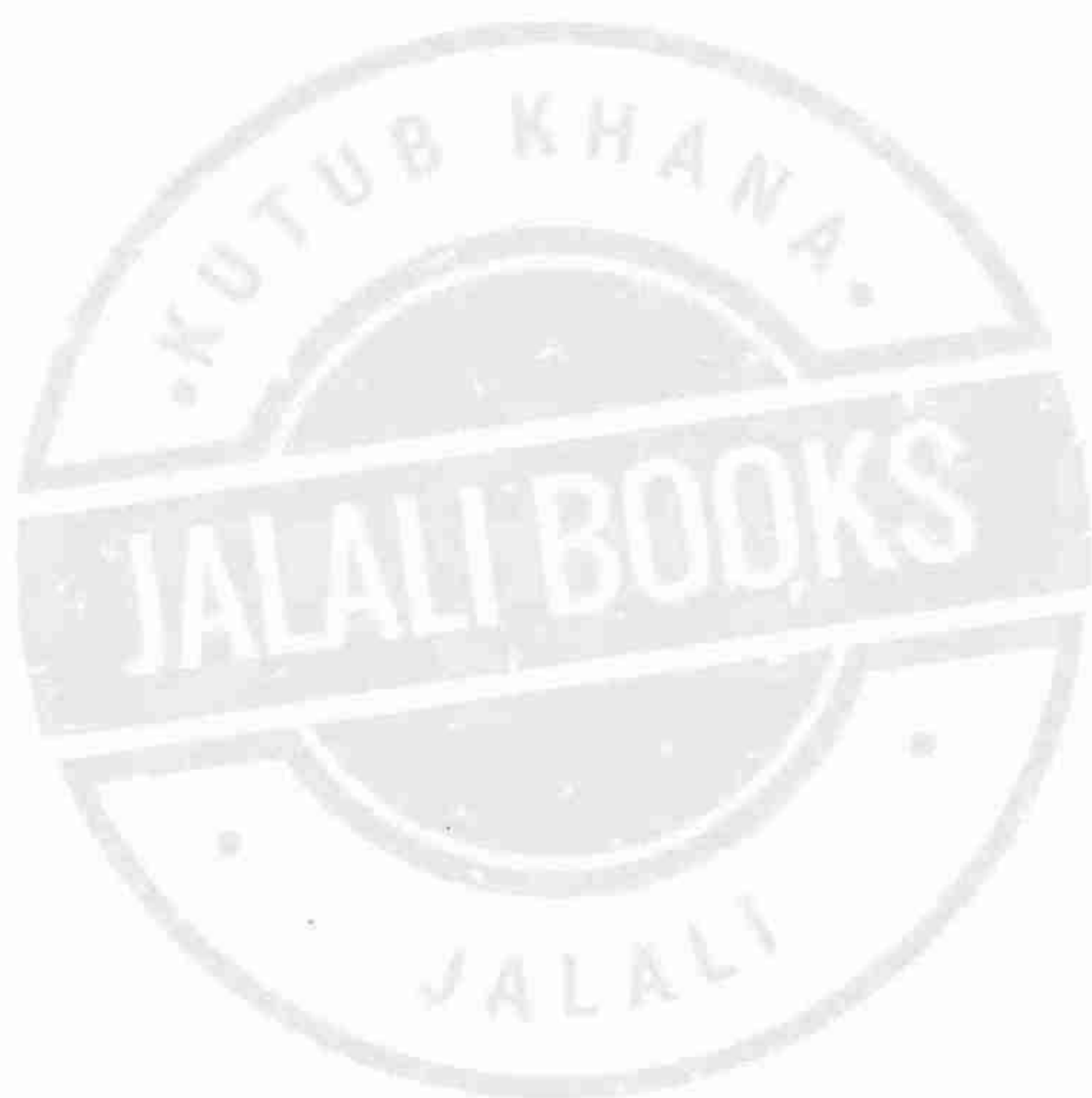
ایلیشیا بیرنسن کی ڈائری

23 فروری

تھیوا بھی چلا گیا۔ میں اکیلی ہوں۔ میں اسے جتنی جلدی لکھ سکتی ہوں لکھ رہی ہوں۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ مجھے اس کو لکھنا ہے جب تک کہ میرے پاس طاقت ہے۔

پہلے میں نے سوچا کہ میں پاگل تھی۔ یقین کرنے سے یہ سوچنا بہت آسان تھا کہ میں پاگل تھی۔ لیکن میں پاگل نہیں ہوں۔ نہیں ہوں۔

جب میں پہلی بار اس سے تھراپی روم میں ملی تھی، مجھے یقین نہیں تھا کہ اس کے بارے میں کچھ مانوس تھی، لیکن کچھ مختلف تھا۔ میں نے اس کو رنگ سے نہیں، آنکھوں کی بناوٹ سے پہچان لیا تھا۔ اس میں وہی سگریٹ اور آفٹر شیو کی بو تھی۔ اس کے لفظوں کی ادائگی، اور اس کا انداز گفتگو۔ لیکن اس کی آواز نہیں، وہ کسی نہ کسی طرح مختلف معلوم ہو رہی تھی۔ تو مجھے پکا یقین نہیں تھا۔ لیکن اگلی بار جب ہم ملے تو اس نے راز فاش کر دیا۔ اس نے وہی الفاظ کہے۔ بالکل وہی جملہ جو اس نے میرے گھر میں استعمال کیا تھا، مجھے اچھے سے یاد ہے:

"میں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔ میں ہر چیز تم پر واضح کرنے میں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔"

میں نے یہ جیسے ہی سنا، میرے دماغ میں کچھ کلک ہوا اور تصویر مکمل ہو گئی۔

یہ وہی تھا۔

اور مجھ پر کسی چیز نے قبضہ کر لیا، کسی جنگلی جانوروں کی جبلت کی طرح۔ میں اسے مارنا یا مرنا چاہتی تھی۔ میں اس پر کود پڑی اور اس کا گلا گھونٹنے اور آنکھیں نکالنے کی کوشش کی، اس کی

کھوپڑی کو فرش پر زور سے مار کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کی کوشش کی۔ لیکن میں اسے مارنے میں کامیاب نہیں ہوئی، اور انہوں نے مجھے پکڑ کر نشہ دے دیا اور مجھے بند کر دیا۔ اور پھر۔اس کے بعد مجھے خوف نے گھیر لیا۔ میں نے دوبارہ اپنے آپ پر شک کرنا شروع کر دیا۔ شاید میں نے کوئی غلطی کی ہو، شاید میں اس کا تصور کر رہی تھی، شاید یہ وہ نہیں تھا۔

یہ تھیو کیسے ہو سکتا ہے؟ اس کا یہاں آ کر مجھ پر طعنہ زنی کا کیا مقصد ہو سکتا ہے؟ اور پھر میں سمجھ گئی۔ میری مدد کرنے کی خواہش میں یہ تمام بکواس۔اس بات کا سب سے بیمار کر دینے والا حصہ تھا۔ وہ لطف اندوز ہو رہا تھا، تفریح حاصل کر رہا تھا۔اسی لیے وہ یہاں تھا۔ وہ مجھے اب فخر و ناز سے دیکھنے کے لیے یہاں واپس آیا تھا۔

"میں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔ میں ہر چیز تم پر واضح کرنے میں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔"

ٹھیک ہے، اب میں نے دیکھا۔ میں نے صاف صاف دیکھا۔ میں چاہتی تھی کہ وہ جان لے کہ میں جان گئی ہوں۔ چنانچہ جس طرح گیبرئل کی موت ہوئی تھی، میں نے اس کے بارے میں جھوٹ بولا۔ جب میں بات کر رہی تھی، میں دیکھ سکتی تھی کہ وہ جانتا ہے کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں۔ ہم نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تو اسے معلوم ہو گیا کہ اس کی شناخت ہو چکی ہے۔اور اس کی آنکھوں میں وہ کچھ تھا جو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ایک خوف۔ میں کہہ سکتی ہوں کہ وہ مجھ سے، اور میری آواز سے ڈر گیا تھا۔

اس لیے وہ چند منٹ پہلے ہی آ گیا تھا۔اس بار اس نے کچھ نہیں کہا۔ مزید کچھ نہیں۔ اس نے میری کلائی پکڑ کر میری رگ میں انجکشن چبھو دی۔ میں نے دفاع نہیں کیا۔ میں نے جوابی کاروائی نہیں کی۔ میں نے اسے کرنے دیا۔ میں اس کی مستحق ہوں۔ میں اس سزا کی حقدار ہوں۔ میں قصوروار ہوں۔اسی طرح وہ بھی ہے۔اس لیے میں یہ لکھ رہی ہوں۔تا کہ وہ اس سے بچ نہ پائے۔تا کہ اسے سزا مل سکے۔

مجھے تیز ہونا ہے۔ میں اسے اب محسوس کر سکتی ہوں۔اس نے مجھے جو انجکشن لگائی ہے، وہ کام کر رہی ہے۔ مجھ پر غنودگی چھا رہی ہے۔ میں لیٹنا چاہتی ہوں۔ میں سونا چاہتی ہوں......لیکن نہیں......ابھی نہیں۔ مجھے جاگتے رہنا ہے۔ مجھے کہانی ختم کرنی ہے۔اور اس بار، میں سچ بتاؤں گی۔

اس رات تھیو نے گھر میں گھس کر مجھے باندھ دیا، اور جب گیبرئل گھر آیا تو تھیو نے اسے مار دیا۔ پہلے میں نے سوچا کہ وہ مر چکا ہے لیکن پھر میں نے دیکھا کہ گیبرئل سانس لے رہا تھا۔ تھیو نے اسے کھینچ کر کرسی سے باندھ دیا۔ اس نے گیبرئل کو اس طرح منتقل کیا کہ ہماری پیٹھیں آپس میں مل گئیں، اور میں اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکتی تھی۔

"پلیز،" میں نے کہا۔ "پلیز اسے تکلیف نہ دو۔ میں تم سے التجا کرتی ہوں۔ میں کچھ بھی کروں گی، تم جو چاہو گے۔"

تھیو ہنسا۔ مجھے اس کی ہنسی سے سخت نفرت تھی۔ جو سرد، کھوکھلی اور بے رحمانہ تھی۔ "تم تکلیف کی بات کر رہی ہو،" اس نے سر ہلایا۔ "میں اسے مارنے جا رہا ہوں۔"

اس کا مقصد بھی یہی تھا۔ مجھے ایسی ہی دہشت محسوس ہوئی، میں اپنے آنسوؤں پر قابو کھو بیٹھی۔ میں نے رو رو کر التجا کی۔ "تم جو چاہو میں کروں گی، کچھ بھی۔ پلیز، پلیز اسے زندہ چھوڑ دو۔ وہ زندہ رہنے کا مستحق ہے۔ وہ آدمیوں میں سب سے مہربان اور بہترین ہے۔ اور میں اس سے پیار کرتی ہوں، میں اس سے بہت پیار کرتی ہوں۔"

"مجھے بتاؤ، ایلیشیا۔ مجھے اس سے اپنی محبت کے بارے میں بتاؤ۔ مجھے بتاؤ، کیا تمہیں لگتا ہے کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے؟"

"وہ مجھ سے بہت پیار کرتا ہے،" میں نے کہا۔

میں نے پس منظر میں وال کلاک کی ٹک ٹک سنی۔ اس کے جواب میں اک عمر سی لگی۔

"دیکھتے ہیں،" اس نے کہا۔ اس کی سیاہ آنکھیں ایک لمحے کے لیے مجھے گھور رہی تھیں اور میں نے خود کو اندھیرے میں بھسم ہوتے محسوس کیا۔ میں ایک ایسی مخلوق کی موجودگی میں تھی جو انسان نہیں تھا۔ وہ بدکار تھا۔

اس نے کرسی کے گرد گھوم کر گیبرئل کا سامنا کیا۔ میں نے اپنا سر جہاں تک ہو سکا گھمایا، لیکن میں انہیں نہیں دیکھ سکی۔ ایک مدھم سی خوفناک آواز تھی۔ جب میں نے اسے گیبرئل کے چہرے پر مارتے ہوئے سنا تو میں ڈر سے دبک گئی۔ اس نے اسے بار بار مارا، یہاں تک کہ گیبرئل کراہنے لگا اور بیدار ہو گیا۔

"ہیلو، گیبرئل،" اس نے کہا۔

"تم کون ہو؟"

"میں ایک شادی شدہ آدمی ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ کسی سے محبت کرنا کیسا ہوتا ہے۔ اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ نیچا دکھانا کیسا ہوتا ہے۔"

"تم کیا بات کر رہے ہو؟"

"صرف بزدل ہی ان لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں جو ان سے محبت کرتے ہیں۔ کیا تم بزدل ہو گیبرئل؟"

"بھاڑ میں جاؤ۔"

"میں تمہیں مارنے جا رہا تھا۔ لیکن ایلیشیا نے تمہاری جان کی بخشش مانگی ہے۔ تو اس کے بجائے، میں تمہیں ایک انتخاب کرنے کا موقع فراہم کر رہا ہوں۔ یا تم مر جاؤ۔ یا ایلیشیا۔ تم فیصلہ کر لو۔"

اس کے بولنے کا انداز بہت ٹھنڈا، پرسکون اور قابو میں تھا، جس میں کسی بھی قسم کے جذبات نہیں تھے۔ گیبرئل نے ایک لمحے کے لیے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کی سانسوں کی آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں، جیسے اس میں سوراخ کیا گیا ہو۔

"نہیں۔"

"ہاں۔ ایلیشیا مر جائے، یا تم۔ جیسا تم چاہو، گیبرئل۔ آیئے معلوم کرتے ہیں کہ تم اس سے کتنی محبت کرتے ہو۔ کیا تم اس کے لیے مرنے کو تیار ہو؟ تمہارے پاس فیصلہ کرنے کے لیے دس سیکنڈ ہیں......دس......نو۔"

"اس پر بھروسا نہ کرو" میں نے کہا۔ "یہ ہم دونوں کو مار ڈالے گا۔ میں تم سے پیار کرتی ہوں۔"

"۔آٹھ......سات۔"

"میں جانتی ہوں کہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو، گیبرئل۔"

"۔چھ......پانچ۔"

"تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔"

"۔چار......تین۔"

"گیبرئل کہو تم مجھ سے محبت کرتے ہو!"

"۔دو۔"

اور پھر گیبرئل بولا۔ میں نے پہلے اس کی آواز نہیں پہچانی۔ ہلکی سی آواز، جو بہت دور تھی۔ کسی چھوٹے بچے کے آواز جیسی۔ ایک چھوٹا بچہ۔ جس کی انگلی کے سرے پر زندگی اور موت کی طاقت تھی۔

"میں مرنا نہیں چاہتا۔" اس نے کہا۔

پھر خاموشی چھا گئی۔ ہر چیز رک گئی۔ میرے جسم کے اندر ہر خلیہ پھٹ گیا۔ مرجھائے ہوئے خلیے، جیسے پھول سے گرنے والی مردہ پتیاں۔ چنبیلی کے پھول زمین پر تیر رہے تھے۔ کیا میں انہیں کہیں سونگھ سکتی تھی؟ ہاں، ہاں، مہکیلی چنبیلی۔ کھڑکی پر شاید......

تھیو گیبرئل سے ہٹ کر مجھ سے باتیں کرنے لگا۔ میرے لیے اس کے الفاظ پر توجہ مرکوز کرنا مشکل محسوس ہوا۔ "تم نے دیکھا، ایلیشیا؟ میں جانتا تھا کہ گیبرئل ایک بزدل ہے۔ میرے پیچھے میری بیوی سے سوتا رہا ہے۔ اس نے میری وہ واحد خوشی بھی تباہ کر دی جو مجھے کبھی حاصل تھی۔" تھیو میرے چہرے کے بالکل سامنے جھک گیا۔ "مجھے یہ سب کرنے پر افسوس ہے۔ لیکن واضح طور پر، اب تم کو حقیقت معلوم ہوگئی ہے......تم مر کر زیادہ سکھی رہو گی۔"

اس نے بندوق اٹھائی اور میرے سر کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے آنکھیں بند کر لیں۔ میں نے گیبرئل کو چیختے ہوئے سنا۔ "گولی نہیں چلانا، گولی نہیں پلیز۔"

ایک کلک۔ اور پھر گولی کی آواز۔ اتنی شدید کہ اس نے باقی تمام آوازوں کو اڑا دیا۔ چند سیکنڈ کے لیے خاموشی چھائی رہی۔ میں نے سوچا کہ میں مر گئی ہوں۔

لیکن میں اتنی خوش بخت نہیں تھی۔

میں نے آنکھیں کھولیں۔ تھیو ابھی بھی وہیں تھا۔ اس نے بندوق سے چھت کا نشانہ باندھا ہوا تھا۔ وہ مسکرایا۔ اس نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر مجھے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"ایلیشیا؟" گیبرئل نے آواز لگائی۔ "ایلیشیا؟"

میں نے گیبرئل کو اپنی کرسی پر تلملاتے ہوئے سن لیا، یہ دیکھنے کے لیے کہ کیا ہوا ہے۔

"تم نے اس کے ساتھ کیا کیا، کمینے؟ تم گھٹیا آدمی ہو۔ اوہ، خدارا۔"

تھیو نے میری کلائیاں کھول دیں۔ اس نے بندوق فرش پر گرا دی۔ پھر اس نے بہت دھیرے سے میرے گال پر بوسہ دیا۔ وہ باہر نکلا اور سامنے کا دروازہ اس کے پیچھے بند ہو گیا۔

گیبرئل اور میں اکیلے تھے۔ وہ سسکیاں لے رہا تھا، رو رہا تھا، بمشکل ہی الفاظ بنانے

کے قابل تھا۔ وہ بس میرا نام پکارتا رہا، روتا رہا، "ایلیشیا، ایلیشیا۔"

میں خاموش رہی۔

"ایلیشیا؟۔"

میں خاموش رہی۔

"ایلیشیا، مجھے جواب دو، ایلیشیا۔ خدا کے لیے۔"

میں خاموش رہی۔ میں کیسے بات کر سکتی تھی؟ گیبرئل نے مجھے موت کی سزا سنادی تھی۔ مردے بات نہیں کرتے۔

میں نے اپنے ٹخنوں کے گرد تار کھول دیے۔ میں کرسی سے اٹھی۔ میں نیچے فرش تک جھک گئی۔ میری انگلیاں بندوق کے گرد بند ہو گئیں۔ بندوق میرے ہاتھ میں گرم اور بھاری تھی۔ میں کرسی کے گرد گھومی، اور میرا سامنا گیبرئل سے ہوا۔ آنسو اس کے گالوں پر بہہ رہے تھے۔ اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"ایلیشیا؟ تم زندہ ہو۔ خدا کا شکر ہے کہ تم۔"

کاش میں کہہ سکتی کہ میں شکست خوردہ کا دفاع کر رہی تھی۔ کہ میں غدار اور ٹوٹے ہوئے دلوں کے لیے کھڑی ہوئی تھی۔ کہ گیبرئل کی آنکھیں ایک ظالم کی آنکھیں تھیں، میرے بابا کی طرح۔ لیکن میں اب جھوٹ بول رہی ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ اچانک گیبرئل کے پاس میری آنکھیں آ گئیں اور میرے پاس اس کی۔ ہم نے راستے میں کہیں جگہوں کا تبادلہ کیا تھا۔

مجھے اب سمجھ میں آیا تھا۔ میں کبھی بھی محفوظ نہیں رہوں گی۔ مجھے کبھی پیار نہیں کیا جائے گا۔ میری تمام امیدیں، چکنا چور ہو گئیں۔ میرے تمام خواب بکھر گئے۔ کچھ بھی نہیں بچا، کچھ بھی نہیں۔ بابا ٹھیک کہتے تھے۔ میں زندہ رہنے کے لائق نہیں تھی۔ میں۔ کچھ بھی نہیں تھی۔ گیبرئل نے بھی میرے ساتھ وہی کیا۔

یہ سچ ہے۔ میں نے گیبرئل کو نہیں مارا۔ اس نے مجھے مارا تھا۔

میں نے تو بس ٹریگر دبایا تھا۔

دوسرا باب

"یہ اتنا افسوسناک نہیں ہے،" اندرا نے کہا، "جتنا کہ گتے کے ڈبے میں کسی شخص کا سارا مال دیکھ افسوس ہوتا ہے۔"

میں نے سر ہلایا۔ میں نے اداسی سے کمرے میں چاروں طرف دیکھا۔

"حیرت کی بات ہے، واقعی بھی،" اندرا نے آگے کہا، "ایلیشیا کے پاس چیزیں کتنی کم تھیں۔ جب آپ سوچتے ہیں کہ دوسرے مریضوں کے پاس کتنا کباڑ پڑا ہوا ہے...... اس کے پاس صرف کچھ کتابیں، چند خاکے اور کپڑے تھے۔"

میں اور اندرا اسٹیفنی کی ہدایت پر ایلیشیا کا کمرہ صاف کر رہے تھے۔ "اس کا امکان نہیں ہے کہ وہ کبھی ہوش میں آئے،" اسٹیفنی نے کہا، "اور بالکل واضح طور پر ہمیں بستر کی ضرورت ہے۔" ہم نے زیادہ تر خاموشی سے کام کیا، یہ فیصلہ کرتے ہوئے کہ اسٹوریج میں کیا رکھنا ہے اور باہر کیا پھینکنا ہے۔ میں نے غور سے اس کے سامان کو دیکھا۔ میں اس بات کو یقینی بنانا چاہتا تھا کہ کوئی بھی ایسی چیز موجود نہ ہو جس سے میں قصوروار ٹھرایا جاتا۔ کچھ بھی نہیں جس سے مجھے پریشانی ہوتی۔

میں حیران تھا کہ ایلیشیا اپنی ڈائری کو اتنے لمبے عرصے تک چھپانے اور نظروں سے دور رکھنے میں کیسے کامیاب ہو گئی۔ ہر مریض کو گروو میں داخل ہونے پر اپنے ساتھ تھوڑی سی ذاتی اشیاء لانے کی اجازت تھی۔ ایلیشیا خاکوں کا ایک بیگ لے کر آئی تھی، اور میرا خیال ہے کہ وہ ڈائری اسی میں چھپی ہوئی تھی۔ میں نے بیگ کھولا اور ڈرائنگ پر نظر ڈالی۔ اس میں زیادہ تر نامکمل پنسل کے خاکے اور کتابیں تھیں۔ ایک صفحے پر چند اتفاقیہ سطریں لکھی گئیں تھیں۔ فوری زندہ کر دینے والی۔۔ شاندار اور تمثیل انگیز۔ ایک غیر واضح مماثلت پر قبضہ کرنے والی۔

میں نے اندرا کو ایک خاکہ دکھایا۔ "یہ آپ ہو۔"

"کیا؟ نہیں۔"

"آپ ہی ہو۔"

"واقعی؟" اندرا بہت خوش نظر آئیں اور اس کا بغور مطالعہ کیا۔ "تم کو لگتا ہے؟ میں نے کبھی محسوس نہیں کیا کہ وہ میری تصویر بنا رہی ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ اس نے یہ کب کیا۔ یہ اچھی ہے، ہے نا؟"

"ہاں، بلکل۔ آپ کو اسے رکھنا چاہئے۔"

اندرا نے ایک منہ سا بنایا اور اسے واپس رکھ دیا۔ "میں اسے نہیں لے سکتی۔"

"یقینا آپ لے سکتی ہیں۔ وہ برا نہیں مانے گی۔" میں مسکرایا۔ "کسی کو پتہ نہیں چلے گا۔"

"پتا لگ بھی سکتا ہے۔" اس نے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے فرش پر سیدھی پڑی پینٹنگ پر نظر ڈالی۔ جو میری اور ایلیشیا کی تھی، جس میں ہم آگ میں لپٹی عمارت کے فائر اسکیپ (Fire Escape) پر کھڑے تھے، جسے ایلف نے خراب کر دیا تھا۔

"اس کا کیا کرنا ہے؟" اندرا نے پوچھا۔ "کیا تم اسے لے سکتے ہو؟"

میں نے سر ہلایا۔ "میں جین فیلکس کو کال کروں گا۔ وہ اسے رکھ سکتا ہے۔"

اندرا نے سر ہلایا۔ "افسوس کی بات ہے کہ تم اسے نہیں رکھ سکتے۔"

میں نے ایک لمحے کے لیے اسے دیکھا۔ مجھے یہ پسند نہیں ہے۔ ایلیشیا کی تمام پینٹنگز میں سے یہ واحد پینٹنگ تھی جو مجھے پسند نہیں تھی۔ اس پر غور کرتے ہوئے مجھے اس کا موضوع بنایا گیا تھا۔

میں واضح ہونا چاہتا ہوں۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ایلیشیا گیبرئل کو گولی مارے گی۔ یہ ایک اہم نکتہ ہے۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ قتل کرے گی اور نہ ہی اس کی توقع تھی۔ میں صرف اتنا چاہتا تھا کہ ایلیشیا کو اس کی شادی کے بارے میں سچائی سے آگاہ کروں، جیسا کہ میں نے آنکھیں کھولی تھیں۔ میں نے اسے یہ دکھانے کا ارادہ کیا کہ گیبرئل اس سے محبت نہیں کرتا تھا، اس کی زندگی جھوٹ پر مبنی تھی، ان کی شادی ایک دکھاوا تھی۔ تب ہی اسے خاروخس سے نئی زندگی بنانے کا موقع ملے گا، جیسا کہ مجھے ملا تھا۔ ایک سچ پر مبنی زندگی جس میں جھوٹ شامل نہیں تھا۔

مجھے ایلیشیا کی عدم استحکام کی تاریخ کے بارے میں کوئی اندازہ نہیں تھا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں کبھی بھی چیزوں کو اتنا آگے نہ بڑھاتا۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس طرح کا ردعمل ظاہر کرے گی۔ اور جب کہانی پریس کی زینت بنی اور ایلیشیا پر قتل کا مقدمہ چل رہا تھا تو میں نے ذاتی

ذمہ داری کا گہرا احساس محسوس کیا، اور اپنے جرم کا کفارہ کرنے اور یہ ثابت کرنے کی خواہش محسوس کی کہ جو کچھ ہوا اس کے لیے میں ذمہ دار نہیں ہوں۔ اس لیے میں نے گروو میں نوکری کے لیے درخواست دی۔ میں قتل کے نتیجے میں اس کے کام آنا چاہتا تھا۔ اسے یہ سمجھنے میں مدد کرنا چاہتا تھا کہ کیا ہوا تھا، تاکہ وہ سمجھوتا کر کے آزاد ہو سکے۔ اگر آپ مذموم ہوتے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ میں نے جائے وقوعہ پر دوبارہ آیا، بات کرنے کے لیے، اپنے ثبوتوں کو مٹانے لیے، لیکن یہ سچ نہیں ہے۔ اگرچہ میں اس طرح کی کوشش کے خطرات کو جانتا تھا، اصل امکان کہ میں پکڑا بھی جا سکتا تھا، اور پھر معاملہ کسی تباہی پر ہی ختم ہو سکتا تھا، میرے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔ کیونکہ میں جو ہوں سو ہوں۔

میں ایک سائیکوتھراپسٹ ہوں، یاد رکھیں۔ ایلیشیا کو مدد کی ضرورت تھی۔ اور صرف میں ہی جانتا تھا کہ اس کی مدد کیسے کی جا سکتی ہے۔

میں گھبرا گیا تھا کہ شاید وہ مجھے پہچان لے گی، اس کے باوجود کہ میں نے ماسک پہنا اور آواز کو مخفی رکھا۔ لیکن مجھے محسوس ہوا کہ ایلیشیا نے مجھے پہچانا نہیں تھا، اور میں اس کی زندگی میں ایک نیا کردار ادا کرنے کے قابل تھا۔ پھر، کیمبرج میں اس رات، آخر کار میں سمجھ گیا کہ میں نے نادانستہ طور پر واقع کو دہرایا اور اس طویل عرصے سے بھولی ہوئی بارودی سرنگ پر قدم رکھ دیا۔ گیبرئل دوسرا شخص تھا جس نے ایلیشیا کو موت کی سزا دی تھی۔ اس اصل صدمے کو برداشت کرنا اس کی برداشت سے کہیں زیادہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے بندوق اٹھائی اور اپنے باپ سے نہیں بلکہ اپنے شوہر سے اپنے طویل انتظار کا بدلہ لے لیا۔ جیسا کہ مجھے شبہ تھا، اس قتل کی میرے اعمال سے کہیں زیادہ پرانی اور گہری اصلیت تھی۔

لیکن جب اس نے مجھ سے جھوٹ بولا کہ گیبرئل کی موت کیسے ہوئی، تو ظاہر ہے کہ ایلیشیا نے مجھے پہچان لیا تھا اور وہ میرا امتحان لے رہی تھی۔ میں ایلیشیا کو ہمیشہ کے لیے خاموش کرانے کے لیے کاروائی کرنے پر مجبور ہو گیا۔ میں نے کرسچن کو قصوروار ٹھہرایا۔ اس شخص کے برے کاموں کی وجہ سے، جو میں نے محسوس کیا۔ مجھے اس کے بارے میں کوئی شرمندگی نہیں ہے۔ کرسچن نے ایلیشیا کو تب ناکارا کر دیا تھا جب اسے اس کی زیادہ ضرورت تھی۔ وہ سزا کا مستحق تھا۔

ایلیشیا کو خاموش کرنا اتنا آسان نہیں تھا۔ اسے مارفین کا انجکشن لگانا سب سے مشکل کام تھا جو میں نے کیا۔ لیکن وہ مری نہیں، پر سو رہی ہے۔ بہتر ہے، اس طرح میں اب بھی ہر روز اس سے مل سکتا ہوں اور اس کے بستر کے پاس بیٹھ کر اس کا ہاتھ تھام سکتا ہوں۔ میں نے اسے کھویا نہیں ہے۔

"کیا کام ابھی باقی ہے؟" اندرا نے میرے خیالات میں خلل پیدا کرتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔"

"اچھا۔ مجھے جانا ہے، مجھے بارہ بجے ایک مریض کو دیکھنا ہے۔"

"چلئے نکلتے ہیں،" میں نے کہا۔

"دوپہر کے کھانے پر ملتے ہیں۔"

"جی ہاں۔"

اندرا نے ہاتھ ہلایا اور چلی گئی۔

میں نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔ میں نے جلدی میں گھر جانے کا فیصلا کیا۔ میں نے تھکن محسوس کی۔ میں لائٹ بند کر کے جانے ہی والا تھا کہ میرے ذہن میں ایک خیال آیا اور میں نے محسوس کیا کہ میرا جسم سخت ہو گیا ہے۔

ڈائری! ڈائری کہاں تھی؟

میری نظریں کمرے کے چاروں طرف پیک کی گئی ہر چیز پر ٹمٹماتی رہیں۔ ہم ہر چیز سے گذرے تھے۔ میں نے اس کی ہر ذاتی چیز کو دیکھا اور اس پر غور کیا تھا۔

لیکن ڈائری وہاں نہیں تھی۔

میں اتنا لاپرواہ کیسے ہو سکتا تھا۔ اندرا اور اس کی لامتناہی بے ہودہ چہچہاہٹ نے میرا دھیان ہٹا دیا تھا اور میں نے توجہ کھو دی تھی۔

ڈائری کہاں تھی؟ اسے یہاں ہونا تھا۔ ڈائری کے بغیر کریچن کو سزا دینے کے لیے بہت کم ثبوت موجود تھے۔ مجھے اسے ڈھونڈنا پڑے گا۔

میں نے جلدی میں دیوانے پن اور بے چینی سے کمرے کی تلاشی لی۔ میں نے گتے کے ڈبوں کو الٹا سیدھا کر کے دیکھا، سارے سامان کو فرش پر بکھیر دیا۔ میں نے پورا سامان چھان مارا، لیکن وہ وہاں نہیں تھی۔ میں نے اس کے کپڑے پھاڑ کر بھی دیکھا، لیکن کچھ نہیں ملا۔ میں نے کتابوں کو فرش پر بکھیرتے ہوئے اس کے بیگ کو کھولا، ڈائری وہاں بھی نہیں تھی۔ پھر میں نے الماریوں میں ڈھونڈتے ہوئے ان کی تمام درازیں نکالیں، دیکھا، لیکن وہ خالی تھیں، پھر انہیں ایک طرف پھینک دیا۔

لیکن وہ وہاں بھی نہیں تھی۔

تیسرا باب

ٹرسٹ سے جولین میکماہن رسپشن میں میرا انتظار کر رہا تھا۔ اس کی جسامت بڑی اور بال گھنگھریالے تھے۔ وہ باتوں کے دوران چند فقرے کہنے کا شوقین تھا، جیسا کہ 'آپس کی بات ہے،' 'دن کے اختتام پر،' 'آخری چیز یہ ہے کہ،' اس کی گفتگو میں اکثر ہی استعمال ہوتے تھے۔ وہ بنیادی طور پر ایک بے نظیر اور ٹرسٹ کا دوستانہ چہرہ تھا۔ گھر جانے سے پہلے وہ مجھ سے بات کرنا چاہتا تھا۔

"میں ابھی پروفیسر ڈیومیڈس کی طرف سے لوٹا ہوں۔ میں نے سوچا کہ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس نے استعفیٰ دے دیا ہے۔"

"آہ۔ میں سمجھ گیا۔"

"اس نے قبل از وقت ریٹائرمنٹ لے لی۔ آپس کی بات ہے، یا شاید اس لیے کہ اس کو انکوائری کا سامنا کرنا نہ پڑے۔" جولین نے کندھے اچکائے۔ "میں کچھ کر تو نہیں کر سکتا لیکن اس کے لئے افسوس محسوس کر سکتا ہوں۔ یہ اس کے طویل اور شاندار کیریئر کا اچھا اختتام نہیں ہے۔ لیکن کم از کم اس طرح وہ پریس اور تمام افراتفری سے بچ جائے گا۔ اتفاقاً اس نے تمہارا ذکر کیا۔"

"ڈیومیڈس نے؟"

"جی ہاں۔ اس نے مشورہ دیا کہ ہم آپ کو اس کی پوزیشن پر رکھیں۔" جولین نے آنکھ ماری۔ "اس نے کہا کہ تم اس کے لیے بہترین آدمی ہو۔"

میں مسکرایا۔ "وہ بہت مہربان آدمی ہے۔"

"بدقسمتی سے، دن کے اختتام پر، ایلیشیا کے ساتھ جو کچھ ہوا، اور کرسٹن کی گرفتاری کو دیکھتے ہوئے، گروو کو کھلا رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہم اسے مستقل طور پر بند کر رہے ہیں۔"

"میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں حیران ہوں۔ مطلب کرنے کو کوئی بھی کام نہیں بچے گا؟"

"ہاں، آخری چیز یہ ہے کہ ہم اگلے چند مہینوں میں یہاں ایک نئی، بہت زیادہ سرمایہ

کاری سے موثر نفسیاتی سروس کھولنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ اسے چلانے پر غور کریں، تھیو۔"

میرے لیے جوش کو چھپانا مشکل تھا۔ میں خوشی سے رضامند ہو گیا۔" آپس کی بات ہے،" میں نے اس کے ایک جملے کو دہراتے ہوئے کہا،" یہ ایک ایسا موقع ہے جس کا میں خواب دیکھتا ہوں۔" اور یہ لوگوں کی خدمت کرنے کا ایک موقع تھا، نہ صرف ان کا علاج بلکہ ان کی اس طرح مدد کی جائے جس طرح مجھے یقین ہے کہ ان کی مدد کی جانی چاہیے۔ جس طرح روتھ نے میری مدد کی۔ جس طرح میں نے ایلیشیا کی مدد کرنے کی کوشش کی۔

چیزوں نے میرے لئے اچھی طرح سے کام کیا ہے۔ میں اس بات کو اگر تسلیم نہ کروں گا تو ضرور میں ناشکری کروں گا۔

ایسا لگتا ہے کہ مجھے وہ سب کچھ مل گیا ہے جو میں چاہتا تھا۔ تقریباً۔

***

پچھلے سال، میں اور کیتھی سینٹرل لندن سے نکل کر سرے چلے گئے۔ جہاں میں بڑا ہوا تھا۔ جب میرے والد کا انتقال ہوا تو وہ میرے لیے گھر چھوڑ گیا۔ اگرچہ میری والدہ اپنی موت تک وہاں رہ سکتی تھی، لیکن اس نے گھر ہمیں دینے کا فیصلہ کیا، اور خود ایک نرسنگ ہوم میں چلی گئی۔

کیتھی اور میں نے سوچا کہ لندن میں ہمارے لیے اضافی جگہ اور ایک باغ اچھا رہے گا۔ ہم نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ ہم گھر کو تبدیل کر دیں گے اور ہم نے نئے سرے سے تزئین و آرائش کے منصوبے بنائے۔ لیکن ہمارے یہاں منتقل ہونے کے تقریباً ایک سال بعد بھی یہ جگہ نامکمل اور آدھی سجی ہوئی ہے۔ محدب آئینہ اور جو تصویریں ہم نے پورٹو بیلو مارکیٹ سے خریدی تھیں وہ اب بھی بغیر پینٹ شدہ دیواروں پر لگی ہوئی ہیں۔ یہ وہ گھر ہے جس میں میں پلا بڑھا ہوں۔ لیکن مجھے اس طرح کا کوئی اعتراض نہیں رہا، جس طرح میں نے سوچا تھا کہ میں کروں گا۔ درحقیقت، میں اس کو گھر محسوس کرتا ہوں، جو کہ ستم ظریفی ہے۔

میں گھر پہنچا اور اندر گیا۔ میں نے جلدی سے اپنا کوٹ اتارا۔ جو پودوں کی طرح پسینے میں نم خوردہ ہو گیا تھا۔ میں نے دالان میں تھرموسٹیٹ کو کم کر دیا۔ کیتھی کو گرم ہونا پسند ہے، جب کہ میں ٹھنڈا ہونا زیادہ پسند کرتا ہوں، اس لیے درجہ حرارت ہمارے لڑنے کی ایک وجہ بھی ہے۔ میں دالان سے ٹی وی کی آواز سن سکتا تھا۔ لگتا ہے کہ کیتھی ان دنوں بہت زیادہ ٹی وی دیکھ رہی

ہے۔بکواس کا کبھی نہ ختم ہونے والا ساؤنڈ ٹریک جو اس گھر میں ہماری زندگی کو نمایاں کرتا ہے۔

میں نے اسے کمرے میں صوفے پر جھکا ہوا پایا۔ اس کی گود میں پران کاکٹیل کرسپس کی اک بڑی تھیلی پڑی تھی اور وہ سرخ انگلیوں سے چپس نکار کر منہ میں ڈال رہی تھی۔ وہ ہمیشہ اس طرح کی گھٹیا چیزیں کھاتی رہتی ہے۔ یہ حیرت کی بات نہیں ہے کہ اس نے حال ہی میں اپنا وزن بڑھا دیا ہے۔ وہ پچھلے دو سالوں سے زیادہ کام نہیں کر رہی ہے، اور وہ کافی حد تک پیچھے ہٹ گئی ہے، یہاں تک کہ افسردہ بھی رہنے لگی ہے۔ اس کا ڈاکٹر اسے اینٹی ڈپریشن پر رکھنا چاہتا تھا، لیکن میں نے اس کی حوصلہ شکنی کی۔ اس کے بجائے میں نے اسے ایک تھراپسٹ رکھنے اور اس سے اپنے احساسات سے بات کرنے کی تجویز دی۔ یہاں تک کہ میں نے اسے ایک تھراپسٹ کے طور پر خود بھی پیشکش کی۔ لیکن کیتھی بات نہیں کرنا چاہتی، ایسا لگتا ہے۔

کبھی کبھی میں اسے اپنی طرف عجیب طریقے سے گھورتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ اور حیران ہوتا ہوں کہ وہ کیا سوچ رہی ہے۔ کیا وہ مجھے گیبرئل اور افیئر کے بارے میں بتانے کی ہمت پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے؟ لیکن وہ ایک لفظ نہیں بولتی۔ وہ بالکل خاموشی سے بیٹھی ہے، جس طرح ایلیشیا ہوا کرتی تھی۔ کاش میں اس کی مدد کر سکتا۔ لیکن میں اس تک نہیں پہنچ سکتا۔

یہ خوفناک ستم ظریفی ہے: میں نے یہ سب کچھ کیتھی کو پاس رکھنے کے لیے کیا۔ اور میں نے اسے بہر حال کھو دیا ہے۔

میں اسے بازو پر سر رکھے، ایک لمحہ دیکھتا رہا۔ "میری ایک مریضہ نے اوورڈوز لے لیا تھا۔ وہ کوما میں ہے۔" کوئی ردعمل نہیں۔ "ایسا لگتا ہے جیسے عملے کے کسی اور رکن نے جان بوجھ کر اس کے لیے اوورڈوز کا انتظام کیا ہو۔ کسی ساتھی نے۔" کوئی ردعمل نہیں۔ "کیا تم میری بات سن رہی ہو؟"

کیتھی نے مختصر کندھے اچکائے۔ "میں نہیں جانتی کہ کیا کہنا ہے۔"

"کچھ ہمدردی اچھی ثابت ہو سکتی ہے۔"

"کس کے لیے؟ تمہارے لیے؟"

"اس لڑکی کے لئے۔ میں اسے کچھ وقت سے اک خاص تھراپی میں دیکھ رہا ہوں۔ اس کا نام ایلیشیا بیرنسن ہے۔" میں نے یہ کہتے ہوئے کیتھی کی طرف دیکھا۔

اس نے کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا۔ جذبات کی ایک جھلک بھی نہیں۔

"وہ مشہور ہے، اور بدنام بھی۔ چند سالوں سے ہر کوئی اسی کے بارے میں بات کر رہا

ہے۔اس نے اپنے شوہر کو قتل کیا تھا...... یاد ہے؟"

"نہیں، سچ میں نہیں۔" کیتھی نے کندھے اچکا کر چینل بدل دیا۔

لہذا ہم نے 'دکھاوا' کر کے ہی اپنے کھیل کو جاری رکھا ہے۔

لگتا ہے کہ میں ان دنوں بہت سارے دکھاوے کرتا ہوں۔۔اپنے سمیت بہت سے لوگوں کے لیے۔ مجھے لگتا ہے یہی وجہ ہے کہ میں یہ لکھ رہا ہوں۔ میں اپنی شیطانی انا کو نظر انداز کرنے اور اپنے بارے میں سچائی تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کرر ہا ہوں، اگر یہ ممکن ہے۔

مجھے ایک ڈرنک کی ضرورت تھی۔ میں باورچی خانے میں گیا اور فریزر سے ووڈ کا نکال کے اس کا ایک گلاس بنایا۔اسے نگلتے ہی میرا گلا جل گیا۔میں نے ایک اور گلاس بنایا۔

میں نے سوچا کہ روتھ کیا کہے گی اگر میں دوبارہ اس سے ملنے جاؤں تو۔جیسا کہ میں نے چھ سال پہلے کیا تھا۔اور اس کے سامنے سب اعتراف کر لیا تھا؟ لیکن میں جانتا تھا کہ یہ ناممکن ہے۔ میں اب مکمل طور پر ایک مختلف مخلوق تھا، ایک مجرم سا، جس میں شاید ہی کوئی ایمان بچا تھا۔ میں کیسے اس کمزور بوڑھی عورت کے سامنے بیٹھ کر ان نم دار نیلی آنکھوں کو دیکھ سکتا ہوں جنہوں نے مجھے اتنے عرصے تک محفوظ رکھا۔اور جس نے مجھے شرافت، مہربانی، سچائی کے سوا کچھ نہیں دیا۔اس کے آگے میں کیسے ظاہر کروں کہ میں کتنا بے ہودہ ہوں، کتنا ظالم ہوں، کتنا انتقامی اور خودسر ہوں۔ میں روتھ کے لیے کتنا نااہل ہوں اور وہ سب کچھ جو اس نے میرے لیے کرنے کی کوشش کی؟ میں اسے کیسے بتاؤں کہ میں نے تین زندگیاں تباہ کی ہیں۔ کہ میرے پاس کوئی اخلاقی ضابطہ نہیں ہے کہ میں بغیر کسی پچھتاوے کے بدترین قسم کے کام کرنے کا ماہر ہوں، اور مجھے صرف اپنی فکر ہے؟

اگر میں نے روتھ کو بتایا تو اس کی آنکھوں میں صدمے اور خوف سے بھی بدتر کوئی اداسی، مایوسی، اور ندامت نظر آئے گی۔ کیونکہ نہ صرف میں نے اسے مایوس کیا تھا، میں جانتا ہوں کہ وہ سوچ رہی ہوگی کہ میں نے صرف اسے مایوس نہیں کیا تھا۔ بلکہ شفایابی کی بھی توہین کی تھی۔ کیونکہ کسی بھی تھراپسٹ کے پاس روتھ سے بہتر تدبیر نہیں تھی۔اس کے پاس کسی ایسے شخص کے ساتھ کام کرنے کے لیے برسوں تھے جس کو نقصان پہنچا تھا، ہاں، لیکن اتنا جوان، لڑکا، جو تبدیلی کے لیے، بہتر اور ٹھیک ہونے کے لیے بھی تیار ہو۔اس کے باوجود سینکڑوں گھنٹے کی سائیکو تھراپی، بات کرنے، سننے اور تجزیہ کرنے کے باوجود بھی وہ اس کی روح کو بچانے میں ناکام رہی۔

دروازے کی گھنٹی بجی، میں اپنے خیالات سے جاگ گیا۔ یہ کوئی عام واقعہ نہیں تھا،

جب سے ہم سرے منتقل ہوئے تھے، شام میں کوئی مہمان نہیں آیا تھا۔ مجھے یہ بھی یاد نہیں تھا کہ آخری بار ہمارے دوست کب ملے تھے۔

"کیا تم سے کوئی ملنے آیا ہوگا؟" میں نے پوچھا مگر کوئی جواب نہ آیا۔ کیتھی شاید مجھے، ٹی وی دیکھتے نہیں سن سکتی تھی۔

میں سامنے کے دروازے پر گیا اور اسے کھولا۔ میری حیرت کی بات یہ تھی کہ سامنے چیف انسپکٹر ایلن کھڑا تھا۔ اس نے اسکارف اور کوٹ پہنا ہوا تھا، اور اس کے گال سرخ ہو رہے تھے۔

"صبح بخیر، مسٹر فیبر۔"

"انسپکٹر ایلن؟ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"

"میں پڑوس میں تھا اور سوچا کہ آپ سے ملتا چلوں۔ ایک دو انکشافات تھے، میں جن کے بارے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ کیا یہ ابھی ممکن ہے؟"

میں ہچکچایا۔ "سچ کہوں تو میں رات کا کھانا پکانے ہی والا ہوں، اس لیے۔"

"اس میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔"

ایلن مسکرایا۔ وہ واضح طور پر اپنے اس سوال پر 'نہ' سننا نہیں چاہتا تھا، اس لیے میں نے ایک طرف ہٹ کے اسے اندر آنے دیا۔ وہ اندر سے خوش دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنے دستانے اور کوٹ اتار دیے۔ "بہت شدید سردی ہو رہی ہے۔ برف جیسی سردی، قسم سے۔" اس کا چشمہ دھندھلا گیا تھا اور اس نے اسے اتار کر اپنے رومال سے صاف کیا۔

"مجھے لگتا ہے کہ یہاں گرمی زیادہ ہے،" میں نے کہا۔

"میرے لئے نہیں۔ میں چاہوں بھی تو گرم نہیں رہ سکتا۔"

"میری بیوی کے ساتھ بھی یہی مسئلہ ہے۔"

بلکل اسی وقت، کیتھی دالان میں نمودار ہوئی۔ اس نے سوالیہ نظروں سے مجھے اور انسپکٹر کی طرف دیکھا۔ "کیا ہو رہا ہے؟"

"کیتھی، یہ چیف انسپکٹر ایلن ہے۔ یہ اس مریضہ کی تحقیقات کر رہے ہیں، جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔"

"صبح بخیر، مسز فیبر۔"

"انسپکٹر ایلن مجھ سے کسی چیز کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہے۔ ہمیں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ اوپر جاؤ اور نہا دھو کر تیار ہو جاؤ، اور جب رات کا کھانا تیار ہو جائے گا تو میں تمہیں بلا لوں

گا۔" میں نے انسپکٹر کو باورچی خانے میں جانے کے لیے سر ہلایا۔"میں آتا ہوں۔"

اس سے پہلے کہ انسپکٹر ایلن مڑ کر باورچی خانے میں چلا جائے، اس نے ایک بار پھر کیتھی کی طرف دیکھا۔ میں اس کے پیچھے گیا۔ میں نے کیتھی کو وہیں کھڑا چھوڑ دیا، اس سے پہلے کہ میں اس کے قدموں کی آہٹ اوپر جاتے ہوئے سنتا۔

"کیا میں آپ کے پینے کے لیے کچھ لا سکتا ہوں؟"

"شکریہ۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ چائے کا ایک کپ اچھا رہے گا۔" میں نے دیکھا کہ اس کی نظریں کاؤنٹر پر موجود ووڈکا کی بوتل پر تھیں۔

میں مسکرایا۔"یا اس سے بڑھیا کچھ، اگر آپ چاہیں تو؟"

"نہیں شکریہ۔ ایک کپ چائے میرے لیے بالکل ٹھیک رہے گی۔"

"آپ چائے کیسی لیتے ہیں؟"

"مضبوط سی، جس میں دودھ زیادہ ہو۔ چینی نہیں، میں اسے ترک کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔"

جیسے ہی وہ بول رہا تھا، میرا دماغ چکرا گیا، میں سوچ رہا تھا کہ وہ یہاں کیا کر رہا ہے، اور کیا مجھے گھبرانا چاہیے۔ اس کا انداز اتنا پرتپاک تھا کہ خود کو غیر محفوظ سمجھنا مشکل تھا۔ اس کے علاوہ، ایسا کچھ بھی نہیں تھا جو میں کوئی خطرہ محسوس کرتا، کیا ایسا کچھ تھا؟

میں نے کیتلی آن کی اور اس کی طرف رخ کیا۔

"تو انسپکٹر، آپ مجھ سے کس بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں؟"

"ہاں، بنیادی طور پر مسٹر مارٹن کے بارے میں۔"

"جبین فیلکس؟ کیا واقعی؟" اس نے مجھے حیران کر دیا۔"اس کو کیا ہوا ہے؟"

"ٹھیک ہے، وہ ایلیشیا کا آرٹ متعلقہ مواد لینے کے لئے گرو وآیا تھا، اور ہم نے دوسری چیزوں کے بارے میں بھی بات کی۔ مسٹر مارٹن بڑا دلچسپ آدمی ہے۔ وہ ایلیشیا کے سابقہ آرٹ کا ایک منصوبہ بنا رہا ہے۔ اسے لگتا ہے کہ ایک فنکار کے طور پر اب اس کے کام کو پھر سے تعین کرنے کا اچھا وقت ہے۔ تمام تر تشہیر کو دیکھتے ہوئے، میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ صحیح ہے۔" ایلن نے مجھ پر ایک تشخیص نظر ڈالی۔"آپ بھی شاید اس کے بارے میں کچھ لکھنا چاہتے ہونگے، سر۔ مجھے یقین ہے کہ آپ بھی کوئی کتاب، یا ایسی کسی چیز لکھنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔"

"میں نے اس پر غور نہیں کیا۔ جبین فیلکس کے آرٹ کے منصوبے کے ساتھ میرا کیا تعلق

ہے، انسپکٹر؟"

"ہاں، مسٹر مارٹن خاص طور پر نئی پینٹنگ کو دیکھ کر بہت پرجوش تھے۔ وہ اس بات پر فکر مند نہیں لگ رہے تھے کہ ایلف نے اسے خراب کر دیا تھا۔ اس نے کہا کہ اس میں ایک خاص چیز کو شامل کیا گیا ہے۔ مجھے وہ الفاظ ٹھیک طرح سے یاد نہیں ہیں جو انہوں نے استعمال کیے۔ میں خود آرٹ کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا ہوں۔ کیا آپ کو آرٹ کا علم ہے؟"

"واقعی بھی نہیں۔" میں حیران تھا کہ انسپکٹر کو اصل بات تک پہنچنے میں کتنا وقت لگے گا، اور میں کیوں بے چین ہو رہا تھا۔

"ویسے بھی، مسٹر مارٹن تصویر کی تعریف کر رہے تھے۔ اور اس نے اسے مزید قریب سے دیکھنے کے لیے اٹھایا، اور وہ وہاں پڑی تھی۔"

"کیا؟"

"یہ۔"

انسپکٹر نے اپنی جیکٹ کے اندر سے کچھ نکالا۔ میں نے اسے فوراً پہچان لیا۔

ڈائری۔

کیتلی ابل پڑی اور سیٹی کی تیز آواز نے ماحول کو بھر دیا۔ میں نے اسے بند کیا اور مگ میں کچھ ابلتا ہوا پانی ڈالا۔ میں نے اسے گھولا اور دیکھا کہ میرا ہاتھ ہلکا سا کانپ رہا تھا۔

"اوہ زبردست۔ میں حیران تھا کہ ڈائری کہاں رہ گئی ہے؟"

"یہ پینٹنگ کے پیچھے، فریم کے اوپر بائیں کونے میں سختی سے پھنسی ہوئی تھی۔"

تو ایلیشیا نے اسے وہاں چھپایا تھا، میں نے سوچا۔ پینٹنگ کا پچھلا حصہ جس سے مجھے نفرت تھی۔ ایک ایسی جگہ جہاں میں نے نہیں دیکھا تھا۔

انسپکٹر نے ڈائری کی مرجھائی ہوئی دھندلی اور سیاہ جلد کو کھولا اور مسکرایا۔ اس نے اسے کھولا اور صفحات پر نظر ڈالی۔ "دلکش۔ تیروں کے نشانات، الجھن۔"

میں نے سر ہلایا۔ "ایک پریشان دماغ کا خاکہ۔"

انسپکٹر ایلن آخر تک صفحات کو پلٹتا رہا۔ اس نے بلند آواز سے پڑھنا شروع کیا:

"......وہ ڈر گیا۔ میری آواز سے......اس نے میری کلائی پکڑی اور میری رگ میں انجکشن چبھو دی۔"

میں نے اچانک بڑھتی ہوئی گھبراہٹ محسوس کی۔ مجھے ان الفاظ کا علم نہیں تھا۔ میں نے یہ

اندراج نہیں پڑھے تھے۔ یہ وہ مجرمانہ ثبوت تھا جس کی میں تلاش کر رہا تھا۔ اور اب یہ غلط ہاتھوں میں تھا۔ میں ایلین سے ڈائری چھیننا چاہتا تھا اور صفحات پھاڑنا چاہتا تھا۔ لیکن میں حرکت نہیں کر سکا۔ میں پھنس گیا تھا۔ میں تڑپنے لگا۔

"میں... مجھے لگتا ہے کہ یہ بہتر ہوگا، اگر میں۔"

میں بہت گھبرا کر بولا، اور اس نے میری آواز میں خوف سنا۔ "جی؟"

"کچھ نہیں۔"

میں نے اسے روکنے کی مزید کوشش نہیں کی۔ میں نے جو بھی اقدام لیے اسے بہر حال مجرمانہ سمجھا جائے گا۔ باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ اور سب سے عجیب بات یہ ہے کہ میں نے سکون محسوس کیا۔

"آپ کو معلوم ہے، مجھے یقین نہیں آ رہا کہ آپ میرے پڑوس میں تھے، انسپکٹر۔" میں نے اس کو چائے دی۔

"آہ نہیں، آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ میں نے بہتر سمجھا کہ یہاں آنے کا مقصد دروازے پر کھڑے کھڑے ظاہر نہ کروں۔ یہ حقیقت ہے کہ اس سے چیزوں کو مختلف طریقے سے سمجھا جاتا ہے۔"

"میں اسے سننے کے لیے متجسس ہوں،" میں نے خود کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ "کیا آپ اسے بلند آواز سے پڑھیں گے؟"

"بہت اچھا۔"

جب میں کھڑکی کے پاس کرسی پر بیٹھا تو مجھے عجیب سا سکون محسوس ہوا۔

اس نے گلا صاف کیا اور شروع کیا۔ "تھیو ابھی چلا گیا۔ میں اکیلی ہوں۔ میں اسے جتنی جلدی لکھ سکتی ہوں لکھ رہی ہوں......"

یہ سنتے ہی میں نے آوارہ سفید بادلوں کی طرف دیکھا۔ آخرکار، وہ کھل چکے تھے۔ برف پڑنا شروع ہو چکی تھی۔ باہر برف کے گولے گر رہے تھے۔ میں نے کھڑکی کھولی اور ہاتھ بڑھایا۔ میں نے برف کا گولا پکڑا۔ میں نے اسے اپنی ہتھیلی پر پگھلتے اور غائب ہوتے دیکھا۔ میں مسکرایا۔

ایک اور گولا پکڑنے کے لیے میں نے کھڑکی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

ختم شد
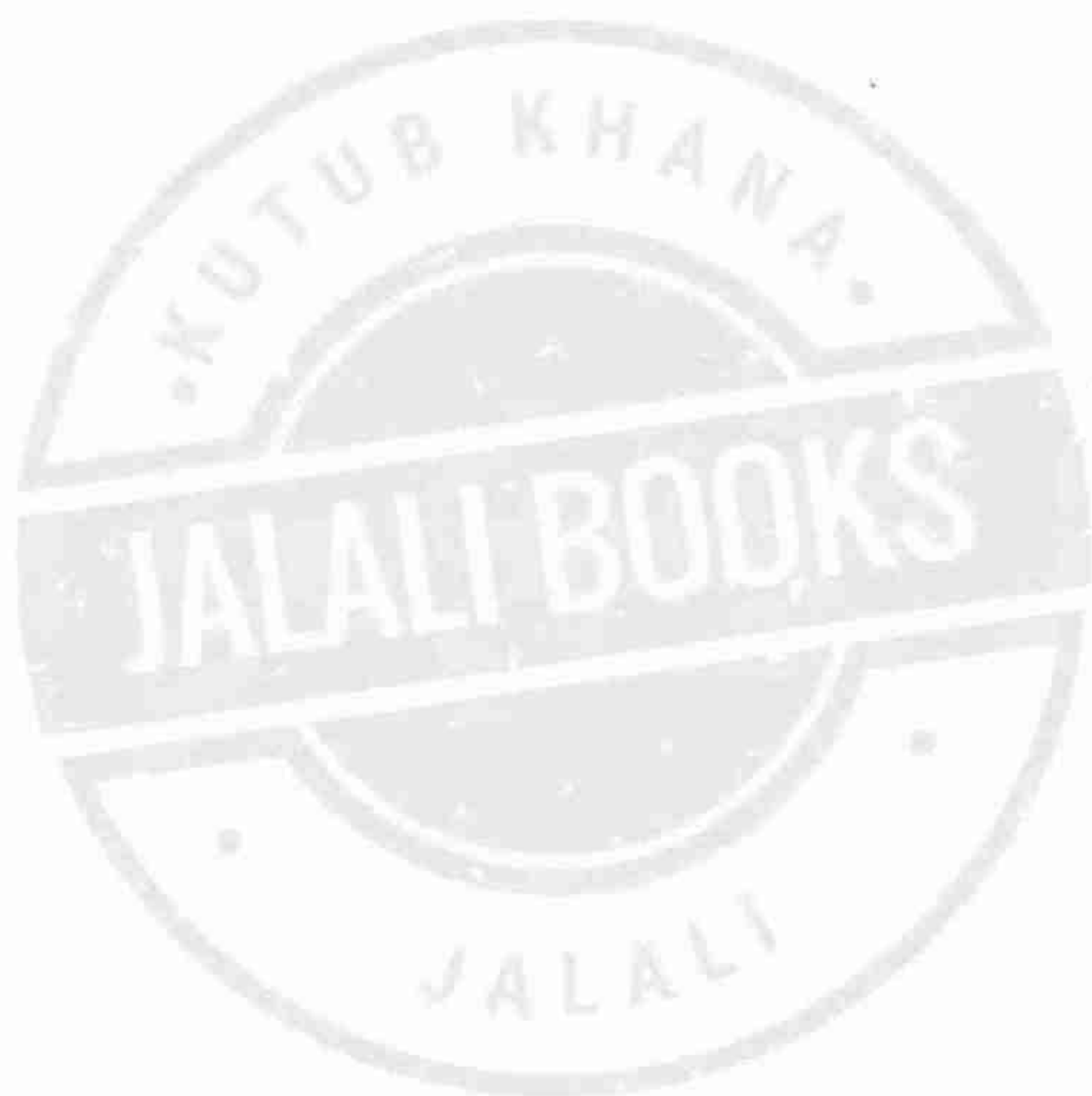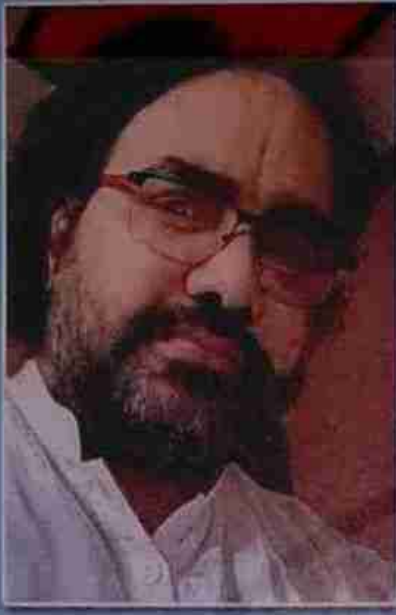
قربان چنا کی جداگانہ صلاحیت یہ بھی ہے کہ اس نے 77 غیر ملکی فلموں کا سندھی سبٹائیٹل کی صورت میں ترجمہ کیا ہے، اور یہ وہ کام ہے جو ابھی تک کوئی اور نہیں کر سکا ہے۔ اس کی سلیکشن خواہ وہ فلم کی صورت میں ہو یا کسی ناول کی صورت میں کمال کی ہے۔ باوجود اس کے کہ پاکستان کے چاروں صوبے بڑی تیزی کے ساتھ غیر ملکی ادب پر اردو میں کام کر رہے ہیں، لیکن پھر بھی کچھ ماسٹر پیسز ہیں جو ابھی باقی رہتے ہیں، جن میں سے کچھ وہ حتی الامکان اردو ادب کی جھولی میں ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کے آسان اور عام فہم اردو ترجمے سے مجھے (47-Letters from Quaid-i-Azam 1937) کتاب کی سادہ انگریزی یاد آتی ہے۔ ماڈرن دور ہے، سب کے پاس وقت کی قلت ہے، لہٰذا لکھائی یا ترجمہ ہونا بھی آسان چاہئے تاکہ پڑھنے والا اسے سہولیت اور روانی کے ساتھ پڑھ سکے۔ اس سے نئے پڑھنے والوں کی تعداد بھی یقیناً بڑھ سکتی ہے۔ قربان چنا کا یہ دوسرا اردو ترجمہ ہے۔ اس کا پہلا اردو ترجمہ رویندر سنگھ کے مشہور ناول (I Too Had A Love Story) کا "میری ادھوری پریم کہانی" کے نام سے حال ہی میں سٹی بک پوائنٹ کراچی سے شائع ہوا ہے۔ اس نے سات ناول سندھی میں بھی ترجمہ کئے ہیں۔ جہاں تک اس ناول (The Silent Patient) کا سوال ہے تو یہ وہ ناول ہے جس کے تبصرے اگر سوشل میڈیا پر دیکھے جائیں تو لوگ اس کی تعریفیں کرتے کرتے آپ کو پاگل سے محسوس ہونگے۔ یہ ناول 2019 سے اب تک کتابی دنیا میں بحیثیت "سائکولاجیکل تھرلر" راج کر رہا ہے، اور ہر ایک قاری اس کے نام سے بخوبی واقف ہے۔ اس ناول کا اردو ترجمہ ویسے ہونا تو 2020 میں ہی چاہئے تھا، لیکن بہر حال یہ ناول بالآخر اردو ادب کے ترجمے کی زینت بنا، اور مجھے بہت ہی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ یہ میرے پیارے دوست کی بدولت "خاموشی" کے عنوان سے قارئین کے خوبصورت ہاتھوں تک آ پہنچا ہے۔ مبین چنا - دربیلو